رضاخانیوں کی جانب سے محقق العصر مولانا ابوایوب قادری صاحب حفظہ اللہ کی بے مثال ولاجواب کتاب ''دست وگریباں'' کے نام نہاد جواب کے نام پر کی گئی مکاری، دھوکے، کذب ودجل اور فریب کاری کا مدلل ومحقق جواب

بنام

دست وگریباں کی حقانیت

جلد اول

مولف

احتشام انجم شامی

ناشر:

نام کتاب	:	دست وگریباں کی حقانیت
مؤلف	:	محمد احتشام انجم شامی
کمپوزنگ	:	محترم عثمان قادری صاحب
پروف ریڈنگ	:	محمد کمال انصاری پورنوی
صفحات	:	630
قیمت	:	R.S 1000

فہرست عنوانات

انتساب:

بندہ اپنی اس کاوش کو امام المناظرین مولانا مرتضی حسن
چاندپوری علیہ الرحمہ کی جانب منسوب کرتا ہے

تاثرات

مولانا ذاکر علی شاہ حنفی صاحب دامت برکاتھم العالیہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔امابعد! اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مکرمی احتشام انجم شامی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ-

حضرت اقدس فاتح رضاخانیت شیرِ اسلام حضرت مولانا ابوایوب قادری صاحب حفظہ اللہ کی کتاب دست وگریبان جوکہ بریلویوں کے آپسی دست وگریبان ھونے کا حقیقی نظارہ کراتی ھے-واقعی بریلویت کیلئے وہ آئینہ ھے جسے دیکھ کر بریلویوں کو اپنی کفر ساز فیکٹری بند کر دینی چاہیے تھی کیونکہ اب احمد رضا خان بریلوی کے خودکش فتاویٰ جات کے بعد تسلسل سے بریلویت کے خودکش فتاویٰ کا سلسلہ اتنا طویل ہو چکا ھے کہ شاید آج دنیا میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ ملے جو رضاخانی رہتے ھوئے خود اپنے یا کسی دوسرے رضاخانی کے فتوے کی زد میں آنے اور کفر وگستاخی کے گھاٹ اترنے سے بچ گیا ھو-

رئیس المناظرین حضرت اقدس ابن شیر خدا علی المرتضی رضی اللہ عنہ حکیم الامت نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا سید مرتضی حسن چاندپوری نور اللہ مرقدہ کے لگائے ھوئے زخم ابھی تازہ ھی تھے کہ فاتح مرکز بریلویت فخر المناظرین حضرت مولانا محمد منظور نعمانی نور اللہ مرقدہ کی صورت میں اکابرین بریلویت پر عذاب الٰہی مسلط ھوا اور رضاخانیت کو نشان عبرت بنادیا۔

دور حاضر میں ابن شیر خدا کی تلوار نعمانی کے شہسوار حضرت مولانا ابوایوب قادری حفظہ اللہ کے ھاتھ میں ھے اور بریلویت کا وہ حال ھے کہ ان کے سارے دو تین صفحات کے

القابات لکھنے لکھانے کے شوقین نامی گرامی علامے فہامے جواب سے عاجز ھیں-

سارے نام نہاد القابات والے رضاخانی چھپے بیٹھے ھیں-ایسے میں ایک ھی طریقہ بریلویت کے نام نہاد القابات ھولڈرز کے پاس رہ گیا تھا کہ وہ خود اپنی عزت مزید داغدار کروانے کے بجائے کسی ایسے بیوقوف اور جاھل کو آگے کریں کہ اگر مزید بے عزتی ملے بھی تو وہ اس بریلوی کے کھاتے میں چلی جائے-

اس طرح دو فائدے ھو سکتے تھے

1- جسے آگے کیا ھے اگر کوئی تُکّہ میں جواب نما گولی بن ھی جائے تو بیوقوف بریلوی عوام کو لولی پوپ ھی فراھم ھو جائے کہ کوئی جواب تو دیا-

...2اور اگر جواب نہ بن پائے یا مزید پھنسنے والی بات ھو جائے تو اسے غیر معتبر کہہ کر جان چھڑالی جائے-

تیمور بریلوی یہ وھی شخص ھے جو کچھ عرصہ قبل ختم نبوت کے معاملے میں بریلویوں سے ھی مناظرہ کر رھا تھا-جس سے ثابت ھوتا ھے کہ بریلوی خود آپس میں دست و گریبان ھیں-اس کے باوجود اس بیوقوف نے شاید سستی شہرت حاصل کرنے کی کوشش میں دست و گریبان کے جواب کا ڈرامہ کرنے میں لیڈنگ رول قبول کرلیا-اس طرح نام نہاد جواب کے سرورق پہ بطور مصنف اپنا نام درج کروالیا-

واٹس ایپ فیس بک وغیرہ وغیرہ کے زریعے اور بریلویت کے نام نہاد القابات ھولڈرز سے چندہ کر کے اور دیوبندیوں کے سوشل میڈیا پر موجود جوانوں سے مشق کر کے اور ذلت آمیز شکستیں کھا کے (جن میں اکثریت ان کی ھے جو عالم فاضل نہ ھوتے ھوئے بھی رضاخانیوں کیلئے عذاب بنے ھوئے ھیں)۔نام نہاد جواب دینے کی کوشش کی-

تیمور اور اس کے نام نہاد القابات ھولڈر بریلویوں کی اس بھونڈی چال کا مقصد یہی معلوم ھوتا ھے کہ اگر اس نام نہاد جواب کا جواب الجواب خود حضرت مولانا ابو ایوب قادری

صاحب دیتے ہیں تو بریلویت کو ایک اور لولی پوپ دیا جاسکے گا کہ دیکھو بریلویوں کے ایک جاھل کی کتاب اس قابل تھی کہ دیوبندیوں کے مناظر کو اس کا جواب لکھنا پڑا-اور اگر تیمور کی کتاب کو دیوبندی قابل جواب نہ سمجھتے ھوئے جواب نہ لکھیں تو دوسرا لولی پوپ دیا جاسکے گا کہ بریلویوں کے جاھل تیمور کی کتاب کا جواب دیوبندیوں کے پاس نہیں-

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ تیمور کی کئی بار سوشل میڈیا پر دھول بے چارگی دیکھنے کے بعد آپ نے اس کے ڈرامے نام نہاد جواب کا ٹھیک سے بیڑا غرق کر دیا اللہ تعالیٰ مزید طاقت قلم سے نوازے اور دجال کے ایوانوں کو اسی طرح اکھاڑنے کی توفیق دے ۔بہت دل خوش ھوا آپ کے جواب الجواب کو دیکھ کر!

والسلام....

بندہ عاجز خادم علماء کرام اھل سنت دیوبند

سید محمد ذاکر علی شاہ

مناظر اہل سنت مولانا علی معاویہ صاحب دامت برکاتھم

السلام علیکم. برادرِ مکرم احتشام انجم شامی صاحب امید واثق ہے بخیر ہوں گے آپ کی بھیجی ہوئی کتاب دست و گریبان کی حقانیت کو چیدہ چیدہ مقامات سے پڑھا ہے ماشاءاللہ آپ کی تالیف کو پڑھ کر رضاخانی مؤلف اور وکیل صفائی کی علمیت اور ان کی کتاب کی سطحیت کا اندازہ بھرپور انداز میں ہو جاتا ہے عرضِ مؤلف کے تحت آپ نے اجمالاً رضاخانی مؤلف کی دفاعی کتاب کا جواب دے دیا ہے ماشاءاللہ آپ کی کاوش بہترین ہے اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس کتاب کو نافع الخلائق بنائے اور آپ کو اجرِ عظیم سے نوازے آمین

والسلام

علی معاویہ

۱۵جولائی ۲۰۲۰

مولانا امتیاز صاحب حنفی دامت برکاتہم

السلام علیکم۔ماشااللہ جس دن آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ دست وگریباں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ کا جواب لکھ رہے ہیں اسی دن سی میں نے دعا کی تھی کی اللہ کی دی ہوئی توفیق سے یہ جلد مکمل ہو جائے۔بحمد اللہ آپ نے کافی جلد یہ کام نمٹا دیا۔مجھے علم ہے لاک ڈاؤن کا دورانیہ آپ نے قیمتی بناتے ہوئے دن رات محنت کی حوالہ جات کے لیے کتب بینی کی۔اِس صورت حال میں اللہ سے اجرِ عظیم کی توقع کے ساتھ آپ نے کام جاری رکھا۔چند دن پہلے آپ نے مجھے اپنی کتاب کی فائل بھیجی جس کو مختلف مقام سے پڑھ کر میں نے بہت مفید پایا۔بلا شبہ یہ کتاب آپ کی محنت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔اللہ اس کتاب کو آپ کے لیے اجر کا سبب اور دیگر حضرات کے لیے راہ نمائی کا سبب بنائے۔اور کیا عرض کروں!

محمد امتیاز حنفی۔

۲۱جولائی ۲۰۲۰

تاثرات محترم عثمان صاحب قادری حفظہ اللہ

السلام علیکم۔آپ نے اپنی کتاب کے بارے میں تاثرات لکھنے کی فرمائش کی۔حالانکہ بندہ خود کو اس قابل نہیں سمجھتا۔مگر چونکہ دورانِ کمپوزنگ میں نے آپ کی کتاب کو مکمل پڑھ بھی لیا۔بہت مفید پایا۔کچھ مفید نکات عوامی فائدہ کے لیے لکھے دیتا ہوں۔

رضا خانی مئولف اپنے علماء کے دست وگریباں کو رفع کرنے کے واسطے قلم اٹھا کر میدان میں آئے تھے مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب ان کی طرف سے زلزلہ جیسی

کتاب میں ہمارا دست و گریباں دکھانے کی کوشش کی گئی (جس کے معتد د جواب رضا خانی صاحب کے نزدیک بھی مسلم دئے جا چکے ہیں) تو اس کے جواب میں ان کے ارشد القادری صاحب نے چند اصول وضع کیے جن کو زیر تحریر لائے دیتا ہوں جس سے مزید یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ دست و گریباں کے جواب کا طریقہ ارشد القادری نے کیا بتلایا ہے۔ رضا خانی مئولف نے مختلف مقامات پر دونوں جانب کی پارٹیوں کو بچانے کی کوشش کی ہے جبکہ اس طرح کی حرکت کے حوالے سے ان کے گھر کا اصول یہ ہے

ارشد القادری لکھتا ہے:

مفتیان دیوبند دونوں لڑ و لینا چاہتے ہیں۔ [زیروزبر ص ۴۹]

مزید لکھتا ہے:

اب دیوبندی مذہب کے وکیلوں کے لیے اس الزام کا چھٹکارا حاصل کرنے کے دو ہی راستے تھے۔ یا تو بغیر کسی جھجک کے وہ اس حقیقت کا اعتراف کر لیتے کہ ہماری جن کتابوں میں عقیدہ و مسلک کا بیان ہے۔ وہ سر تا ست غلط اور باطل ہیں یا پھر اس بات کا اقرار کرتے کہ جن کتابوں میں مسلک کے خلاف واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ نا قابل اعتماد ہیں۔

[زیروزبر ص ۴۹]

ان ہر دو حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دونوں پارٹیوں کو بچانے کی کوشش ان کے ہاں درست نہیں دوم جواب دیتے وقت یا تو یہ کہا جائے کہ ایک جانب کی کتب جن میں عقیدہ و مسلک کا بیان ہے وہ باطل اور سر تا سر غلط ہیں یا پھر دوسری جانب کی کتب کو نا قابل اعتماد بنایا جائے۔ تیسرا کوئی اور راستہ ارشد القادری نے نہیں چھوڑا۔ لہذا تیمور صاحب یا تو ایک جانب کی کتب کو غلط کہیں یا دوسری جانب کی کتب کو نا قابل اعتماد! جبکہ

اپنی تالیف میں وہ اِن اُصولوں کو توڑتے دکھائی دیں گے ۔پس ان کے اپنے گھر کے اصولوں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ" دست و گریباں" جیسی مایہ ناز کتاب کا جواب دینے میں ناکام ہوئے ہیں ۔

آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ دنیاؤ آخرت میں آپ کو آپ کی محنت کا اجر عطا فرمائے ۔

محمد عثمان قادری

محترم فرحان صاحب حفظہ اللہ

السلام علیکم ۔ برادرِمکرم محترم احتشام صاحب آپ سے تعلق چونکہ کافی پرانا ہے اس لیے مجھے یہ معلوم ہے کہ آپ کافی محنتی ہیں ۔آپ نے" دست و گریباں کی حقانیت" کی جو فائل بھیجی تھی اس کا مطالعہ کیا ہے ۔کافی مقامات سے مطالعہ کرنے پر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے رضاخانی دفاعی تالیف کے پیچ وخم کھول کر رکھ دیئے ہیں اور جواب کے نام پر مارکیٹ میں شائع شدہ کتاب کی اصلیت خوب واضح کردی ہے ۔اللہ تعالیٰ آپ کو اسی لگن سے مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔آمین

فرحان قریشی

مولانا نعمت اللہ نقشبندی دامت برکاتھم

السلام علیکم ۔امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے ۔آپ کی بھیجی ہوئی کتاب کو بہت سے مقامات سے پڑھا جتنا پڑھا بہترین پایا ۔اللہ آپ کو ردِ فرقہ باطلہ کے حوالے سے مزید توفیق دے اور آپ کو جزائے خیر سے نوازے ۔حقیقت بات یہ ہے کہ سوشل میڈیا سے معلوم ہوا تھا کہ" دست و گریبان،، کا کسی تیمور رضاخانی نے جواب لکھا ہے ۔سوچا کہ بھلا کیسا جواب ہو گا؟ کس کو بچایا ہو گا اور کس کو قربان کیا ہو گا؟ اور کیا جواب دیا ہو گا؟ مگر آپ کی کتاب پڑھی تو اندازہ ہوا کہ

رضا خانی مئولف نے جواب کے نام پر جوگلو خلاصی کی ہے وہ دراصل ان رضا خانیوں کے دست و گریبان کی مزید نقاب کشائی ہے۔ اللہ آپ کو اجرِ عظیم سے نوازے۔

نعمت اللہ نقشبندی

عرض مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین کرام برصغیر پاک وہند میں علمائے دیوبند علماء اہلسنت کی ہستیاں تعارف کی محتاج نہیں ہیں اس خطے میں انگریز کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے جہاں علماء دیوبند کاربند نظر آئے وہیں فرقہ باطلہ اور باطل مذاہب کا رد اور اسلام کے دفاع میں سیسہ پلائی دیوار بن کے کھڑے ہونے والے بھی علمائے دیوبند ہی تھے۔

علمائے دیوبند کی خدمات کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ انگریز کے پٹھو مولوی احمد رضا خان صاحب نے ان ہی ہستیوں سے بغض رکھتے ہوئے ان کی تکفیر کر ڈالی اور ان کی طرف ایسے عقائد تک منسوب کر دیے جن سے وہ اعلان برأت بھی کر چکے ہیں۔

مثلاً قاسم العلوم مولانا نانوتوی رحمہ اللہ کو ختم نبوت کے منکر کہہ کر تکفیر کی۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ پر وقوعِ کذب کا الزام دیا۔ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ پر نبی علیہ السلام کی گستاخی کا الزام دے کر تکفیر کر دی اور مولانا خلیل احمد سہارن پوری رحمہ اللہ کو اس الزام میں دھر لیا کہ وہ نبی کے علم سے زیادہ ابلیس کا علم مانتے ہیں معاذ اللہ حالانکہ ان حضرات کے یہ عقائد بالکل نہ تھے جیسا کہ ہم آگے عرض کریں گے۔

چونکہ یہ حضرات صحیح دین کے داعی تھے اس لیے مجددِ اہلِ بدعت کو ان کی شخصیات

سے کہاں لگاؤ ہوتا ؟

خیر برصغیر میں ان علماء کی بڑی خدمات رہی ہیں. احیا دین، عقائد،علم تفلیسر،علم حدیث،علم فقہ اور دیگر علوم کے پھیلاؤ میں یہ علماء اپنا کردار ادا کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں. جب یہ مقبولیتِ عامہ ان اہلِ بدعت حضرات نے دیکھی تو حسد اور بغض وعناد میں اپنے اعلی حضرت کی پیروی میں ان حضرات علماء کو تنقید کا نشانہ بنانے لگے .

ہماری طرف سے ان کے اعتراضات کے مدلل جواب دیے جاتے رہے مگر یہ اہلِ بدعت اور ان کے تکفیری فتاویٰ جات! یہ ٹولہ تکفیر کے معاملے میں ایسا جری ثابت ہوا کہ اپنے ہی ہم مسلک علماء کو بھی نہ بخشا یعنی ان کے فتاویٰ جات سے خود مسلک رضا خانیت کے علماء تک نہ بچ سکے .

لہٰذا ان فتاویٰ جات کی طرف توجہ دلانے کے لیے مناظرِ اہلسنت مولانا ابوایوب قادری صاحب حفظہ اللہ نے "دست وگریباں" کے نام سے ایک معرکۃ الآراء کتاب لکھی جس کا مقصد یہ تھا کہ رضا خانی جس طرح ہم پر اعتراضات کرتے ہیں اسی طرز پر رضا خانیوں کو الزامی جواب دیا جائے اور ان کو یہ بتایا جائے کہ تمہارے ہی فتووں سے رضا خانیت میں کیا آگ لگی ہے .

اب چاہیے تو یہ تھا کہ ان علماء سو سے اعلان برأت کیا جاتا مگر اہلِ بدعت حضرات کی طرف سے سے ایک بندہ کھڑا ہوا جس نے "دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ" کے نام سے ایک کتاب لکھی جسے اہلِ بدعت "دست وگریباں" کا کافی شافی جواب سمجھتے ہیں. یہ جواب کیسا ہے؟ کیا جناب مؤلف صاحب دست وگریبان میں ہمارے دکھائے دست وگریبان کا رد کر سکے ہیں؟ یہ تو آپ آئندہ صفحات میں دیکھ لیں گے .

ابھی ہم مؤلف مذکور کی کتاب میں لکھے اصول سے ہی علماء دیوبند کی طرف لگائے گئے ان الزامات کا رد کرتے ہیں۔

مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب نے مجدد اہل بدعت اور اس کے مذہب کے بارے میں کتاب بنام مسلک اعلی حضرت لکھی تھی جس میں مجدد اہل بدعت کا شیعہ ہونا دلائل سے ثابت کیا تھا جس کے بزعم خویش جواب میں چھپنے والی کتاب میں ہی یہ اصول لکھا ملتا ہے:

> امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگے وہ امام اہل سنت جنہوں نے نہایت واشگاف الفاظ میں اس وقت شیعوں کے خلاف علی العموم کفر کا فتوی دیا تھا جب بڑے بڑے دیوبندی اکابر شیعوں کے بارے میں تکفیر کرتے ہوئے مصلحت کا شکار تھے۔

[رداعتراضات الخبث صفحہ ا]

یعنی فاضل بریلوی اس وجہ سے شیعہ ثابت نہیں ہو سکتے کیوں کہ انہوں نے تو شیعوں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔اس اصول کو ذہن نشین رکھتے ہوئے بریلوی حضرات کے سارے اعتراضات جو یہ اکابرین اہل سنت دیوبند پر کرتے ہیں ملیامیٹ ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح مولوی انس صاحب لکھتے ہیں

> اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے شیعہ مذہب کے رد پر کثیر کتابیں لکھیں۔جگہ جگہ ان کے متعلق شرعی احکام صادر فرمائے۔وہابیوں نے ان سب باتوں کو نظر انداز کر دیا اور سیاق وسباق کو ذکر کئے بغیر چند حوالہ پیش کر کے اس سے اعلی حضرت کو معاذ اللہ شیعہ ثابت کیا ہے۔

[البریلویہ کا علمی محاسبہ صفحہ ۸۵]

یہاں بھی وہی بات کی گئی ہے کہ اعلی حضرت نے تو شیعوں کے خلاف کتابیں لکھی ہیں ۔ان کا رد کیا ہے۔پھر بھی اس کو نظر انداز کر کے ان کو شیعہ ثابت کیا گیا ہے۔

الغرض بات واضح ہوئی کہ اعلیٰ حضرت کو بقول رضاخانیوں کے شیعہ اس سبب سے بھی نہیں کہا اور ثابت کیا جا سکتا کہ اس نے ان لوگوں کا رد کیا اور ان کے خلاف کفر کے فتوے دئے۔

اسی طرح مولوی کوکب اوکاڑوی لکھتے ہیں:

> جوہانس برگ سے بریلی کے مصنف نے اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی چونکہ قادری کہلاتے ہیں اس لیے وہ شیخ عبدالقادر کے تابع ہیں اس طرح اعلیٰ حضرت خود کو نبی کہہ رہے ہیں یہ بلاشبہ اعلیٰ حضرت بریلوی پر بہتان ہے جو ہانس برگ سے بریلی کے مصنف اور اس کے حامی اس بہتان طرازی کی سزا ان شاءاللہ ضرور پائیں گے
>
> اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ پر شدید بہتان لگانے والے دیوبندی وہابی تبلیغی ذرا کھلی آنکھوں سے اعلیٰ حضرت بریلوی کا ختم نبوت کے بارے میں عقیدہ وفتوی ملاحظہ فرمائیں جو اعلیٰ حضرت بریلوی نے اپنی کتاب جزاللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ میں تحریر فرمایا۔
>
> (سفید وسیاہ)

☆ پس اس اصول کو غور سے پڑھیں اس کا کہنا ہے کہ اعلیٰ حضرت کو منکرِ ختمِ نبوت ٹھہرانے والے ان کے ختم نبوت پر فتوے کو پڑھیں۔

یہ اصول پڑھنے کے بعد رضاخانی حضرات سے یہ بات تو ثابت ہوئی احمد رضا کو شیعہ و ختم نبوت کا منکر اس وجہ سے نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے تو ان حضرات کا رد کیا ہے اور فتاوی جات دئے ہیں۔

اس اُصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ملاحظہ فرمائیں رضاخانیوں کے اعتراضات کی حیثیت اور حقیقت کیا ہے۔

مولانا قاسم نانوتوی علیہ الرحمہ پر الزام کی حقیقت

رضاخانی حضرات معاذ اللہ حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ کو ختم نبوت کا منکر کہتے ہیں۔ مگر اوپر دیئے گئے اصول پر ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ کیا ان کو منکر ختم نبوت کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ انہوں نے ختم نبوت کے منکروں کو کافر کہا ہے۔ لہذا حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ کے فتاوی جات پڑھنے کے بعد ان کو منکر ختم نبوت نہیں کہا جاسکتا۔

اب ہم قاسم العلومؒ کی عبارات پیش کرتے ہیں

مولانا لکھتے ہیں:

خاتم المرسلین ﷺ کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے۔

(مناظرہ عجیبہ صفحہ 9)

ایک جگہ لکھتے ہیں

اپنا دین وایمان ہے کہ بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اسکو کافر سمجھتا ہوں

(صفحہ 144)

ایک جگہ لکھتے ہیں

ہاں یہ مسلم ہے کہ خاتمیت زمانی اجماعی عقیدہ ہے

(صفحہ 96)

اس سے بڑھ کر لیجئے صفحہ نہم کی سطر دہم سے لے کر صفحہ یاذدہم کی سطر ہفتم تک وہ تقریر لکھی ہے جس سے خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکان اور

خاتمیت مرتبی تینوں بدلالۃ مطابقی ثابت ہو جائیں۔

(صفحہ 70)

لیجیے حضرت کے ختم نبوت پر فتوے پڑھیں اور اپنی عقل کا علاج کرائیں کہ آپ کے گھر سے ہم نے قاسم العلوم علیہ الرحمہ کا بری ہونا ثابت کر دیا۔ وہ ایسے کہ جب حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ خود ختم نبوت کے منکر کو کافر کہہ رہے ہیں تو پھر ان کو اسی کے انکار میں ملوث ہونے کا الزام لگانا خود تمہارے ہی اصول سے باطل ٹھہرا۔

مولانا گنگوہیؒ پر الزام کی حقیقت

رضا خانی حضرات مولانا رشید احمد گنگوہی علیہ الرحمہ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ وقوع کذب کے قائل ہیں احمد رضا نے بھی حسام الحرمین میں ان کی طرف وقوعِ کذب کے حوالے سے جھوٹا خط منسوب کیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ ان الزامات اور اس جعلی خط کی حقیقت کیا ہے ہم مذکورہ اصولوں پر حضرت گنگوہی علیہ الرحمہ کی برأت بھی ثابت کئے دیتے ہیں۔

مولانا گنگوہی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں

جو شخص حق تعالی کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے کہ وہ کذب بولتا ہے۔ وہ قطعاً کافر ہے۔

[فتاوی رشیدیہ ص ۲۳۴]

لیجئے اس فتوے کے بعد ان پر لگائے گئے الزام کا بھی رضا خانی اصولوں پر رد ہو جاتا ہے۔

مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ پر الزام کی حقیقت:

مولانا سہارن پوری علیہ الرحمہ پر رضا خانی یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ ابلیس کے علم کو نبی

اکرم ﷺ سے زیادہ مانتے ہیں۔معاذ اللہ۔مگر مذکورہ اصول کے مطابق ان رضا خانیوں کو کوئی حق نہیں کہ وہ اس طرح کاالزام لگائیں۔

کیونکہ مولانا سہارن پوری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں

ہمارا یہ یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے۔

[المہند علی المفند صفحہ ۵۷]

لیجئے اس فتوے کے بعد ان پر لگائے الزام کی بھی کوئی وقعت باقی نہیں رہتی کہ جب وہ خود ایسے عقیدہ کے مرتکب کو کافر کہہ رہے ہیں تو خود بھلا کیوں ایسا عقیدہ رکھیں گے؟

مولانا اشرف علی تھانوی ؒ پر لگائے الزام کی حقیقت :

مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمہ پر یہ الزام لگایا گیا کہ انہوں نے نبی پاک ﷺ کے علم کو معاذ اللہ مجنوں، پاگلوں وغیرہ سے تشبیہ دی ہے۔جبکہ یہ الزام بھی بالکل بھی حیثیت نہیں رکھتا کیوں کہ مولانا تھانوی علیہ الرحمہ خود اس الزام کا رد کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ایسا خبیث مضمون میں نے کہیں نہیں لکھا۔

نیز مزید کہتے ہیں:

جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحتا یا اشارتا یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔

[تغیر العنوان]

لیجئے ہم رضا خانیوں کے اصولوں سے ہی اکابر علماء کی برأت ثابت کر چکے۔

کیا رضا خانی تالیف "دست وگریباں" کا جواب ہے؟

ہم اس کے بعد مزید آگے بڑھتے ہیں کہ جناب وکیل صفائی دست وگریباں کا جواب لکھنے بیٹھے تھے مگر کیا ان کی لکھی تحریر کو جواب کہا جا سکتا ہے۔یعنی دست وگریباں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ کیا رضا خانی اصولوں سے ہماری کتاب دست وگریباں کا جواب ہوسکتا ہے؟ اور کیا جناب اپنے علماء کا دفاع کر پائے ہیں؟ جواب ہے ہرگز نہیں۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ رضا خانی اصول اس حوالے سے ہمیں یہ نظر آتے- ہیں۔

مولوی غلام رسول سعیدی کی کتاب میں ہمیں یہ اصول ملتا ہے:

> اس کتاب (یعنی توضیح البیان جوکہ امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی تصنیف ہے اس کا بزعم خویش جواب۔از راقم) کا جواب لکھنے والے کو یہ خیال رکھنا پڑے گا کہ وہ ان تمام باتوں کا جواب دے گا جنہیں توضیح البیان میں پیش کیا گیا۔ورنہ جن کتابوں پر اعتراض کا جواب نہ دیا گیا۔ہم سمجھیں گے کہ مبتدعین دیوبند یا تو ان سے بے زار ہیں یا ان کے جواب سے عاجز ہیں۔
>
> [توضیح البیان صفحہ ۳۳]

اسی طرح ارشد مسعود لکھتا ہے:

> اس تحریر کے اندر ہمارے مضمون کا جواب نہ دینا ان کی شکست فاش کا بین ثبوت ہے۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے جواب نے ان کو ایسا مبہوت اور ششدر کر دیا ہے کہ جواب الجواب میں ایک جملہ بھی نہ لکھ پائے گویا کہ اس دیوبندی گیدڑ نے خاموشی میں ہی اپنی عافیت سمجھی اور اس طرح کا گنگ پنا اختیار کیا کہ گویا حضرت کے منہ میں زبان ہی نہیں۔ویسے تو فضول ولایعنی بکواس کرنے اور الزامات لگانے کے لیے ان کی یہ زبان دو گز لمبی ہو جاتی ہے۔اب نہ جانے

دیوبندی موصوف کیوں خاموش ہیں۔ یہ ہمارے مسکت اور دندان شکن
دلائل کا اثر ہے کہ موصوف نے چپ سادھ لی اسے کہتے ہیں۔ جادو وہ جو
سر چڑھ کر بولے۔

[کشف القناع عن مکر ماوقع فی الدفاع صفحہ ۱۳۰]

ایک اور رضاخانی لکھتا ہے:

آج کل رائج ہے کہ ہر بدمذہب فرقہ اپنے خلاف لکھی گئی کتاب کا
بالتفصیل جواب نہیں دیتا۔ ادھر ادھر کی مار کر اپنے فرقے والوں کو یہ
تسلی دیتا ہے کہ جواب ہو گیا ہے۔

[البریلویہ کا علمی محاسبہ صفحہ ۲۶]

مذکورہ حوالوں سے ثابت ہوا کہ اگر مکمل کتاب کا جواب نہ دیا جائے تو یا یہ سمجھا جائے گا کہ جواب دینے سے عاجز ہیں یا پیش کی گئی کتابوں سے بے زار ہیں۔ نیز ہمارے دندان شکن دلائل کے جواب میں ان لوگوں نے گنگ پنا اور خاموشی کی چادر اوڑھ لی جن کی دو گز لمبی زبان ہمیشہ علماء حقہ پر بھونکتی ہے۔ نیز یہ کہ اس طرح بالتفصیل جواب نہ دینا اور ادھر ادھر کی مارنا اور یہ کہنا جواب ہو گیا یہ اپنے لوگوں کی تسلی کے لیے ہے۔

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ہم یہ حوالے کیوں پیش کیے جا رہے ہیں تو جان لیجئے کہ یہ حوالے بے موقع نہیں پیش کیے جا رہے بلکہ ان اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے وکیل صفائی کی تالیف ہرگز دست و گریباں کو جواب نہیں بلکہ شکستِ فاش ہے اور نہ ہی سعیدی کے اصول سے اس کو جواب تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

اب یہاں ایک دلچسپ سا سوال پیدا ہوگا کہ وہ کیسے؟ تو لیجئے ہم اس کا جواب دیے چلتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ جناب وکیل صفائی نے دست و گریباں میں اٹھائی گئی کئی ابحاث اور

اعتراضات کا جواب تک نہیں دیا۔بلکہ ہاتھ تک نہیں لگایا۔مثلاً جناب نے باب نمبر ۲ کے اعتراض نمبر ۱۷ کا کوئی جواب نہیں دیا ۔اسی طرح باب نمبر ۳ کے مسئلہ نمبر ۱۵،۴۶،۵۲،۵۳ کا بھی جواب نہ دیا۔اسی طرح مزید بھی کئی ایسی چیزیں ہیں جن کو جناب نے ہاتھ تک نہیں لگایا بلکہ خاموشی میں عافیت جانتے ہوئے آگے بڑھتے رہے ۔گویا اپنے ہی اصولوں سے جناب کی تالیف نہ صرف یہ کہ دست وگریباں کا جواب نہیں بلکہ اپنے لوگوں کی تسلی کا ایک بہانہ ہے اور شکستِ فاش اور مذکورہ مسائل کو بنا جواب دیئے آگے بڑھ جانا عاجزی کی بین دلیل ہے ۔

پھر کیا رضاخانی تالیف دست وگریباں کا جواب ہوسکتی ہے؟

او پر دئے گئے حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر گز نہیں ۔

الزامی جواب کے جواب میں الزامی حوالے پیش کرنا کیسا؟

دست وگریباں کا جواب لکھتے وقت کیا علماء دیوبند کے حوالوں کو الزامی طور پر پیش کیا جاسکتا ہے؟ جیسے کہ وکیل صفائی نے کتاب میں مختلف جگہ پر پیش کیا ہے دوسرا یہ سوال ذہن میں آتا ہے ۔تو اس کا جواب بھی یہی ہے کہ نہیں بالکل نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔رضا خانیوں کے اصول سے قطعاًان الزامی حوالوں کو ہم پر پیش نہیں کیا جاسکتا ۔اس بات کی دلیل یہ ہے کہ

مولوی اختر رضا صاحب لکھتے ہیں:

> یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس کتاب میں سارے اختلافات وتضادات وہابی اصول وانداز کو سامنے رکھ کر بطورِ الزامی جواب پیش کیے گئے ہیں ۔لہذا اس تحریر کو اہل سنت کے خلاف پیش نہیں کیا جاسکتا۔
>
> [قہر خداوندی صفحہ ۱۵ جلد اول]

اب چونکہ دست وگریباں بھی ایک الزامی جواب ہے ۔لہذا اس کے جواب کے

وقت رضاخانی وکیل صفائی کو ہرگز یہ حق نہ تھا کہ پھر سے الزامی حوالے پیش کرتا۔لہذا یہ حضرات خود ہی اپنے اصولوں کی مخالفت کرتے ہیں۔اپنے ہی اصولوں کی مخالفت کے متعلق ابوعبد اللہ نقشبندی لکھتے ہیں:

یہ ایسا مکار دجال اور دھوکہ باز ہے کہ مسلمہ اصولوں کا خون کرتے ہوئے بھی اس کو ذرہ بھر حیا نہیں آتی۔

[ہدیہ بریلویت پر ایک نظر صفحہ ۱۵۳]

لیجئے اپنے مسلمہ اصولوں کا خون کرنے پر وکیل صفائی دجال،مکار بے حیا اور دھوکہ باز ثابت ہوئے۔چلئے اس بات کے بعد ہم آگے بڑھتے ہیں۔

رضاخانی تالیف میں مواد چوری شدہ ہے؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ کیا رضاخانی تالیف رضاخانی مؤلف کی چوری شدہ مواد پر مشتمل ہے؟ تو اس کا جواب بھی ہم یوں دیتے ہیں کہ جی ہاں رضاخانی مؤلف نے اس تالیفی سرگرمی میں کافی مواد ادھر ادھر سے چوری کر کے خواہ مخواہ کتاب کی ضخامت بڑھائی ہے۔

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ جناب نے بہت سا مواد اپنے ہم مسلکوں کی کتب سے نقل کیا ہے۔یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ رضاخانی مسلک میں یہ نقل ہی چوری شمار ہوتی ہے!

میثم قادری مولانا الیاس گھمن صاحب کی کتاب کے جواب میں کلمہ حق میں مضمون تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کتاب کا مئولف دیوبندیوں کا نام نہاد متکلم مولوی الیاس گھمن دیوبندی ہے یہ کتاب اس موضوع پر کوئی نیا اضافہ نہیں کیونکہ یہ کتاب مطالعہ بریلویت وغیرہ سے سرقہ (چوری) کر کے لکھی ہے

آگے لکھتے ہیں:

مولوی الیاس دیوبندی پرانا چور ہے

کچھ آگے فرقہ اہل حدیث پر متکلم اسلام حفظہ اللہ کی کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

یہ کتاب بھی مختلف کتب سے سرقہ (چوری) کر کے لکھی گئی ہے۔

(کلمہ حق شمارہ نمبر 8 صفحہ 27)

مذکورہ بالا حوالہ جات میں رضاخانی نے "سرقہ بمعنی چوری" مراد لیا ہے مطلب یہ کہ سرقہ کرنا اصل میں چوری کرنا ہے۔

اس حوالے کو ذہن میں رکھیے اور آئیے ذرا ہم سے رضاخانی وکیل صفائی کی چوری کی دلیل لیجئے۔

لفظِ شہنشاہ کہنے پر جناب نے بزعم خویش علماء دیوبند کا تضاد دکھانے کی ناکام کوشش کی ہے۔اس سلسلے میں انہوں نے یہ اعتراض غیر مقلدین سے چوری کرلیا۔یہی اعتراض مولوی ارشاد الحق اثری صاحب نے اپنی کتاب "مولانا سرفراز خان صفدر اپنے تصانیف کے آئینے میں" کیا تھا جس کا جواب مولانا عبد القدوس قارن صاحب نے "مجذوبانہ واویلا" کے نام سے دیا تھا۔

چنانچہ جناب مؤلف نے یہی اعتراض اپنی کتاب کے صفحہ ۲۱۶،۲۱۵ پر چوری کرتے ہوئے ہم پر کیا۔

چوری کا دوسرا ثبوت:

جناب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۶ پر "اسماعیل دہلوی کے فتوے سے اکابرین دیوبند مشرک"، ہیڈنگ لگا کر نیچے تقویۃ الایمان کا بزعم خویش دست و گریباں ہماری دیگر کتب سے دکھانے کی ناکام کوشش کی ہے ۔لیکن آپ کو یہ جان کر شاید حیرانی ہو کہ یہ اعتراض "قہر خداوندی" سے چرایا گیا اور من وعن الفاظ استعمال کیے گئے۔چنانچہ یہی اعتراض مولوی اختر رضا نے قہر خداوندی میں صفحہ ۱۰۹ پر کیا تھا جس کا جواب مفتی عمیر قاسمی

صاحب نے فضل خداوندی میں دے دیا تھا۔اب میثم کے اصول سے یہ چوری ہوئی۔

صفحہ ۱۹۴ پر علماء دیوبند کو وہابی کہنے کے حوالے سے ایک اعتراض جناب مؤلف نے کیا لیکن یہ اعتراض بھی "قہر خداوندی" کے چرایا گیا۔

اسی طرح اپنی کتاب کے صفحہ ۱۹۸ پر" دیوبندی وہابی اپنی مصدقہ کتاب کے مطابق شیطانی فرقہ" کی ہیڈ نگ لگا کر اعتراض کیا گیا جبکہ یہ اعتراض بھی" قہر خداوندی" صفحہ ۶۳ ،۶۴ پر انہیں الفاظ کے ساتھ مل جاتا ہے۔

یہ ہم نے چار ثبوت دیے ہیں جبکہ ہمارے پاس جناب کی چوری کے مزید ثبوت بھی ہیں مگر فی الوقت انہیں پر اکتفا کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

نوٹ: جو اعتراضات وکیل صفائی فرقہ رضا خانیہ نے قہر خداوندی سے چوری کئے ہم نے بھی اس کے جوابات "فضل خداوندی" سے نقل کر دیے ہیں۔

دست وگریباں کے دلائل اور رضاخانی جوابات:

اب ہم آپ کو اس بات کی طرف لے جانا چاہتے ہیں کہ" دست وگریبان" میں پیش کیے گئے مسائل میں دونوں اطراف رضاخانی علماء کو پیش کیا گیا تھا۔تقاضا تو یہ تھا کہ اپنے علماء کا دفاع کیا جاتا مگر آپ پوری کتاب میں وکیل صفائی کی بے بسی کے مختلف نمونے دیکھیں گے۔سر دست تو یہ عرض ہے کہ جناب نے" دست وگریباں" کی ابحاث کا جواب یوں دیا کہ وہ فلاں غیر معتبر ہے۔اقتدار غیر معتبر ہے۔انور مدنی،طاہر القادری اور فلاں فلاں غیر معتبر ہیں۔یعنی بہت سے لوگوں پر غیر معتبر ہونے کا خنجر چلا دیا۔باقی رہ گئے کچھ وہ علماء جن کو غیر معتبر کہا جاتا تو رضاخانی احباب جناب کا منہ نوچ لیتے۔لہذا اس کے لیے یہ حکمتِ عملی تیار کی گئی کہ یہ کہہ کر جان چھڑالی جائے کہ یہ اس مسئلے میں ان کا تفرد ہے۔یعنی باقی بچے علماء کو" متفرد "اور ان کے فتاویٰ کو" ذاتی رائے" قرار دے کر گلو خلاصی کر دی گئی ہے۔

جن کو غیر معتبر کہہ دیا وہ تو پہلے ہی کام سے گئے تھے جبکہ تفرد والے حضرات بھی جناب کے اصول سے بریلویت سے خارج ہو جاتے ہیں ۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے جناب وکیل صفائی کا ایک اصول ۔

جناب اقتدار کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

> اولاً ہم بارہا اس بات کی وضاحت کر چکے کہ اقتدار احمد صاحب کے تفردات ہیں وہ ہرگز ہماری معتمد علیہ شخصیت نہیں اس لیے ان کو ہرگز بریلوی بنا کر پیش نہیں کیا جا سکتا ۔

[دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۴۶۹]

لیجئے جناب کا کہنا ہے جو بندہ متفرد ہو یعنی اپنی ذاتی رائے رکھتا ہو اور معتبر شخصیات میں سے نہ ہو ان کو بریلوی بنا کر پیش نہیں کیا جا سکتا ۔ الفاظ پر غور کیجئے تو بات یوں ہے کہ کسی کو بریلوی بنا کر اسی صورت میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ وہ بریلوی نہ ہوں ۔ لہذا بات کا اصل مطلب یہ ہوا کہ اقتدار اور اس جیسے متفرد حضرات اور غیر معتبر شخصیات کو بریلوی بنا کر نہیں پیش کیا جا سکتا ۔ گویا وہ بریلویت سے خارج ہیں ۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بریلوی بنا کر پیش کرنا ہی یہ بتا رہا ہے کہ وہ بریلوی نہیں ہیں ۔

یوں ہوئی بریلوی علماء کی چھٹی ۔ یہ ہیں وہ جواہر پارے جن کو دست وگریباں کا جواب کہا جا رہا ہے ۔

اب متفرد کون کون ہیں ملاحظہ ہو درج ذیل صفحات ۔

صفحہ ۴۰۱ ۔۔۔ فیض اویسی صاحب

صفحہ ۵۷۰ ۔۔ عبد المجید سعیدی

صفحہ ۵۶۸ ۔۔۔ پیر نصیر الدین صاحب

صفحہ ۵۶۹ ۔۔ غلام رسول سعیدی

صفحہ ۵۴۷۔۔۔احمد سعیدی کے مقابلے میں موجود علماء بریلویہ

صفحہ ۵۴۹۔۔۔۔پیر محمد چشتی

یہ ہے چند بریلوی مولویوں کی لسٹ جن کو تفرد کہہ کر رضا خانی نے اپنے اصول سے رضا خانیت سے خارج کر دیا۔

جبکہ خود اختر رضا لکھتا ہے:

جہاں ان علماء دیوبند کا مطلب نکل رہا ہو وہاں ساتھ ہوں گے اور جہاں ان کے فرقہ دیابنہ کے خلاف ہو وہاں یہی سارے بزرگ غیر معتبر۔

[قہر خداوندی صفحہ ۹۴ جلد ۲]

جبکہ یہ خصلت رضا خانی حضرات بالعموم اور مئولف مذکور میں بالخصوص پائی جاتی ہے۔

نرالا محقق

جناب وکیل صفائی کتاب میں جگہ جگہ اقتدار صاحب کا انکار کرتے نظر آتے ہیں لیکن اسی کتاب میں اسی اقتدار کی بات کو بطورِ دلیل بھی پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو

اقتدار نعیمی کے فتاویٰ المعروف العطایہ الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ کو بطور ثبوت پیش کرتا ہے

(دیکھیے دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۴۰۸)

اسی طرح احکام شریعت کو اعلی حضرت کی تصنیف ماننے سے انکاری ہے مگر اسی احکام شریعت سے بطور دلیل وثبوت استدلال بھی کرتا ہے۔

چنانچہ ایک جگہ تیمور رانا نے خود احکام شریعت کو معتبر مان کر اس سے حوالہ نقل کیا اور اس عبارت کو احمد رضا خان کی طرف منسوب کیا

(دیکھئے دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۲۸۲)

اب جناب کی اسی حرکت کے متعلق ارشد مسعود چشتی لکھتے ہیں

قارئین کرام! کیا یہ دوغلے پن کی مثال نہیں کہ جب ہم حوالہ پیش کریں تو موصوف یہ کہہ کر رد کر دیں کہ ہمارے معتبر نہیں اور خود بطور دلیل اپنے گھر کا حوالہ پیش کر دیں۔تف ہے ایسی تحقیق پر اور ایسے محقق پر۔

[کشف القناع صفحہ ۱۴۲]

تو لیجئے جناب جب ہم حوالہ پیش کریں تو انکار کر دینا پھر اپنے لیے بطور دلیل گھر سے اسی کتاب اور شخص کا حوالہ نقل کر دینا ہی تحقیق ہے تو ایسی تحقیق اور ایسے محقق پر بقول ارشد مسعود کے تف ہے!

کیا مماتی و ناصبی حضرات کو ہمارے خلاف پیش کیا جاسکتا ہے؟

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ رضا خانی وکیل صفائی نے ہمارے خلاف جگہ جگہ ناصبیوں اور مماتیوں کو پیش کیا ہے۔حالانکہ ان کو پیش کرنے کا حق وہ اپنے ہی اصول سے نہیں رکھتے تھے۔

چنانچہ وکیل صفائی خود لکھتے ہیں:

خود دیوبندی حضرات کو اقرار ہے کہ انکا انکار کیا گیا ہے (ہدیہ بریلویت صفحہ ۲۵۴) لہذا یہ حوالہ بھی ہرگز سودمند نہیں۔

[دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۴۹۲]

جناب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ کرنل انور مدنی کو ان کے خلاف اس لیے پیش نہیں کیا جاسکتا کے دیوبندیوں کے اقرار کے مطابق بریلویوں نے ان کا انکار کیا ہے۔

اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے عرض یہ ہے کہ جناب پھر مماتیوں کو ہمارے خلاف پیش کرنے کی غلطی کیوں کر بیٹھے؟ حالانکہ جناب جس کتاب سے چوریاں کر کر کے کتاب لکھتے رہے ہیں اسی کی دوسری جلد ملاحظہ کر لیتے۔

قہر خداوندی جلد ۲ صفحہ ۲۷ پر اختر رضا نے تسلیم کیا ہے کہ علماء دیوبند نے مماتیوں کار کیا ہے۔

صفحہ ۷۰، ۷۱ پر یہ لکھتے ہیں:

بقول علماء دیوبند کے متعدد علماء و اکابرین دیوبند المہند کو عقائد علماء اہل سنت دیوبند تسلیم کرتے ہیں۔ یعنی (حرف تفصیل۔از راقم) جن لوگوں کے عقائد المہند کے خلاف ہوں گے وہ سنیت و دیوبندیت سے خارج ہو جائیں گے۔

یہاں بھی جناب نے یہ تسلیم کیا کہ علماء دیوبند نے مماتیوں کو دیوبندیت سے خارج مانا ہے۔

تقریباً یہی بات صفحہ ۶۳ پر بھی کی گئی ہے۔

اب جب کہ تمہارے گھر کے حوالوں سے ثابت ہوا کہ ہم نے انکا انکار کیا ہے تو گویا اب تمہارے اصول سے ہی ان کو ہمارے اوپر پیش نہیں کیا جاسکتا تھا۔

اکابرین کے خلاف اصاغر کو پیش کرنا رضاخانی اصول سے کیسا؟

جناب وکیل صفائی نے صفحہ ۲۳۷ پر "کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ" کتاب کے حوالے سے یہ بات لکھی ہے کہ اصاغر کا کلام ماخذ نہیں بن سکتا۔ پھر اپنے ہی اصول سے اس کو ہم پر پیش نہیں کر سکتے تھے کہ جس چیز کا انکار کیا گیا ہو اور فریق مخالف اس کو تسلیم کرتا ہو تو ایسے حوالے پیش کرنا بے سود ہے۔ جیسا کہ پیچھے اصول نقل کیا گیا ہے مگر صفحہ ۲۱۲ پر عامر عثمانی (جو جناب کے زعم میں دیوبندی تھا) کو ہمارے خلاف پیش کر دیا۔ جب تمہارا اصول یہ تھا کہ جسکا انکار کیا ہو اس کا حوالہ بے سود ہے تو پھر اپنے اصول کی مخالفت ہی کیوں کی؟

یوں رضاخانی وکیل صفائی اپنی کتاب میں جگہ جگہ اپنے ہی اصولوں کی مخالفت کرتے

نظر آئیں گے جو انہوں نے خود بنائے۔جبکہ جب ایک مسلمہ اصول ہے ان کے ہاں اس سے اعراض برتنے پر ابوعبداللہ نقشبندی صاحب یوں گویا ہیں:

> یہ ایسا مکار دجال اور دھوکہ باز ہے کہ مسلمہ اصولوں کا خون کرتے ہوئے بھی اس کو ذرہ بھر حیا نہیں آتی۔
>
> [ہدیہ بریلویت پر ایک نظر صفحہ ۱۵۳]

یہ تھیں چند باتیں جن پر ہم اپنے قارئین کی توجہ مرکوز کرانا چاہتے تھے تاکہ رضا خانی مؤلف کی علمی اوقات کا اندازہ قارئین کو ہو جائے۔

نوٹ: اب ہم آخری بات کرتے ہیں کہ ہم نے یہ الزامی جواب لکھا ہے لہذا ہماری کتاب کی کوئی عبارت ہمارے خلاف اختر رضا کے گزشتہ مسلم اصول سے پیش نہیں کی جا سکتی۔

دوم: ہم نے جہاں جہاں فرقہ رضا خانیہ کے وکیلِ صفائی کو "جناب" کہہ کر مخاطب کیا ہے وہ یا تو بطور طنز کے یا اس معنیٰ میں جس معنی میں مفتی محمود حسن صاحب نے کیا تھا۔

بندہ اس مقام پر اپنے تمام دوستوں بالخصوص محترم عثمان صاحب حفظہ اللہ، برادرم فرحان صاحب حفظہ اللہ، برادرم محمد عمر صاحب حفظہ اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے اس کتاب کی تیاری میں مختلف جگہوں پر اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔لیکن خصوصی طور پر برادرم عثمان صاحب کا شکرگزار ہے کہ انہوں نے انتہائی مصروفیات میں بھی کتاب کی کمپوزنگ کا ذمہ لیا۔اسی طرح بھائی کمال الدین انصاری صاحب کا بھی شکرگزار ہے کہ انہوں نے انتہائی مصروفیات میں پروف ریڈنگ کا فریضہ سرانجام دیا۔

آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو بندہ عاجز کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے اور کتاب کو نافع الخلائق بنائے۔آمین!

احتشام انجم شامی

مقدمہ

از بھائی حافظ محمد عمر صاحب حفظہ اللہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَهْدِيهِ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، امّا بَعْد

قارئین اہلسنت والجماعت! ہمارے یہاں ایک ایسا فرقہ پایا جاتا ہے جس کے اکثر افراد کا کام ہی امت میں انتشار پھیلانا ہے، جی ہاں میرا اشارہ فرقہ بریلویت کی طرف ہی ہے جس فرقے کا بانی احمد رضا خان ہے۔ چنانچہ پروفیسر محمد مسعود بریلوی کی کتاب "فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں" کے آخر پر مرکزی مجلس رضا لاہور کا تبصرہ ہے اور اس میں صاف طور پر احمد رضا خان کے متعلق لکھا ہے کہ

" ان کی بدولت بریلویت کے نام سے ایک خاص مکتبہ فکر کی داغ بیل پڑی"

(فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں/صفحہ/ 261 / امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی)

اپنے اسی بانی کے متعلق بریلویوں نے لکھا ہے کہ

" مولانا احمد رضا خان صاحب پچاس برس مسلسل اسی جدو جہد میں لگے رہے یہاں تک کہ مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے۔ بریلوی اور دیو بندی"

(دیکھئے سوانح حیات اعلی حضرت بریلوی/صفحہ/8)

اب جس فرقے کی بنیاد رکھنے والے کی یہ حالت ہو وہاں اس کے متبعین سے اتحاد کی کیاامید رکھی جاسکتی ہے؟

یہی وہ شخص ہے جو اپنے بارے میں بڑے فخر سے کہتا تھا کہ

" میں نے دوسو سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں (یعنی مخالفین کے ردّ میں)"

(الدولتہ المکیہ/ص/ 169 بحوالہ فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں/ص/ 104

ان کتب میں دلائل نام کی کوئی چیز نہیں، تو پھر ان میں ہے کیا؟

اس سوال کا جواب بھی ہم بریلویوں کے گھر سے ہی پیش کر دیتے ہیں، بریلویوں کا مخدوم الملّت اور محدث اعظم لکھتا ہے کہ

" دنیا کو اس حقیقت کو یاد رکھنا چاہیے کہ اعلی حضرت جن کے قلم کے نیزے کی مار نے کسی کی آنکھیں پھوڑ دیں، کسی کو نمرود والی سزا دی، کسی کو مبہوت کر کے رکھ دیا"

(المیز ان امام احمد رضا نمبر/ص/ 265 جدید)

یہ سب ہے ان کتب میں، اب بریلویوں کا اس بے لگام قلم اور اس سے لکھی گئی تحریرات کو "قلمی جہاد" کا نام دینا قلم وقرطاس کی توہین نہیں تو اور کیا ہے؟

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

یہ کوئی علمی اختلاف بھی نہیں تھا کہ اس کو نظر انداز کیا جائے یا " علماء کی علمی باتیں" کہہ کر اس حقیقت سے نظریں پھیری جائیں بلکہ اس متعصب شخص کے سینے میں علماء دیوبند کا بغض بھرا ہوا تھا ورنہ اگر اسے ہندوستان میں وہابیوں کی مخالفت کرنی ہی تھی تو بقول بریلویوں کے ہند کے سب سے بڑے وہابی صدیق حسن کی مخالفت کیوں نہ کی؟

حیران نہ ہوں، یہ انکی کتابمیں لکھا ہے چنانچہ بریلویوں کا رئیس القلم سید عبدالکریم ہاشمی احمد رضا خان کے متعلق لکھتا ہے کہ

"مگر مجھے اس بات کا ثبوت ملا نہیں ہے کہ آپ نے ہندوستان کے سب سے بڑے وہابی اور ان کے رئیس اعظم کی فتنہ بازیوں کے متعلق بھی کچھ لکھا ہے اور وہ مفتن خان بہادر صدیق حسن ہے"

(المیزان امام احمد رضا نمبر/صفحہ 677 جدید)

قارئین! اس عبارت سے جہاں بریلوی کا یہ دعویٰ جھوٹا ثابت ہوتا ہے کہ ہند میں وہابیوں کے بانی شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ تھے وہیں اس حقیقت سے بھی پردہ اٹھتا ہے کہ فاضل بریلوی نے علماء دیوبند کی مخالفت علمی اختلاف کی بنیاد پر نہیں بلکہ اندر کے چھپے بغض کی وجہ سے کی اور بالآخر پچاس سال کی محنت کے بعد اس نے ایک الگ مکتبہ فکر کی بنیاد ڈال دی.

اب قارئین یہ سوچ رہے ہوں گے کہ آخر اس نے ایسا کیوں کیا؟ کیوں مسلمانوں میں پھوٹ ڈالی؟ اس کا جواب بریلوی قلم سے آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں، مفتی انس رضا لکھتا ہے کہ

"البتہ کچھ گمراہ مولوی ضرور ان کے (کفار کے از ناقل) ہاتھ چڑھ گئے اور انہوں نے نہ صرف اپنا بیڑہ غرق کیا بلکہ امت مسلمہ کو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا."

تھوڑا آگے چل کر لکھتا ہے کہ

"انگریزوں نے ایسے مولویوں کو خوب استعمال کیا اور مسلمانوں میں صدیوں تک تفرقہ ڈال دیا"

اسی طرح تھوڑا آگے چل کر مزید لکھتا ہے کہ

”ہندوستان پر جب انگریز قابض ہوئے تو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کئے جن میں فرقہ واریت بھی ان کا خاص مشن رہا“

(حسام الحرمین اور مخالفین/صفحہ/ 16)

امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ نے اس حقیقت کو کیا خوب بیان کیا ہے،فرماتے ہیں کہ

”یہ بات آفتابِ نیمروز کی طرح روشن اور واضح ہے کہ خانصاحب نے کبھی بھی جابر وظالم برطانیہ کے خلاف جہاد کا فتوی نہیں دیا. اور نہ ہی کبھی انگریز کے خلاف کسی سیاسی تحریک یا کارروائی میں قید و بند کی نوبت اٹھائی، بلکہ خانصاحب ہر اس تحریک اور ہر اس شخص کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے جو ظالم برطانیہ کے خلاف نبرد آزما رہا. حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ تعالی علیہما وغیرہ حضرات کی پُر زور اور ناروا تکفیر محض اس لئے کی ہے کہ وہ حضرات ظالم برطانیہ سے جہاد میں پیش پیش تھے اور عوام کو دھوکہ دینے کی خاطر خانصاحب نے ان حضرات کی بعض عبارات کو محض ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے.“

(عبارات اکابر/ص/ 43)

نوٹ:-احمد رضا خان اور بریلوی علماء کی انگریز نوازی کی تفصیل دفاع اہل سنت جلد دوم میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اسی تکفیری مشن پر متبعین احمد رضا بھی قائم رہے*

(بلکہ بعض لوگ تو شک کی بنیاد پر تکفیر کرنے لگے مثلاً گردیزی نے

غلام رسول سعیدی کے بارے میں لکھا ہے کہ

"اور مولانا سعیدی اتنے شکی ہو چکے ہیں کہ وہ شک کی بنیاد پر حضرت خراسانی کی تکفیر کر رہے ہیں"

((الذنب فی القرآن/ص/738))

لیکن جب علماء اہلسنت والجماعت کی طرف سے مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمہ اللہ اور مولانا منظور نعمانی رحمہ اللہ جیسے دلیر مناظرین سامنے آئے اور اس تکفیری مشن کے پرخچے اُڑا دیے تو بریلویوں نے ایک نئی چال چلی اور بعض ایسی کتابیں لکھی جن میں علماء اہلسنت والجماعت کی عبارات میں تعارض دکھانے کی ناکام کوشش کی اور یہ شوشہ ڈالا کہ ہم بریلوی یونہی ان کو کافر قرار نہیں دیتے بلکہ یہ خود اپنے علماء کی عبارات کی روشنی میں بھی کافر ہیں چنانچہ لطائف دیوبند، زلزلہ، سفید وسیاہ، ردالمھند جیسی زہریلی کتب کو منظر عام پر لایا گیا. ان میں سے بنیادی باتوں کا تحقیقی جواب علماء دیوبند نے دے دیا تھا مثلاً زلزلہ کے جواب میں فتنہ بریلوی کا نیا روپ اور لطائف دیوبند کا جواب بریلویت کا شیش محل کے نام سے منظر عام پر آیا لیکن مناظر اہلسنت والجماعت مولانا ابوایوب قادری صاحب حفظہ اللہ نے طرزِ چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ کو مزید مضبوط انداز میں پیش کر کے الزامی جواب کی صورت میں ایک شاہکار کتاب بنام" دست وگریباں" منظر عام پر لائی جس کی وجہ سے دنیائے بریلویت میں صفِ ماتم بچھ گئی.

نوٹ :-حضرت مولانا ابوایوب قادری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی اس موضوع پر کئی وڈیوز بھی موجود ہیں جو یوٹیوب پر دیکھی جا سکتی ہیں.

قارئین آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ آخر الزامی جواب لکھا ہی کیوں جب تحقیقی جواب موجود تھا؟

تو ہم یہ بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت مولانا ابوایوب قادری صاحب

کے بقول بریلویوں پر الزامی جواب تحقیقی جواب سے زیادہ کارآمد ہے کیونکہ بریلویت نام ہی جہالت کا ہے اور یہ صرف حضرت کی ہی رائے نہیں بلکہ ہمارے مخالفین بھی اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں چنانچہ بریلویوں نے لکھا ہے کہ

"اس کا تحقیقی جواب دینے کے بجائے الزامی جواب کافی ہے، کیونکہ عام طور پر معترض کم علم اور کوتاہ فہم لوگ ہی ہوتے ہیں"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت/ مقدمہ/ص 13 /مکتبہ قادریہ یوپی)

لیجیئے قارئین، ہم نے حضرت مناظر اہلسنت کے اصول کی تائید بریلویوں کے گھر سے پیش کر دی تا کہ کسی کو ہاتھ پیر مارنے کا موقعہ میسر نہ ہو.

اگلے صفحات میں ہم اب درج ذیل باتوں پر مختصر روشنی ڈالے گے:

1۔ دست و گریباں کا طرزِ استدلال

2۔ دست و گریباں کے خلاف لکھی گئی کتب کی کمزوریاں

دست و گریباں کا طرزِ استدلال

اس کے متعلق ہم نے مختصر سی گفتگو اوپر کر دی ہے لیکن یہاں ہم دست و گریباں جلد چہارم کے مقدمے سے حضرت ہی کے قلم سے لکھی گئی چند باتوں کا خلاصہ پیش کرنا چاہیں گے جس سے آپ کو دست و گریباں کا طرزِ استدلال خوب اچھی طرح سمجھ آجائے گا بشرطیکہ رضاخانیوں کی عقل پر پردہ نہ پڑا ہو.

حضرت مولانا ابو ایوب قادری صاحب نے مقدمے میں جن باتوں کا ذکر کیا ان کا خلاصہ درج ذیل ہیں:

1۔ دست و گریباں بریلویوں کی ان کتب کا الزامی جواب ہے جن میں علماء اہلسنت پر خوب الزام تراشی سے کام لیا گیا تھا، ان کتب کا ذکر دست و گریباں جلد اول صفحہ 12 اور 20 پر موجود ہے

حضرت مولانا ابو ایوب قادری صاحب لکھتے ہیں کہ

"اب گزارش اہلِ بدعت سے یہ ہے کہ جب یہ کتاب تمہاری کتب مذکورہ کا ردّ عمل اور الزامی جواب ہے تو آج آپ لوگوں کو اس پر چیں بہ جبیں ہونے کی ضرورت نہیں کہ جی فروعی مسائل چھیڑے گئے ہیں، آدمی غیر معتبر پیش کئے گئے ہیں وغیرہا."

(دست و گریباں جلد چہارم/صفحہ/ 13،14)

اور پھر حضرت نے دلائل سے اپنی بات کو ثابت کیا ہے کہ رضا خانیوں نے ہمارے خلاف چونکہ فروعی مسائل کا اختلاف بھی پیش کیا تھا اور غیر معتبر شخصیات کے ساتھ ساتھ غیر معتبر کتب بھی ہمارے خلاف فخر سے پیش کی تھیں لہٰذا اب اگر ہم نے تمہارا ہی طرز تم پر لوٹایا تو ہم پر غصہ نکالنے کے بجائے اپنی کتب پر غصے کا مظاہرہ کرو.

مزید تفصیل دست و گریباں جلد چہارم کے مقدمے میں دیکھی جا سکتی ہے.

اپنے دامن کے لئے خار چنے ہیں تم نے
اب یہ چبھتے ہیں تو پھر اس میں شکایت کیا ہے؟

2۔حضرت نے یہ بھی لکھا ہے کہ

"اور یہ بات بھی مدِ نظر رہے کہ کہیں کہیں عبارات کے ذیل میں ہم اپنی طرف سے جملے رضا خانی عبارات کی تشریح میں نقل کرتے ہیں وہ ہمارے ذمہ نہ ڈالے جائیں، کما قیل زبان میری ہے بات ان کی.

(دست و گریباں جلد چہارم/ص/ 17، 25)

لہٰذا حضرت نے اگر کہیں" معاذ اللہ"،" گستاخی"،" توہین" وغیرہا جیسے جملے رضا خانی عبارات پر لکھے ہوں گے تو وہ اُنکے اصولوں کی روشنی میں ہوگا کیونکہ یہ بات پہلے ثابت ہو چکی ہے کہ دست و گریباں الزامی جواب ہے. اور یہی معاملہ حضرت کے اس اسلوب پر دیگر

تحریرات کا بھی ہے مثلاً حضرت کی کتاب "پانچ سو باادب سوالات" میں بھی کئی جگہوں پر اسی طرز سے تبصرہ کیا گیا ہے لیکن افسوس ہمارے مخالفین ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں.

3۔ بعض عبارتیں مخالفین کو مل نہیں رہی تھی تو حضرت نے یہ وضاحت کر دی کہ ہمارے پاس جو ایڈیشن ان کتب کے موجود ہیں ان میں عبارات موجود ہیں اب رضاخانیوں کو مل نہیں رہیں تو الگ بات ہے۔

(دیکھئے دست وگریباں جلد چہارم/ص/ 20)

4۔حضرت نے یہ بھی وضاحت کر دی کہ بعض دفعہ کمپوزنگ کے دوران غلطیاں رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے مصنف پر طعن نہیں کیا جا سکتا، یہ بات بریلوی کتب سے بھی حضرت نے ثابت کئے۔

(دیکھئے دست وگریباں جلد چہارم/ص/ 21)

5۔مولانا ابوایوب قادری صاحب نے یہ وضاحت بھی کر دی کہ ہمارے نزدیک تقریظ وتائید لکھنے والے پوری کتاب کے ذمہ دار نہیں ہوتے لیکن چونکہ بریلویوں کے کئی مولویوں نے یہ اصول ہمارے خلاف پیش کیا تھا لہذا الزامی جواب دیتے ہوئے ہم نے بھی وہی طرز استعمال کیا، اس پر اگر تمہاری طبیعت خراب ہوتی ہے تو اپنے علماء کے خلاف بھی لکھو۔

(دیکھئے دست وگریباں جلد چہارم/ص/ 23، 24)

6. حضرت نے آخر پر دو بہترین باتیں لکھی ہیں وہ یہ کہ دست وگریباں ہمارا قصور نہیں بلکہ تمہارے گھر ہی کی صدا ہے اور بجائے ہمارے خلاف لکھنے کے پہلے تمہیں اپنے علماء سے کفر وتضاد کا بوجھ اٹھانا چاہیے، ان باتوں کو حضرت نے حسن علی رضوی کی کتاب "برقِ آسمانی" سے پیش کیا.

قارئین! یہ دست وگریباں جلد چہارم کے مقدمے میں لکھی گئی چند باتوں کا خلاصہ ہے جس سے آپ دست وگریباں کا طرز استدلال سمجھ سکتے ہیں، حضرت نے مزید بھی کئی باتیں

مقدمے میں لکھی ہیں اور وہ بھی کافی اہم ہیں لیکن وقت کی قلت کی وجہ سے ہم نقل نہیں کر رہے آپ حضرات انہیں "دست وگریباں جلد چہارم" کے مقدمے میں خود ملاحظہ فرمائیں۔

دست وگریباں کے خلاف لکھی گئی کتب کی کمزوریاں

ہمارے پیشِ نظر دست وگریباں کے خلاف لکھی گئی تین کتب ہیں

۱۔قہر خداوندی ۲۔یہ آئینہ انہی کے لئے،اور ۳۔دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

جہاں تک اختر رضا خان کی" قہر خداوندی" کی بات ہے تو اسکی جلد اول کا جواب" فضل خداوندی" کے نام سے دیا جاچکا ہے جس کا جواب اب تک ان سے نہیں بنا.

اور رہی بات اس کتاب کی دوسری جلد کی تو اس میں اکثر مقامات پر مماتیوں کی تحریرات المھند کے خلاف پیش کی گئی ہیں جبکہ اسی کتاب میں کئی مقامات پر مولانا نور محمد تونسوی صاحب، مولانا الیاس گھمن صاحب اور دیگر اکابرین کے حوالے سے مماتیوں کا رد دکھایا گیا ہے، نیز موصوف کے رجسٹر شدہ فاضل جلیل نے بھی لکھا ہے کہ

"مماتیوں کے بارے میں خود دیوبندی حیاتی (مولوی خائن گروپ)
کہتے ہیں کہ یہ دیوبندی نہیں"

(رداعتراضات الخبث/ص/143)

نوٹ:-بریکٹ کے الفاظ بھی رضاخانی کے ہی ہیں.

دیکھیے قارئین، جب انہیں خود اس بات کا اعتراف ہے کہ مماتی دیوبندی نہیں اور حقیقت بھی یہی ہے تو ان کو ہمارے خلاف پیش کرنا چہ معنی دارد؟

جن باتوں کو" قہر خداوندی" کی دوسری جلد میں پیش کیا گیا ہے ان میں سے اکثر حوالے مماتیوں کی کتب سے لئے گئے ہیں جن کا جواب مماتیوں کے رد میں ہماری طرف

سے لکھی گئی کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے.

پھر اختر رضا کا یہ کہنا کہ بریلوی مماتیوں کو پیش کرتے رہیں گے جب تک کہ مماتیوں کا حکم نہ بتاؤ گے کہ کافر ہے یا گمراہ، تو یہ ہماری کتب سے ناواقف ہونے کا بڑا ثبوت ہے کیونکہ متکلم اسلام حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب کی جس کتاب" فرقہ مماتیت کا تحقیقی جائزہ" کے اقتباسات اختر رضا نے جگہ جگہ نقل کئے ہیں اسی کتاب کے باب نہم میں مماتیوں کا حکم باحوالہ موجود ہے جو اختر رضا کو دکھا نہیں یا پھر دیکھنا نہیں چاہتا.

اب آتے ہیں دوسری کتاب" یہ آئینہ انہی کے لئے ہے" کی طرف جس کو لکھنے والا گالی باز ابوحامد رضوی ہے۔

موصوف کے استدلال پر ہماری چند گزارشات ہیں، ملاحظہ فرمائیں

جہاں تک ہمارے علماء کی ایک دوسرے پر تنقید کا تعلق ہے تو اس کا جواب ابوحامد رضوی نے اپنی اسی کتاب میں علامہ ساجد خان نقشبندی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نقل کردیا ہے

(دیکھئے یہ آئینہ انہی کے لئے ہے صفحہ 16 تا 20)

لہٰذا جب اصولی جواب خود اسی کتاب میں نقل کیا جا چکا ہے تو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں، ہاں موصوف کو اس سے شکایت تھی کہ پھر دست وگریباں کیوں لکھی_؟ تو اس کی وضاحت ہم پیچھے کر چکے ہیں.

ایک اور بات بتاتے چلیں کہ ابوحامد نے جن کتب سے ہماری عبارات پر فتوے لگائے ہیں ان میں اکثر ایسی کتب ہے جو الزامی جواب کے طور پر لکھی گئی تھی، مثلاً رضاخانی مذہب (اس کتاب کے شروع میں مصنف نے اس کو غلام مہر علی کی کتاب کا ردعمل قرار دیا ہے)، فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ، اور اس طرح کی دیگر کتب

اور الزامی جوابات کے متعلق بریلوی حضرات کا کہنا ہے کہ وہ مصنف کا عقیدہ ہوتا ہی

نہیں مثلاً ایک بریلوی لکھتا ہے کہ

"عرض ہے جناب یہ حضرت مولانا نظام الدین ملتانی صاحب کا اپنا
عقیدہ نہیں بلکہ یہاں تو انہوں نے قادیانیوں کو الزامی جواب دیا ہے"

(رداعتراضات الخبث صفحہ 337)

اور آگے الزامی جوابات پر اعتراض کرنے والوں کو جاہل لکھا ہے

(رداعتراضات الخبث صفحہ 338)

لہذا ان کے حوالے رضاخانی اصولوں کے تحت ہمارے خلاف پیش نہیں ہو سکتے. جی ابو حامد صاحب یہ اصول آپ کے ممدوح اختر رضا خان نے بھی قہر خداوندی جلد اول صفحہ 51 پر لکھا ہے کہ الزامی جواب کو اہل سنت کے خلاف پیش نہیں کیا جا سکتا.

یہاں یہ بھی بتاتے چلیں کہ "قہر خداوندی" اور "یہ آئینہ انہی کے لئے ہے" میں جو عبارات پیش کی گئی ہیں تیمور رانا نے اپنی کتاب "دست و گریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ" میں ان میں سے کئی نقل کیے ہیں لہذا ابو حامد اور اختر رضا کی پیش کردہ عبارات کا جواب بھی تیمور کے جواب میں قارئین کو پڑھنے کو ملے گا.

نوٹ:-بندہ یہاں وقت کی کمی کی وجہ سے زیادہ لکھ نہیں پایا لیکن ابو حامد رضوی پر مزید لکھنے کا ارادہ ہے، دعا فرمائیں.

اب آتے ہیں تیسری کتاب "دست و گریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ" کی طرف جس کا جواب آپ کے ہاتھوں میں ہے، موصوف کی مذہبِ رضاخانیت میں کیا حیثیت ہے پہلے وہ ملاحظہ فرمائیں

اختر رضا لکھتا ہے کہ

"فاضل جلیل حضرت علامہ ومولانا تیمور رانا رضوی حفظہ اللہ تعالیٰ"

(قہر خداوندی جلد اول/ص/ 51)

سراج اظہر رضوی نے بھی اس کو"مولانا" کی سند دے رکھی ہے

(دیکھئے کنز الایمان اور مخالفین/ص/ 15)

لیکن قارئین، آپ حیران ہوں گے، نہ تو تیمور عالم دین ہے نہ کسی مدرسے کا فارغ ہے، آپ اس سے بھی پوچھ سکتے ہیں کہ جناب نے کس مدرسے سے سند لی ہے ـ؟

لہٰذا اختر رضا کا اسے" فاضل جلیل" کہنا اس کا بدترین جھوٹ ہے۔

نیز بریلویوں نے لکھا ہے کہ

"عرف میں یہ لفظ علماء پر اطلاق کیا جاتا ہے جب کسی کو مولانا کے لفظ سے یاد کیا جاتا ہے تو ذہن اسی طرف جاتا ہے کہ وہ عالم دین ہے لہـٰذا کسی جاہل کو اس لفظ سے یاد نہ کرنا چاہیے"

(فتاویٰ امجدیہ/ ج4 /ص 291، 292)

بریلوی بتائیں کہ وہ لوگوں کا ذہن کیوں بگاڑ رہے ہیں ـ؟

ہیں یزید وقت بھی اب. بایزید اے آسمان

جناب کی کتاب رد اعتراضات کے ٹائٹل پر ان کو مناظر اہل سنت بھی لکھا گیا ہے، اب زرا سید محمد اکرام الحق بریلوی کی سن لیجئے، وہ لکھتا ہے کہ

"ویسے تو فی زمانہ" مناظر" کے نام سے شہرت حاصل کرلینا اور بزعمِ خویش مناظرِ اعظم، مناظرِ اہل سنت و فاتح عالمؔ بن جانا بڑا آسان ہے لیکن جن کو اللہ رب العزت نے عقل سلیم و فہمِ مستقیم سے نوازا ہے وہی جانتے ہیں کہ اس وادئ پرخار اور بحرِ پرامواج میں وہی اتر سکتا ہے جو بیک وقت مختلف علوم و فنون کا جامع ہو، یہاں صرف جرأت و جسارت، شعلہ بیانی اور طاقت لسانی سے کام نہیں چلتا بلکہ مروجہ تمام علومِ عقلیہ و

نقلیہ پر گہری نگاہ رکھنا اور ان پر کامل دسترس اور دست گاہ تام ہونا ایک
کامل مناظر کے لئے نہایت ضروری ہے۔"

(قہر خداوندی جلد اول/ص/16)

لیکن تیمور رانا سوائے انجینئر (مرزا جہلمی کی طرح) کے سوا ہے کیا؟ کون سے فنون کا مالک اور ان پر دسترس رکھنے والا ہے؟

جناب جب واٹس ایپ پر مناظرے کے لیے آئے تو ایک عربی عبارت بھی پڑھ نہ سکے اور یہ رضا خانی علماء اس جاہل کو فاضل جلیل اور مولانا کا لقب دے رہے ہیں، شرم نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔

تیمور رانا نے جو کچھ لکھا ہے اس کی حقیقت تو آپ کو اس کتاب میں ملے گی ہم یہاں چند باتوں کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں،

جناب نے نام نہاد جواب دیتے ہوئے ان منتروں کو بار بار پڑھا ہے،

غیر معتبر، ذاتی رائے، تفرد، وغیرہا

غیر معتبر کہنے کے متعلق چند گزارشات

ہم تیمور رانا سے پوچھتے ہیں تمہارے پاس ایسی کون سی مشین ہے جس سے تم ایک طرف اپنا مولوی ڈالتے ہو تو اگر دوسری طرف وہ نکل گیا تو معتبر ورنہ غیر معتبر بن جاتا ہے؟

جن لوگوں کو اس نے غیر معتبر کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کی ہے ان کی توثیق آپ اس کتاب میں دیکھیں گے۔ہم یہاں بریلویوں کا اصول ان کو یاد دلاتے ہیں، مفتی محمد شمشاد حسین بریلوی لکھتا ہے کہ

"ہوسکتا ہے جو آپ کی نگاہ میں غیر معتبر ہے کسی اور کی نگاہ میں معتبر ہو
اور جسے آپ معتبر سمجھ رہے ہیں وہ کسی اور کی نگاہ میں غیر معتبر ہو"
(مسلک اعلی حضرت تعارف حقیقت اور چیلنج /ص421)

تیمور رانا غور سے دیکھو اور دوبارہ کسی کو غیر معتبر کہنے سے پہلے اس اصول کو ذہن میں رکھو.

جناب نے صلح کلی ہونے کی وجہ سے مختار عالم کا انکار کیا ہے

(دیکھئے دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ جلد اول صفحہ 8)

بریلوی مفتی نے تو الیاس قادری کو اور دعوت اسلامی والوں کو بھی صلح کلیت کو فروغ دینے والے لکھا ہے

(دیکھئے مسلک اعلی حضرت تعارف حقیقت اور چیلنج /صفحہ/ 323)

اب ہم انتظار کریں گے کہ کب تیمور رانا اور اسکی ٹیم الیاس قادری سمیت پوری دعوت اسلامی کا انکار کرتے ہیں.

تیمور تو اپنی ممبرشپ کی تیار کردہ کتاب کو بھی بھول گیا؟

ہاں قہر خداوندی کی ہی بات کر رہے ہیں۔اس میں اختر رضا نے لکھا ہے کہ

" تاہم ہم دوٹوک یہ اعلان بھی کرتے ہیں کہ ہم اپنے اکابرین کی تحقیق ہی کو صحیح، درست وحق سمجھتے ہیں"

(قہر خداوندی جلد اول ص/ 52)

لہٰذا تیمور کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے اکابرین پر اعتماد کرے نہ کہ اپنی مرضی سے بلا دلیل جس کو چاہے غیر معتبر کہہ دے.

دیکھتے کیوں ہو شکیب اتنی بلندی کی طرف
نہ اٹھایا کرو سر کو کہ یہ دستار گرے

اپنی کتاب یا کئی لوگوں کی

ہمارا تجربہ کہتا ہے کہ یہ کتاب بھی تیمور کی دیگر کتب کی طرح اس اکیلے کی کاوش نہیں بلکہ کئی لوگ مل کر لکھ لیتے ہیں پھر اپنی رسوائی کے ڈر سے تیمور کے نام پر چھاپ دیتے ہیں،

اس پر کئی قرائن ہیں مثلاً

1 یہ کام انکے بڑے بھی کرتے آرہے ہیں جیسا کہ گردیزی نے غلام رسول سعیدی کے بارے میں لکھا ہے کہ

"مولانا سعیدی کی پرانی عادت ہے کہ وہ خود لکھ کر دوسروں کے نام کر دیتے ہیں"

(الذنب فی القرآن/ص/ 30)

اسی طرح آج کل کے رو پوش بریلوی مناظرین لکھ کر تیمور کے نام سے شائع کرا دیتے ہیں۔

اسی طرح ہدیہ بریلویت پر ایک نظر نامی کتاب بھی ایک فرضی نام سے چھاپ دی جبکہ وہ کتاب بقول میثم قادری کے (واٹس ایپ پر اس نے ہمارے ایک ساتھی کو کہا تھا) غلام مرتضیٰ ساقی کی لکھی ہوئی ہے.

2 تیمور نے ہمارے ایک ساتھی کو فیس بک پر اپنی کتاب" محاکمہ دیوبندیت" کے بارے میں کہا کہ اس کا ایک حصہ کسی اور کو لکھنے کے لیے کہا ہے۔

3 تیمور کو حوالے پیش کرنا اور عبارت پڑھنا بھی نہیں آتی، واٹس ایپ پر اس کا مولانا علی معاویہ صاحب سے مناظرہ اس بات کا ثبوت ہے، ایسا شخص اکیلے کیسے کتاب لکھ سکتا ہے؟

4 تیمور کو خود اپنی لکھی کتابوں کا نام بھی یاد نہیں جیسا کہ اس نے اپنی کتاب" رد اعتراضات المخبث" کا نام اپنی دوسری کتاب میں" دفع اعتراضات مخبث"، لکھا ہے (دیکھئے کنزالایمان اور مخالفین/ص/ 203)

5 اس کا خود بھی اقرار ہے کہ ہماری ایک ٹیم ہے (سکرین شاٹ ہمارے پاس موجود ہے)

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش

من انداز قدت رامے شاسم

ذاتی رائے اور تفرد کا ڈرامہ

جناب نے جگہ جگہ یہ ڈرامہ کیا ہے کہ فلاں کا تفرد ہے، فلاں کی ذاتی رائے ہے وغیرہ وغیرہ جبکہ ان کے یہاں اس بہانے کی بالکل بھی گنجائش نہیں

چنانچہ محمد اسلم باروی نعیمی اس قسم کی باتوں کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"ماشاء اللہ بڑی بات ہے کہ جناب کے منہ سے سیدھی بات نکل ہی گئی ہم تو عرصہ طویل سے یہ کہہ رہے ہیں کہ جن کے بڑے غلط ہوں چھوٹوں کا عالم کیا ہوگا"

(وہابیت اپنے ہی جال میں/ص/26)

ہماری طرف سے بھی یہی جواب قبول فرمائیں، ہم یہاں تیمور کو اس کی بات یاد دلانا چاہتے ہیں، اس نے لکھا ہے کہ

"کیا گھر کے لئے انصاف کا پلڑا کوئی اور ہے اور ہم سنیوں کے لئے کوئی اور ہے؟"

(رد اعتراضات الخبث/ص/143)

تیمور! دیکھ تیرا سوال تجھ ہی سے جواب کا منتظر ہے.

جناب نے کئی مقامات پر اپنی صفائی دینے کے لئے ہماری عبارات پیش کی ہیں تو اس پر۔ اختر رضا بریلوی لکھتا ہے کہ

دوسروں کی فکر نہ کرے بلکہ اپنے فعل کے جواز کی دلیل دے ہم سنیوں کا سہارا نہ لے۔

(بدعات وہابیہ کا علمی محاسبہ صفحہ 149)

بس یہی بات ہماری طرف سے بھی قبول کریں ارادہ تو تھا کہ کافی کچھ لکھا جائے مگر

وقت ساتھ کہاں دیتا ہے؟ لہٰذا اس قلیل وقت میں جو لکھ سکے آپ حضرات کے سامنے پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو نافع بنائے اور اہل بدعت کو غور وفکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

یہ ہماری جانب سے کچھ تمہیدی نکات تھے۔ جبکہ تیمور رانا صاحب کی علمی حیثیت رضا خانی گھر میں کیا ہے اس سلسلے میں ہم کچھ عرض کیے دیتے ہیں تاکہ مئولف موصوف کے علمی مقام سے بھی پردہ اٹھ جائے۔ اس سلسلے میں ہم تیمور رانا صاحب کے چند اکاذیب، چند تضادات اور ان پر چند فتاویٰ جات دکھائیں گے۔ یہ معروضات ہماری طرف سے بطور نمونہ پیش کی جارہی ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

تیمور صاحب رضا خانی عدالت میں

اس حوالے سے اگرچہ بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے مگر ہم چند فتاویٰ جات نقل کرتے ہیں جس سے یہ بات بخوبی عیاں ہوجائے گی کہ جناب اپنے ہی ہم مسلک علماء کی تحریرات کی روشنی میں کن اوصاف کے حامل ٹھہرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں

فتویٰ نمبر 1

1:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کے متعلق جناب لکھتے ہیں کہ"
کہنے پر اعتراض ہے ماننے پر ہرگز نہیں"

(کنز الایمان اور مخالفین صفحہ 390)

یعنی موصوف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر مانتے ہیں اور انہیں اس پر اعتراض بھی نہیں۔ لیکن آئیے دیکھتے ہیں مفتی احمد یار خان نعیمی نے تیمور صاحب کو کیا تحفہ دیا ہے
مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ
"نبی علیہ السلام کو بشر ماننا ایمان نہیں"

(تفسیر نعیمی جلد اول صفحہ 100)

توجناب! بجائے اپنے مسلک کا نا کام دفاع کرنے کے اپنے ایمان کی فکر کریں.

فتوی نمبر 2

.2: جناب نے ہماری کتب کے حوالے اپنی کتابوں میں دیے ہیں یعنی اس نے ہماری کتب پڑھی ہیں۔

اب دیکھیے مصطفیٰ رضا خان دیوبندیوں وغیرہ کی کتب پڑھنے کے متعلق کیا کہتا ہے:-

"ایسوں (دیوبندیوں،غیر مقلدوں وغیرہ از ناقل) کا وعظ سننا،ایسوں کی کتابیں پڑھنا بھی حرام ہے اور بچوں کو ان سے تعلیم دلوانا بھی حرام ہے"

(مجلہ کلمہ حق شمارہ نمبر 7 صفحہ نمبر 9)

اس فتوے سے تیمور صاحب بقول مصطفیٰ رضا خان کے حرام کام کے مرتکب ٹھہرتے ہیں۔

ایک ممکنہ تاویل کا ازالہ:-

ہوسکتا ہے جناب یہ کہہ دے کہ میں تو اپنے عقیدے پر پکا ہوں لہٰذا میں اگر مخالف پر نقد کرنے کی غرض سے تمہاری کتب پڑھ لوں تو مجھ پر فتوی نہیں لگے گا

جواب: اسکا جواب بھی ہم مصطفیٰ رضا خان کے حوالے سے ہی نقل کر دیتے ہیں، مصطفیٰ رضا خان لکھتا ہے کہ

"تعجب خیز امر یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنی سمجھ پر کامل اعتماد رکھتے اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے علم سے حق و باطل میں تمیز، ہدایت و گمراہی میں فرق کر سکتے ہیں تو اگر ہم ان باطل پرستوں کی تحریریں دیکھیں تو ہم پر ان کا کیا

اثر ہوگا. یہ محض ان کا خیال خام ہے ایسے کم علموں اور ناواقفوں کو ہرگز
اس کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ بددین بدمذہب کی تحریر کا مطالعہ
کریں. واللہ تعالیٰ اعلم. "

(مجلہ کلمہ حق شمارہ نمبر 7 صفحہ 10)

فتویٰ نمبر 3

موصوف اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ
"اور رہ گئی بات جنتیوں کو دوزخ بھیجنے تو وہ بھی ظلم نہیں بلکہ اللہ کا عدل
ہے اور یہی ہمارا عقیدہ"

(رد اعتراضات الخبث صفحہ 265)

جبکہ فہارس فتاویٰ رضویہ میں لکھا ہے کہ
"اللہ تعالیٰ سب جنتیوں کو دوزخ میں اور تمام جہنمیوں کو جنت میں بھیجنے
پر قادر ہو تو کذب باری تعالیٰ لازم آئے گا"

(فہارس فتاویٰ رضویہ صفحہ 409)

لہٰذا تیمور صاحب فاضل بریلوی کے بقول "کذب باری تعالیٰ" کے قائل ٹھہرے اور
مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ:
"معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ، وعدہ خلافی، عیوب سے پاک ہے، جو
ان چیزوں کا امکان بھی مانے وہ ایمان سے خارج ہے"

(نور العرفان صفحہ 18 سورہ بقرہ حاشیہ نمبر 8)

نیز یہی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ
جو یوں کہے کہ رب قادر ہے کہ ولیوں کو دوزخ میں ڈال دے وہ قادر
ہے کہ ابو جہل کو جنت میں بھیج دے وہ رب کی حمد نہیں کر رہا بلکہ کفر

بک رہا ہے"

(تفسیر نعیمی جلد 7 آیت 65 سورہ انعام)

فتوی نمبر 4

4 جناب لکھتے ہیں کہ

"ابن تیمیہ جن کی بزرگی کے علماء دیوبند بھی قائل ہیں"

(کنز الایمان اور مخالفین صفحہ 507)

یعنی ابن تیمیہ ہمارے نزدیک بھی بزرگ ہے اور تیمور سمیت دیگر بریلویوں کے بھی، یہ ہم جناب کے اپنے اصول کے مطابق کہہ رہے ہیں کیونکہ اس نے بھی ہماری ایک عبارت میں اسی طرح کا مطلب کشید کیا تھا

(دیکھئے کنز الایمان اور مخالفین صفحہ 326)

بہرحال تیمور صاحب کے اپنے اصول کے مطابق امام ابن تیمیہ ان کے بزرگ ثابت ہوتے ہیں

اب امام ابن تیمیہ کے متعلق حامد حسین قریشی لکھتا ہے کہ

" جو معتزلہ اور خارجی عقائد کا ہے"

(میزائل بر طمانچہ و مجتہد دیوبندی صفحہ 276)

ایک معتزلی اور خارجی کو آپ بزرگ تسلیم کر کے کیا بنے وہ ہم آپ پر چھوڑتے ہیں۔۔

فتوی نمبر 5

5 جناب لکھتے ہیں کہ

" اسی طرح مولوی سرفراز دیوبندی نے امام سیوطی کی طرف تیسیر

المقال نامی کتاب منسوب کی ہے۔

(راہ سنت 238)

حالانکہ ان کی ایسی کوئی کتاب ہی نہیں ہے"

(دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ جلد اول صفحہ 50)

قارئین مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ علیہ نے تو وہ بات حماد الدین کے حوالے سے نقل کی ہے، لیکن تیمور صاحب نے اس کو مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا اب دیکھیں رضاخانی محمد عبدالکریم ایسوں کے متعلق کیا کہتا ہے

"نقل کے مضمون کو ناقل کے طرف منسوب کرنا جہالت اور فریب ہے."

(ضرب مجاہد صفحہ 27)

لہذا رضاخانی محمد عبدالکریم کے فتوے سے تیمور صاحب جہالت اور فریب کاری کے مرتکب ٹھہرے.

فتوی نمبر 6

جناب نے حکیم الامت نامی کتاب صفحہ کا حوالہ دیا اور لکھا

مولانا (اشرفعلی تھانوی) نے ترک موالات اور تحریک خلافت کی مخالف کی وہ تحریک جو وقت کے ہر غیرت مند مسلمان کے لیے عین دین وایمان تھی.

[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ[[280

جبکہ جناب نے یہ حوالہ نقل کرنے میں شدید قسم کی خیانت کی ہے

کیونکہ اسی صفحہ پر اس عبارت سے پہلے یہ بات موجود ہے کہ

ادھر یہ ہوا اڑ گئی کہ مولانا نے ترک موالات وتحریک خلافت کی مخالفت کر

دی...الخ [حکیم الامت صفحہ ۹]

دیکھئے عبارت کیا تھی جب کہ جناب نے کیا بنا کر پیش کی؟۔آپ کی اس حرکت کے متعلق آپ ہی کے ہم زلف اور ہم مسلک لکھتے ہیں

کتاب التوحید میں نقل کیا ہے. اگر چہ نقل کرنے میں خارجیت سے کام لیا ہے ایمان داری سے کام نہیں لیا.

[ایمان والدین مصطفی اور قران صفحہ ۵۲]

لہذا جناب نے گھر کے فتوے کی رو سے ایمان داری والا نہیں خارجیت والا کام کیا ہے اور خارجیت کی راہ پر چل پڑے ہیں۔نیز موصوف خود لکھتے ہیں

اس محقق نے اپنی جہالت کا ثبوت دینے کے ساتھ ساتھ سخت خیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ادھورا حوالہ دیا ہے اور مکمل عبارت پیش نہیں کی۔

[کنز الایمان اور مخالفین ص ۱۱۳]

مفتی نجیب اللہ عمر صاحب پر ادھورے حوالے کا الزام لگا کر ان کو خود دو فتووں سے نوازنے والے موصوف اسی کاروائی میں خود ملوث ہیں سو اپنے ہی فتوے سے خائن و جاہل بھی ہوئے۔

فتوی نمبر 7

جناب نے جگہ جگہ اقتدار نعیمی کو غیر معتبر کہہ کر جان چھڑانے کی ناکام کوشش کی ہے جبکہ ان کی اس غیر معتبر کی راگنی کی گت انہیں کے ہم مسلک نے کیا خوب بنائی ہے

حالات وافکار مفتی اعظم اقتدار احمد خان نعیمی صفحہ 48 پر لکھا ہے

چند جہلا زمانہ کی یہ ہرزہ سرائی معاذ اللہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی سند کا درجہ نہیں رکھتے اور اہل سنت سے خارج ہیں کیا وقعت رکھتی ہے.

مزید اسی صفحہ پر جناب اقتدار صاحب کے فتاویٰ جات پر اعتراض کرنے والوں کو

نوخیز لونڈوں اور خود ساختہ مفتیوں کے لسٹ میں شامل کیا گیا ہے..
لہذا جناب جہلا، خود ساختہ مفتیوں اور نوخیز لونڈوں کی فہرست میں شامل ہوئے.
چٹکیاں لیتی ہے فطرت چیخ اٹھتا ہے ضمیر
کوئی کتنا ہی حقیقت سے گریزاں کیوں نہ ہو

فتوی نمبر 8

جناب نے اپنی کتاب کے صفحہ 275 پر ملفوظات مدنی کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضرت مدنی کا موقف لاوڈ اسپیکر پر نماز کے عدم جواز کا تھا.
جبکہ ملفوظات حضرت مولانا سرفراز خان صفدر کے حوالے سے ان کا رجوع ثابت ہے .مگر اس کو جناب چھپا گئے اور مرجوح موقف پیش کر کے دھوکہ دینے کی کوشش کی..
جناب کی اسی حرکت کے متعلق ابوکلیم صدیق فانی صاحب لکھتے ہیں
انہوں نے پاکستان بننے کے بعد اپنے فتاوی سے رجوع کر لیا توبہ کے بعد کسی شخص کو بدنام کرنے کے لیے اسکے سابقہ گناہوں کو منظر عام پر لانا جہالت کے سوا کچھ نہیں.

[انوار احناف بجواب انصاف صفحہ ۸۰]

یہ ایک جہالت کا فتوی مزید لگ گیا.

فتوی نمبر 9

جناب رضاخانی صاحب نے "امیر معاویہ پر ایک نظر" کتاب کو شارح صحیح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کی کتاب گردانا ہے

[دیکھیے دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص۵۵۹]

یہاں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ امیر معاویہ پر ایک نظر کتاب غلام رسول سعیدی صاحب

کی نہیں بلکہ احمد یار خان نعیمی صاحب کی ہے

اس حرکت کے بارے میں کہ کتاب کسی اور کی ہو اور منسوب کسی اور سے کر دی جائے جناب خود لکھتے ہیں

برائے نام قادری کے مبلغ علم کا یہ عالم ہے کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ سامان بخشش نعتیہ دیوان برادر اعلی حضرت شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا نہیں بلکہ آپ کے شہزادے حضور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفی رضا خان علیہ رحمہ کا ہے

[دست و گریبان کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ صفحہ ۴۷۷]

تو جناب کے مبلغ علم کا اندازہ ہمیں بھی ہو گیا ہے. نیز یہ حرکت کس قدر قبیح ہے ملاحظہ فرمائیں کہ

مولوی عبد الرحیم سکندری لکھتے ہیں

مگر اس نے یہ عربی عبارت بریلویوں کی طرف منسوب کر کے اور علامہ عبد الوہاب شعرانی علیہ رحمہ کے ارشاد کو مولانا اللہ دتہ صاحب کا قول بتا کر خوامخواہ اپنی رضالت اور کمینہ پن کا مظاہرہ کیا ہے.

[سیف سکندری ص ۱۲۲]

تو تمہارے نزدیک اگر کوئی ایک عبارت کسی دوسرے کی طرف منسوب کر دے تو وہ رضالت اور کمینگی کا مظاہرہ کرتا ہے تو جس نے پوری کی پوری کتاب کسی دوسرے کی طرف منسوب کر دی اس کی رضالت اور کمینگی کا بھلا کیا عالم ہو گا۔

فتوی نمبر 10

جناب لکھتے ہیں کہ

” جس پر مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ، شاہ عبد العزیز اور اعلی حضرت رحمۃ

اللہ علیہم"

(دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ جلد اول صفحہ 538)

اسی طرح ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ

" شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں"

(دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ جلد اول صفحہ 539)

لیکن جب ہم رضاخانیوں کے گھر کی طرف دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ فتاویٰ ملتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ وہابی ہیں، مثلاً ایک رضاخانی لکھتا ہے

"شاہ ولی اللہ کی وہابیت وضاحت تو ہم پیر طریقت مناظر اعظم مولانا محمد عمر صاحب کی کتاب مقیاس حنفیت سے کر چکے. اب شاہ ولی اللہ کی شیعیت کے بارے میں بھی ملاحظہ فرمائیں"

(ریحان المتقربین صفحہ 98،99)

بلکہ عمر اچھروی نے تو یہ بھی کہا کہ شاہ ولی اللہ کے اثرات شاہ عبدالعزیز میں بھی پائے جاتے تھے۔

(مفہوم مقیاس حنفیت صفحہ 577،578)

تو جو حضرات رضاخانیوں کے نزدیک وہابی ہیں انہیں تیمور صاحب رحمۃ اللہ علیہم کہہ رہے ہیں

[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۵۳۸،۵۳۹]

اور وہابی چونکہ فاضل بریلوی کے نزدیک بدترین کافر ہیں (حسام الحرمین، احکام شریعت وغیرہ)

اور بہار شریعت میں لکھا ہے کہ

جو کسی کافر کے لئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا

کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور.... کہے وہ کافر ہے

(بہار شریعت حصہ اول صفحہ 44)

اب جناب صاحب اپنے ایمان کی خود ہی خبر لیں۔

فتویٰ نمبر 11

تیمور صاحب نے اپنی کتاب رد اعتراضات الخبث بغیر بسم اللہ کے شروع کیے

(دیکھئے رد اعتراضات الخبث)

اب حامد حسین قریشی کی سنیں

"شقاوت قلب و عداوت دین کی بیّن علامت دیکھئے کہ ابتداء کتاب (طمانچہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم سے محروم"

تھوڑا آگے لکھتے ہیں کہ

"باطل کو بسمہ اللہ کیونکر نصیب ہوسکتی ہے"

[میزائل بر طمانچہ مجتہد دیوبندی صفحہ ۷]

تو اس فتوے کی رو سے تیمور صاحب دین سے عداوت رکھنے والے، قلب میں شقاوت رکھنے والے اور باطل قرار پائے۔

فتویٰ نمبر 12

جناب نے جگہ جگہ دیوبندیوں کے لئے "حضرات" کا لفظ استعمال کیا ہے

(مثلاً دیکھئے دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ جلد اول صفحہ 5، 6/)

(کنز الایمان اور مخالفین صفحہ 217 وغیرہ)

اب آئیے ذرا امجد علی اعظمی رضاخانی کی سنئے، وہ لکھتا ہے

"لفظ حضرت الفاظ تعظیم سے ہے"

(فتاویٰ امجدیہ جلد 4 صفحہ 66)

تو معلوم ہوا لفظ "حضرت" الفاظ تعظیم سے، اور تیمور صاحب نے اسی کی جمع "حضرات" دیوبندیوں کے لئے استعمال کی ہے یعنی جناب نے تمام دیوبندیوں کی تعظیم کی۔

اب ذرا الیاس قادری کی سنئیے وہ لکھتا ہے

"یاد رہے! صرف علمائے اہلسنّت ہی کی تعظیم کی جائے گی. رہے بدمذہب علماء، تو ان کے سائے سے بھی بھاگے کہ ان کی تعظیم حرام"

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب صفحہ 359)

لہٰذا جناب پھر سے حرام کام کے مرتکب ٹھہرے۔

فتوی نمبر 13

جناب آپ ﷺ کی چالیس سال کے بعد نبوت کے قائل نہیں بلکہ آپ ﷺ کی شروع سے ہی نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اس پر اپنے ہی ہم مسلک سے مناظرہ بھی کر چکے ہیں جس میں جناب کی عاجزی دیکھی جا سکتی ہے۔ تاہم اس مقام پر اس عقیدہ رکھنے پر جناب کن فتاویٰ جات کی زد میں آتے ہیں دیکھئے۔

بریلوی مناظر علامہ اشرف سیالوی رقمطراز ہیں

کیا عالم بالا والی نبوت اس عالم آب وگل میں موثر تھی؟ اگر موثر تھی تو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے ادائے نبوت کا کیا جواز ہے کیا ان کو برحق نبی اور حقیقی نبی مانا جائے یا معاذ اللہ ناحق مدعی یا مجازی نبی تسلیم کیا جائے اگر وہ موثر تھی یعنی آپ عالم اجسام کے لئے بالفعل نبی تھے اور بایں ہمہ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش انبیاء و رسل علیہم الصلوۃ السلام تشریف لا سکتے ہیں اور دعوائے نبوت ورسالت بھی کر سکتے ہیں تو

کیا مرزا قادیانی جیسے کذابوں کے لیے یہ کہنا درست نہ ہوگا درست اتنی تعداد میں انبیاء کی آمد اگر ختم نبوت کے منافی نہیں ہے تو صرف میری نبوت کیوں ختم نبوت کے منافی ہے اور کیا قاسم نانوتوی والے قول کی قوی اور مضبوط بنیاد فراہم نہیں ہو جائے گی جبکہ اس کو کفر قرار دیا گیا ہے.

(نظریہ)

ایک بریلوی لکھتے ہیں

تحقیقات جب لوگ ملک مذہبی چالبازوں کی چالبازی کا شکار ہو رہے تھے اور جس راستے پر چل رہے تھے وہ عنقریب ہی انہیں قادیانیت کی گود میں لے جانے والا تھا تو اس وقت امام احمد رضا بریلوی کے افکار اور سید محدث اعظم پاکستان کی فراست کے پاسبان حضرت شیخ الحدیث نے ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے 415 صفحات کی ایک کتاب لکھی اور ایسی لکھی کہ علم کے دریا بہا دیے مستقبل قریب میں ان شاء اللہ یہ کتاب ہر خاص و عام کی دینی ضرورت بنتی نظر آ رہی ہے

(حجۃ الاسلام نمبر صفحہ 262)

تتمہ تحقیقات میں لکھا ہے

اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی تو آپ خاتم النبیین کیوں کر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے تو پھر بعد میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کیسے مبعوث ہوئے اس طرح پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا خاتم بمعنی اصل نبی ہیں اور دوسرے انبیاء آپ کے تابع ہیں لہذا اگر بعد زمانہ نبوی کوئی اور بھی نبی آجائے تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آئے گا

(تحقیقات صفحہ 419)

ان عبارات سے یہ واضح نتیجہ نکلتا ہے کہ جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع سے نبی مانتے ہیں وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہیں.

لیجیے جناب منکرِ نبوت قرار پائے۔

ہم نے یہ چند فتاویٰ جات "مشتے نمونہ از خروارے" کے طور پر پیش کیے ہیں جن سے رضا خانی مئولف کی علمی حیثیت واضح ہو جاتی ہے۔ اب آئیے ہم قارئین کو جناب موصوف کے کچھ تناقضات و تضادات سے بھی آشنا کروا دیتے ہیں۔

تناقضات رضا خانی مؤلف

میثم قادری صاحب ماہ نامہ اعلیٰ حضرت شمارہ جولائی اگست ۲۰۱۸ میں لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں متضاد باتیں کرنے والے آدمی کی مذمت:

یہ عنوان قائم کر کے صحیح مسلم سے حدیث نقل کرتے ہوئے ترجمہ کیا:

یعنی تم لوگوں میں سب سے برا اس کو پاؤ گے جس کے دو چہرے ہوں کے ایک کے پاس ایک چہرے سے ملاقات کرے گا اور دوسرے کے پاس دوسرے چہرے سے۔

[ماہ نامہ اعلیٰ حضرت شمارہ جولائی اگست ۲۰۱۸ صفحہ ۴۰]

اسی طرح شان رضا قادری لکھتے ہیں:

خدا ساختہ میں اور خود ساختہ عقیدہ میں کتنا فرق ہوتا ہے (یعنی کہ خدا کے بیان کیئے ہوئے عقیدے میں تضاد نہیں ہوتا جبکہ انگریزوں کے کہنے پر اختیار کیئے گئے عقیدہ میں کتنا اختلاف و تضاد ہے۔

[کلمہ حق شمارہ صفحہ ۸۳]

آگے لکھتے ہیں

جس مذہب کے علماء کا ایک بہت ہی اہم مسلہ میں اس قدر شدید اختلاف ہوتو وہ مذہب شیطانی مذہب ہوسکتا ہے رحمانی نہیں۔

[صفحہ ۸۴]

مولوی غلام نصیر الدین سیالوی لکھتے ہیں:

متضاد ہونا تو وہابیت کی جان ہے۔

[عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۲۱۷]

یہ فتاویٰ جات ذہن میں رکھیے اور آگے بڑھئے۔

محترم قارئین! کچھ عرصہ قبل رضاخانیوں نے اپنی ڈوبتی کشتی کو بچانے کے لیے ایک انجینئر کو سامنے کردیا اور کچھ کتابیں رضاخانیت کے دفاع میں لکھوائی. کتابیں کیا ہیں! سراسر جہالتوں کا ملغوبہ. ان شاء اللہ تیمور رانا کا تعارف اور انکی جہالتوں کی داستان کے بعد اب ہم تیمور رانا کے تناقضات پیش کریں گے اور ہم یہ بات قارئین کی نظر کرنا چاہیں گے کے دوسرے حضرات کے تضادات سے پہلے کچھ اپنے تضادات کی طرف بھی نظر کرلی جاتی تو موصوف تیمور صاحب کے لیے مفید ہوتیں۔

تضاد نمبر: ۱

جناب اپنی کتاب ردِ اعتراضات الخبث میں لکھتے ہیں

"علماء وہابیہ سالوں اپنے اکابرین کی گستاخیوں کا دفاع کرتے رہے"

(رد اعتراضات الخبث صفحہ 218)

جبکہ یہی موصوف اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں

"دیوبندی حضرات آج تک ان کفریہ عبارات کی صفائی تو دے نہیں

پائے"

(دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ جلد اول صفحہ 5)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

بلکہ علما دیوبند اس عبارت کا دفاع کرتے رہے۔

(ص ۱۱۴)

کہیں لکھا کہ علماء وہابیہ (یہ لوگ علماء دیوبند کو بھی وہابی کہتے ہیں) سالوں سے اپنے اکابرین کا دفاع کر رہے ہیں یعنی اہل بدعت کے الزامات کے مسکت جوابات انہیں دیے جا چکے ہیں جنہیں پڑھ کر ہر باشعور شخص "حسام الحرمین" کو ردی کی ٹوکری میں رکھ دے گا (کئی بریلوی یہ کام کر چکے ہیں) لیکن تضاد دیکھیں کہ یہی موصوف اپنی دوسری کتاب میں اپنے حواریوں کو خوش کرنے کے لیے لکھتے ہیں کہ علماء دیوبند نے آج تک اپنے اکابرین کی عبارات کا دفاع نہیں کیا اور انکی صفائی نہیں پیش کی۔۔

بقول شخصے

میں خود سے متقابل، متبادل، متضاد

تضاد نمبر: ۲

موصوف ایک جگہ لکھتے ہیں:

تاریخ گواہ ہے کہ علماء وہابیہ نے محبوب علی خان رضوی رحمتہ اللہ علیہ سے توبہ کا مطالبہ ہرگز نہیں کیا"

(رد اعتراضات الخبث صفحہ 219)

جبکہ بالکل اسی صفحے پر لکھا ہے

"لیکن وہابیہ کی حجت بازیاں تو ان کی توبہ کے بعد بھی برابر رہیں"

(رد اعتراضات الخبث صفحہ 219)

قارئین دیکھیں پہلے لکھا کہ کسی وہابی نے محبوب علی خان کو توبہ کرنے کے لیے نہیں کہا مگر اسی صفحے پر اسی عبارت کے نیچے لکھا کہ وہابیہ کی حجت بازیاں جیسے پہلے تھی ویسے ہی بعد میں بھی برقرار رہیں یعنی پہلے بھی توبہ پر اصرار تھا اور بعد میں بھی. اب اس الجھن کو تیمور صاحب ہی دور کر سکتے ہیں ورنہ ہمارے نزدیک تو یہ کھلا تضاد ہے.

نوٹ :- حدائق بخشش حصہ سوم کے دفاع میں جو لایعنی تاویلات کی ہیں انکا رد اپنے ایک اور مضمون میں کریں گے۔

تضاد نمبر : ۳

جناب نے ڈاکٹر حبیب اللہ چترالی کا حوالہ اپنی تائید میں پیش کرتے کرتے ہوئے اور اپنی جان چھڑانے کے لئے تفسیر جلالین کو قصے کہانیوں سے بھری ہوئی کتاب، موضوع روایات سے بھری، من گھڑت قصوں سے پرُ الغرض غیر معتبر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ۔مفہوم

(کنز الایمان اور مخالفین صفحہ 303)

مگر جناب نے خود اسی کتاب میں تفسیر جلالین کو معتبر مان کر اس سے استدلال کیا ہے

(کنز الایمان اور مخالفین صفحہ 348)

بقول شخصے

کبھی جھکتا ہوں شیشہ پر کبھی گرتا ہوں ساغر پر
مرے بے ہوشیوں سے ہوش ساقی کے بگڑتے ہیں

تضاد نمبر : ۴

جناب اقتدار نعیمی کے متعلق لکھتے ہیں:
کہ "وہ ہرگز ہماری معتمد علیہ شخصیت نہیں"

(دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ نمبر 46

اسی طرح ایک اور جگہ اقتدار نعیمی کو غیر معتبر ٹھہرا کر لکھتا ہے کہ

"اور جہاں تک اقتدار صاحب کی تنقید ہے تو وہ حجت نہیں"

(دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۳۷۹)

اسی طرح جگہ جگہ تیمور رانا نے اقتدار نعیمی کو غیر معتبر لکھ کر جان چھڑائی ہے۔

مگر قارئین آئیے آپ کو تصویر کا دوسرا رخ دکھاتے ہیں یہی تیمور رانا اسی کتاب میں اقتدار نعیمی کے فتاویٰ المعروف العطایہ الاحمدیہ فی فتاویٰ نعیمیہ کو بطور ثبوت پیش کرتا ہے

(دیکھیے دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۴۰۸)

اور یہ اصول بھی تیمور رانا کا ہی ہے کہ

جب کوئی مصنف کسی کتاب کا حوالہ دیتا ہے تو وہ کتاب اس کے نزدیک معتبر ہوتی ہے۔

(دیکھئے رد اعتراضات الخبث صفحہ 155)

تضاد نمبر ۵

جناب ایک جگہ لکھتے ہیں:

"جناب نے مفہوم مخالف مراد لیا، جس کا رد خود علماء دیوبند نے کیا ہے"

(دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۴۵۶)

یعنی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دیوبندیوں کے نزدیک مفہوم مخالف معتبر نہیں مگر اسی شخص نے اپنی دوسری کتاب میں لکھا

"دیوبندی حضرات کے نزدیک مصنفین کے کلام میں مفہوم مخالف معتبر ہے"

(کنز الایمان اور مخالفین صفحہ 326)

ایک جگہ لکھا کہ دیوبندیوں کے نزدیک مفہوم مخالف معتبر ہے جبکہ دوسری جگہ لکھا کہ ان کے نزدیک مفہوم مخالف معتبر نہیں۔ ۔

تضاد نمبر: ۶

جناب نے ایک جگہ احکام شریعت کو غیر معتبر قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

احکام شریعت کا سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ہونا بھی مشکوک ہے یہ سیدی اعلی حضرت رحمہ اللہ علیہ کی اپنی تالیف نہیں بلکہ کسی شوکت علی صاحب کی تالیف ہے

[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۲۸۵]

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

سب سے پہلے تو یہ بات ذہن نشین رہے کہ احکام شریعت اعلی حضرت کی باقاعدہ تصنیف وتالیف نہیں بلکہ یہ سید شوکت علی نامی صاحب کی مرتبہ کتاب ہے جس کی مکمل ذمہ داری اعلی حضرت پر ہرگز نہیں ڈالی جا سکتی۔

دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۴۰۸]

یہ تو تھا تصویر کا ایک رخ اب دوسرا رخ ملاحظہ ہو

جناب نے خود احکام شریعت کو معتبر مان کر اس کا حوالہ نقل کیا ہے اور اس کی عبارت کو احمد رضا خان سے منسوب کیا ہے۔

[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۲۸۸]

تضاد نمبر: ۷

جناب مزید لکھتے ہیں:

انگریزوں کی آمد سے پہلے ہندوستان میں جو مسلک موجود تھا اسے
عرف عام میں آج کل سنی حنفی (بریلوی) کہا جاتا ہے۔
[دست وگریبان کا تحقیق وتنقیدی جائزہ صفحہ ۱۶۷]

اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں:
ہم بریلوی ہی اصلی سنی حنفی ہیں۔
[رداعتراضات الخبث صفحہ ۳۸]

ان حوالوں میں جناب نے خود کو صاف طور پر بریلوی اور اپنے مسلک کو بریلوی لکھا ہے لیکن دوسری جانب لکھتے ہیں:
اور بریلویت کا نام دیوبندیوں نے ہم سنیوں کا رکھا ہوا ہے۔
[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۸]

ان تضادات کے بعد انہیں کے ہم مسلک ساتھیوں کے فتاویٰ جات جو ہم اوپر پیش کر آئے ہیں سارے کے سارے تیمور پر جا لگے۔

لہذا جناب

(1) وہابی ہیں۔ (یاد رہے وہابی گستاخ رسول کو کہتے ہیں فتاوی فیض الرسول)

(2) یہ مذہب رضاخانیت شیطانی ہے رحمانی نہیں۔

(3) دومنہ رکھنے والے ہیں اور حدیث کی رو سے ایسے بندے کے حق میں مذمت ہے۔ انگریز کی ایما پر ہیں۔

فہم عبارات تیمور رضاخانی

اس عنوان کے تحت ہمیں مؤلف مذکور کے فہم عبارت کی حقیقت بیان کرنا مقصود ہے۔ مؤلف صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۴۲۲ پر لکھتے ہیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا نتیجہ نکالتے ہوئے لکھتے ہیں:

''شاہ ولی اللہ صاحب نے یہاں اللہ کی مثال اس طرح بیان کی ہے
جیسے لوٹے میں پانی سماجاتا ہے''۔

حالانکہ کوئی بھی عاقل انسان جب اس عبارت کو پڑھتا ہے تو اس کا صحیح مفہوم جو سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ یہاں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس مثال میں پانی کے لوٹے میں سمانے کی بات نہیں کر رہے ہیں بلکہ پانی کے ریت میں سمانے کی بات کر رہے ہیں اب اگر کوئی یہاں یہ بات کہنے لگے کے تیمور صاحب نے تو صحیح ہی کہا ہے کیونکہ ریت تو لوٹے میں ہی ہے نا تو اسکا جواب بھی ملاحظہ فرمالیں۔

شاہ صاحب علیہ الرحمہ یہاں اللہ رب العزت کے دنیا میں موجود ہونے کی مثال پیش کر رہے ہیں کہ جس طرح لوٹے کے ریت میں پانی تو ہے لیکن اپنی اصل شکل میں نظر نہیں آتا اسی طرح اللہ بھی اس جہاں میں موجود ہے لیکن نظر نہیں آتا۔اب اگر لوٹے میں پانی کی ہی بات کہی جائے تو پھر پانی تو لوٹا میں تنہا ہوگا تو نظر آئے گا پھر یہ مثال صحیح نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ جب پانی نظر آرہا ہے تو اللہ پاک بھی نظر آتے ہیں معاذ اللہ یہ مفہوم بنے گا ۔تو پتا چلا اس مثال کی اصل ''ریت'' ہے جس کا ذکر مثال میں ضروری ہے۔ورنہ مطلب ہی شاہ صاحب رحمۃ اللہ کے عقیدہ لے خلاف ہو جائے گا یہ ہے مناظر اسلام فاضل نوجوان رضا خانی نام کے مولوی کی فہمِ عبارت کا حال جس کو ایک عام اور صاف شفاف عبارت تک سمجھ میں نہیں آتی۔

ہم یہاں یہ کہنے پر حق بجانب ہونگے کہ مؤلف نے یہاں اللہ کی مثال لوٹے کے پانی سے ہی سمجھی ہے جو اس نے لکھا ہے کیونکہ مؤلف مذکور کے امام فاضل بریلوی کا بھی یہی طریقہ رہا ہے کہ مخالف کی عبارت صحیحہ کو بھی کفریہ سمجھا جائے اور عوام کو سمجھایا جائے اور یہی کام یہاں پر مؤلف مذکور نے کیا ہے شاہ صاحب کی ایک صحیح مثال کو کفریہ بنادیا۔بہر حال ہم مزید کچھ نہ کہہ کر مؤلف مذکور کی کذب بیانی کی طرف چلتے ہیں۔

اکاذیبِ تیمور رضاخانی

اس عنوان کے تحت ہم مؤلفِ مذکور کے جھوٹ سے پردہ اٹھائیں گے اور یہ بات ثابت کریں گے کہ جناب فقط نام نہاد محقق ہیں اور جھوٹ بولنے سے بھی باز نہیں آتے۔اس سے قبل کہ ہم جناب کی کذب بیانیوں کا پردہ چاک کریں پہلے ملاحظہ فرمائیں کہ دین اسلام اور فرقہ بریلویت میں جھوٹے شخص کے متعلق کیا احکامات موجود ہیں۔

آیت نمبر ۱

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ [16-النحل 105:]

ترجمہ : ”جھوٹ افتراء تو وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے۔اور وہی جھوٹے ہیں.“

آیت نمبر ۲

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ [22-الحج 30:]

ترجمہ : ”تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔“

حدیث نمبر ۱

عن عبد الله رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال :

"إن الصدق يهدى إلى البر وإن البر يهدى إلى الجنة وإن الرجل ليصدق

حتی یکون صدیقا وإن الکذب یھدی إلی الفجور وإن الفجور یھدی إلی النار وإن الرجل لیکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا. [صحیح بخاری، حدیث 6094]

ترجمہ : "عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "بلاشبہ سچ آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق کا لقب اور مرتبہ حاصل کر لیتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔"

حدیث نمبر ۲

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : "آیۃ المنافق ثلاث : إذا حدث کذب وإذا وعد اخلف وإذا اؤتمن خان.

[صحیح بخاری حدیث 6095]

ترجمہ : "ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے۔

رضاخانیت میں جھوٹے شخص کا مقام

مولوی نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں :

جھوٹ بولنا اور افتراء کرنا (بہتان باندھنا) بے ایمانوں ہی کا کام ہے.

[خزائن العرفان. پارہ 14 سورۃ نحل آیت 105 کے تحت]

یہی بات دعوت اسلامی کی جانب سے چھپنے والے رسالہ جھوٹ کی تباہ کاریاں ص 5 پر لکھی ہوئی ہے.

اسی طرح جھوٹ کی تباہ کاریاں صفحہ 5 پر ہی لکھا ہے کہ

بار بار جھوٹ بولنا ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتا ہے.

اسی رسالہ صفحہ 8 میں ایک بزرگ کے حوالے سے یہ قول موجود ہے کہ

جھوٹا دوزخ میں کتے کی شکل میں بدل جائے گا.

ان سب حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ جھوٹ وہی لوگ بولتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر یقین نہیں رکھتے.

جھوٹ بولنے والا جہنم میں کتے کی شکل میں بدل جائے گا۔

جھوٹ برائی کی طرف اور برائی جہنم میں لے جاتی ہے..

جھوٹ بولنا منافق ہونے کی نشانی ہے۔

اور جھوٹ بولنا بے ایمانوں کا کام ہے..

ان سب فتاوی کو ذہین نشین کیجیے اور آگے بڑھیے.

ہم آپ کا موصوف رضاخانی صاحب کے چند جھوٹ گنوائے دیتے ہیں.

جھوٹ نمبر 1

جناب لکھتے ہیں:

اسی طرح ادریس کاندھلوی صاحب نے بھی کنزالایمان نمبر صفحہ ۱۷۲ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین قرار دیا ہے.

[کنزالایمان اور مخالفین ص ۳۴۲]

جبکہ جس شمارہ نور سنت کے کنزالایمان نمبر کا حوالہ جناب نے دیا ہے وہ مضمون وہاں

ادریس کاندھلوی صاحب کا نہیں بلکہ ادریس قاسمی صاحب کا ہے. لہذا یہ جناب کا واضح جھوٹ ہے.

جھوٹ نمبر 2

جناب لکھتے ہیں:

مفتی صاحب نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وزیر اعظم قرار نہیں دیا.

[کنز الایمان اور مخالفین ص ۴۱۰]

جبکہ مفتی احمد یار صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وزیر اعظم لکھا ہے.

مفتی احمد یار لکھتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلطنت الہیہ کے گویا وزیر اعظم ہیں.

[نور العرفان صفحہ ۵۶۷]

یہی بات شان حبیب الرحمن میں بھی لکھی ہے اور وہاں گویا کا لفظ بھی موجود نہیں.

پس یہ جناب کا دوسرا کھلا ہوا جھوٹ ہے.

جھوٹ نمبر 3

جناب لکھتے ہیں

یہ دیوبندی مولوی خائن کا سفید جھوٹ ہے کہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کسی فرقہ کے بانی تھے.

[رد اعتراضات الخبث صفحہ ۳۷]

جبکہ مناظرہ جھنگ میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ

جسے آپ لوگ بریلویت یا رضا خانیت کہتے ہیں وہ مولانا احمد رضا صاحب علیہ الرحمۃ کی وجہ سے قائم ہوئی ہے

[مناظرہ جھنگ ص ۲۳۴]

اور شریف الحق بریلوی لکھتا ہے

کہ دین قائم کرنا کا جملہ بتا رہا ہے کہ جو دین ان لوگوں نے قائم کیا وہ پہلے سے قائم نہ تھا

[تحقیقات ص ۲۶۳]

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احمد رضا نے ایسے نئے فرقے کی بنیاد رکھی جو پہلے سے قائم نہیں تھا ۔ لیجیے دوسرے پر کذاب کے لیبل چسپاں کرنے والے خود کس قدر جھوٹ بولتے ہیں قارئین دیکھ ہی رہے ہیں ۔

جھوٹ نمبر 4

جناب مولوی محبوب علی کے متعلق توبہ کے حوالے سے لکھتے ہیں :

اس لیے ان میں (علما دیوبند از راقم) ہمت ہی نہ تھی کہ وہ مولانا محبوب علی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ سے توبہ کا مطالبہ کرتے.

[رد اعتراضات الخبث ص ۲۱۹]

جبکہ اسی صفحہ پر لکھتے ہیں

علما وہابیہ کہتے ہیں کہ یہ متنازعہ اشعار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں لہذا احمد رضا خان گستاخ ہے (معاذ اللہ عزوجل) تو جب یہ اشعار امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے تھے محبوب علی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ کو امامت سے ہٹانے کا مطالبہ کیوں کرتے رہے....... توبہ قبول نہیں کی جگہ یہ کیوں نہ کہا.... الخ.

[ایضا]

لیجیے ان دو باتوں میں سے کوئی ایک سچ ہے تو دوسری بات جھوٹ تیمور صاحب کا

جھوٹ۔

نیز فتاویٰ مظہریہ میں بھی احتجاج کی آواز کا ثبوت ملتا ہے۔

جھوٹ نمبر 5

جناب لکھتے ہیں کہ

دیوبندی حضرات آج تک ان کفریہ عبارات کی صفائی نہیں دے پائے۔

[دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۵]

جبکہ یہ جناب کا واضح جھوٹ ہے۔ ہماری جانب سے سیفِ یمانی، فیصلہ کن مناظرہ وغیرہ میں ان عبارات کا بھرپور دفاع کیا گیا ہے۔ عبارات اکابر، ہدیہ بریلویت، سفید وسیاہ پر ایک نظر اور دفاع اہل سنت میں بھی ان عبارات پر اعتراضات کے بھرپور جواب دے کر فرقہ رضاخانیت کا منہ کالا کر دیا گیا ہے۔

جھوٹ نمبر 6

جناب لکھتے ہیں

اور جو حضرت نے ملفوظات پر اعتراض کیا وہ بھی جناب کا جھوٹ ہے الملفوظ میں کہیں بھی چودہ ہزار برس قبل الفاظ موجود نہیں۔

[کنز الایمان اور مخالفین ۲۶۲]

جبکہ الملفوظ میں چودہ ہزار برس کا ذکر موجود ہے۔

الملفوظ میں لکھا ہے کہ

ان کی تعمیر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے چودہ ہزار برس پہلے ہوئی۔

[الملفوظ ناشر مکتبہ قادریہ اٹوا بازار سدھارتھ نگر یوپی۔)

لہذا جسے جناب ہمارا جھوٹ گنوار ہے تھے وہ جناب کا خود اعلی درجے کا جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر 7

جناب لکھتے ہیں

دیوبندی حضرات قیامت کی صبح تک ایک بھی ایسا حوالہ نہیں پیش کر سکتے کہ کسی غیر جانبدار بزرگ کے سامنے دیوبندیوں کی عبارات رکھی گئی ہو اور انہوں نے اسکے باوجود انہیں مسلمان مانا ہو

[کنزالایمان اور مخالفین صفحہ ۲۱۷]

جبکہ یہ رضاخانی کا ایک ایسا چلتا پھرتا اور واضح جھوٹ ہے کہ اس کی مثال ملنا بھی مشکل ہے۔ ہمارا یہ چیلنج ہے کہ آؤ کسی غیر جانبدار بزرگ کو ہماری عبارات دکھاؤ پھر وہ تمہارے والا مطلب کشید کر کے کھینچ تان کر فتوے لگا دیں تو کہنا۔

بلکہ غیر جانب دار کی بات تو ایک طرف رہی۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ غیر جانبدار تو کیا تمہارے گھر کے لوگوں کے پیش نظر ہماری عبارات ہونے کے باوجود بھی ان لوگوں نے علما دیوبند کی تکفیر نہ فرمائی بلکہ اعلی حضرت کا منہ چڑایا۔ دیکھیے پیر کرم شاہ صاحب کے سامنے تحذیر الناس تھی۔ انہوں نے مطالعہ بھی کیا مگر پھر بھی تکفیر نہ کی۔ اسی طرح مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے سامنے اعلی حضرت حفظ الایمان کی عبارات کو مختلف انداز میں پیش کرتا رہا مگر ان کو اس میں کفر کی کوئی بات نظر نہیں آئی۔ لہذا یہ آپ کی بڑا جھوٹ ہے اور کچھ نہیں۔

جھوٹ نمبر 8

جناب لکھتے ہیں

تو یہ ان کی بات سرے سے ہی غلط ہے کہ اعلی حضرت کے ترجمہ سے

اختلاف کرنے والوں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے بلکہ اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ موجودہ تراجم میں فوقیت اعلی حضرت کے ترجمے کو ہے

[کنز الایمان اور مخالفین صفحہ ۵۹]

جناب کا یہ کہنا کہ اعلی حضرت کے ترجمے سے اختلاف کو یہ لوگ طعن و تشنیع کا نشانہ نہیں بناتے بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔

تم لوگوں نے سعیدی کی ایسی درگت بنائی. غلام مہر علی کی "عصمۃ النبی" پڑھ لو ایسے ایسے فتوے تم لوگوں کو ملیں گے کہ خدا کی پناہ...

لہذا جناب کا یہ کہنا کہ طعن و تشنیع نہیں کرتے بالکل جھوٹ بلکہ پرلے درجے کا جھوٹ ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔

جناب خود لکھتے ہیں:

> شارح بخاری مفسر قرآن علامہ غلام رسول سعیدی رحمتہ اللہ علیہ نے شرح صحیح مسلم میں سورۃ الفتح کی آیت میں ذنب کی نسبت حضور کی طرف قائم رکھی اور اعلی حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے ترجمہ کی تغلیط کی جس پر ان کے خلاف کتب لکھی گئیں.

[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۵٦۸]

لیجیے اپنی لکھی ہوئی بات کو پڑھیے اور طعن و تشنیع کرنے کے لیے نہیں تو سعیدی صاحب کو شاباشی دینے کے لیے ان کے خلاف کتابیں لکھی تم لوگوں نے؟

پس ثابت ہوا یہ کہنا کہ تم لوگ اعلی حضرت کے ترجمہ سے اختلاف پر طعن نہیں کرتے تمہارے اپنے نزدیک ہی جھوٹ ہے. اس سے بڑھ کر کیا گواہی دی جائے کہ آپ اپنے اعتبار سے ہی جھوٹے ہیں.

جھوٹ نمبر 9

جناب مناظر اہل سنت علامہ ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ کی کتاب "مسلکِ اعلی حضرت" کے متعلق یوں لکھتے ہیں:

سادہ لوح عوام اس قسم کا زہریلا لٹریچر پڑھ کر گمراہ ہو سکتے ہیں اس لئے ضرورت محسوس کی گئی کہ اس رسالے کا جواب دیا جائے تاکہ عوام اس فتنہ سے محفوظ رہ سکیں.

[رد اعتراضات الخبث ص ۵]

جبکہ اسی کتاب کے چار صفحے بعد ہی جناب یہ بھول گئے کہ پیچھے کیا لکھ آئے ہیں.

جناب لکھتے ہیں:

اتنے لچر اور فضول قسم کے اعتراضات کئے ہیں ایک عام قاری بھی اس بات کو آسانی سے جان سکتا ہے کہ دیوبندی ۔لف مذکورہ کا ارادہ و مقصد سوائے سیدی اعلی حضرت امام اہل سنت احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ پر بہتان بازی والزام تراشی اور... الخ

[رد اعتراضات الخبث ۹]

لیجیے ان میں سے ایک بات ضرور جھوٹ ہے. یا تو یہ کہ لچر اور فضول اعتراضات ہیں عام قاری بھی سمجھ سکتا ہے. جب عام قاری بھی سمجھ سکتا ہے تو پیچھے لکھا ہوا جھوٹ ثابت ہوتا ہے. اب یہ ہم تیمور صاحب کے نزدیک کون سی بات جھوٹ ہے یہ راز جناب ہی کھولیں۔

ہمارے نزدیک دونوں باتیں جھوٹ ہیں. مسلک اعلی حضرت میں کوئی زہریلا مواد نہیں بلکہ تم لوگوں کے مجدد کی اصلیت اور تم لوگوں کے مسلک کا راز فاش ہوا تب تم لوگوں نے

سوچا اپنی عوام کی نظروں میں بھرم قائم رکھنے کے لیے قلم اٹھا کر لکھنا شروع کیا جائے. مگر یہ نہ سمجھ آئی کہ اپنے ہی متضاد لکھنے سے اچھا ہے اپنی عزت بچا کر کسی کونے میں لگے بیٹھے رہتے کم ازکم سبکی کا سامنا تو نہ ہوتا۔

جھوٹ نمبر 10

جناب لکھتے ہیں:

ساجد صاحب کو چاہیے تھا کہ کوئی ایسی عبارت پیش کرتے جس میں لفظ گناہ کی نسبت حقیقی معنی میں موجود ہوتی مگر جناب ایسا ایک حوالہ بھی پیش نہیں کر سکے.

[کنز الایمان اور مخالفین صفحہ ۱۸۱]

یہاں اور دیگر جگہ رضا خانی نے اصل میں یہ متبادر کرانے کی کوشش کی ہے کہ بریلوی ذنب کا معنیٰ نبی کی طرف کریں تو درست ہے کہ وہ حقیقی معنیٰ مراد ہی نہیں لیتے بخلاف دیوبندیوں کے کہ وہ حقیقی معنیٰ میں ذنب مراد لیتے ہیں پھر جناب نے کنز الایمان اور مخالفین اور دست و گریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ میں یہی کیا ہے۔

جبکہ جناب کے ہی مسلک کے مفسر اعظم فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

مانا کہ مترجمن کا یہی عقیدہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم گناہ وخطا وقصور سے معصوم ہیں قبل از نبوت بھی صغائر سے بھی کبائر سے بھی لیکن ترجمہ کو عام آدمی پڑھے گا اور صرف ترجمہ سے تو لازم یہی سمجھے گا کہ معاذ اللہ نبی علیہ السلام ہماری طرح عام بشر ہیں. جیسے ہم سے گناہ وخطا و قصور سرزد ہوتا ہے تو توبہ وغیرہ سے معاف ہو جاتا ہے یونہی نبی علیہ السلام کا حال ہے. صرف فرق یہی ہے کہ نبی ہیں انہیں بلا توبہ ہی

معاف کیا جا رہا ہے اور ہم امتی ہیں ہمارے گناہ وخطا وقصور توبہ سے
معاف ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ. ان تراجم میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کی عصمت پر حملہ ہوا.

[کنزالایمان پر اعتراضات کے جوابات صفحہ 75]]

لیجیے اس حوالے سے دو باتیں ثابت ہوئیں.

اول کہ ہمارے مترجمین کا وہ عقیدہ نہیں جو تیمور صاحب بتانا چاہتے ہیں. لہذا فیض احمد صاحب نے اس کا جھوٹ بے نقاب کر دیا.

دوم فتویٰ عقیدہ کے سبب نہیں لگایا گیا بلکہ صرف تراجم ہی عصمت نبی پر حملہ کرتے ہیں سو ان تراجم پر ہی فتویٰ ہے. لہذا یہ اس عنوان کے تحت رضا خانی کے دو نرالے جھوٹ تھے جو انہوں نے جان بوجھ کر خود کو بچانے اور ہم سے بغض نکالنے کے لیے بولے۔

جھوٹ نمبر ۱۱

جناب لکھتے ہیں:

یہ مسئلہ (ایمان ابی طالب از راقم) اہل سنت میں اختلافی نہیں۔

[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۴۴۶]

جبکہ یہ مسئلہ بریلویوں کا شدید اختلافی مسئلہ ہے جس پر بریلویت باہم دست وگریباں ہے بلکہ جناب اس مقام پر اسی دست وگریبان کا دفاع کر رہے ہیں لہذا یہ جناب کا اعلیٰ درجے کا جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۲

جناب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تبلیغ رسالت میں ناکام ہوئے اس بارے میں یہ لکھا تھا کہ مولانا نظام الدین کا اپنا عقیدہ نہیں بلکہ قادیانیوں کو الزامی جواب دے رہے ہیں۔

[رداعتراضات المخبث صفحہ ۳۳۷]

جبکہ مناظرہ جھنگ میں یہ بات ہے کہ یہ کسی عیسائی کو الزامی جواب دیا جارہا ہے۔

[دیکھو مناظرہ جھنگ صفحہ ۱۵۵]

لہٰذا یہ تیمور کا جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۳

جناب لکھتے ہیں

اور جہاں تک ''آئینہ اہلِ سنّت'' کے حوالہ کی بات تو وہاں کہیں بھی یہ بات موجود نہیں کہ عبد الرحمٰن قاری نام کا کوئی صحابی تھا، یہ ابو ایوب قادری کا افتراء ہے،

[ص ۴۰۲]

یہ جناب کا جھوٹ ہے۔کیونکہ آئینہ اہل سنت کے صفحہ ۱۷۰ پر واقدی کے حوالہ سے عبد الرحمن بن قاری کے صحابی ہونے کی بات موجود ہے۔

لہٰذا یہ جناب کا جھوٹ ہے۔

بریلوی اکابرین اور مؤلف مذکور

ہم یہاں یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں کہ یہ جھوٹ اور کذب بیانی سے کام لینا جناب کو اپنے بڑوں سے ورثہ میں ملا ہے

جناب کے ہم مسلک گردیزی صاحب انکشاف کرتے ہیں:

مولانا سعیدی نے افتراء بازی سے کام لیا ہے کہ اثر ابن عباس کو حدیث یعنی حدیث رسول کا نام دے کر بات بدلنے کی دیدہ دانستہ کوشش کی ہے اور یہ کام وہی کرسکتا ہے جس کے دل میں خوف آخرت نہ

ہو........ ہم میدان حشر میں ان شاء اللہ اس کذب و افترا پر ان کا
گریبان پکڑیں گے.

[الذنب فی القران صفحہ ۵۳۳]

جولوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا باندھ سکتے ہیں ان کی سنت پر عمل کر کے جناب نے خوب خوب حق ادا کر دیا تو کیا تعجب ہے.

یاد رہے عبد المجید سعیدی صاحب نے ایسے ہی متعدد انکشافات اشرف سیالوی کے متعلق بھی کیے ہیں جن کو جناب نے اسی کتاب میں معتبر مان لیا ہے.

اگر بڑے حضرات کا یہ کام ہے تو ادنیٰ حضرات کیوں نہ کریں چنانچہ گردیزی صاحب کی طرح ظفر رضوی صاحب نے موصوف کا پول کھول دیا اور جناب کی کتاب میں لکھا:

لیکن اہل حق ہونے کے ناطے تیمور صاحب نے محض جھوٹ کا سہارا
نہیں لیا بلکہ جو بات بھی پیش کی ہے پوری دیانتداری کے ساتھ کی ہے

[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۳]

یعنی یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ میں نے محض حلوہ ہی نہیں کھایا گیارہویں شریف کی دیگ بھی کھائی ہے تو اس سے یہی پتہ لگتا ہے کہ حلوے کے ساتھ ساتھ دیگ بھی کھائی گئی ہے.

لہٰذا ظفر رضوی صاحب کے بقول تیمور صاحب نے اپنی اس کتاب میں جھوٹ کا بھی بھرپور سہارا لیا ہے گویا اپنے اکابرین کی سنت کو زندہ کیا ہے.

یہ چند اکاذیب تھے جو ہم نے گنوا دیے ہیں. اب ان اکاذیب کو سامنے رکھتے ہوئے اوپر دیے گئے فتاویٰ جات کو پڑھیں اور دیکھیں کہ وہ تمام فتاویٰ جات جناب پر لگ جاتے ہیں.

یہ تھی اختصار کے ساتھ رضا خانی وکیل صفائی کی علمی حیثیت ۔ ہمارے قارئین جواب

کے نام پر کی گئی رضا خانی جہالتوں سے کافی حد تک آشنا ہو گئے ہیں نیز مزید بھی اس وکیل صفائی کی حالت پوری کتاب میں دیکھی جا سکتی ہے ۔مزید ہم قارئین اور مؤلف کے درمیان حائل نہیں ہونا چاہتے لہذا اس آخری بات پر اکتفا کرتے ہوئے اجازت چاہتے ہیں ۔

مولوی ارشد مسعود لکھتا ہے :

> اب اگر کوئی شخص پوری بے حیائی اور بے شرمی سے جھوٹ پر جھوٹ بولنے لگے تو ہم اس کا کیا کر سکتے ہیں ۔[دیکھیے کشف القناع ص ۴۰۳]

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کو نافع بنائے ۔

ازمحمد عمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف پر ایک نظر

رضاخانی مؤلف لکھتے ہیں:

قارئین کرام! برصغیر پاک وہند میں اپنی حکومت کو قائم کرنے کے لیے انگریز نے ''divide and rule'' کے اصول پہ عمل کیا۔ انگریز پادریوں نے ہندوستان میں آکر ایک رپورٹ تیار کی، جس میں ایک ایسا آدمی تلاش کرنے پر زور دیا گیا جو اپنے ظلی نبی ہونے کا اعلان کر سکے

(پیش لفظ، بیس بڑے مسلمان از خالد محمود دیوبندی ص ٦)

مگر کسی قسم کے دعویٰ سے قبل ایسا سازگار ماحول پیدا کیا گیا جس سے انہیں اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں آسانی ہو سکتی۔ چنانچہ سب سے پہلے انگریز کے ایما پر اسماعیل دہلوی نامی بندے نے ایک کتاب ''تقویۃ الایمان'' لکھی جس نے ہندوستان کے اندر تہلکہ مچادیا، اور مسلمانو ں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ 4)

الجواب:

یہ بات بالکل بھی درست نہیں کہ ہم نے ساز گار ماحول فراہم کیا بلکہ ہم بتاتے ہیں کہ کس نے شاز گار ماحول فراہم کیا

جیسا کہ رضا خانی نے لکھا ہے

''اس سے پہلے ایسا ساز گار ماحول پیدا کیا گیا''

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ 4)

علامہ ڈاکٹر غلام مصطفی انجم القادری مجدد بریلوی کے متعلق لکھتے ہیں

آپ کے دور میں کچھ مسائل ایسے پیدا ہو گئے جن کی بنیاد پر مسلمانوں میں شدید کشمکش اور اختلاف پیدا ہو گئے ۔جس کے نتیجے میں بہت سے مناظرے اور بے شمار مجادلے ہوئے ۔اختلاف کے نتیجے میں اس وقت کئی جماعتیں وجود میں آئیں ۔ا۔ بریلوی ۲۔دیوبندی ۳۔نیچری وہابی وغیرہ

[امام احمد رضا اور عشق مصطفی صفحہ ۵۶]

:۲اسی طرح سوانح اعلی حضرت بریلوی کتاب کی طرف نظر کی جائے تو وہاں یہ بات ملتی ہے

مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ پچاس سال مسلسل اسی جدوجہد میں منہمک رہے یہاں تک کہ دو مکتب فکر قائم ہو گئے بریلوی اور دیوبندی۔

[سوانح اعلی حضرت صفحہ ۸]

:۳مفتی مظہر اللہ دہلوی لکھتے ہیں

دیوبندی اور بریلوی فرقے صرف ہندوستان میں تقریبا سو سال کے

اندر پیدا ہوئے ہیں۔

[فتاوی مظہریہ صفحہ ۳۷۹]

قارئین اس حوالہ سے یہ بات نکلی کہ سو سال کے اندر یہ فضا قائم ہوئی او پر مذکورہ حوالہ جات نے یہ بات واضح کر دی کہ یہ حرکت کرنے والے فریق مخالف کے اعلی حضرت ہیں ۔لہذا رضا خانی کا تقویۃ الایمان کا نام لینا بے سود ہے

تحذیر الناس پہ بے جا غصہ

رضا خانی لکھتا ہے:

اسی سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے مولوی قاسم نانوتوی نے ایک کتاب تحذیر الناس لکھی جس میں یہ شوشہ چھوڑا کہ "حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو بھی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا" (تحذیر الناس) اسی طرح حضور ﷺ کے علم کو شیطان سے کم بلکہ جانوروں اور پاگلوں کے برابر معاذ اللہ قرار دیا گیا (مفہوم) مگر دوسری طرف اپنے دیوبندی مولویوں کو بڑھا چڑھا کر پیش گیا ایسی گستاخیوں کی بدولت مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کر دیا

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ 4.5)

الجواب:

قارئین جب آدمی میں انصاف کا مادہ ختم ہو جائے تو بات سمجھ میں کیسے آئے ۔ہماری طرف سے بار بار دندان شکن جواب دیا جا چکا ہے مگر فریق مخالف عموما اور مؤلف موصوف خصوصا پھر انہیں الزامات کا اعادہ کر رہے ہیں ۔

ان کی اس حرکت کے متعلق ابو عبد اللہ نقشبندی لکھتے ہیں

وہ گھسے پھٹے اعتراضات جن کے بار بار علماء اہل سنت جواب دے

چکے ہیں لیکن ان لوگوں کا اصول ہے کہ آدمی کو ڈھیٹ اور بے شرم ہونا چاہئے۔

[ہدیہ بریلویت پر ایک نظر ص ۱۸]

نیز لکھتے ہیں

کتب دیوبندیہ میں زیادہ تر مواد وہی ہے جس کی تردید اہل سنت کی طرف سے کئی بار ہو چکی ہے لیکن یہ لوگ شرم وحیا سے عاری ہو کر اگلے نوالے چبا رہے ہیں۔

[ایضا صفحہ ۳۱]

اسی طرح مولوی حسن علی رضوی لکھتے ہیں

دوسرے کی سنے بغیر اپنی کہے جاؤ یہ لوگ ہٹلر اور گوبلز کے فارمولے پر عمل پیرا ہیں کہ الزامات کا اس تسلسل سے اعادہ کرو کہ لوگ سچ سمجھنے لگیں۔

[محاسبہ دیوبندیت جلد ا ص ۲۶]

ایک جگہ لکھتے ہیں

مطالعہ بریلویت کے مرتب کا یہ حق نہیں تھا کہ جس اعتراض و الزام کا جواب ہم دے چکے ہیں اس کو دوبارہ سہ بارہ نقل کرتا۔ اس کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ یا تو ہمارے جوابی مضمون کو پڑھتا ہی نہیں یا پھر دیدہ دانستہ مغالطہ دینا یا الٹا چکر چلانا اور لوگوں کو گمراہ کرنا ہی ان کا نصب العین ہے۔

[محاسبہ دیوبندیت صفحہ ۳۲]

قارئین آپ حضرات نے ملاحظہ فرمایا رضاخانی صاحب اپنے لوگوں کے فتاویٰ سے

:اڈھیٹ

:۲ بے شرم

:۳ شرم وحیا سے عاری

:۴ اگلے نوالے چبانے والے

۵ ؛ہٹلر اور گوبلز کے فارمولے پر عمل پیرا

:۶ مغالطہ دینے والے

:۷ الٹا چکر طلانے والے

:۸ لوگوں کو گمراہ کرنے والے

یہ سارے صفات کے حامل ثابت ہوتے ہیں ۔رضا خانی کو چاہیے پہلے اپنی حالت پر غور کریں پھر دست و گریبان کو ہاتھ لگائیں ۔رضا خانی صاحب جواب تو دست و گریبان کا دے رہے تھے مگر دست و گریبان کی حقانیت دیکھئے کہ خود یہ اپنے بڑوں سے دست و گریباں ہوتے نظر آتے ہیں ۔

تحذیر الناس پیش کرنے پر رضا خانی سے سوال

اب ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر تمہارے نزدیک مرزا نے تحذالناس سے استدلال کیا ہے تو حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ ختم نبوت کے ڈاکوؤں کا راستہ ہموار کرنے والے ہیں ؟ کیا مرزائی قرآن وحدیث اور علماء اہل سنت خصوصا ابن عربی ،ملا علی قاری وغیرہ سے بھی استدلال نہیں کرتے ہیں؟ تو کیا قرآن وحدیث اور علماء اہل سنت اس کا راستہ ہموار کرنے والے ہیں ؟لامحالہ یہ کہا جائے گا جس طرح مرزا کا ان مذکورہ کتب واشخاص سے استدلال کرنا باطل وغلط ہے اس طرح تحذیر الناس سے استدلال بھی باطل ہے ۔جیسا کہ خود مستند بریلوی عالم پیر کرم شاہ نے تسلیم کیا ہے ۔

ان (قادیانیوں) کے ہاتھ میں موثر ترین ہتھیار تحذیر الناس کی چند

عبارات تھیں جن کو وہ اپنے فاسد مقاصد کیلئے توڑ مروڑ کر پیش کرتے
پھر آگے لکھتے کہ میں اپنے اس مقالے کی ابتداء تحذیر الناس کی ان
عبارتوں کو بعینہا نقل کرتا ہوں جن سے اہلسنت کے عقاید کی تصدیق
وتوثیق ہوتی ہے۔

(تحذیر الناس میری نظر میں صفحہ ۹]

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ قادیانی بھی تحذیر الناس کی عبارات پیش کرتے ہوئے وہی دجالیت دکھاتے ہیں جو بانی رضاخانیت احمد رضا اور دیگر بریلوی مولوی اپنی کتب میں دکھاتے ہیں اور دوسرا یہ معلوم ہوا کہ تحذیر الناس میں کوئی بات خلاف اہلسنت نہیں بلکہ تحذیر الناس سے اہلسنت کے عقائد کی تصدیق وتوثیق ہوتی ہے۔

رضاخانی کا بدترین جھوٹ:

دیوبندی حضرات آج تک ان کفریہ عبارات کی صفائی تو دے نہیں
پائے، تو اپنی اس خفت کو مٹانے کے لیے انہوں نے اہلسنت خصوصا
سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ پہ اعتراضات شروع کر دیئے۔

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص 5)

الجواب:

یہ تو خیر رضاخانی کا بدترین جھوٹ ہے۔ مثل مشہور ہے کہ کبوتر بلی کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اسی طرح کی حالت رضاخانی کی بھی لگتی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ہماری طرف سے رضاخانی کے بڑوں کی جانب سے لگائے الزامات کے دندان شکن جوابات بارہا دیے جا چکے ہیں۔ احمد رضا کے الزامات کا رد مولانا چاند پوری علیہ الرحمہ اور مولانا نعمانی علیہ الرحمہ سے لے کر ہمارے کئی علما کر چکے ہیں مگر یہ کس قدر ڈھٹائی سے باور کروایا جا رہا ہے کہ ہماری طرف سے صفائی نہ دی گئی۔

ہم نے عرض مؤلف پہ ایک نظر ڈال دی ہے ۔امید ہے مؤلف موصوف کی عقل ٹھکانے آجائے گی ۔اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس کتاب کو نافع الخلائق بنائے اور اس بندہ عاجز کے لیے توشہ آخرت کے طور پہ قبول کرے ۔آمین

مقدمہ پر ایک نظر

رضاخانی لکھتا ہے

علمائے اہلسنت کو بھی اپنے قلم کو جنبش دینی پڑی اور جوابی کتب کو منظر عام پہ لانا پڑا ،جن میں

(۱)''سبز عمامہ کی برکت سے کذاب جل اٹھے''از علامہ کاشف اقبال مدنی

(۲)''اہلِ سنّت کی پہچان''از علامہ غلام مرتضیٰ ساقی

(۳)''قہر خداوندی برفرقہ دیوبندی''(دوجلدیں)از علامہ اختر رضا مصباحی

(۴)''حسام الحرمین اور مخالفین''از علامہ انس مدنی

(۵)''یہ آئینہ انہی کے لئے ہے از علامہ ابو حامد

(٦)''ہدیہ بریلویت پہ ایک نظر''از علامہ ابوعبداللہ نقشبندی

(۷)''دفع اعتراضات الخبث''از محمد ممتاز تیمور قادری

(۸)''کنزالایمان اور مخالفین مع داستان فرار پہ ایک نظر''

(۹)''ازالۃ الوسواس''از قاری ارشد مسعود چشتی

(۱۰)محاسن اعلی حضرت از علامہ افضال احمد نقشبندی

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ۶ ۔ ۷)

الجواب:

رضا خانی نے جو یہ فہرست دیوبندیوں میں اپنے زعم میں رعب ڈالنے کے لیے گنوائی ہیں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان کتب کو آپ ہماری کتب کا جواب تسلیم کر چکے تو ہم ان کتب سے آئندہ کوئی حوالہ پیش کریں تو آپ کو سر تسلیم کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہونا چاہیے ۔کچھ حوالے ہم نے عرض مؤلف کے جواب میں نقل بھی کئے ہیں ۔

رضاخانی کے دجل وفریب

مولف ''دست وگریبان'' کذب بیانی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اور اگر جھوٹ بولنے کا عالمی مقابلہ انعقاد کیا جائے تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ جناب مرتب صاحب بلا مقابلہ جیت جائیں گے، بہر حال ہم ان کے چند اکاذیب کی نشاندہی کیے دیتے ہیں ۔

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ 7)

الجواب:

رضا خانی صاحب نے اس کے بعد بزعم خویش چند صفحات پہ مناظر اہل سنت دامت برکاتھم کے اکاذیب کو شمار کرایا ہے ۔جو کہ ان کے بیمار دل کی تسلی کے لیے تو درست ہے مگر اہلِ علم کے نزدیک ان کی کوئی وقعت نہیں ہے ۔بقول شخصے

ابھی تم طفل مکتب ہو سنبھالو اپنے جوبن کو
یہ طوطے کچی فصلوں کا بڑا نقصان کرتے ہیں

دجل نمبر 1

مولف صاحب لکھتے ہیں:

”بانی بریلویت جناب احمد رضا خان صاحب۔“

(دست وگریبان، ج۱، ص۲۷)

یہ جناب کی تہمت ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کسی فرقہ کے بانی تھے، بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہلِ سنّت کے ایک عظیم عالم دین تھے کسی فرقہ کے بانی ہرگز نہ تھے، اور بریلویت کا نام جو دیوبندیوں نے ہم سنیوں کا رکھا ہوا ہے یہ کوئی الگ فرقہ نہیں بلکہ اہلِ سنت ہی ہیں، اور اہلِ سنّت ہی اسلام کے ترجمان ہیں، جیسا قرآن و سنت کے دلائل سے ثابت ہے۔

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ 7_8)

الجواب:

رضا خانی صاحب نہ جانے کس دنیا کی سیر میں سرگرداں ہیں کہ انہیں حقیقت بھی جھوٹ محسوس ہو رہی ہے۔ رضا خانی صاحب شاید جھوٹ نام کی کوئی عینک لگا چکے ہیں جس میں ہر بات جھوٹ ہی نظر آتی ہے۔

ہم ما قبل میں حوالہ دے چکے ہیں کہ مولوی احمد رضا صاحب کی پچاس سالہ محنت کے نتیجے میں دو مکتب فکر وجود میں آئے اس کے علاوہ بھی ہم نے حوالے دئے ہیں جن سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ مناظر اہل سنت کا یہ جھوٹ ہرگز نہیں بلکہ یہ دیدہ دانستہ رضا خانی صاحب کا دجل وفریب ہے۔

مولانا غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں

نعیم اختر صاحب لکھتے ہیں

اہل سنت جماعت عقیدے کے دو بڑے حصے ہیں یعنی دیوبندی اور بریلوی۔ دیوبندی اصحاب شاہ ولی اللہ، مولانا قاسم نانوتوی

،مولانا اشرف علی تھانوی اور شبیر احمد عثمانی وغیرہ کے پیروکار ہیں جب
کہ بریلوی حضرات مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی ،مولانا حشمت علی
قادری ،مولانا عبد الحامد بدایونی ،سید دیدار علی شاہ ،مولوی محمد طیب ہمدانی
وغیرہ کو اپنا پیشوا مانتے ہیں ۔

[مقالات سعیدی ۴۸۲]

دوم بریلوی حضرات جس شخص کے عقیدے سے اختلاف کو کفر کہتے ہوں (الصوارم الہندیہ، انوار شریعت وغیرہ) اس شخص کو بانی بریلویت نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے؟ نیز جب احمد رضا نے پچاس سال محنت کر کے دو مکتب فکر بنا دیے تو اس کے بعد وہ بانی بریلویت کیسے نہ ہوئے؟

ایک جگہ یوں ہے
ان کی بدولت بریلویت کے نام سے ایک خاص مکتبہ فکر کی داغ بیل
پڑی ۔

[فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں ص ۲۶۱]

داغ بیل پڑنا کا مطلب کسی کام کی بنیاد رکھنا ہے ۔ [فیروز اللغات
ص ۶۰۸]

مصنف تحقیقات شریف الحق بریلوی لکھتے ہیں :

بانی ہونا بنیاد ڈالنا اسی وقت صحیح ہوگا جبکہ وہ پہلے سے نہ ہو ۔
لیجئے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ جماعت پہلے سے موجود نہ تھی ۔

[تحقیقات صفحہ ۲۶۳]

دجل نمبر 2

دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں :

''محمد مختار عالم حق بریلوی جید عالم۔

'' (دست و گریبان ج ا صفحہ ۴۴)

جبکہ مختار عالم صاحب ہرگز بریلوی جید عالم نہیں، یہ ایک غیر جانب دار صلح کلی قسم کی شخصیت ہے، غلام رسول مہر کے شاگرد تھے، ان سے بریلوی مسلک کا تشخص قائم نہیں ہوتا۔

(دست و گریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ 8)

الجواب:

قارئین! عجیب بات ہے کہ اس نے اس بات کو بھی جھوٹ میں شمار کیا ہے جبکہ یہ رضاخانی اپنی کتابوں سے بھی نا آشنا و جاہل ہے۔

رضاخانی عبدالحکیم شرف قادری ساحب لکھتے ہیں۔

جناب محمد عالم مختار حق، پروفیسر محمد ابوایوب قادری (کراچی)، جناب عابد نظامی، مولانا مظہر اقبال رضوی، سید نور محمد قادری، علامہ اقبال احمد فاروقی، جناب محمد صادق قصوری، پروفیسر قریشی احمد حسین قلعداری، کلیم اللہ بخش انصاری، جناب رضا المصطفی چشتی، مولانا شاہ محمد چشتی قسوری اور جناب میاں محمد محبوب الٰہی انجینئر چکوال کا ممنون احسان ہوں جن کے تعاون سے یہ تذکرہ مرتب کیا جاسکا ہے۔

[تذکرہ اکابر اہل سنت صفحہ ۱۰]

قارئین! رضاخانی نے جس پر صلح کلیت کی چھری چلا دی ہے ان سے رضاخانی جید عالم معاونت لے رہے ہیں اب سوال یہ ہے کہ ایک صلح کلی کے بغیر تمہارے اکابر کے تذکرے پر مشتمل کتاب مکمل نہیں ہوسکتی وہ بھلا جید کیوں نہ ہوا؟ ورنہ یہ رضا خانی کا مستقل ایک جھوٹ ہے کہ اس کو صلح کلی کہہ کر جان چھڑا رہا ہے۔

نیز یہ رضاخانی اپنے ہی اصول میں آگئے ہیں۔

موصوف اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

انوارالباری میں بھی اس کی خدمات کااعتراف موجود ہے۔لہذا جناب کااپنے جید عالم اور گاڑھے دیوبندی کاانکار کرنا بے غیرت اور بے حیا ہونے کے مترادف ہے۔

[کنزالایمان اور مخالفین صفحہ ۲۸۴]

اس اصول کے تحت ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ رضاخانی کااپنے ہی منہ پر ایسا طمانچہ ہے جس کی مثال نہ ملے۔ایک ایسا شخص جس کی مسلک میں خدمات ہیں اس کو صلح کلی کہہ کر رضاخانی اپنے ہی فتوے سے بے حیا اور بے غیرت بھی ثابت ہوگیا۔اس سے پہلے بھی حسن علی رضوی کے فتاویٰ اس پر لگ چکے ہیں وہ پیچھے ہی ملاحظہ کریں۔

نیز انہیں کے ہم مسلک **مولوی ابوعبداللہ نقشبندی لکھتے ہیں**

جواپنے بڑوں کاانکار کردیتے ہیں وہ کتنے بڑے مکار، دجال اور دھوکہ باز ہیں ایسے کذاب اور مکار جس کاچاہیں اس کاانکار کرڈالیں۔

[ہدیہ بریلویت پر ایک نظر صفحہ ۱۹۵]

قارئین اندازہ لگائیں رضاخانی کو ہم دجال یونہی نہیں کہہ رہے تھے ان کے ہم مسلک نے بھی ان کے لیے یہ اصول بنالیا ہے۔پس ہماری بات کی بھی دلیل ہوگئی۔

نیز غلام رسول سعیدی کی شرح صحیح مسلم پر اسی صلح کلی (بقول تمہارے) کے تاثرات موجود ہیں۔

(دیکھو صفحہ 44 جلد 4)

دجل نمبر 3

جناب دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

''کوئی بریلوی ملا بھی اپنے علاوہ اور بریلویوں کو معتبر نہیں مانتا''

(دست وگریبان ج۱ صفحہ ۵۶)

یہ بات بھی درست نہیں ہے، کیونکہ خود انہی کے ساجد خان دیوبندی لکھتے ہیں:۔

''نہ صرف اشرف سیالوی بلکہ تبیان القرآن وشروح مسلم بھی رضا خانی مسلک میں حجت واستناد کا درجہ رکھتی ہیں''

(نور سنت کا کنز الایمان نمبر ص ۲۴۳)

یہاں واضح ہوا کہ اشرف سیالوی صاحب کو سارے مستند مانتے ہیں۔

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ۸۔۹)

الجواب:

یہ اعتراض بھی رضا خانی کی الٹی سوچ کا نتیجہ ہے ورنہ مولانا ساجد ساحب اور مناظر اہل سنت کی باتوں میں بالکل تضاد نہیں۔نہ ہی یہ حضرت قادری صاحب کا جھوٹ ہے بلکہ یہ رضاخانی کی الٹی عقل ہے کہ اس کو ہر چیز جھوٹ نظر آرہی ہے۔

اول مناظر اہل سنت نے جو بات کی ہے وہ اس وقت ہے کہ جب رضاخانی پھنس جاتے ہیں تو اپنے بڑوں کا انکار کرتے چلے جاتے ہیں۔مناظرہ جھنگ کی روائیداد سے اس کا بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے۔

اس کا ایک نمونہ ہم رضا خانی سے ہی دکھا چکے ہیں کہ اس نے مختار عالم پر صلح کلیت کی چھری چلا دی مزید ہدیہ بریلویت پر ایک نظر کتاب سے بھی حضرت قادری صاحب کی بات واضح ہوجائے گی۔

جہاں تک حضرت علامہ ساجد صاحب کی بات ہے تو یہ عموما بات کہ ہے کہ ان کی بات مسلک میں مانی جاتی ہے اور بس۔اس بات کو جھوٹ پر محمول کرنا رضاخانی کو کوئی فائدہ نہ دے گا البتہ ان کے اصول سے رضاخانی علماء ہی جھوٹے بنیں گے۔!

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں:

اگر چہ وہابی دیوبندی دو لفظ ہیں لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک اور بدعتی قراد دیتے ہیں۔

[الحق المبین صفحہ ۹]

مولوی کاظمی صاحب کے حوالے سے واضح ہو کہ دیوبندی اپنے علاوہ سب کو کافر کہتے ہیں مگر اس کے باوجود حرف آخر کے عنوان کے تحت کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

دیوبندیوں کا کوئی عالم آج تک اعلی حضرت یا ان کے ہم خیال علماء کی کسی عبارت کی وجہ سے تکفیر نہ کرسکا۔

[الحق المبین صفحہ ۲۵]

رضاخانی سے سوال:

ہم اب یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ دیوبندی تو اپنے علاوہ سب کو کافر و مشرک کہتے ہیں مگر دوسری جگہ وہ تکفیر بھی نہ کرسکے یہ آپ کے اصول سے تضاد تھا جھوٹ تھا تو کاظمی صاحب کا تضاد نگاہوں سے اوجھل کیوں ہوا؟

میں آئینہ ہوں اسے بے نقاب کرنا ہے

قارئین رضاخانی جو جواب اس بات کا دیں ہماری طرف سے بھی وہی جواب سمجھ لیں ۔مگر ہم رضاخانی صاحب سے یہ ضرور کہیں گے کہ اس طرح کے حوالے اکٹھے کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔جھوٹ جھوٹ کی رٹ لگانے والوں کی علمی لیاقت سب دیکھ ہی رہے ہیں۔

مولوی پیر نصیر الدین نصیر صاحب لکھتے ہیں:

جب تک کوئی شخص بات نہ کرے معلوم نہیں ہوسکتا کہ وہ کیسا ہے اور کتنے پانی میں ہے کیونکہ خوبیاں اور خامیاں زبان کھلنے کے بعد ہی ظاہر

ہوا کرتی ہیں۔تصنیف وتالیف کی دنیا میں قلم بھی زبان کا کام کرتا ہے۔

[لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب صفحہ الف]

قارئین! رضا خانی قلم کی جولانیاں دیکھ کر پیر صاحب کے کہنے کے مطابق ہمیں بھی موصوف کے بارے میں علم ہو گیا کہ موصوف کیا اور کتنے پانی میں ہیں اور کس قدر علمی لیاقت رکھتے ہیں۔

دجل نمبر 4

جناب مرتب صاحب، قاسم نانوتوی کے متعلق لکھتے ہیں:۔

''حجۃ الاسلام بانی دارالعلوم دیوبند''

(ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس صفحہ ۵۹)

یہ بات بھی حقیقت سے بعید ہے، قاسم نانوتوی صاحب ہرگز بانی دارالعلوم نہیں۔احمد رضا بجنوری دیوبندی لکھتے ہیں:۔

''سچی بات یہی ہے، یہی واقعہ ہے اور اسی کو واقعہ ہونا بھی چاہیے کہ جامعہ قاسمیہ یا دیوبند کے دارالعلوم کی جب بنیاد پڑی تھی تو سیدنا الامام الکبیر (حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی) اس وقت دیوبند میں موجود نہ تھے، اس لیے قیام دارالعلوم دیوبند کی ابتدائی داستان میرے دائرہ بحث سے پوچھئے تو خارج ہے۔''

(انوار الباری ج۵ صفحہ ۸۷)

حوالہ مذکور سے یہ بات واضح ہوگئی کہ قاسم نانوتوی صاحب دارالعلوم کے قیام کے وقت وہاں موجود نہ تھے، اب لامحالہ یہ سوال پیدا ہوگیا کہ اگر وہ موجود نہ تھے تو بانی کیسے؟ تو جواب یہی ہے کہ جناب صاحب نے یہاں ا آبلہ آفرینی سے کام لیا ہے، ان کے قاسم العلوم ہرگز دیوبند کے

بانی نہیں۔

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ۔9)

الجواب

قارئین! ہم رضاخانی سے یہ سوال کرتے ہیں کہ موقع پر وہاں موجود نہ ہونے سے یہ کیسے ثابت ہوگیا کہ حضرت نانوتوی بانی نہیں اور مناظر اہل سنت کا جھوٹ کیسے ثابت ہوگیا؟ لامحالہ یہ اپنی عقل استعمال کرکے خوامخواہ دوسروں کو جھوٹا بنانے کا گورکھ دھندا کیا جارہا ہے۔ ورنہ حضرت نانوتوی تو رضاخانی علماء کے نزدیک بھی بانی دارالعلوم ہیں۔

کیا رضاخانی علما جھوٹے ہیں؟

:۱ مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں

قارئین نے سمجھ لیا ہوگا کہ بانی دارالعلوم دیوبند حضور ﷺ کو زمانہ کے اعتبار سے آخری نبی تسلیم نہیں کررہے۔

[تیہتر اسلامی فرقے اوران کی تاریخ وعقائد صفحہ ۷۶

:۲ مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں

اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں

۔(تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند)

[جاءالحق صفحہ ۳۹۹ جیلانی بک ڈپو دیلی]

:۳ مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں

مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند۔

[الحق المبین صفحہ ۲۷]

:۴ مولوی نذیر صاحب جن کی انوار ساطعہ پر تقریظ لکھی گئی ہے اور ان کو کئی القاب سے رضاخانی یاد کرتے ہیں وہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

محمد قاسم صاحب مرحوم نے جو دیوبند کے مدرسہ کی تعمیر فرمائی۔

[بوارق اللامیہ صفحہ ۲۴]

قارئین اگر مولانا نانوتوی علیہ الرحمہ کا بانی مدرسہ دیوبند ہونا جھوٹ ہے تو رضا خانی علماء بھی تو جھوٹے ہوئے کیونکہ بریلوی علماء سے ہم یہ دکھا چکے ہیں کہ بانی دارالعلوم دیوبند قاسم العلوم والخیرات علامہ قاسم نانوتوی تھے جبکہ اس کے برعکس ان کے مستند رسالے میں ان کے مولوی مولانا سید محمد عابد حسین کو بانی دارالعلوم دیوبند لکھ رہے ہیں اب جناب کے اصول سے یہ جھوٹ ہے تو لیجیئے یہ جھوٹ بھی انہیں کے گھر سے برآمد کیے دیتے ہیں اور پھر یہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ آپ ان میں سے کس کو جھوٹا تسلیم کرتے ہیں

معارف رضا کراچی کے صد سالہ جشن دارالعلوم منظر الاسلام بریلی نمبر صفحہ ۱۱۸ پر ہے:

مولانا سید محمد عابد حسین قادری رحمتہ اللہ علیہ نے محرم الحرام ۱۲۸۳ھ۔

۱۸۶۶ مئی کو دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی۔

لیجیئے یہی سوال ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ کون سچا کون جھوٹا ہے؟

دجل نمبر 5

دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

''مگر یہاں الفت ومحبت کا انداز ہی ہے کہ محبوب سفید پگڑی باندھیں اور سبز زندگی بھر نہ باندھیں۔''

(دست وگریبان ج ۱ صفحہ ۲۲)

اس بات کا بھی حقیقت سے کچھ تعلق نہیں ہے کہ حضور ﷺ نے کبھی سبز رنگ کی پگڑی نہیں باندھی، جناب کے استاد جی نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ

''حضور ﷺ سے سبز رنگ کا عمامہ استعمال کرنا ثابت ہے۔'' ملخصا

(المہند پہ اعتراضات کا جائزہ ص)

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ۱۰)

الجواب:

ہم صرف یہ عرض کریں گے کہ جب دھوکہ دینا ہی مقصد ہو تو رضا خانی کیوں نہ بزعم خویش جھوٹ گنوا کر دھوکہ نہ دے گا؟ حالانکہ یہ اعتراض بھی کم علمی اور بات نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ دراصل ہمارا مخاطب کتب بینی کرتا نہیں یا سرسری طور پر کرتا ہے۔

جس کو رضا خانی نے تضاد بنا کر مناظر اہل سنت کا جھوٹ شمار کیا ہے ان دونوں حوالوں سے کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ درست ہیں۔

جہاں قادری صاحب دامت برکاتھم نے سبز پگڑی کا انکار کیا ہے وہ دعوت اسلامی کی وہ سبز پگڑی ہے جس کے استعمال پر قائم رہنا وہ خود ترک کر چکے ہیں اور مولانا الیاس گھمن صاحب نے جس پگڑی کے باندھنے کے ثبوت کی بات کی ہے وہ دھاری دار سبز پگڑی ہے نہ کہ مکمل سبز! لہذا دونوں باتوں میں کچھ تضاد نہیں ہے ہاں رضا خانی کا دجل وفریب ہے کہ وہ اس کو بھی جھوٹ میں شمار کرتا ہے۔

قارئین مناظر اہل سنت کی بات کی تائید ہم رضا خانی کے گھر سے کر دیتے ہیں پھر رضا خانی کے جو منہ میں آئے وہ اپنوں کو سنا دے!

بریلوی خلیفہ مفتی اعظم (انڈیا) مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں

سبز عمامہ بدعت ہے:

(یہ عنوان لگا کر لکھتے ہیں)

اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ جس کی اصل نہ سنت میں ہو اور نہ شریعت میں وہ بدعت ہوتی ہے۔ لہذا کسی گروہ کا سبز عمامہ کو دینی و مذہبی اعتبار سے اپنی علامت و پہچان بنانا جیسے ہمارے دعوت اسلامی والے بنائے

پھر رہے ہیں بدعت ناجائز ہے کیونکہ سنت وشریعت میں اسکی کوئی اصل نہیں ۔

[صرف سفید عمامہ سنت ہے]

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ جس سے قادری صاحب نے انکار کیا اسی پگڑی کو مفتی ساحب نے بدعت و ناجائز کہا ہے ۔

اسی طرح مفسر قران جماعت رضاخانیہ فیض احمد اویسی لکھتے ہیں

سبز عمامہ پہننا جائز ہے اسے سنت کا درجہ دینا غلط ہے ۔

[لباس رسول کی تفصیل مع احکام لباس ص ۱۰]

مولوی ابو داؤد صادق لکھتے ہیں:

امیر دعوت اسلامی کی من مانی وخود پسندی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ خود اوران کی دعوت اسلامی نمائش وعلامتی طور پر باقی لباس تو سفید استعمال کرتے ہیں لیکن وہ اوران کی جماعت عمامہ شریف سفید عمامہ کے بجائے سبز عمامہ کو ترجیح دیتے ہیں اور اسے دعوت اسلامی کا علامتی نشان سمجھا جاتا ہے جبکہ بقول محققین عمامہ بھی سفید ہی سنت ہے ۔

[مکتوب مولانا ابوداؤد بنام مولانا ابو بلال امیر دعوت اسلامی]

قارئین !ان تمام حوالہ جات سے حضرت قادری صاحب کی بات کی تائید ہم دکھا چکے ہیں باقی جو رضا خانی نے متکلم اسلام مولانا الیاس گھمن صاحب دامت برکاتھم سے ثبوت کا حوالہ دیا ہے وہ بھی دھاری داری سبز ہے نہ کہ مکمل طور پر سبز۔

اس بات کی تائید بھی ہم رضا خانی کے گھر سے دکھا دیتے ہیں ۔

مولوی فیض احمد بریلوی لکھتے ہیں:

سبز رنگ کا لباس:

سبز رنگ کے بارے میں حضرت امنہ کی حدیث واقع ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کوکو دیکھا آپ کے جسم اطہر پر دو سبز چادریں تھیں۔

اورعطا بن ابی یعلی اپنے والد سے روایت کرتے ہی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ طواف میں سبز چادر شریف سے اضطباغ کیئے ہوئے تھے۔

حضرت ابو رمثہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو سبز رنگ کی چادروں میں ملبوس دیکھا۔ [ترمذی شریف]

اس سے مراد ایسی چادریں جس میں سبز دھاریاں تھیں۔اگر چہ یہ جگہ خالص سبز ہونے کا بھی احتمال رکھتی ہے لیکن دیار عرب میں یہی معنی مشہور ومعروف ہیں اور ذرد رنگ بھی اس معنی میں کہ ذرد رنگ کی دھاریاں تھیں۔

[لباس رسول ﷺ تفصیل مع احکام ولباس صفحہ ۳۲]

اسی طرح حبیب اللہ اویسی صاحب لکھتے ہیں

سبز چادریں حلئہ عمرا یعنی سرخ جوڑے کی طرح سبز دھاریاں تھیں جو شخص حلئہ الحمراء سے مراد گہرا وسرخ جوڑا سمجھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ یہاں بھی گہرا ہ سبز رنگ کہے حالانکہ محدثین میں سے کوئی بھی اسکا قائل نہیں ہے۔

[لباس مصطفی صفحہ ۲۵]

نیز لکھتے ہیں

جب برد سے مراد خطوط والی چادر ہے تو برداں کے بعد افضران کی قید

سے ظاہر ہوتا ہے کہ برد میں سبز خطوط ہیں ۔اگر حدیث میں برد افضر سے
محض سبز چادر مراد ہو تو وہ برد نہیں رہے گی ۔

[لباس مصطفی صفحہ ۹۴]

قارئین متکلم اسلام دامت برکاتھم نے جس کے ثبوت کی بات کی ہے وہ دھاری دار سبز ہے اس کی تائید ہم نے رضا خانی کتب سے کر دی ہے کہ جہاں سبز رنگ کا ثبوت ہے اس سے دھاری دار سبز ہے نہ کہ مکمل سبز ۔لہذا یہ مناظر اہل سنت کا جھوٹ نہیں رضا خانی کی جہالت ہے یا دجل وفریب کی کوشش ۔

نیز مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں :

ہمیشہ آپ سفید لباس سفید عمامہ استعمال فرماتے تھے ۔

[مقیاس الخلافہ صفحہ ۹۲]

رضا خانی نے جو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے اس کے متعلق ہم رضا خانی کو اس کی تحریر دکھاتے ہیں ۔

جناب اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں

دیوبندی حضرات خواہ مخواہ اس کو غلط انداز میں پیش کرنے کی ناکام
کوشش کر کے اپنی دنیا اور آخرت خراب کرتے ہیں ۔

[رداعتراغات الخبث صفحہ ۳۱۹]

معذرت اہلسنت دیوبندی تو نہیں مگر موصوف خود خواہ ہمارے علماء کی باتوں کو غلط رنگ دے کر اپنے ہی فتوے سے اپنی دنیا اور آخرت خراب کرنے والے ہیں ۔

دجل نمبر 6

تبسم صاحب نے لکھا تھا کہ علامہ فضل حق خیر آبادی مرحوم نے
انگریزوں کے خلاف فتویٰ جہاد دیا تھا، جناب اس کو جھوٹ قرار دیتے

ہوئے لکھتے ہیں:۔

''حالانکہ ساری دنیا کو پتہ ہے کہ اس فتوی پر علامہ کے دستخط سرے سے تھے ہی نہیں۔''

(ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس صفحہ ۵)

پھر چند حوالے ہماری کتب سے دیے اور کہا کہ انہوں نے جہاد میں حصہ لیا اور پھر اسے حضرت قادری کا جھوٹ شمار کر دیا۔

(ص ۱۰ تا ۱۳)

الجواب:

جناب اگر کسی نے جہاد کا قول کیا تو اپنی تحقیق کے مطابق کیا اور اگر کسی نے انکار کیا تو اپنی تحقیق کے مطابق کیا اس میں کیا قباحت۔ چنانچہ

عبدالمجید خان سعیدی عمر اچھروی کے شاہ صاحب کو وھابی کہنے والے اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں:

جیسی خبریں پہنچی انہوں نے اسی کے مطابق لکھ دیا بعد میں انہیں گہری تحقیق کا موقع نہیں مل سکا۔

[مفتاح سنت جلد اول صفحہ [[265

اسی طرح موصوف اپنی اسی کتاب دست و گریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ 506 پر لکھتے ہیں:

اگر کسی نے ان کو غیر معتبر کہا تو ان کی اپنی معلومات ہیں اور اگر کسی نے معتبر کہا تو انہوں نے اپنی معلومات کے مطابق کہا ہے اس لیے یہ اختلاف ہرگز مذموم نہیں۔

چند حوالا جات جہاد کے بارے میں :

مولانا فضل حق خیر آبادی اور 1857ء کی جنگ آزادی

مولوی فضل حق کو جنگ آزادی 1857ء کا ہیرو بنانے کے لیے بریلوی مولویوں کو جھوٹ بھی بولنا پڑا تو بولا جھوٹی روایات گھڑ پڑیں تو گھڑیں کس طرح مولوی فضل حق خیر آبادی جنگ آزادی 1857ء کا ہیرو بن جائے لیکن جھوٹ جھوٹ ہی ہوتا ہے لیکن بریلوی مولویوں نے تو زیرو کو ہیرو بنانے کی بڑی کوشش کی ہے۔

مولوی فضل حق خیر آبادی نے بھی 1857ء کی جنگ میں کوئی عملی جہاد نہیں کیا۔ سلمہ سیہول بریلوی لکھتی ہے: تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ علامہ میدان جنگ میں لڑنے والے صاحب سیف نہ تھے۔

(علامہ فضل حق خیر آبادی ص356)

سلمہ سیہول بریلوی لکھتی ہے:

یہ بھی ثابت شدہ ہے کہ علامہ میدان جنگ میں لڑنے والے صاحب سیف مجاہد نہ تھے۔

(علامہ محمد فضل حق خیر آبادی ص 311 حاشیہ)

فتویٰ جہاد اور مولانا فضل حق خیر آبادی

محترم قارئین! مولوی فضل حق خیر آبادی کے فتویٰ جہاد پر دستخط نہیں ہیں بریلوی مولوی آج تک وہ فتویٰ پیش نہیں کر سکے جس پر مولوی فضل حق خیر آبادی کے دستخط ہوں۔

1......مولوی عبدالشاہد خاں شروانی کی کتاب "باغی ہندوستان" میں مولوی فضل حق خیر آبادی کے دستخط والا فتویٰ جہاد نہیں ہے۔

2......سلمہ سیہول کی کتاب علامہ محمد فضل حق خیر آبادی میں بھی مولوی فضل حق کے دستخط

والا فتویٰ جہاد نہیں ہے۔

3......عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری کی کتاب "برطانوی مظالم کی کہانی" عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری کی زبانی میں بھی مولوی فضل حق کے دستخط والا فتویٰ جہاد نہیں ہے۔

4......مولوی مشتاق احمد نظامی کی کتاب "خون کے آنسو" میں بھی مولوی فضل حق کے دستخط والا فتویٰ جہاد نہیں ہے۔

5...... بریلویوں کی کتاب "انوارِ رضا" میں بھی مولوی فضل حق کے دستخط والافتویٰ جہاد نہیں ہے۔

6......مولوی غلام مہر علی کی کتاب "دیوبندی مذہب" میں بھی مولوی فضل حق کے دستخط والا فتویٰ جہاد نہیں ہے۔

7......حکیم محمود احمد برکاتی کی کتاب "فضل خیر آبادی اور سن ستاون" میں بھی مولوی فضل حق کے دستخط والافتویٰ جہاد نہیں ہے۔

8......مفتی انتظام اللہ شہابی کی کتاب "حیات علامہ فضل حق خیر آبادی اور ان کے سیاسی کارنامے" میں بھی مولوی فضل حق کے دستخط والافتویٰ جہاد نہیں ہے۔

اگر فتویٰ جہاد پر مولوی فضل حق خیر آبادی کے دستخط ہوتے تو ان آٹھ بریلوی کتابوں کے مصنف وفتویٰ ضرور نقل کرتے۔

سلمہ سیہول لکھتی ہیں:

جنگِ آزادی اٹھارہ سوستاون کے دوران کئی فتوے دیے گئے تھے

پھر آگے جا کر لکھتی ہے:

باغی ہندوستان میں بھی ایک فتوے کا ذکر ملتا ہے جو علامہ فضل حق خیر آبادی کا بتایا گیا ہے مگر ان میں سے صرف ایک فتویٰ اب تک دستیاب ہوا ہے سارے نہیں اور وہ فتویٰ چھبیس جولائی 1857ء کو صادق الاخبار میں چھپنے والا فتویٰ ہے، جس پر دہلی کے تینتیس علماء

نے وجوب جہاد کی تصدیق میں دستخط کیے ہیں (اس فتویٰ پر مولوی فضل حق کے دستخط نہیں ہیں)

(علامہ محمد فضل حق خیر آبادی ص 328۔329)

اب فتویٰ جہاد کے متعلق صحیح صورت حال سنیے:

جنگ آزادی کا آغاز 10 مئی (11 مئی) 1857ء کو ہوا۔

(علامہ محمد فضل حق خیر آبادی ص 28)

اس وقت مولوی فضل حق خیر آبادی الور میں راجہ بنئے سنگھ کا ملازم تھا راجہ بنئے سنگھ کی وفات 15 جولائی 1857ء کے ایک مہینہ بعد مولوی فضل حق دہلی آیا مولوی فضل حق کا اپنا بیان ملاحظہ فرمائیں۔

میں راجہ الور کے ہاں ملازم تھا اور بغاوت شروع ہونے کے زمانے میں اسی کے پاس تھا راجہ بنئے سنگھ کی وفات (15 جولائی 1857ء) کے بعد ایک مہینے تک میں الور میں رہا میں اگست 1857ء میں الور سے روانہ ہوا اور دہلی آیا۔

(علامہ محمد فضل حق خیر آبادی ص 318)

مولوی فضل حق 16 اگست کو دہلی آیا اور فتویٰ جہاد صادق الاخبار دہلی مورخہ 26 جولائی 1857ء کو شائع ہو چکا تھا اس لیے فتویٰ جہاد پر مولوی فضل حق کے دستخط نہیں ہیں۔

<u>کن کن حضرات کے قول کے مطابق مولوی فضل حق کے دستخط فتویٰ جہاد پر ثابت نہیں ہوتے۔</u>

پروفیسر ایوب قادری بریلوی کی گواہی:

مولوی فضل حق خیر آبادی تو وسط اگست میں دہلی پہنچے تھے اس وقت تک یہ فتویٰ مشتہر ہو چکا تھا لہٰذا ان کے دستخط کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(جنگ آزادی ص404)

سلمہ سیہول لکھتی ہیں:

صادق الاخبار والے فتویٰ پر علامہ کے دستخط نہ ہونے کی وجہ ان کا ان دنوں الور میں ہونا ہے۔ غالباً اسی لیے علامہ (مولوی فضل حق) لکھتے ہیں:

''یہ تو سب کچھ ہو ہی رہا تھا کہ بعض شہر و دیہہ سے بہادر مسلمانوں کی ایک جماعت علمائے، زہاد اور ائمہ اجتہاد سے جہاد کے وجوب کا فتویٰ لے کر جدال وقتال کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

(علامہ محمد فضل حق خیر آبادی ص329،330)

امتیاز علی عرشی لکھتے ہیں:

پچھلے صفحات میں صرف یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مولانا خیر آبادی کا جہاد کا فتویٰ سے کوئی تعلق نہ تھا۔

(مولانا فضل حق خیر آبادی ص 198 افضل حق قرشی)

مالک رام لکھتے ہیں:

جس فتوے میں ان کی شمولیت پر اصرار کیا جاتا ہے وہ ان کے آنے سے بہت پہلے جولائی ہی میں شائع ہو چکا تھا اس پر ان کے دستخط کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

(مولانا فضل حق خیر آبادی ص114، افضل حق قرشی)

سید مبارک شاہ لکھتے ہیں:

سید مبارک شاہ جنگ آزادی 1857ء کے دوران دہلی کے کوتوال تھے وہ لکھتے ہیں فضل حق نے جہاد کے حق میں کوئی فتویٰ نہیں دیا یا کسی

بھی طریقہ سے بادشاہ کو گمراہ نہیں کیا

(مولانا فضل حق خیر آبادی ص155، افضل حق قرشی)

مولانا فضل حق خیر آبادی اور جھوٹا مقدمہ بغاوت

مولانا فضل حق کو 30 جنوری1859ء کو گرفتار کرلیا گیا۔

(باغی ہندوستان ص361)

اور ان پر بغاوت کا جھوٹا مقدمہ ڈال دیا گیا کیونکہ مولوی فضل حق نے بغاوت میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا جیسا کہ آگے جا کر ان کے اپنے بیان سے معلوم ہوگا۔

مالک رام لکھتے ہیں:

غرض پورے حالات کا بنظر غائر مطالعہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا فضل حق مرحوم نے 1857ء کی تحریک میں واقعی کوئی حصہ نہیں لیا تھا۔

(دفاع اہل سنت جلد2)

باقی جو موصوف نے مطالعہ بریلویت اور دیگر کتب کے حوالے پیش کیے۔ اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ بریلوی اصول سے ثابت ہے کہ تاریخی اعتبار سے ہر ایک کی تحقیق مختلف ہوسکتی ہے۔ ایک محدث کسی راوی کی تضعیف کرتا ہے دوسرا تعدیل۔

دجل نمبر 7

دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

''فخر السادات سید انور شاہ صاحب کشمیری۔''

(ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس صفحہ ۹۵)

یہاں مرتب نے انور شاہ کاشمیری کو ''سید'' لکھا ہے، یہ بھی کذب ہے، کیونکہ خود اظہار الحسن محمود دیوبندی لکھتے ہیں:۔

''آپ (انور کشمیری) کا سلسلہ نسب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے۔''

(عشق رسول ﷺ علماء دیوبند صفحہ ۱۳۹)

جب سلسلہ نسب حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے تو جناب سید کس خوشی میں کہلواتے ہیں؟ اور نسب تبدیل کرنے کے متعلق دیوبندی ترجمان لکھتے ہیں:۔

''ادھر اپنے اصلی نسب پر پردہ ڈال کر خود کو کسی دوسرے نسب کی طرف منسوب کرنا بھی حرام ہے۔''

(حیات مفتی اعظم صفحہ ۱۱۸)

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۱۴)

الجواب:

اول بات تو ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ رضا خانی نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ ہر جگہ اعتراضات ہی کرنے ہیں خواہ انکا حقیقت سے کچھ تعلق ہو یا نہ ہو۔

کسی کے نسب وغیرہ کی بات تحقیقی نوعیت کی ہوتی ہے اور اس بارے میں تاریخی آراء مختلف ہوسکتی ہیں اور ہر ایک اپنی تحقیق کی بنیاد پر لکھ دیتا ہے۔لہذا اس ضمن میں کسی کو جھوٹا اور دوسرے کو سچا کہنا بعید از عقل ہے۔چنانچہ ظفرالدین بہاری لکھتا ہے

حضرت امام (ابوحنیفہؒ۔از راقم) کے حسب نسب اور آبائی سکونت کے متعلق مورخین می شدید اختلاف رائے ہے بعض کے نزدیک آپ کے دادا کابل کے تھے بعض نے انہیں عربی النسل شمار کیا ہے۔

[جواہر البیان ترجمہ الخیرات الحسان ص ۱۷۱]

لہذا اگر مولف موصوف کو اس قسم کی تاریخی ابحاث میں کچھ زیادہ ہی طبع آزمائی کرنی

مقصود ہوتو ادھر امام ابوحنیفہؒ کے متعلق کیا کہیں گے؟؟ ورنہ لامحالہ مان لیں کہ اس طرح کا اختلاف تحقیقی نوعیت کا ہوتا ہے اور آرا مختلف ہو سکتی ہے۔

بات وہی درست ہے جو حضرت قادری صاحب دامت برکاتھم العالیہ نے کی ہے کہ وہ سید تھے۔

حضرت کشمیری علیہ الرحمہ کا سید ہونا

ہم رضا خانی گھر سے بھی دکھا دیتے ہیں پھر ہم پوچھیں گے کہ کیا یہ سارے رضا خانی بھی جھوٹے ہیں؟

:ارضا خانی مجلہ و ماہ نامہ الجامعہ چنیوٹ اپریل ۲۰۱۸ کے صفحہ ۳۷ پر لکھا ہے؛

صدر مدرس حضرت سید انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

[ماہ نامہ الجامعہ صفحہ ۳۷]

:۲دوسری کتاب ملاحظہ ہو؛

ایک دفعہ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند بہاول پور تشریف لائے۔

[تذکرہ مجاہد ملت حضرت مولانا ذاکر صفحہ ۷۰]

:۳حضرت علامہ سید انور شاہ صاحب نے تصوف پر فاضلانہ تقریریں فرمائیں۔

[فوز المقال فی خلفہ پیر سیال جلد ۳ صفحہ ۲۵۹]

:۴مولوی سید انور شاہ مرحوم و مغفور نے عراقی کا ایک رسالہ مرحمت فرمایا۔

[ملفوظات مہریہ صفحہ ۶۳]

قارئین ملاحظہ فرمائیں نہ صرف ان حوالوں میں حضرت کشمیری علیہ الرحمہ کو سید بھی کہا گیا بلکہ ملفوظات مہریہ اور تذکرہ مولانا ذاکر میں تو رحمہ اللہ اور مرحوم ومغفور بھی لکھ دیا گیا۔

؎ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

رضاخانی صاحب حسن علی رضوی کی نظر میں

لطف کی بات یہ ہے کہ رضا خانی نے "عشقِ رسول اور علماء دیوبند" کتاب سے حوالہ دیا حالانکہ اس میں بھی جو بات چل رہی ہے وہ "حیاتِ انور" سے نقل کی گئی ہے۔ یعنی اصل ماخذ "حیاتِ انور" ہے مگر تیمور نے اصل ماخذ کو نہیں چھیڑا پس ان کی اس حرکت پر حسن علی بریلوی صاحب جلال میں ہیں

مولوی حسن علی بریلوی لکھتے ہیں:

نام نہاد یوسف رحمان کے علم وتحقیق کا بھانڈا تو اسی سے پھوٹ جاتا ہے کہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کے ایک فتوی کا حوالہ ارشاد الطالبین صفحہ ۲۰ سے نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے۔منقول از چٹان ۱۱ مارچ ۱۹۳۲۔ یہ ہے نام نہاد مناظر اسلام۔

[برق آسمانی]

رضاخانی اس کا جواب دیں

پیر جماعت علی شاہ کا شجرہ نسب:

قارئین جو لوگ حضرت کشمیری علیہ الرحمہ کے نسب پہ اعتراض کرتے ہیں انکو چاہیئے کہ گھر کی خبر لیں۔ رضا خانی کتاب سے ہم کچھ اقتباس نقل کرتے ہیں جس سے رضا خانی پیر کا شجرہ نسب سب پہ واضح ہوگا

''اس بات سے درگزر کرتے ہوئے کہ پیر جماعت علی شاہ اور پیر

جماعت علی شاہ ثانی علیہ الرحمہ کا شجرہ نسب دراصل حضرت امام محمد الاکبر (امام ابوحنیفہ) حضرت سیدنا علی سے ملتا ہے ہم ان کا موجودہ شجرہ نسب جوان کی کتابوں میں شائع ہو چکے ہیں میں تضادات کا جائزہ لیتے ہیں۔

[اثبات النسب صفحہ ۱۹۷]

آگے لکھتے ہیں۔

''ان تمام اہل فکر ونظر کو دعوت ہے جو انصاف کی ہمت رکھتے ہیں کہ وہ اس نسبی فرق کو پیش نظر رکھتے ہوئے خود فیصلہ کریں کہ ان دونوں میں کون غلط ہے۔میرا خیال بلکہ حقیقت حال یہ ہے کہ دونوں غلط ہیں۔

[اثبات النسب صفحہ ۲۰۰]

ایک جگہ لکھتے ہیں

''علم انساب سے تعلق رکھنے والوں کے نزدیک تین نسلوں کا فرق کوئی معمولی فرق نہیں ہے بلکہ یہ ایک صدی کے عرصہ کا فرق ہے لہذا دونوں کے شجرہ میں ان حضرات کے درمیان زمانے کا فرق جس بات کی غمازی کر رہا ہے اس کو ہم بخوبی جان سکتے ہیں کہ یہ بناوٹی شجرہ نسب ہے۔

[اثبات النسب صفحہ ۱۹۹]

ایک جگہ لکھتے ہیں۔

''دونوں پیر جماعت علی ایک ہی زمانے میں ہوئے اور دونوں ایک ہی پیر کے مرید تھے۔لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ پیر جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ (امیر ملت) کے حضرت علی تک چونتیس (۳۴) واسطے جبکہ پیر جماعت علی شاہ ثانی علیہ الرحمہ کے حضرت علی تک تیس واسطے ہیں۔

[اثبات النسب صفحہ ۱۹۸]

لیجیے رضا خانی اپنے پیروں کے جونسب نامے لیے پھرتے ہیں وہ دونوں ہی جعلی ہیں۔

پیر مہر علی شاہ کا شجرہ نسب:

اسی کتاب میں لکھا ہے؛

''پیر سید افتخار گیلانی صاحب سجادہ نشین اوچ شریف بھی تشریف لے آئے ہیں۔غلام شبیر صاحب نے پیر صاحب سے ملاقات کر کے قلمی نسخوں تک رسائی حاصل کرنے کی تجویز دی۔جس سے سب نے اتفاق کیا۔جب شبیر صاحب سے ملاقات کرنے کے لیے ان کے کمرہ میں پہنچے تو ہمارے علاوہ بھی متعدد لوگ وہاں موجود تھے۔پیر ساحب نے فرمایا کہ ان کے پاس جو قلمی نسخے ہیں وہ چوری کے خطرے کے پیش نظر صندوقوں میں منتقل کیے ہوئے ہیں جن کو کھولا نہیں جا سکتا۔دوران ملاقات ایک عجیب صورت حال پیش آئی۔جب آپ نے فرمایا کہ وہ پیر مہر علی شاہ کو گیلانی سید تسلیم نہیں کرتے اور ان کا شجرہ نسب مستند نہیں ہے۔آپ نے فرمایا کہ پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ کے آباؤ اجداد کشمیر سے ہجرت کر کے ہندوستان اور پھر پاکستان آئے جو کہ سید نہیں تھے۔

[اثبات النسب صفحہ ۹۷]

ان حوالوں سے ہمارا یہ بتانا مقصود ہے کہ رضا خانی صاحب پہلے گھر کی فکر کریں۔

دجل نمبر 8

مرتب صاحب کے نزدیک علامہ فضل حق خیر آبادی نے اسماعیل

دہلوی کی تکفیر سے رجوع کرلیا تھا، چنانچہ لکھتے ہیں:۔

''دوسری بات یہ ہے کہ علامہ نے اپنے فتوی کفر سے رجوع کرلیا تھا۔''

(دست وگریبان ج ۳ صفحہ ۳۳۵)

جبکہ یہ بھی جھوٹ ہے، علامہ صاحب کی وفات کے بعد بھی دیوبندی حضرات نے ان سے تکفیر کا موقف نقل کیا ہے۔

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ۱۴)

الجواب :

اول بات تو یہ ہے کہ رضا خانی نے بات کی مگر بے دلیل وحوالہ۔ تو اسکا بھلا کیا جواب دیا جائے تاہم ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ موصوف خود لکھتے ہیں:

''باقی دیوبندی مولوی خائن نے یہ دعوی بھی زبانی کیا اور اس پر کوئی حوالہ بھی پیش نہیں کیا۔ بے چارہ زبانی ہی سنی مسلمانوں کو پجاری ثابت کرنے کا شوق پورا کررہا ہے۔

[رد اعتراضات الخبث صفحہ ۱۴۷]

مزید لکھتا ہے:

''دیوبندی مولوی خائن نے اتنا بڑا دعوی کیا لیکن اپنے دعوے پر کوئی دلیل پیش نہیں کی غالباً اپنی دیوبندی پسندیدہ غذا کوے کا شوربہ سمجھ کر پی گیا۔

[ایضا صفحہ ۱۶۶]

ہم بھی اس کو یہی کہہ کر آگے بڑھتے ہیں۔

دجل نمبر 9

رضاخانی کے اس اعتراض کا خلاصہ یہ ہے

ابو ایوب نے لکھا کہ فاضل بریلوی کی حسام الحرمین سے پہلے کسی قادیانی نے تحذیر الناس کو پیش نہیں کیا[ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس صفحہ ۱۹۶]

پھر تاریخ احمدیت کا حوالہ دیا جس سے ثابت کیا کہ ۱۹۰۴ میں قادیانیوں نے تحذیر الناس کو پیش کیا۔ پھر کہا کہ یہ جھوٹ بولا ہے۔

[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۱۵۔۱۶]

الجواب :

اسے بھی رضا خانی نے خوامخواہ جھوٹ بنایا ہے۔مناظر اہل سنت دامت برکاتھم کی منشاء اور مراد صرف یہ تھی کہ احمد رضا خان سے پہلے کسی قادیانی نے تحذیر الناس کو پیش نہیں کیا یہ سہرہ فاضل بریلوی کے سر ہے کہ انہوں نے قادیانیوں کو راہ دکھائی۔

اس بات پر ہم حوالے نقل کیے دیتے ہیں۔

مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:

''وہابی فاجر ہیں دین وسنت کے دشمن ہیں یہ گمراہ فرقہ ہے ان پر شیطان غالب آیا کہ ان کو ذکر بھلایا۔ یہ شیطان کے گروہ ہیں سن لو شیطان ہی کے گروہ ذیاں کار ہیں جو ان میں امکان کذب مانتے ہیں۔اللہ عزوجل کو عیب لگاتے ہیں جو ختم نبوت کے معنی آخر النبیین کے سوا گھڑتے ہیں کافر ومرتد ہیں۔

[فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین صفحہ ۷]

تو دیکھیے وہ فتاوی جو حسام الحرمین میں لگائے یا جو الزام اس نے حسام میں دیے انکو وہ بہت پہلے ہی اپنی تصانیف میں پیش کر چکا تھا۔پس حسام الحرمین میں تو صرف اعادہ کیا لہذا قادیانیوں کو راہ تو اس نے ہی دکھائی ہے کیونکہ یہ کتاب تو انیس سو چار سے پہلے ہی لکھی گئی

ہے۔

اس کے علاوہ دوسری جگہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

'ان لوگوں میں کوئی کہتا ہے کہ ہمارے نبی بالذات ہیں اور باقی انبیاء بالعرض ہیں اور بالعرض کا سلسلہ ما بالذات پر منتہی ہو جاتا ہے اور (اسکے طور پر) یہی معنی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے خاتم النبین ہونے کا ہے۔لہذا حضور ﷺ کے ساتھ یا حضور ﷺ کے بعد زمین کے اس طبقہ میں کوئی نبی موجود ہو تو اس کی موجودگی سے حضور کی خاتمیت میں کوئی خلل نہ آئے گا اس لیے کہ ختم نبوت نبی علیہ الصلوۃ السلام آخری نبی کے معنی ہونے پر نہیں ہے۔اس نے کہا اور تاخر زمانی میں کونسی تعریف کی بات ہے۔

[المعتقد المنتقد حاشیہ المعتمد المستند صفحہ ۱۷۰]

یہ بھی تیمور کے پیش کردہ حوالے سے پہلے کا لکھا ہوا حوالہ ہے پس حضرت قادری صاحب کا اعتراض تو جوں کا توں برقرار رہا مگر تیمور کو ان کا یہ جھوٹ نظر آنے لگا۔

دجل نمبر 10

جناب لکھتے ہیں:

''مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے قاسم العلوم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی لکھے پھر آخر میں لکھتے ہیں فرحمہ اللہ۔'' (ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس صفحہ ۸۳)

اس جگہ بھی ''مرتب دست وگریباں'' نے حقائق کو مسخ کرتے ہوئے اپنے مسلک کی بے جا وکالت میں ناانصافی سے کام لیا، یہ عبارت مولانا

عبدالحی کی نہیں، بلکہ محشی کی ہے۔

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص ۱۶)

الجواب :

یہ بھی رضاخانی کا نرادعوی ہی ہے بلکہ یہ اس کا دجل وفریب ہے۔اس نے عبارت کو محشی کا کہہ دیا حالانکہ جوکوشش کی ہے وہ بھی بے کار ہے۔ہم قرائن سے ثابت کرتے ہیں کہ وہ حاشیہ مولانا عبدالحی علیہ الرحمہ کا ہی ہے۔

مقدمہ عمدۃ الرعایہ میں ہے کہ

''قاسم النانوتوی ہو فاضل کامل مستعد جید الف''

[مقدمہ عمدۃ الرعایہ صفحہ ۲۹]

پس جب وہ کتاب میں اس قدر تعریف میں رطب اللسان ہیں تو حاشیہ بھی ان کا ہی ہے۔جس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ

مولوی حسن علی رضوی لکھتے ہیں :

''یہ مولوی قاسم نانوتوی کے ہم زلف تھے جناب مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جس وقت مولانا قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کے ساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحی صاحب کے ثابت ہوا کہ یہ ان کے اپنے ہی تھے۔''

[محاسبہ دیوبندیت صفحہ ۲۱۹]

پس جو تھے ہی ہمارے تو پھر تو تمہارے اصول سے بھی وہ قاسم العلوم کی تعریف کریں گے ہی! پھر تمہارہ جھوٹ کہنا کیسا ہوا؟

دجل نمبر 11

مرتب صاحب اپنے امام نانوتوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں :

''ہندوستان کے''ارباب علم'' نے تکفیر نہیں کی۔''

(ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس صفحہ ۸۴)

جبکہ خود نانوتوی صاحب نے اپنے مکفرین کے متعلق لکھا:۔

''کیونکہ میں ان (لوگوں) کو اس زمانے کے''اہل ایمان کا رہنما'' جانتا ہوں۔''

(قاسم العلوم صفحہ ۳۰۹، حضرت نانوتوی اور خدمات ختم نبوت صفحہ ۳۳۲)

[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۱۶]

الجواب:

اس کو بھی دجل کر کے جھوٹ بنا ڈالا حالانکہ رضا خانی نے حوالہ بھی ادھورا پیش کیا اور خوامخواہ دجل کیا۔

ہم پورا حوالہ نقل کرتے ہیں۔

''میں ان لوگوں کو اہل ایمان کا رہنما جانتا ہوں

[قاسم العلوم صفحہ ۳۰۸۔۳۰۹]

حضرت کے صبر کا اللہ نے یہ صلہ دیا کہ سوائے چند ضدی مطلب پرست لوگوں کے باقی سب نے ان میں سے اکثر نے اپنی غلطی تسلیم کیا چنانچہ شاہ جہاں پور اور روڑکی میں آپ کے بیانات کے وقت کوئی بھی آپ کے مخالف نہ تھا۔

[حضرت نانوتوی اور خدمات ختم نبوت صفحہ ۳۳۲]

ملاحظہ فرمائیں اس حوالے میں تو ہے کہ تقریباً سب نے رجوع کر لیا تھا سوائے چند مطلب پرست لوگوں کے (مولوی احمد رضا والی ذہنیت والوں کے)

تو دیکھئے جب سب نے رجوع کر لیا تو تکفیر کے قائل نہ رہے اب مناظر اہل سنت

کی بات سوفیصد درست ہے کہ اربابِ علم نے ان کی تکفیر نہ کی تھی۔اور دونوں باتوں میں کچھ تضاد نہیں۔

دجل نمبر12

دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں:

''فاضل بریلوی کے والد نقی علی خان صاحب نے انتہائی احتیاط سے کام لیا اور مولانا نانوتوی کی تکفیر نہیں کی۔'' (ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس صفحہ ۸۷)

یعنی مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا احسن نانوتوی کی تکفیر نہیں کی،جبکہ نام نہاد دیوبندی ترجمان لکھتے ہیں کہ

''لیکن پھر بھی مولوی نقی علی خان نے اپنی علیحدہ حسین باغ میں نماز پڑھائی اور نماز کے بعد اثر ابن عباس کی صحت تسلیم کرنے کی وجہ سے مولانا محمد احسن نانوتوی کی تکفیر کی۔''

(تحذیر الناس ایک تحقیقی مطالعہ صفحہ ۱۷)

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص۱۶۔۱۷)

الجواب:

اس بات کو بھی جھوٹ کہنا درست نہیں ہے کیونکہ حضرت قادری صاحب نے تو الزامی جرح کی ہے کونسا اپنا موقف بتایا ہے تو دونوں حوالوں میں تضاد اور جھوت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ حضرت نے حوالہ تمہاری کتاب ''مولانا نقی علی خان کی حیات وعلمی وادبی کارنامے'' صفحہ ۱۱۰ سے پیش کیا ہے۔مگر اسے حضرت قادری صاحب کی بات بنا کر پیش کرنا خود رضا خانی صاحب کے نزدیک بھی کسی طور صحیح نہیں دیکھیے خود لکھتا ہے:

''دیوبندی مولوی نے حسبِ عادت یہاں بھی دجل سے کام لیا کیونکہ

یہاں بھی سیالوی ساحب نے اپنے مخالف پر نقد وارد کی ہے نہ کہ اسکو
اپنا عقیدہ ونظریہ کہا۔

[ص ۳۲۷ رد اعتراضات المخبث]

تو دیکھیے اپنے منہ دجال بھی ثابت ہوا اور دیوبھی۔ دینے تو دست وگریبان کا جواب آیا تھا مگر دیکھیے کیسی کرامت دست وگریبان کی ظاہر ہوئی کہ خود ہی دست وگریبان ہوگیا۔

دجل نمبر 13

دیوبندی نے لکھا کہ اسمبلی کی کاروائی چھپی ہے نورانی صاحب نے کتنے
دلائل ختم نبوت پر دیے آپکو جواب نفی میں ملے گا

[ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس صفحہ ۲۲۲]

پھر متین خالد اور تاریخی دستاویز سے حوالہ پیش کر کے خواہ مخواہ جھوٹ
بنانے کی کوشش کی۔

(ملخصا دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ۱۷۔۱۸)

الجواب:

قارئین! قادری صاحب کی بات بالکل درست ہے اور جو حوالہ پیش کر کے رضا خانی نے جھوٹ بنانے کی کوشش کی ہے اس سے بھی کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ متین خالد کے حوالے میں اتنا ہے کہ قادیانیت کی تردید کی اور دوسرے حوالے میں بھی دلائل دینے کا ذکر تک نہیں ہے۔ لہذا قادری صاحب کا کوئی جھوٹ نہیں ہے کیونکہ ساتھ دینا اور بات ہے ختم نبوت کے دلائل اس نے پیش نہیں کیے اس کا رضا خانی نے کوئی حوالے سے رد نہیں کیا۔

عبارات کانٹ چھانٹ کر لکھنے کے الزام کا جواب:

رضا خانی نے کچھ صفحات اس پر سیاہ کیے ہیں کہ ابو ایوب صاحب نے ہماری عبارات

کانٹ چھانٹ کر الگ مفہوم بنا ڈالا ہے۔اس ضمن میں اس نے دو مثالیں دی ہیں۔ہم اس کی دو مثالوں پر نظر ڈالتے ہیں۔

پہلی مثال پر نظر:

دیوبندی کاذب لکھتے ہیں کہ
خوکو کب اوکاڑوی کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ''ان کے متعلق مشہور تھا کہ وہ جاہلوں کے پیشوا تھے''

(دست وگریبان ج ا ص ۸۷)

ناظریں! دیوبندی مولوی نے سخت خیانت کا مظاہرہ کیا، جس مقام سے جناب نے یہ عبارت لی ہے وہاں حرف جلی کے ساتھ''تہمتوں کے انبار''لکھا ہوا موجود ہے، مگر جناب نے تہمت کو جملہ خبریہ بنا کر پیش کر دیا۔

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ)

الجواب:

قارئین کس قدر دجال ہے یہ شخص! کیا رضا خانیوں کے ہاں قول مشہور سند نہیں بن جاتی؟ شاہ شہید علیہ الرحمہ کی تکفیر سے کفِ لسان کی بات جب ہماری طرف سے کی جاتی ہے تو فوراً یہ حضرات کہتے ہیں کہ ان کی توبہ مشہور ہوگئی تھی۔اس مشہور بات کو لے کر احمد رضا صاحب نے تکفیر سے کفِ لسان کیا گویا عملی طور پر انہوں نے اس بات کا ثبوت دیا کہ مشہور بات ان کے نزدیک سند کا درجہ رکھتی ہے۔

دوم: اس بات کا کرنا کہ او پر شہ سرخی میں 'تہمتوں کا انبار' لکھا ہے۔اس حوالے سے یہ عرض ہے کہ رضا خانی گھر کا اصول ہے کہ

مولوی ابوکلیم صدیق فانی لکھتے ہیں:

آخر عام لوگوں میں جو شہرت ہوئی تو اسکی کوئی بنیاد ضرور ہے۔

[انوار احناف بجواب انصاف صفحہ ۶۳]

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

مشہور محاورہ ہے زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

[ص ۶۴]

پس جب تم کو بھی مسلم کہ قول مشہور کی بنیاد ہوتی ہے ایسے ہی تو وہ بات مشہور نہیں ہو جاتی تو قادری صاحب کا کہنا بالکل درست ہے اور رضا خانی کے کوشش عبث ہے۔

دوسری مثال پہ نظر:

ایسے ہی دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''چونکہ خان صاحب باقاعدہ کسی استاد سے پڑھنا لکھنا نہ سیکھ سکے''

(دست وگریبان ج ا صفحہ ۸۶)

یہاں بھی دیوبندی مولوی نے خیانت کا مظاہرہ کیا ہے، مکمل عبارت یوں ہے۔

''اس فن میں میرا کوئی استاد نہیں''

(سیرت امام احمد رضا ص ۱۲)

یعنی امام اہلسنت تو مخصوص فن میں اپنا استاد ہونے کی نفی کر رہے ہیں، لیکن دیوبندی مولوی نے اس سے مطلقا استاد ہونے کی نفی کر دی۔ یہ بھی دیوبندی مولوی کی خیانت ہے

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص ۲۰)

الجواب :

اصل بات یہ ہے کہ رضا خانی علم منطق کے اصول وقواعد سے ناواقف اور جاہل ہے

مگر الزام لگانے میں جری ہے۔

علم منطق کا قاعدہ ہے کہ قضیہ محملہ جزیہ کے حکم میں ہوتا ہے۔مناظر اہل سنت نے یہ تو نہیں لکھا کہ کسی سے کچھ نہ سیکھا۔کسی سے نہ پڑھنا نہ لکھنا سیکھا۔بلکہ انہوں نے ایک مہمل بات کی ہے۔پس اس کا اطلاق تو بعض پر ہوتا ہے۔اسے کل پر استدلال سمجھنا اور کرنا یہ رضا خانی کی کھلی جہالت ہے ورنہ قادری صاحب کی بات پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔

ابوایوب دیوبندی بمقابلہ ابوایوب دیوبندی یا رضاخانی حماقت

ابو ایوب دیوبندی بمقابلہ ابو ایوب دیوبندی رضا خانی نے یہ عنوان قائم کر کے بزعم خویش چند صفحات سیاہ کرتے ہوئے کچھ تضادات گنوائے ہیں۔

ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ اگر آدمی میں شرم وحیا کا مادہ ختم ہو جائے تو وہ جو چاہے کرے۔

ایک اصولی بات :

اس حوالے سے ایک اصولی بات ذہن نشین رہے کہ قادری صاحب دامت برکاتہم کے استدلال رضا خانی کتب سے ہوتے ہیں جسے جدلی انداز سے تعبیر کیا جاتا ہے اسے قادری صاحب کا نظریہ سمجھنا جہال جادوگروں اور شیطانوں کا طریقہ ہے۔قادری صاحب کی کتاب دست وگریبان وغیرہ میں الزامی لحاظ سے ہی حوالے پیش کیے گئے ہیں جیسا کہ کتاب کے نام سے بھی واضح ہو جاتا ہے۔خود رضا خانی لکھتا ہے۔

> ”کچھ یہی حال مخالفین اہل سنت کا ہے کہ وہ باتیں جو ہماری یعنی علماء اہل سنت کی نہیں ہوتیں یا جن ہستیوں کے بارے میں مخالفین ان عبارات کو پیش کر رہے ہوتے ہیں ان کے بارے میں سرے سے ہوتی ہی نہیں بلکہ کسی دوسری ذات کے متعلق ہوتی ہیں یا عبارات عوام

الناس کی سمجھ سے بالاتر ہوتی ہیں جن کو مخالفین اہل سنت جہال جادوگروں اور شیطان (دیو) کی طرح ان کو خلاف موقع بتا کر علماء حق اہل سنت و جماعت کو بدنام کرتے ہیں۔''

[رد اعتراضات الخبث صفحہ ۸]

تو دیکھیے خود یہ جہال جادوگروں اور دیو کی صف میں اپنے ہی فتوے سے جا پہنچا۔
مزید لکھتا ہے:

''دیوبندی مولوی نے حسبِ عادت یہاں بھی دجل سے کام لیا کیونکہ یہاں بھی سیالوی ساحب نے اپنے مخالف پر نقد وارد کی ہے نہ کہ اسکو اپنا عقیدہ ونظریہ کہا۔

[ص ۳۲۷ رد اعتراضات الخبث]

دوم : قادری صاحب نے تو رضا خانیوں کی کتب سے استدلال کیا تو تضاد رضا خانیوں کے گھر کا اپنا تھا مگر رضا خانی کا طریقہ دیکھیں اسے مناظرِ اہل سنت کے تضاد بنا کر پیش کیا۔ بغور حسن علی رضوی کی تنبیہ ملاحظہ فرمائیں۔

جن پانچ باتوں کو اس نے دجل قرار دیا ہے تو یہ پانچ دجل بھی ہمارے نہیں بلکہ اس کے اپنے اکابر کے ہیں کیونکہ ہم" تکفیری افسانہ" کے مصنف نہیں بلکہ مرتب و ناقل ہیں ۔[اکابر دیوبند کا تکفیری افسانہ ص ۴۷]۔ہماری جانب سے یہ ایک حوالہ ہی ان تمام باتوں کا جواب ہے۔لہذا جناب کے اس دجل کی اب قلعی کھولتے ہیں اور ہم اس کی پیش کی ہوئی مثالوں پر غور کرتے ہیں۔

تضاد نمبر 1 یا رضا خانی حماقت نمبر 1

دیوبندی مولوی ابوایوب صاحب لکھتے ہیں:۔

''ساری دنیا کو معلوم ہے کہ اعلیٰ حضرت سے لیکر ادنی حضرت تک تمام

بریلوی علماء دیوبند کو کافر کہتے ہیں۔''

(پانچ سو باادب سوالات ص۹)

یہاں ابوایوب دیوبندی نے واضح طور پہ اس بات کو تسلیم کیا کہ تمام بریلوی حضرات علماء دیوبند کو کافر کہتے ہیں، مگر دوسری طرف اپنے ہی قول کی تکذیب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''اب بریلوی حضرات یہ بتا دیں کہ جن بریلوی علماء/ پیر حضرات نے دیوبند والوں کو مسلمان کہا/لکھا ہے۔''

(پانچ سو باادب سوالات ص ۲۳)

تو تضاد دیکھئے، پہلے کہا کہ سارے بریلوی علمائے دیوبند کو کافر کہتے ہیں، پھر اس کے برعکس قول لکھا ہے کہ کچھ بریلوی علماء و پیران حضرات دیوبند کو مسلمان بھی سمجھتے ہیں، یہ جناب کا کھلا تضاد ہے ہم اس پہ اتنا ہی کہیں گے

تیری بات کو بت حیلہ گر نہ قرار ہے نہ قیام ہے
کبھی شام ہے، کبھی صبح ہے، کبھی صبح ہے، کبھی شام ہے

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ۲۲۔۲۳)

الجواب :

ان دونوں باتوں میں کچھ تضاد نہیں ہے ۔ پہلے حوالے میں قادری صاحب نے رضاخانیوں کے عمومی انداز کی بات کی ہے دوسرے حوالے میں ان لوگوں کی بات کی ہے جو علماء دیوبند کو مسلمان کہتے ہیں ۔اگر یہ تضاد میں شمار ہوتا ہے تو عرض یہ ہے کہ اپنے گھر کی خبر لیجیے۔

رضاخانی گھر تضادات کا شکار :

آپ کے غزالی زماں لکھتے ہیں:

اگر چہ وہابی، دیوبندی دو لفظ ہیں لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر ومشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے۔

[الحق المبین صفحہ ۹]

اب یہی احمد سعید بریلوی اپنی اسی کتاب الحق المبین پر لکھتے ہیں کہ دیوبندیوں کا کوئی عالم آج تک اعلیٰحضرت یا ان کے ہم خیال علماء کی کسی عبارت کی وجہ سے تکفیر نہ کر سکا۔

[الحق المبین صفحہ ۴۵]

اب جس بنیاد پر تم مناظر اہلسنت کا تضاد ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے وہی بات تمہارے غزالی زماں سے ثابت ہوگئی۔ پس یہ تو تمہارے لحاظ سے تضاد ہوا! جو جواب تم اسکا دوگے وہی ہمارے جانب سے تسلیم کرنا!

تضاد نمبر 2 یا رضاخانی حماقت نمبر 2

مرتب صاحب ایک جگہ رقم طراز ہیں:۔

''اب ظاہر ہے بریلوی حضرات عید میلاد النبی بشریت کا مناتے ہیں۔''

(پانچ سو باادب سوالات صفحہ ۵۳)

یہاں جناب نے واضح اعلان کیا کہ سنی حضرات بشر مانتے ہیں، جبکہ دوسری طرف اپنی اس بات کی تغلیط کرتے ہوئے سنی بریلوی مناظر سے کہتے ہیں:۔

''تو (بریلوی) نبی کی بشریت کا منکر ہے پہلے اس کا اثبات کر۔''

(مناظرہ کوہاٹ ص ۵۳)

ہم بھی قائل ہیں تیری نیرنگی کے یادرہے
اوزمانے کی طرح رنگ بدلنے والے
(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ۲۳)

الجواب :

یہ تو رضا خانی تضاد ہے حضرت صرف الزامی حوالہ پیش کررہے ہیں ۔رضا خانی میں شرم وحیا ہوتا تو اپنے فتوے کی زد میں نہ آتا یہ تو رضا خانی نے اپنے اصول کے مطابق شیطانوں اور جہال جادوگروں کا طریقہ اپنایا ہے اور دجل وفریب کیا ہے۔

اصل تضاد رضاخانیوں کا ہے:

نبی ﷺ کی بشریت کا اقراری کافر

نمبر ۱؛مولوی نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں؛

"قران میں جابجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا ہے"

(خزائن العرفان صفحہ ۵)

اسی سے ملتی جلتی بات مفتی احمد یار نعیمی بھی لکھتے ہیں دیکھئے نور العرفان صفحہ ۶۳۶،۴۴۸

نمبر ۲: مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

"انکو بشر ماننا ایمان نہیں"

(تفسیر نعیمی صفحہ ۱۰۰ جلد ۱)

نمبر ۳ : مولوی عبد الرشید رضوی لکھتے ہیں:

"اب جو نبی کو بشر کہے نہ وہ خدا ہے نہ وہ نبی لہذا وہ کفار میں ہی داخل ہوا"

(رشد الایمان صفحہ ۴۵)

نمبر: ۴ مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں؛

''ابلیس نے آدم علیہ اسلام کی ڈبل توہین کی۔آپ کو بشر کہا پھر خاکی کہا۔''

(مقیاس الحنفیت صفحہ ۲۳۸)

☆ان سب حوالاجات سے یہ معلوم ہوا کہ جو نبی ﷺ کو بشر مانے وہ کافر ہے

نبی ﷺ کی بشریت کا منکر کافر

نمبر ا: انوار کنزالایمان میں لکھا ہے:

''جو شخص انبیاء و رسل کی بشریت کا انکار کیا ہے وہ ان کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے''

(انوار کنزالایمان صفحہ ۸۵۰۔۸۵۱)

نمبر ۲: مولوی صدیق ہزاروی لکھتے ہیں؛

''انبیاء کرام بشر تھے اور ان کے بشر ہونے کا انکار کفر ہے''

(عقائد و عبادات ص ۱۲)

اشرف جلالی لکھتے ہیں:

''بشریت ہمارے نزدیک قطعی عقیدہ ہے اور اسکا انکار کفر ہے''

(نورانیت مصطفی ﷺ سے انکار کیوں صفحہ ۹)

یہی بات تحفظ عقائد اہل سنت ص ۶۸۱ پر بھی موجود ہے

تو ان سب حوالوں سے یہ بات پتا لگی کہ رضاخانیوں کے نزدیک بشریت کا انکار کفر ہے۔بشریت کا انکار بھی کفر اقرار بھی کفر تو بے چارے رضاخانی کون سا نظریہ اپنا کے کافر ہونا پسند کریں گے یہ ان کی اپنی مرضی پر موقوف ہے۔قارئین! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ یہ تو رضاخانی تضاد ہے مگر اسکو حضرت قادری صاحب کے سر منڈھ دیا۔

؎ ہم بھی قائل ہیں تیری نیرنگی کے یادرہے
اوزمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

تضاد نمبر 3 یا رضاخانی حماقت نمبر 3

ایک جگہ لکھتے ہیں:

''بریلوی مسلک کے دیگر علماء خود پیر مہر علی شاہ صاحب اور دیگر مذکورہ بزرگوں کی تحریرات کی روشنی میں۔''

(سفید وسیاہ پر ایک نظر ص ۱۹۳)

یہاں واضح طور پہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بریلوی ہونا تسلیم کیا، ایسے ہی لکھتا ہے کہ

''حضور علیہ السلام کو عالم الغیب یا عالم غیب ماننے والے چند بریلوی علماء، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی۔''

(دست وگریبان ج ا صفحہ ۶۹)

اس جگہ بھی جناب نے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بریلوی تسلیم کیا، مگر دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔

''اور رہے بھی یہی بات کہ شاہ صاحب (پیر مہر علی) بریلوی نہ تھے۔''

(دست وگریبان ج ا ص ۷۰)

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ۲۴)

الجواب :

تضاد کے لیے لازم ہے کہ دونوں کا محل ایک ہو جبکہ یہاں ایسی صورت نہیں۔ مناظر اہل سنت نے جہاں ان کو بریلوی کہا تو رضاخانیوں کے حوالے سے کہا کیونکہ تم لوگ ان کو اپنے کھاتے میں ڈالتے ہو۔ اس لیے انہوں نے یہ کہا باقی پیر مہر علی شاہ ہرگز بریلوی نہیں تھے لہذا ان دونوں باتوں میں تضاد نہیں۔

؎ خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد　　جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

تضاد نمبر 4 یا رضا خانی حماقت نمبر 4

ایسے ہی لکھتے ہیں:۔

''بانی بریلویت جناب احمد رضا خان۔''

(دست و گریبان ج ا ص ۲۷)

یہاں پہ معترض نے سیدی اعلیٰ حضرت کو بریلوی مسلک کا بانی کہا جبکہ دوسری ایک کتاب میں اپنے ہی قول پہ بول (تنبیہ الناس ص) کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''اس فتنہ کا اصل بانی مولوی فضل رسول بدایونی ہے۔''

(فضل خداوندی ص ۴۳)

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ۲۴)

الجواب:

اس میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ مناظر اہل سنت نے جہاں احمد رضا خان کو بانی بریلوی لکھا اس کو بطور فرقہ لکھا جبکہ بدایونی صاحب کو بانی فتنہ لکھا یہی اس فتنہ کی اصل لہر بدایونی نے چلائی۔ رضا خانی کو فرقہ اور فتنہ کا فرق سمجھ نہیں آتا اور دوسرے کا تضاد بنا کر پیش کر دیا۔

تضاد نمبر 5 یا رضا خانی حماقت نمبر 5

جناب نے علامہ فضل حق سے اسماعیل دہلوی کی تکفیر نقل کی (پانچ سو با ادب سوالات صفحہ ۸۳) پھر خود ہی لکھتے ہیں:۔

بعد میں علامہ نے رجوع کر لیا تھا

(دست و گریبان ج ۳ صفحہ ۳۲۴)

یعنی جناب نے ایک مرجوع قول پیش کیا، اب اس پہ اپنے ہی قلم سے نکلے ہوئے فتوے کو سماعت کریں:۔

”صحابہ کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی اگر
تم یہ کہتے ہو کہ پہلی والی بات ٹھیک ہے تو
پھر اب تم گوہ کھاؤ پھر پتہ چلے......جو بات
منسوخ ہو جائے تو منسوخ بات کو پھر پیش
نہیں کیا جاسکتا۔“

(مناظرہ کوہاٹ صفحہ ۹۷)

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ۲۵)

الجواب

: یہ تضاد بھی تمہارا اپنا ہے۔شفاعت مصطفی میں تکفیر کا فتوی موجود ہے۔جیسا کہ عبد الحکیم شرف قادری لکھتا ہے (دیکھئے شفاعت مصطفی صفحہ 57)

جبکہ دوسری جگہ تمہاری کتاب میں لکھا ہے۔

مولوی فضل حق بہت نادم تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ سے سخت غلطی ہوئی کہ میں نے مولوی اسماعیل کی مخالفت کی اور وہ بے شک حق پر تھے اور میں غلطی پر تھا۔مجھ پر جو مصیبت پڑی وہ میرے انہیں اعمال کی سزا ہے میری مولوی اسماعیل سے دوستی تھی۔

(خیرآبادیات صفحہ 146)

ایک جا نہیں رہتے بدنام عاشق کہیں کے
شام کہیں صبح کہیں، صبح کہیں شام کہیں

تضاد نمبر 6 یا رضاخانی حماقت نمبر 6

مرتب صاحب لکھتے ہیں :۔

''تو فاضل بریلوی نے مسلمان سمجھا کافر کیوں نہیں ۔''

(دست وگریبان ج ۳ صفحہ ۲۳۷)

یہاں جناب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ سیداعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل دہلوی کو مسلمان کہا ہے، جبکہ دوسری جگہ خود لکھتے ہیں :۔

''یہ فاضل بریلوی اینڈ کمپنی کی طرف اشارہ ہے تو ان لوگوں نے محض تعصب و ہٹ دھرمی سے کافر کہا۔''

(دست وگریبان ج ۳ صفحہ ۳۲۴)

تو دیکھئے کہ ایک طرف مرتب صاحب کہہ رہے ہیں کہ فاضل بریلوی نے اسماعیل دہلوی کو کافر نہیں کہا لیکن دوسری طرف خود ہی کہتے ہیں کہ کافر کہا ہے۔ دیوبندی حضرات بھی سوچتے ہوں گے کہ وہ اپنے دیوبندیوں علماء کی کس بات کو سچ کہیں۔

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ۲۵۔۲۶)

الجواب :

قارئین ہمارا مخالف ایسا ہے جسے جھوٹ بول کر شاید دلی خوشی ملتی ہے۔ یہ تضاد تو خود آپ کے گھر کا ہے۔

فاضل بریلوی شاہ شہید کے متعلق لکھے ہیں۔

جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھے وہ خود کافر ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد 15 صفحہ 24)

اسی طرح ایک جگہ لکھتا ہے۔

کلام اسمعیل سے ہرگز لزاما ثابت نہیں بلکہ بالیقین التزاما ہے۔

(الصمصام سنیت صفحہ 82)

اب اس الصمصام سنیت کو المیزان کے احمد رضا نمبر میں احمد رضا کی کتاب شمار کیا ہے

(صفحہ 317)

ایک طرف تو یہ فتویٰ دوسری جانب لکھتا ہے:

کفر سے کف لسان ہی کیا بالجملہ اس کا طائفہ خائنہ خصوصا ان کے پیشوا کا حال مثل یزید پلید علیہ ما علیہ ہے کہ محتاطین نے اس کی تکفیر سے سکوت فرمایا

(فتاوی رضویہ جلد 15)

قارئین ملاحظہ فرمائیں یہ تو ان کے گھر کا تضاد ہے حضرت قادری صاحب مختلف جگہوں پر انہیں کی کتابوں سے الزامی طور پر استدلال کرتے ہیں مگر اس نے بجائے اپنا تضاد کہنے کے مناظر اہل سنت کا تضاد شمار کر دیا۔ ایسے جھوٹوں کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے۔

؎ جن کو جھوٹ بولنے میں عار نہیں ان کے مذہب کا کوئی اعتبار نہیں

تضاد نمبر 7 یا رضاخانی حماقت نمبر 7

جناب ابوایوب لکھتے ہیں:۔

''کوئی بریلوی ملاں بھی اپنے علاوہ اور بریلویوں کو معتبر نہیں مانتا''

(دست وگریبان ج ا صفحہ ۵۶)

جبکہ اپنی ہی بات کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''مولوی اشرف علی سیالوی جن کو بریلویت میں مستند اور معتمد ہونے کا درجہ دیا جاتا ہے۔''

(ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس صفحہ ۱۴۳)

پہلے جناب نے کہا کہ کوئی بریلوی دوسرے کو معتبر نہیں مانتا، لیکن

دوسرے حوالے میں خود ہی تسلیم کرلیا کہ اشرف سیالوی کو سنی بریلوی معتبر مانتے ہیں۔

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ۲٦)

الجواب:

قارئین ! یہ تضاد بھی رضا خانیوں کا خود کا ہے کہ ایک طرف تو اپنے عالم کو معتبر بھی مان لیتے ہیں اور دوسری طرف اس کی ٹھیک ٹھاک ٹکور بھی کر دیتے ہیں۔ ہم ایک مثال پیش کیے دیتے ہیں۔

اشرف سیالوی صاحب:

مفتی منیب الرحمن جو فریق مخالف کے مفتی اعظم پاکستان ہیں وہ لکھتے ہیں:

ہمارے عہد کے دو ممتاز اکابر علما اہل سنت علامہ عبدالحکیم شرف قادری اور علامہ اشرف سیالوی۔۔۔۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ یہ دونوں اکابر ہمارے مسلک کے لیے حجت واستناد کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(تفہیم المسائل صفحہ 17 جلد 3)

دوسرا رخ:

لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر توبہ کیے بغیر "اشرف العلما" کا انتقال ہوگیا تو صبح قیامت تک اشرف علی تھانوی کی طرح متنازعہ رہیں گے۔

(پیدائشی نبی ص 232 جلد 1)

تو دیکھیے یہ ایک مثال ہم نے دے دی ہے کہ یہ تضاد تمہارا خود کا ہے اور حضرت قادری صاحب کا مقصد بھی یہی ہے کہ جب رضا خانی پھنس جاتے ہیں تو اپنے بڑوں کا بھی انکار کر جاتے ہیں اگر چہ وہ علما بریلویہ معتبر بھی ہوتے ہیں۔

تضادنمبر 8 یارضاخانی حماقت نمبر :8

مرتب صاحب لکھتے ہیں :۔

''چونکہ خان صاحب باقاعدہ کسی استاد سے پڑھنا لکھنا نہ سیکھ سکے۔''

(دست وگریبان ج ا صفحہ ۸۶)

جبکہ دوسری طرف یہی دیوبندی لکھتے ہیں :۔

''کیوں تبسم صاحب نبیوں سے بڑھ کر تو فاضل بریلوی کو سمجھتے ہو تو یہ دروازہ تو تم نے کھولا اور مرزا اپنے استاد بھائی کو اندر داخل کروادیا۔''

(ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس صفحہ ۱۱۱)

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ۲۶۔۲۷)

الجواب:

یہ تضاد بھی خود رضاخانیوں کا ہے۔مگر کیا کیا جائے ان صاحب کا کہ انکو یہ ہمارا تضاد نظر آنے لگا۔

فاضل بریلوی کی کتاب الامن والعلی میں ہے :

شاید اس لیے کہ وہ کسی کے شاگرد نہ تھے وہ تلمیذ رحمان تھے۔

(ص 21)

جبکہ ملفوظات اعلی حضرت میں لکھا ہے :

میرے استاد جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

(ملفوظات صفحہ 55)

اندازہ لگائیں اپنی باتیں مناظر اہل سنت کے سر تھوپ کے کس قدر جہالت کا مظاہرہ کررہا ہے۔

تضاد نمبر 9 یا رضاخانی حماقت نمبر 9

دیوبندی مولوی ابوایوب صاحب لکھتے ہیں:۔

''تو ان کے پاس جب بچنے کا کوئی چھٹکارا نہیں ہوتا تو بجائے شرمندہ اور سر تسلیم کرنے کے بے غیرت اور بے حیاء لوگوں کی طرح اپنے باپ دادا اور جید بریلوی اکابرین کا انکار کر دیتے ہیں۔''

(دست وگریبان ج ۱ ص ۱۳)

یعنی مرتب کے نزدیک کسی شخصیت کا انکار کرنا بھی بے غیرتی اور بے حیائی ہے، لیکن جناب خود ہی اس بے غیرتی و بے حیائی میں مبتلا ہے کیونکہ خود انہوں نے کئی دیوبندی علماء کا انکار کیا، فی الحال صرف ایک حوالہ پیش کرتا ہوں، ابوایوب دیوبندی خود لکھتے ہیں:۔

''غلام نے کئی جگہ **عامر عثمانی (دیوبندی)** کو ہمارے کھاتے میں ڈالنے کی سعی نامراد کی ہے حالانکہ اس مبہوت کو اچھی طرح پتہ ہے کہ یہ مودودی تھا۔''

(دست وگریبان ج ۳ صفحہ ۳۱۴)

تو یہاں مرتب نے عامر عثمانی دیوبندی کا انکار کیا ہے، اور اپنے ہی فتوے سے بے غیرت اور بے حیاء ٹھہرے

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص ۲۷۔۲۸]

الجواب:

ہم سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس میں کیا تضاد ہے۔ جب عامر عثمانی ہمارا ہے ہی نہیں ۔تضاد تو یہ ہے کہ تم اپنے علماء کو معتبر مان کر پھنسنے پر انکا انکار کر جاتے ہو۔

آگے موصوف نے متضاد باتیں کرنے والے پر چند فتاوی ہماری کتب سے

دکھائے ہیں مگر یہ سب بے سود ہے کہ جب یہ اصولی طور پہ کوئی تضاد دکھا ہی نہیں سکا بلکہ یہ تضاد تو تمہارا خود کا نکلا۔

مناظر اہل سنت پر دکھائے فتاوی پر ایک نظر

موصوف نے ایک عنوان 26 پر قائم کیا ہے" دیوبندی ابو ایوب دیوبندیت کی زد میں"
اس عنوان کے تحت اس نے بزعم خویش مناظر اہل سنت کی شخصیت مجروح کرنے کی سعی کی ہے۔ مگر یہ سب اس کی کم عقلی کے دلائل ہیں۔ آئیے ہم اس طرف چلتے ہیں۔

حوالہ نمبر 1 پر ایک نظر

موصوف نے حوالہ دیا کہ مناظر اہل سنت نے احمد رضا کو مولانا لکھا ہے۔

(دست وگریبان جلد 3)

پھر تحفظ عقائد اہل سنت کتاب سے نقل کیا بدعتی کی توقیر کرنے والے کے متعلق پھر حسام الحرمین سے لفظ مولانا تعظیم کے لیے ہے پیش کیا۔ یوں مختلف فتاوی پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ ابو ایوب دیوبندیت کی ذد میں ہے۔

(مخلصا دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۳۳ تا ۳۰)

الجواب:

تحفظ عقائد اہل سنت کا حوالہ آپ کو کچھ مفید نہیں کیونکہ مولانا فقط کہہ دینا تو کچھ تعظیم نہیں ہے جبکہ مذکورہ فتوی صرف مولانا کہنے پر نہیں بلکہ پورے مجموعے پر ہے جو مل کر توقیر و

تعظیم کا فائدہ دے رہا تھا۔

باقی تمہارے ہاں تو کسی بدمذہب کو صرف مولانا کہنے پر کفر تک کے فتوی لگ جاتا ہے۔جبکہ ہمارے ہاں ایسا کچھ نہیں جو دکھایا ہے اس سے بھی غلط مطلب بناڈالا ہے۔

مولوی ارشد بریلوی لکھتے ہیں:

مصنف کو اگر معلوم ہوتا کہ مولوی ،مولانااور ملا یہ اسلام وایمان کی سند کے طور پر استعمال نہیں کئے جاتے بلکہ یہ ایک ٹائٹل ہے جو ایک مخصوص فن کی تکمیل کے بعد لوگوں کو ملا کرتا ہے۔تو یہ کچی بات ہرگز منہ سے نہ نکالتے۔

(زیروزبر 326)

پس رضاخانی کو بھی شاید اس بات کا علم نہیں اگر ہوتا تو کچی بات منہ سے نہ نکالتے۔

نیز مولوی انس قادری جن کو جناب بھی اسی کتاب کے شروع میں ترجمان رضاخانیت مان چکے ہیں وہ لکھتے ہیں:

انہیں اتنا بھی پتا نہیں کہ لفظ مولانا بطور رواج لکھا جاتا ہے۔

[حسام الحرمین اور مخالفین صفحہ ۲۷۸]

باقی اگر صرف مولانا کہہ دینے سے اگر کسی کی توقیر و تعظیم ثابت ہو جاتی ہے تو پھر تم لوگ مرزا قادیانی کی تعظیم کرنے والے ثابت ہوتے ہو۔

تذکرہ علمائے ہندوستان تصنیف سید محمد حسین بدایونی کے صفحہ 238 پر مرزا قادیانی کا ذکر کر دیا گیا ہے۔گویا یہ بھی تعظیم ہوئی؟

کیا کسی فن میں کسی کے فنون گنوا دینا تعظیم ہے؟

ہم پوچھتے ہیں کیا کسی فن میں کسی کی تعریف کر دینا تعظیم ہے؟اگر آپ کہتے ہیں ہاں تو پھر اپنے غزالی زماں کی ہی خبرگیری کیجئے وہ لکھتے ہیں:

خوارج ومعتزلہ اور دیگر فرقہ باطلہ کے علمی وعملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے حضرات مذکورین سے ان کے علم وعمل کا پلہ کہیں بھاری تھا۔ ان کی مزعومہ خدمات دینی تدریس وتبلیغ اور تصنیف وتالیف کے مقابلے میں ابناء زمانہ کی خدمات اور کار گزاریاں ذرہ بے مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔

(الحق المبین صفحہ 37)

اسی طرح مولوی نصیر الدین سیالوی لکھتے ہیں:

شیعہ مسلک میں کوئی اہل علم کی کمی ہے مثلاً طوسی۔ باقر مجلسی ، نور اللہ شوستری سید مرتضی علم الھدی فتح اللہ کاشانی اور سینکڑوں بڑے بڑے اساطین ہیں اور ان میں کئی ایسے ہیں جنھوں نے اسی اسی جلدوں میں ایک ایک کتاب لکھی مثلاً باقر مجلسی۔

[عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۲۹۰]

حوالہ نمبر : 2 تصویر کا مسئلہ

اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ دست وگریباں میں تمہارے الزامی حوالے پیش کیے گئے تھے جن کا رد تم کرتے یہ نہیں کہ الزامی حوالوں کے جواب میں پھر سے الزامی گفتگو کی جاتی۔ آپ کی یہ بے سر وپا باتیں کسی صورت بھی اختری اصول سے پیش نہیں کی جاسکتیں چہ جائیکہ جواب کے لائق ہوں۔

حوالہ نمبر 3 پر ایک نظر

دیوبندی ترجمان لکھتے ہیں:۔

''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔''

(پانچ سو باادب سوالات صفحہ ۱۲۸)

مزید لکھتے ہیں:۔

''بلکہ حضور اقدس جناب محمد ﷺ''۔

(پانچ سو باادب سوالات صفحہ ۱۶۶)

تو دیکھئے یہاں مرتب نے نبی پاک ﷺ کے لیے ''جناب'' کا لفظ استعمال کیا، اب اس لفظ کے متعلق جناب محمود حسن گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں:۔

''جناب مخفف ہے جاہل نادان احمق بے وقوف کا، چاروں لفظوں کا پہلا حرف لے لیا۔ جاہل کا ج نادان کا ن احمق کا الف اور بے وقوف کا ب اس طرح کسی کو جناب کہہ دینا گویا اس کو جاہل نادان احمق اور بے وقوف کہہ دینا ہے۔''

(ملفوظات فقیہ الامت صفحہ ۵۵۵)

یعنی ''جناب'' کا لفظ مخفف ہے جاہل نادان احمق بے وقوف کا، تو جب یہی لفظ دیوبندی نے نبی پاک ﷺ کے لیے استعمال کیے تو معاذ اللہ! انہوں نے نبی پاک ﷺ کی توہین و گستاخی کی ہے کہ نہیں؟ اب جناب پہ کیا فتویٰ چسپاں ہونا چاہیے اس کا انتخاب ہم انہی پہ چھوڑتے ہیں۔

(دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص ۳۴۔۳۵)

الجواب:

یہ بھی جہالت کے نمونوں میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ مفتی محمود حسن صاحب نے جناب کا جو معنی بیان کیا ہے وہ صرف انگریزی خواں کے لیے تھا۔ نبی ﷺ کی ذات کے لیے

ہرگز نہ تھا۔

کسی لفظ کے استعمال میں شخصیت کے اعتبار سے زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے مگر یہ فرق رضاخانی کو ملحوظ نہیں اس لیے جوڑتوڑ کے یہ بے کار کھیل کھیل رہا ہے۔

رضاخانی مفتی لکھتے ہیں:

> لفظ مہتر ملتان اور ایران میں کلمہ تعظیم ہے شاہ چترال کو مہتر چترال کہا جاتا ہے مگر لکھنو میں مہتر بھنگی کو کہتے ہیں۔تو ملتان وایران میں یہ کلمہ تعظیم ہے مگر اہل لکھنو اگر نبی کو یہ لفظ کہیں تو کافر ہوں گے۔جیسے راعنا یہودی کی زبان میں گالی تھا مدینہ کی لغت میں گالی نہ تھا۔
>
> (مواعظ نعیمیہ)

پس ایک ہی لفظ کا استعمال جدا جدا ہے۔بعض اوقات جگہ کے اعتبار سے اس کے استعمال میں فرق آتا ہے اور شخصیت کو بھی دیکھ کر معنی بدل جاتے ہیں مثلا جناب کا وہ معنی صرف انگریزی خواں کے لیے تھا۔

مولوی عبدالرحیم سکندری لکھتے ہیں:

> اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ ایک لفظ جب مختلف ذوات (ہستیوں) کے لیے استعمال ہو تو ضروری نہیں کہ ہر جگہ اس کا معنی ایک ہی ہو۔بلکہ بعض دفعہ محل بدلنے سے معنی میں بھی فرق آجاتا ہے۔اور ایک ہی لفظ کے معنی نسبت بدل جانے سے بدل جاتے ہیں۔
>
> [الفتح المبین صفحہ ۱۰۳]

حوالہ نمبر 4 پر ایک نظر

رضاخانی لکھتا ہے کہ

معترض صاحب دلیل خاص کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

''کیا صحابہ نے جلوس نکالا۔''

(روئیداد مناظرہ کوہاٹ صفحہ ۵۲)

تو دیکھئے یہاں دیوبندی مولوی نے دلیل خاص کا مطالبہ کیا

،لیکن دیوبندی حضرات کے نزدیک ہی دلیل خاص یا خاص عمل صحابہ کا مطالبہ کرنا یہ قادیانیوں کا طریقہ ہے۔

امین صفدر صاحب فرماتے ہیں:۔

''مدعی سے خاص دلیل کا مطالبہ کرنا یہ خاص قرآن سے دکھاؤ یا ابوبکر عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی حدیث دکھاؤ یا خاص فلاں فلاں کتاب سے دکھاؤ۔ یہ محض دھوکہ اور فریب ہے۔ یہ خالص مرزا قادیانی کی سنت ہے۔''

)مجموعہ رسائل ج ۱ ص ۱۶۵)

پھر مولانا محمود صفدر اوکاڑوی کا حوالہ پیش کیا کہ یہ مطالبہ کرنا کے بخاری سے دکھاؤ، حدیث صحیح ہو، غیر مجروح ہو ایسا مطالبہ دھوکہ ہے۔

پھر کہا کہ ابو ایوب دھوکہ باز اور قادیانیوں کے طریقے پر عمل پیرا ہیں

(ملخصاً صفحہ ۳۶)

الجواب:

مناظرہ کوہاٹ میں تو عمومی بات ہے کہ صحابہ کرام نے جلوس نکالا۔ وہاں یہ تھوڑی مطالبہ کیا ہے کہ خاص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جلوس ثابت کرو یا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے یا کسی خاص صحابی کا نام لے کر!

مگر نہیں وہاں تو صحابہ کی جماعت کی عمومی بات ہوئی۔ اور دوسری جانب کے حوالے اس وقت کارآمد ہیں جب حضرت نے خاص دلیل کا مطالبہ کیا ہوتا لیکن ہمارے مخاطب

دوست تو ایسے کورے نکلے کہ انہیں یہ بات بھی سمجھ نہیں آئی۔

حوالہ نمبر 5 پر ایک نظر

دیوبندی مولوی ابوایوب لکھتے ہیں:۔

"نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔"

(ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس صفحہ ۳)

تو دیوبندی ابوایوب نے یہاں صرف صلوۃ لکھی، جبکہ دوست محمد قریشی دیوبندی لکھتے ہیں:۔

"درود کا لفظ ہماری زبان میں صلوہ وسلام کو جامع ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور ﷺ پر صلوۃ وسلام دونوں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔اور اس بناء پر شیعوں کا درود ناقص اور غیر تام رہے گا۔"

(اہلسنت پاکٹ بک صفحہ ۴۰۳)

تو دوست محمد دیوبندی کے مطابق مرتب نے صرف صلوۃ پڑھ کر شیعہ درود کی پیروی کی، جو ناقص اور غیر تام ہے۔

(صفحہ ۳۶۔۳۷)

الجواب:

بات یہ ہے کہ یہ کاتب کی غلطی ہے اور مناظر اہل سنت اس سے بری ہیں۔

دوم: اس میں بھی کوئی تضاد نہیں کیونکہ اصل اختلاف لفظ درود پر ہے۔ہم لفظ درود بولتے ہیں تو اس سے مراد صلوۃ وسلام دونوں ہوتے ہیں جبکہ شیعہ حضرات کے نزدیک درود لفظ صلوۃ کو چاہتا ہے۔

پھر مناظر اہل سنت نے آپ کے پیش کردہ حوالہ میں یہ کہاں لکھا ہے کہ ہمارے ہاں درود صرف صلوۃ ہے؟

سوم: مولانا دوست محمد قریشی علیہ الرحمہ نے کوئی فتوی تو لگایا ہی نہیں بلکہ آگے وہ خود لکھتے ہیں

کہ یہ اختلاف راجع و مرجوع کا ہے ہمارا مسلک راجع کا ہے اور شیعہ کا مرجوع ہوا۔مرجوع اقوال کتابوں میں آہی جاتے ہیں اس میں ایسی قباحت کیا ہے؟ مرجوع اقوال کی بنیاد پر تنقید کا کیا مطلب؟

رضاخانی گھر کی حالت:

آپ کے گھر میں مکمل درود کی جگہ صرف ص لکھ دینے پر فتوے ہیں جبکہ آپ کے لوگوں نے اسے لکھا بھی ہے۔

کوکب اوکاڑوی بریلوی لکھتا ہے:

یہ شانِ مصطفویؐ سے پوری طرح واقف ہے اللہ کے پیارے رسولؐ۔

(سفیدوسیاہ)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

کہ جس نبیؐ کے

(سفیدوسیاہ)

جبکہ مولوی ابوکلیم صدیق فانی لکھتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے اسم گرامی یا آپ کی صفت کے ساتھ پورا صلوہ وسلام لکھنا واجب ہے صلعم یا ص لکھنا مکروہ تحریمی ہے۔بعض فقہا نے اس کو کفر کہا ہے۔

(آئینہ اہل سنت صفحہ 464)

تبصرہ جب کسی پہ کیا کیجیے
آئینہ سامنے رکھ لیا کیجیے

رضاخانی کے مزید دھوکے

رضاخانی نے صفحہ 32 پرعنوان قائم کیادیوبندیت ابوایوب دیوبندی کی زد میں ۔ اس کے تحت بزعم خویش جوڑتوڑ کا کھیل کھیل کر اپنا الو سیدھا کرنے کی کوشش کی ہے ۔مگر یہ سب اس کے دھوکے ہیں اس کے دھوکوں کو ہم طشت از بام کیے دیتے ہیں ۔

دھوکہ نمبر 1

جناب قاری طیب دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''حضرت آدم علیہ السلام کے ذہن میں شیطان نے اول وسوسہ ڈالا۔''

(خطبات حکیم الاسلام ج ۷ صفحہ ۶۴)

قاری طیب دیوبندی کے مطابق شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کے ذہن میں وسوسہ ڈالا،اب اس قسم کی عبارت کو جناب مرتب صاحب گستاخی وکفر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''یعنی نعیمی صاحب کا عقیدہ ہے کہ انبیاء بھی شیطان سے محفوظ نہیں،انبیاء بھی شیطان کی زد میں ہیں ۔بریلوی حضرات یہ بتادیں کہ نعیمی صاحب کا یہ عقیدہ کیا کفر نہیں؟ کیا نعیمی صاحب پہ گستاخ رسول ہونے کا فتویٰ نہیں لگنا چاہیے؟

(پانچ سوادب سوالات صفحہ ۱۴۰)

تو جناب معترض صاحب کے فتوے سے معلوم ہوا کہ دیوبندی قاری طیب گستاخ رسول ہیں،کافر ہیں۔

(صفحہ ۳۷۔۳۸)

الجواب:

عجیب دھوکہ دیا ہے۔مناظر اہل سنت تو یہ سوال کر رہے ہیں کہ تم جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر تکفیر کی تلوار چلا دیتے ہو کیا اس مسئلہ پر بھی اپنے مولوی کو گستاخ کہو گے؟ مگر رضا خانی نے اسے مناظر اہل سنت کا موقف بنا کر پیش کر دیا یہ نہ سوچا کہ کتاب کا نام ہی پڑھ لیتا۔

رضاخانی شروع سے ہی تکفیر میں جلد باز ہیں

مشہور مؤرخ سید عبدالحی صاحب نزہۃ الخواطر میں لکھتے ہیں:

مسارعاً فی التکفیر قد حمل لواء التکفیر و التفریق فی الدیار الھندیہ فی العصر الاخیر۔

(بحوالہ فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں صفحہ 44)

:2المیزان کے احمد رضا نمبر میں ہے:

عام طور پر امام احمد رضا کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مکفر المسلمین تھے۔بریلی میں انہوں نے کفر ساز مشین نصب کر رکھی تھی۔

(المیزان کا احمد رضا نمبر صفحہ 29)

مولوی ابوکلیم صدیق فانی لکھتے ہیں:

آخر عام لوگوں میں شہرت ہوئی اس کی کوئی بنیاد ضرور ہے۔

(انوار احناف صفحہ 63)

پس احمد رضا مکفر المسلمین تھا۔جب وہ اس قدر ماسٹر تھا تو بعد کے چیلے کسی صورت کم کیسے رہ سکتے ہیں؟

مولوی اشرف سیالوی اپنے مولویوں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

علماء اہل سنت کو چاہئے کہ تکفیر اہل سنت کے بجائے تکثیر اہل سنت پر زور دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی تحریر و تکفیر سے اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو جائے۔

(حجت الاسلام صفحہ 199)

تمہارے گھر کا تو یہ حال ہے کہ فٹ سے فتویٰ لگا دیتے ہیں تو مناظر اہل سنت کے عبارت پیش کر کے سوال کیا کہ اس پر تمہارا کیا فتوی ہے تو اس کو ہی غلط رنگ میں پیش کر دیا ۔ یہ تمہارا عظیم فراڈ ہے ۔

دھوکہ نمبر 2

یہی قاری طیب دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''ایک لغزش حضرت آدم علیہ السلام سے سرزد ہوئی ۔

(خطبات حکیم الاسلام ج ۷ صفحہ ۶۴)

اور ایک لغزش سرزد ہوئی (ایضا)''جھوٹ بھی بولا اور دھوکہ بھی دیا

[شیطان نے حضرت آدمؑ کو]

(خطبات حکیم الاسلام ج ۷ صفحہ ۶۵)'

'ادھر تو ابلیس نے دھوکہ دیا۔''

(خطبات حکیم الاسلام ج ۷ صفحہ ۶۶)''

اور آدم کی لغزش کا منشاء حرص تھا۔''

(خطبات حکیم الاسلام ج ۷ صفحہ ۶۷)

اب اس قسم کی عبارات پر مرتب صاحب برہم ہوتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''کیا یہ سارے عقیدے ایک جید نبی کے بارے میں رکھنا کفر نہیں؟ کیا یہ حضرت آدمؑ کی شان میں گستاخی نہیں؟

(پانچ سو باادب سوالات ۱۳۶)

جناب معترض صاحب جب یہ کفر و گستاخی ہے تو آپ کے فتوے سے خود آپ کے دار العلوم دیوبندی کے اکابر قاری طیب گستاخ و کافر ٹھہرے ۔

(ص ۳۸)

الجواب:

یہاں بھی سوال کیا جا رہا ہے اپنا موقف بیان نہیں کیا جا رہا جیسا کہ رضا خانی نے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے

مناظر اہل سنت لکھتے ہیں:

اب بریلوی حضرات یہ بتا دیں کہ کیا یہ سارے عقیدے ایک جید نبی کے بارے میں رکھنا کفر نہیں؟ کیا یہ حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں گستاخی نہیں؟ بریلوی علماء جو گستاخ رسول اور کفر کا فتوی علماء دیوبند پر لگاتے ہیں کیا وہی فتوی احمد یار نعیمی پر نہیں لگتا؟ نیز یہ بھی بتا دیں کہ اگر یہی باتیں کوئی شخص احمد رضا کے بارے میں کہے تو اس شخص کے ایمان کے بارے میں بریلویوں کا کیا فتوی ہوگا؟

(پانچ سو باادب سوالات صفحہ 137)

تو بات کھل کر سامنے آ گئی حضرت نے اپنا موقف نہیں بتلایا بلکہ رضا خانیوں سے سوال کیا ہے۔

دھوکہ نمبر 3

دیوبندی مرتب صاحب سبع سنابل کی ایک عبارت کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''جب مندرجہ بالا گستاخانہ عبارت۔''

(دست وگریبان ج ا ص ۱۱۷)

یعنی جناب کے نزدیک سبع سنابل میں گستاخی ہے، پھر خود لکھتے ہیں کہ

''اس کتاب پہ مقدمہ ڈاکٹر ایوب قادری کا ہے۔''

(ایضا)

تو جناب کے فتوے سے ایوب قادری دیوبندی گستاخانہ عبارت کی تائید
کر کے گستاخ ٹھہرے ۔اور یہ بات یاد رہے کہ جناب ایوب قادری بھی
دیوبندی عقیدے کے آدمی تھے اس پہ تفصیل آگے آتی ہے ۔
(ص ۳۹)

الجواب:

یہ بات کسی صورت ماننے والی نہیں کہ پروفیسر ایوب دیوبندی تھے ۔جبکہ تمہاری کتب تمہارے خلاف چغلی کھا رہی ہوں ۔

بریلویوں نے اقرار کیا ہے کہ پروفیسر ایوب قادری صاحب مرحوم ہمارے آدمی ہیں ۔چنانچہ پیرزادہ اقبال احمد اقبال جو بریلوی کے جید عالم ہیں وہ کہتے ہیں سید شرافت نوشاہی (مؤلف شریف التواریخ) محمد عالم مختار حق (دانشور) سید بشیر حسین طاہری مرحوم، مولانا غلام دستگیر نامی مرحوم، پروفیسر محمد اقبال مجددی، پروفیسر محمد اسلم (شعبہ تاریخ) پروفیسر محمد ایوب قادری کراچی غرضیکہ ہزاروں اہل علم و دانش حکیم محمد موسی امرتسری کی مجلس سے اپنے بنے ۔

(مجالس علماء ص 449)

<u>پروفیسر ایوب یوم رضا بھی منا چکا تھا بلکہ اگلے سال بھی انہیں کوششوں میں تھا کہ ایکسیڈینٹ میں جان بحق ہو گیا ۔</u>

(تذکرہ اکابر اہل سنت صفحہ 521 ۔از شرف قادری)

تو یہ بریلوی ہے ہمارے کھاتے ہیں مت ڈالو ۔دھوکہ نہ دو ۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر پروفیسر محمد ایوب قادری بریلوی نہیں کیونکہ اس نے اکابر دیوبند کی تعریف کی ہے ۔تو اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ اگر یہی بات دیوبندی سنی ہونے کی دلیل ہے تو پھر پیر مہر علی شاہ، مفتی مظہر اللہ شاہ، پیر جماعت علی شاہ، پیر سیف الرحمن،

پیرارچی، خواجہ قمر الدین سیالوی اور سینکڑوں تمہارے اکابرین دیوبندی ہوں گے بریلوی نہیں ہوں گے۔ اگر اس پر کسی کو حوالے مطلوب ہوں تو ہم پیش کر دیں گے۔

دھوکہ نمبر: 4

دیوبندی مہر محمد صاحب لکھتے ہیں:۔

''اہلِ سنّت صحیح ترین تفسیر اس آیت کی یہی کرتے ہیں کہ تمنیٰ کا معنی قرآن پڑھنا ہے۔ کیونکہ لفظ احکام آیات اس کا قرینہ ہے۔ تو مطلب یہ ہے کہ جب بھی کوئی پیغمبر تلاوت آیات کرتا ہے شیطان ان کے ہم آواز ہو کر اپنی بات ملاتا ہے۔''

(ہم سنی کیوں ہیں ص ۳۰)

اب اس قسم کی عبارت کے متعلق ابوایوب دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''شان رسالت میں کی گئی اس گستاخی۔''

(دست وگریبان ج ا ص ۱۸۵)

تو جناب مرتب صاحب کے قلم شعلہ بار کے مطابق دیوبندی مہر محمد بھی گستاخ و کافر ٹھہرے۔

(ص ۳۸۔۳۹)

الجواب:

یہاں بھی دھوکہ دیا۔ ہم آواز سے مراد ہم قافیہ ہو کر پڑھنا ہے۔ مثلاً ایمان اور قران ہم قافیہ ہیں۔ حضرت مولانا مہر محمد صاحب نے صفحہ 30 پر آیت پیش کی

افرءیتم اللات و العزی و مناة الثالثة الآخری

پیش کی تو شیطان نے ان بتوں کی تعظیم میں یہ کلمات پڑھے

تلک الگرانیق العلی و انما شفاعتگن لترتجی

پس شیطان کے ہم آواز ہو کر بات ملانے کا وہ مطلب تو بنتا ہی نہیں جو رضا خانی نے لیا بلکہ وہ ہم قافیہ ہو کر کلام بول گیا۔

باقی اسے مشابہ آواز بھی نہیں کہا جا سکتا۔ اس کی مثال یوں سمجھیے جیسے آج کل نعت خواں گانے کی طرز پہ نعتیں پڑھ جاتے ہیں اور سامعین اکثر اس بات کو محسوس کر لیتے ہیں۔

تو یہ بھی جناب کا ایک دھوکہ تھا۔ جو سرِ عام ننگا ہو گیا۔

دھوکہ نمبر :5

دیوبندی مفتی محمد خبیب صاحب لکھتے ہیں کہ

''حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے استاد مولانا عبد العلی رحمۃ اللہ علیہ کے انگرکھے کے دامن کو اپنی آنکھوں سے لگاتے اور فرماتے تھے کہ مجھے اس میں سے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو آتی ہے۔''

(عشق رسول اور علمائے صفحہ ۱۳۷)

جبکہ ابوایوب صاحب لکھتے ہیں:۔

''کیا خان صاحب نے اپنے پیر بھائی کی خوشبو کو جناب رسول ﷺ کے روضہ مطہرہ کی خوشبو کے برابر تسلیم کر کے جناب رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی وگستاخی نہیں کی؟''

(پانچ سو باادب سوالات صفحہ ۱۲۸)

تو دیوبندی ترجمان صاحب کے اس فتوے سے مذکورہ دیوبندی بھی بے ادب وگستاخ ٹھہرے۔

(ص ۴۰)

الجواب:

یہاں پر بھی مناظر اہل سنت نے تم لوگوں سے سوال کیا ہے مگر یہاں بھی وہی دھوکہ دہی تم نے دکھانے کی کوشش کی ہے۔خواہ مخواہ بات کو غلط انداز میں پیش کر جانا خود تمہارے نزدیک بھی درست نہیں موصوف صاحب خود لکھتے ہیں

لیکن بد بخت وہابی دیوبندی حضرات خواہ مخواہ اسکو غلط انداز میں پیش
کرنے کی ناکام کوشش کر کے اپنی دنیاو آخرت خراب کرتے ہیں۔
(رد اعتراضات الخبث ص319)

تو جن کی اپنی دنیاو آخرت خراب ہے وہ دست وگریبان کا جواب لکھنے بیٹھ گئے ہیں۔
ہم پھر بھی یہ عرض کریں گے کہ تمہارے نزدیک یہ گستاخی ہے۔حضرت مناظر اہل سنت نے ملفوظات کو پیش کیا ہے۔جس حوالے کو پیش کیا اسکو دعوت اسلامی کے 2009 کے ایڈیشن میں نکال دیا گیا۔اس سے تمہارے اپنوں کے نزدیک گستاخی لازم آتی ہے۔
عبارات تبدیل کرنا گستاخی پر دلالت کرتا ہے دیکھیے اپنے گھر کی کتب سے

: 1 محاسبہ دیوبندیت جلد 2 صفحہ 360۔429۔541
: 2 عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ جلد 1 صفحہ 97
: 3 علمی محاسبہ صفحہ 70
: 4 ختم نبوت اور تحذیر الناس صفحہ 26

تو ثابت ہوا کہ یہ تمہارے اپنوں کے نزدیک گستاخی تھی۔
ہمارے حوالے سے یہی بات ہے کہ قادری صاحب کا اپنا موقف ہی نہیں تو تضاد کی بات پیدا ہی نہیں ہوتی۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں

دست وگریبان پر چنداوراعتراضات کے جوابات

پہلااعتراض:

دست و گریبان مجموعہ تضاد ہے اور سرفراز صفدر نے لکھا کہ تضادات کا جواب نہیں ہوتا۔ (ص ۴۱ ملخصا)

الجواب :

بالکل درست کہا شیخ سرفراز خان صفدر علیہ الرحمہ نے کہ تضادات کا جواب نہیں ہوتا مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ تضادات کن کے ہیں؟ عوام کو بتاؤ نا کہ اس میں تضادات تو ہیں مگر ہمارے نہیں تمہارے تضادات کو بیان کیا گیا ہے۔

دھوکہ نہ دو بلکہ اپنے تضادات پہ دیوبندیت کی چادر اوڑھنے سے گلو خلاصی نہیں ہو سکتی ان شاء اللہ

دوسرااعتراض:

دست وگریبان میں غیر بریلویوں کے حوالہ جات ہیں۔

(ملخصا صفحہ ۴۱)

الجواب:

فقط کہہ دینا کافی نہیں۔تمہارے نزدیک جو بریلوی نہیں ان کی فہرست مرتب کر دیتے ہم بھی تو دیکھتے کتنوں کو بریلویت سے خارج کرتے ہو۔نیز جن کو بریلوی نہیں مانتے ان کا شرعی حکم بھی واضح کر دیتے۔

تیسرااعتراض:

اشرف سیالوی کی طرف عبارت منسوب کی ہے اور حوالہ دیا ہدیۃ المتذبذب الحیر ان

کا (ملخصاص ۴۱)

الجواب:

حضرت قادری صاحب نے ہر گز عبارت منسوب نہیں کی ۔انہوں نے "نبوت مصطفی ہر آن ہر لحظہ" جلد 1 صفحہ 62 سے عبارت نقل کی لیکن کتابت کی غلطی سے حوالہ ہدیۃ المتذ بذب الحیر ان کا دیا گیا۔اس سے مناظر اہل سنت بالکل بری ہیں ۔

ایک دلیل:

اگر مناظر اہل سنت نے عبارت منسوب ہی کرنی ہوتی تو دوسری جگہ درست حوالہ نہ دیتے ۔مناظر اہل سنت نے دست وگریبان جلد 3 ص 299 پر وہی عبارت نقل کی اور حوالہ درست دیا۔

علماء دیوبند پر چند الزامات کی حقیقت

امین صفدر دیوبندی کہتا ہے کہ

''قرآن پاک میں یہ ہے کہ ابو جہ کی پارٹی بتوں والی آیتیں نبیوں کے بارے میں پڑھا کرتی تھی۔قرآن پاک نے ان کو بل قوم خصمون کہا ہے۔''

(فتوحات صفدر ج ۳ صفحہ ۴۰۷)

یہ مذکورہ الفاظ قرآن پاک میں ہر گز نہیں ہیں بلکہ یہ دیوبندی مولوی کا قرآن پر بہتان ہے۔

اسی طرح قاری طیب دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''صحیح بخاری میں کہ ایک آواز بھی غیب سے ظاہر ہوگی کہ ھذا خلیفۃ اللہ المھدی۔''

(خطبات حکیم السلام ج ۷ صفحہ ۲۹۵)
(ص ۴۲)

الجواب:

یہ اعتراض موصوف نے زبیر علی زئی صاحب کی کتاب آل دیوبند کے تین سو جھوٹ نامی کتاب سے چوری کیئے ہیں ۔یہی اعتراض مولانا اوکاڑوی علیہ الرحمہ پر علی زئی نے صفحہ 107 پر کیا قاری طیب علیہ الرحمہ پر اعتراض صفحہ 39۔ 40 پر کیا ہے۔

جناب کی دوسری کتاب پر مقدمہ لکھنے والے میثم بریلوی نام نہاد قادری صاحب لکھتے ہیں:

میثم قادری مولانا الیاس گھمن صاحب کی کتاب کے جواب میں کلمہ حق میں مضمون تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں
کتاب کا مؤلف دیوبندیوں کا نام نہاد متکلم مولوی الیاس گھمن دیوبندی ہے یہ کتاب اس موضوع پر کوئی نیا اضافہ نہیں کیونکہ یہ کتاب مطالعہ بریلویت وغیرہ سے سرقہ (چوری) کر کے لکھی ہے
آگے لکھتے ہیں
مولوی الیاس دیوبندی پرانا چور ہے
کچھ آگے فرقہ اہل حدیث پر متکلم اسلام مدظلہ العالیہ کی کتاب کے متعلق لکھتے ہیں
یہ کتاب بھی مختلف کتب سے سرقہ (چوری) کر کے لکھی گئی ہے۔

(کلمہ حق شمارہ 8 صفحہ 2

رضا خانی نے بھی غیر مقلد کی کتاب سے سرقہ کر کے اپنے چور ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا ہے۔

مولانا اوکاڑوی علیہ الرحمہ پر اعتراض کا جواب:

قارئین مولوی احمد رضا خان کی احکام شریعت کی عبارت کہ داڑھی منڈھے پر قران میں لعنت ہے (ملخصا) کے جواب میں مولوی ابوکلیم صدیق فانی امام احمد ابن حنبل کا حوالہ دیتے ہیں:

دیکھئے قران حکیم میں صراحۃ یزید پر لعنت کا حکم نہیں ہے مگر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے قران کی دو آیات اس پر منطبق کر کے اس کے عموم سے یزید کو مورد لعنت قرار دیا ہے۔ اسی طرح مندرجہ ذیل آیات قرانی اور احدیث کے عموم سے اما احمد رضا بریلوی کے فتوی کی تائید وتوثیق ہوتی ہے۔

(آئینہ اہل سنت صفحہ 241)

اب عرض یہ ہے کہ حضرت اکاڑوی علیہ الرحمہ نے جو استدلال کیا اس کی توثیق وتائید بھی تفسیر سے ہوتی ہے مثلاً تفسیر درمنثور وغیرہ سے۔

پس ان پر اعتراض تو ابوکلیم صدیق فانی کے لحاظ سے بنتا ہی نہیں ہے۔ البتہ اعتراض کرتے کرتے جناب چور بھی ثابت ہوئے۔

قاری طیب علیہ الرحمہ پر اعتراض کا جواب:

اس حوالے سے پہلے تو یہ تمہارا دجل ہے کہ تم نے یہ کہا کہ قاری طیب صاحب لکھتے ہیں حالانکہ یہ ان کی اپنی تحریر ہی نہیں یہ مرتب ہوئے ممکن ہے مرتب سے غلطی ہوئی ہو۔

اس حوالے سے بات یہ ہے کہ قاری طیب صاحب کے خطبات کو بعد میں جمع کیا گیا ہے اور اس لیے خطبات میں غلطی کا امکان ہوسکتا ہے جو کے عقل سے بعید نہیں۔ پس خطبات پر اعتراض کرنا مناسب ہی نہیں ہے رضاخانی اصول پر۔ نیز یہ ہمارے حضرات کی دیانت

داری ہے کہ انہوں نے معلوم ہونے پر حاشیہ میں تصحیح کر دی ۔مگر جناب اعتراض سرقہ کر کے چور ضرور ثابت ہوتے ہین ۔فانی صاحب لکھتے ہیں :

علماء سے سہو ہو جانا ناممکن نہیں مگر اس بنیاد پر ان پر طعن کرنا بدبختی ہے

(آئینہ اہل سنت)

مزید علماء پر اعتراض :

ضیاالرحمن دیوبندی کہتا ہے کہ

حضور علیہ السلام کی ایک حدیث ہے اور یہ حدیث مسلم شریف میں ہے

......حدیث کیا ہے؟ الانبیا احیاء فی قبورھم یصلون......۔"

[یادگار خطبات صفحہ ۲۵۲]

جبکہ یہ حدیث صحیح مسلم میں موجود نہیں ۔اسی طرح ابو بلال جھنگوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''نبی کریم علیہ السلام تو ننگے سر آدمی کے سلام کا جواب تک نہیں ۔
(مشکوۃ)۔"

(تحفہ اہلِ حدیث ج ا صفحہ ۱۳)

(ص ۴۲)

مولانا فاروقی علیہ الرحمہ پر اعتراض کا جواب :

اول تو بالفرض جناب کے حوالے پر اعتماد کر لیا جائے تو پھر وہی بات کہ یہ خطبات ہیں جو بعد میں جمع ہوئے ۔

دوم : مذکورہ صفحہ پر ہمیں تو وہ الفاظ نہیں ملے جو جناب نے لکھے ہیں مذکورہ صفحے پر ہمارے پاس تو یہ لکھا ہوا ہے ۔" دوسری نبی ﷺ کی حدیث آپ کو سنائی ہے الانبیا احیاء فی

قبورھم یصلون ۔۔۔تمام نبی قبروں میں زندہ ہیں ۔

(یادگار خطبات صفحہ 252)

اب ہم اسے آپ کا جھوٹ کہیں یا نہیں؟

مولانا محمدی علیہ الرحمہ پر اعتراض کا جواب:

مذکورہ اعتراض بھی جناب نے علی زئی کی کتاب آل دیوبند کے 300 جھوٹ صفحہ 91 سے چوری کیا ہے۔

مشکوۃ کتاب اللباس میں ترمذی اور ابو داؤد کے حوالے سے یہ روایت ہے کہ

مر رجل وعلیه ثوبان احمران فسلم علی النبی ﷺ فلم یرد علیه

یعنی ایک آدمی گزرا اور اس کے سر کے اوپر دو سرخ رنگ کے کپڑے تھے ۔اس نے آنحضرت کو ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اسکے سلام کا جواب نہ دیا۔

(مشکوۃ صفحہ 1247 جلد 2)

مولانا محمدی علیہ الرحمہ کا استدلال اس روایت سے تھا۔چونکہ عرف میں دو کپڑوں سے مراد قمیض اور شلوار یا قمیص اور تہبند ہوتے ہیں سو لامحالہ اس شخص کا سر ننگا ہوگا اور آپ علیہ السلام نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

باقی آئینہ اہل سنت کے حوالے سے یہاں وہی جواب ہے جو پہلے گزرے ایک اعتراض میں ہم نے نقل کیا ہے۔

مزید علماء پر چند اعتراض:

دیوبندی نام نہاد مناظر امین صفدر لکھتا ہے:۔

”آپ نماز پڑھاتے رہے اور کتیا سامنے کھیلتی رہی اور ساتھ گدھی بھی

تھی ،دونوں کی شرمگاہوں پر بھی نظر پڑتی رہی۔''

(غیر مقلدین کی غیر مستند نماز صفحہ ۴۳)

یہ بھی مولوی امین کا حدیث پر جھوٹ ہے ایسی کوئی حدیث موجود نہیں ۔علماء دیوبند کے امام رشید احمد گنگوہی کہتا ہے: ۔''حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو بھائی کہو۔''

(فتاوی رشیدیہ ج ا صفحہ ۱۳)

یہ بھی صریح جھوٹ ہے کیونکہ کسی ایک حدیث میں نبی پاک ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھ کو اپنا بھائی کہو،اگر کسی دیوبندی میں ہمت ہے تو ہمیں اس حدیث کے اصل ماخذ تک پہنچائے۔

یہی دیوبندی امام گنگوہی صاحب فرماتے ہیں: ۔

''ایک حدیث موقوف صحیح مسلم میں مروی ہے کہ قرأت فاتحہ ہر رکعت میں ضروری ہے الا ام یکون وراء الامام۔''

(تذکرۃ الرشید ج صفحہ ۱۳۶)

جبکہ صحیح مسلم میں یہ حدیث قطعا موجود نہیں

(ص ۴۳)

حضرت اوکاڑوی پر اعتراض کا جواب:

یہ اعتراض بھی علی زئی کی کتاب سے ہی چرایا گیا ہے ۔حیرت ہے جب یہ غیر مقلدین نے اعتراض کیا اور اسے یہ اعتراض بھی مل گیا تو ہمارا اس پر جو جواب دیا گیا وہ اس کی نظر سے کیسے پوشیدہ رہا۔جو جواب ہم نے دئے یا تو ان کی ان پر نظر نہیں یا اگلے نوالے چبا رہا ہے بقول ابوعبداللہ نقشبندی کے۔

دوم : یہ کاتب کی غلطی ہے جس کے متعلق خود حضرت اوکاڑوی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ میں نے کاتب کو کہا بھی کہ وہ فلاں حدیث حذف کر دو مگر اس نے عمل نہ کیا پھر کتاب دوسرے ناشر کو دے دی گئی۔

(ملخصا تجلیات صفدر)

حضرت گنگوہی علیہ الرحمہ پر اعتراض کا جواب:

موصوف نے جو پہلا حوالہ دیا ہے وہ ہمیں نہیں مل سکا۔

جناب کا دوسرا اعتراض تذکرۃ الرشید پر ہے ہمیں یہ حوالہ بھی دونوں جلدوں میں نہیں مل سکا۔ اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ عبارت ہے

تو عرض یہ ہے کہ حضرت نے ایک حدیث سے استدلال کیا ہے اور روایت بالمعنی کی ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال امام کے ساتھ قراۃ کے بارے میں ہوا تو فرمایا امام کے ساتھ کوئی قراۃ نہیں ہے۔

اخبرہ انہ سال زید بن ثابت عن القراۃ مع الامام فقال لا قرءاۃ مع الامام فی شئی

(صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 215)

حضرت گنگوہی نے روایت بالمعنی کی ہے یہ جائز ہے بلکہ ہم کہیں تو بات یہ ہے کہ رضا خانیوں کے ہاں تو قرآن میں بھی روایت بالمعنی جائز ہے۔

فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

مولانا قدس سرہ کا مقصد قران سے استدلال ہے نہ کہ آیت بعینہ اور اسے روایت بالمعنی کہتے ہیں۔ اور یہ جائز ہے۔

(صدائے نوی شرح اردو مثنوی معنوی صفحہ 515)

تو رضا خانی نے جو حضرت اوکاڑوی اور مولانا محمدی کے علاوہ حضرت گنگوہی علیہ الرحمہ

پر اعتراض کی ٹھان لی ہے اس حوالے کو پڑھ کر عقل کے ناخن لینے چاہیں۔

ایک پرانا اعتراض

جناب نے صفحہ ۴۴ تا ۴۹ ہماری کتب سے حوالے دیے ہیں کہ ہم نے تحفۃ المقلّدین اور ہدیۃ البریہ وغیرہ کے حوالے دیے ہیں جبکہ یہ کہتا ہے کہ یہ کتابیں دیوبندیوں نے گھڑ کے رضاخانیوں کے ذمے لگائی ہیں۔

الجواب:

یہ بات ہر چھوٹا بڑا بریلوی رضاخانی ضرور دہراتا ہے اور اس اعتراض کی ایک صد ایک دانوں والی تسبیح دھراتا ہے۔ اور حضرت مدنی علیہ الرحمہ پر بلاتحقیق یہ الزام دھر دیتا ہے کہ انہوں نے کتابیں گھڑی ہیں۔ مگر یہ بات صرف الزام ہی ہے اور اس میں کوئی حقیقت نہیں رد شہاب ثاقب کا دیباچہ لکھنے والا بھی اس کو الزام کے درجے میں رکھتا ہے۔ اور اہل عقل اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ الزام اور حقیقت میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ پھر جب دیباچہ والا خود اس کو الزام مانتا ہے تو پھر کس منہ سے اعتراض کرتا ہے؟

خود لکھتا ہے کہ

> مندرجہ بالا اقتباس سے یہ بات واضح ہوئی کہ مولوی عامر عثمانی کو بھی اپنے استاد مولوی حسین احمد ٹانڈوی کو جھوٹ اور بہتان طرازی کے الزام سے بچانے کے لیے کوئی تحقیقی ومعقولی جواب نہ ملا۔
>
> (صفحہ ۱۰ (ز) رد شہاب ثاقب)

جب خود مان رہا ہے کہ یہ الزام ہے پھر کس منہ سے اعتراض کرتا ہے۔ نمبر دو بات یہ ہے کہ دیگر رضاخانی ذریت کے اصولوں سے بھی یہ الزام ہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مدنی علیہ الرحمہ نے معاذ اللہ جھوٹی کتابیں گھڑ کے تمہارے ذمے لگائی ہیں۔

رضاخانی اصول ملاحظہ ہو۔

مولوی عبدالرحیم سکندری لکھتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ ناقل جب کوئی واقعہ نقل کرتا ہے تو اس کی ذمہ داری صرف اتنی ہوتی ہے کہ نقل بمطابق اصل کر دے اور بس۔ اسکی ذمہ داری اصل ماخذ کی ہے ناقل کی نہیں۔

(سیف سکندری صفحہ ۹۵)

اور مولوی صدیق فانی لکھتا ہے

علم مناظرہ کا قاعدہ ہے کہ نقل کرنے والا کسی بات کا ذمہ دار نہیں اس سے صرف اس بات کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے کہ اس کا حوالہ اور ثبوت کیا ہے۔

(آئینہ اہل سنت صفحہ ۱۵۰)

تو ان حوالہ جات سے یہ بات تو واضح ہوگئی کہ رضاخانی حضرات کو یہ اصول تو مسلم ہے کہ ناقل کا کام صرف نقل کرنا ہوتا ہے اور جواب دہ وہ نہیں بلکہ اصل ماخذ والا ہوگا۔ اور ساری ذمہ داری اصل ماخذ پر عائد ہوتی ہے۔

اب ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ کتنے بے شرم و بے حیا ہیں کہ رضاخانی کیسے انصاف کا خون کرتے ہیں۔ کہ سید حسین احمد مدنی علیہ الرحمہ کو بے نقط سنا رہے ہیں مگر یہ جانتے نہیں کہ حضرت نے یہ خود سے بات نہیں کہی بلکہ حضرت نے یہ سیف النقی نامی کتاب سے نقل کی ہے حضرت شیخ العرب والعجم صرف اس بات کے ناقل ہیں۔ اور ناقل کے ذمے صرف نقل کرنا ہوتا ہے اصل ذمہ دار ماخذ ہوتا ہے۔ اور سیف النقی ہمارے پاس موجود ہے جسکو مولانا نقی صاحب اجمیری نے تالیف فرمایا

(ٹائٹل)

تو جب رضاخانی اصول سے حضرت مدنی علیہ الرحمہ بری ہو گئے تو رضاخانیوں کا یہ کہنا کہ حضرت مدنی علیہ الرحمہ کے کتابیں اور مطابع گھڑے ہیں یہ بات عقل و دانش والوں

کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی اس کو خود تم عملاً مان چکے ہو کہ یہ تمہارا حضرت مدنی علیہ الرحمہ پر الزام ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ہمارے باقی حوالے جتنے بھی دیے سب بے سود ہیں کیونکہ ان لوگوں نے بھی صرف نقل سے کام لیا ہے اور ناقل کے بارے میں ہم رضاخانیوں کا اصول لکھ آئے ہیں۔

اعتراض:

اسی طرح مولوی سرفراز دیوبندی نے امام سیوطی کی طرف تیسر المقال نامی کتاب منسوب کی ہے (راہ سنت صفحہ ۲۳۸) حالانکہ ان کی ایسی کوئی کتاب ہی نہیں ہے۔

(ص ۵۰)

امام اہل سنت علیہ الرحمہ پر اعتراض کا جواب:

کتنا بڑا دھوکے باز ہے یہ رضاخانی! کیسے یہ تاثر دے رہا کہ امام اہل سنت علیہ الرحمہ نے کتاب منسوب کر دی۔

اول تو جناب نے کتاب کا صفحہ نمبر ہی غلط دیا ہے۔

دوم: جہاں اس نے یہ عبارت پڑھ لی جس سے حوالے سے اس نے الزام لگایا ہے کہ امام اہل سنت نے کتاب منسوب کی ہے تو مکمل پڑھ لیتے۔ مگر نہیں اگر جناب ایسا کرتے تو اعتراض ہی رفع ہو جاتا۔

امام اہل سنت نے جو عبارت لکھی ہے تیسیر المقال کتاب کی تو انہوں نے اپنی طرف سے تو حوالہ نہیں دیا۔ حضرت علیہ الرحمہ نے وہ عبارت حماد الدین کے حوالے سے لکھی ہے۔ پس حضرت صرف ناقل ہیں اور ناقل کے متعلق یہ پہلے ہی حوالے پیش ہو چکے ہیں کہ ان پر کوئی شرعی حکم نہیں لگتا۔ پس امام اہل سنت بری ہیں۔ لیکن ضا خانی سے بڑا دجال کوئی

نہیں کیونکہ اس نے باور یہ کرایا کہ حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے جیسے یہ اپنی طرف سے لکھ دیا ہو۔

اعتراض:

نور الحسن صاحب دیوبندی نے اپنی کتاب توحید وشرک کی حقیقت مفتی مجاہد صاحب نے ہدیہ بریلویت اور سعید احمد قادری صاحب نے البلاغ المبین کو شاہ ولی اللہ کی کتاب لکھا ہے جبکہ سید سلیمان ندوی ان کی تصنیف نہیں مانتے تو یہ کتاب شاہ صاحب کی طرف منسوب کی گئی ہے۔

(ص ۵۰)

الجواب :

وہ کتاب حضرت علیہ الرحمہ ہی کی ہے۔ باقی سید سلیمان ندوی اس کتاب کو حضرت شاہ صاحب کی تصنیف نہیں مانتے جیسے رضا خانی صاحب نہیں مانتے مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور رضاخانی اصول کے مطابق معلومات کا مختلف ہونا مضر نہیں۔

خود رضاخانی علماء بھی اس کتاب کو شاہ صاحب کی تصنیف ہی مانتے ہیں۔

:1 مولوی رمضان قادری لکھتے ہیں:

نیز اس سلسلہ میں چند کتابیں البلاغ المبین اور تحفۃ الموحدین وغیرہ تصنیف کیں

(تاریخ وہابیہ ص78)

: 2 رضاخانی جنید زمان لکھتے ہیں:

محمد بن عبدالوہاب کے عقیدہ کی چند کتابیں البلاغ المبین وغیرہ انبیا اور اولیا کی توہین میں شایع کیں۔

(مقیاس حنفیت صفحہ 563)

مجدد بریلوی کتاب گڑھ گیا

اس قسم کا اختلاف خود رضاخانیت میں بھی پایا جاتا ہے احمد رضا نے "تفھیمات الہیہ " کو شاہ ولی اللہ کی طرف منسوب کر کے شاہ ولی اللہ کو معجزہ شق القمر کا منکر کہا ہے (الملفوظ) جبکہ شریف الحق امجدی لکھتا ہے کہ بلکہ ناخدا ترسوں نے اپنے جی سے کتابیں گڑھ کر بزرگوں کی طرف منسوب کر دیں جیسے ۔۔۔ تفھیمات شاہ ولی اللہ کی طرف (فتاوی شارح بخاری) الزام ہم پر لگاتے ہو لیکن شریف الحق بریلوی کے فتوے سے تو خود بانی رضاخانیت احمد رضا کتاب گھڑنے والا ثابت ہو گیا۔

ابلیس کا رقص کس کی کتاب ہے؟

ایسے ہی دیوبندی حضرات نے تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان صاحب سے منسوب ایک کتاب ''ابلیس کا رقص'' کے حوالہ جات دیئے ہیں جبکہ یہ کتاب بھی حضرت سے منسوب ہے۔ مفتی محمد علی کوثری لکھتے ہیں:۔

''اور ماضی قریب میں ایک کتاب بنام ''ابلیس کا رقص'' شائع کی گئی، جس کے ٹائٹل پیج پر حضرت کا نام درج ہے وہ بھی حضور تاج الشریعہ کی تصنیف نہیں ہے، جھوٹ کا سہارا لے کر حضرت کے نام سے یہاں بھی لوگوں کو مغالطہ میں ڈالا گیا۔'' (جعلسازی کا پردہ فاش (قلمی فتویٰ)

یہ فتویٰ انٹرنیٹ پہ اسلامی محفل اور دیگر اہلسنت کی ویب سائٹس پہ موجود ہے۔

<u>اسی طرح ان دیوبندی حضرات نے جھوٹ بول کر من گھڑت عقائد و نظریات اپنے مخالفین پر تھوپنے کی بھی انتہائی مذموم روش اختیار کی ہے۔</u>

(ص۵۱)

الجواب:

جناب ہم نے منسوب کی ہے؟ یا آپ کے لوگ اسے اپنی ہی کتاب مانتے ہیں آئیے ہم آپ کی آنکھیں کھول دیتے ہیں۔

رضا خانیوں کا معتبر شمارہ ماہ نامہ رضائے مصطفی گجرانوالہ کے اکتوبر 2009 کے شمارے کے صفحہ 24 پر حسن علی رضوی کا مضمون ہے۔وہ لکھتے ہیں:

> اہل سنت بریلی شریف سے بکثرت علماء اہل سنت کی تائید وتوثیق سے ابلیس کا رقص نامی طویل وضخیم کتاب بھی چھپ چکی ہے۔آپ خلوص دل سے حالات کی نزاکت کا احساس فرمائیں۔یہی جمہور اہل سنت اور خود دعوت اسلامی کے مفاد میں ہے۔

کیا یہ رسالے بھی تمہارے نہیں؟

ہمارے پاس مفتی شمشاد صاحب کے کئی رسالے موجود ہیں جن میں انہوں نے دعوت اسلامی کی خود دھلائی کی ہے۔یہ رسائل انجمن تحفظ ایمان والوں نے شائع کیے ہیں۔کیا یہ رسائل بھی تمہارے نہیں؟

نیز رضا خانی نے جسے جھوٹ کہا تو یہ جھوٹ حسن علی رضوی کا ہوا۔

اعتراض

دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں کہ

''اہلِ بدعت کا یہ عقیدہ علم غیب بالذات کا محقق ومشہور ہے۔''

(براہین قاطعہ صفحہ ۲۸)

یہ جناب کا بہت بڑا جھوٹ ہے قیامت کی صبح تک اس کو ثابت نہیں کر سکتے۔

(صفحہ ۵۲)

حضرت سہارن پوری علیہ الرحمہ پراعتراض کا جواب:

رضاخانی کتب سے یہ بات ثابت ہوتی ہے جوحضرت سہارن پوری نے کہی۔
بریلوی مذہب کے حکیم الامت احمد یار گجراتی کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی کا علم نبی کریم ﷺ کے قبضہ قدرت میں دے دیا گیا ہے معاذ اللہ:

''خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے''۔

(شان حبیب الرحمن،ص206)

اللہ تعالی کا علم غیب خود بقول خان صاحب ذاتی غیر متناہی ہے اس کا مطلب ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو بھی معاذ اللہ ذاتی غیر متناہی جوتمام معلومات الٰہیہ کو شامل ہے کا علم غیب ہے۔اور پھر جب یہ علم غیب نبی کریم ﷺ کے قبضہ میں دے دیا گیا تو اللہ کے پاس تو نہ رہا جیسے ہم کہتے ہیں کہ اس مکان پر زید کا قبضہ ہوگیا یا یہ مکان میں نے زید کے قبضہ میں دے دیا۔ملاحظہ ہو کس قدر کفریہ عقیدہ ہے۔

بریلوی غزالی دوراں مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

''الغیب میں ال جنس کا ہے اگر اللہ رب العزت الغیب کی نسبت اپنی طرف کر کے اپنے تمام غیب کے عالم ہونے کا ثبوت دیتا ہے اور ثابت ہے تو اس کی طرف ضمیر راجعہ کا منسوب نبی ﷺ فلا یظہر علی غیبہ سے کیسے بے خبر ہو سکتے ہیں کیونکہ ضمیر کا مرجع کل غیب ہے جب عطا کنندہ نبی ﷺ کو اپنا کلی غیب عطا کر کے سرا ہے تو اس کے انکار کرنے والے کو کیسے مومن سمجھا جا سکتا ہے''۔

(مقیاس الحنفیت،ص323)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جو نبی کریم ﷺ کیلئے اللہ کا کلی علم غیب نہ مانے وہ بے

ایمان ہے۔

اب پڑھیں احمد رضا خان کے ان اشعار کو:

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری

حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

(حدائق بخشش، حصہ اول، ص78)

اس شعر میں "عیب تناہی" پر غور فرمائیں معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کے علم پر متناہی کا لفظ بولنا گویا نبی کریم ﷺ کو عیب لگانا ہے تو معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کا علم غیب معاذ اللہ غیر متناہی ہے

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

(حدائق بخشش، حصہ دوم، ص13)

مفتی فیض احمد اویسی بھی اسی عقیدے کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

"......صالحین کاملین اور عارفین باللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں ہوتی کیونکہ جب ان سے اللہ تعالیٰ کی ذات ہی مخفی نہ رہی تو اور کوئی چیز کیسے مخفی رہ سکتی ہے اور یہی علم کلی ہے پس یہ علم جب عام صالحین کاملین کو ہے تو حضور اکرم ﷺ جو تمام کاملین اور عارفین کے سرتاج ہیں انہیں یہ علم کیوں کر نہ حاصل ہوگا"۔

(غایۃ المامول فی علم الرسول، ص234)

ساتھ میں بریلوی یہ بھی کہتے ہیں کہ ان سب سے زیادہ نبی کریم ﷺ کو علم غیب ہے تو جب کاملین کو کلی علم غیب ہے تو نبی کریم ﷺ کے علم غیب کلی کی کیا حد وتحدید ہوگی؟

اب دوسرے کی سن لیں۔

مولوی ظہیر الدین قادری بریلوی لکھتا ہے:

''یاد رہے کہ علم غیب کلی یا ذاتی صرف ذات باری تعالی کے ساتھ مخصوص ہے''۔

(تحفظ عقائد اہلسنت، ص208)

مفتی احمد یار لکھتے ہیں:

''کلی اختیارات اور مکمل علم غیب پر خدائی دارومدار ہے''

(مواعظ نعیمیہ حصہ ۲ ص ۲۶۵)

ایک اور صاحب لکھتے ہیں: ''علم غیب کلی کی چابیاں اللہ تعالی کے ساتھ مختص ہیں''

(عقائد ونظریات صفحہ ۸۷)

اسی طرح فتاوی مہریہ میں ہے:

''رسل کرام سب غیوب پر مطلع نہیں ہوتے تاکہ خصوصیت الہی برقرار رہے''

(فتاوی مہریہ صفحہ ۸)

جب کلی علم غیب بقول تمہارے اللہ کا خاصہ ہے تو اس کو نبی میں مان کر علم کلی یا ذاتی مان بیٹھے۔ پھر حضرت سہارن پوری پر کیوں کر برس رہے ہیں؟

تم نبی کو عالم الغیب بھی کہتے ہو۔

ہم اب وہ مولوی پیش کرتے ہیں جو نبی ﷺ کے لئے عالم الغیب کا لفظ استعمال کرتے ہیں

:ا مولوی نظام الدین ملتانی لکھتے ہیں:

''آپکی ذات وصفات کا اول سے عالم الغیب ہونا ثابت ہوا یا نہیں''

(کشف المغیبات مصدقہ پیر جماعت علی شاہ صفحہ ۲۳)

:۲ مولوی عبدالحامد قادری بدایونی لکھتے ہیں:

''محدثین اور متقدمین کے نزدیک حضور ﷺ عالم الغیب تھے''

(تصحیح العقائد ص ۴۹)

:۳ حافظ محمد حسن صاحب لکھتے ہیں:

''پھر بھی ہمارا دعوی ثابت ہوا کہ آپ عالم الغیب تھے''

(العقائد الصحیحہ فی تردید الوہابیہ ص ۴۵)

:۴ آئینہ اہل سنت کتاب میں بھی مولوی ابوکلیم صدیق فانی صاحب پیر مہر علی شاہ صاحب کے حوالے سے نبی ﷺ کو عالم الغیب تسلیم کرتے ہیں۔

یہ تو تھے وہ حضرات جو نبی ﷺ کو عالم الغیب مان رہے تھے۔

اعتراض

ابوایوب دیوبندی لکھتا ہے:۔

''آپ لوگ صریح نصوص کو چھوڑ کر ضعیف و شاذ و نادر پر کیوں عمل کرتے ہیں۔''

(پانچ سو باادب سوالات صفحہ ۵۰)

یہ بھی ہمارے معاند کا کذب عظیم ہے ہم ہرگز صریح نصوص کے مقابلے میں ضعیف یا شاذ روایات پہ عمل نہیں کرتے۔

(ص ۵۲)

الجواب :

یہ تو سب پر ہی روزِ روشن کی طرح ظاہر و باہر ہے۔ تمہارے عقائد پیٹی ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے تم قرآن وحدیث کی بے شمار نصوص کو چھوڑ دیتے ہو۔ امام اہل سنت علیہ

الرحمہ کی کتب میں تمہارے ہر عقیدے کے خلاف نصوص مل جائیں گی جن کو تم چھوڑ دیتے ہو۔

اعتراض:

بہر حال اوکاڑوی صاحب کا یہ کہنا کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۲۶ھ میں مکہ مکرمہ گئے یہ جناب کا جھوٹ ہے، پھر یہ کہا کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے علماء دیوبند کے متعلق لکھا کہ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ روضہ اقدس میں حیات نہیں' یہ بھی دیوبندی مولوی کا جھوٹ ہے۔ حسام الحرمین میں اس قسم کوئی بات نہیں۔

(صفحہ ۵۲۔۵۳)

الجواب:

پہلی بات تو یہ کہ تاریخ 1323 لکھنی تھی۔ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ خطبات کسی دوسرے کے ترتیب شدہ ہوتے ہیں۔ ان میں امکان غلطی رہتا ہے۔ نیز اس کو پرنٹنگ کی غلطی کہہ سکتے ہیں۔ اگر آپ اسکو جھوٹ کہنے پر مصر ہیں تو کہنا یہ ہے کہ جناب نے خود بھی تاریخ لکھنے میں غلطی کی ہے جناب لکھتے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے ''تاریخ احمدیت'' موجود ہے، اس کے مؤلف دوست محمد شاہد لکھتے ہیں:۔

''انہوں نے ایک ماہ بعد ۱۶/ جون ۱۹۴۰ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں مستغیث دوبارہ حلفا بیان دیا......اس بیان کے جواب میں دونوں فاضل وکلاء (خواجہ کمال الدین ومولوی محمد علی صاحب) نے ''تحذیر الناس'' وغیرہ کتابیں پیش کر کے ثابت کیا کہ

تشریعی نبوت بند ہے مگر غیر تشریعی نبوت جاری ہے۔''

(تاریخ احمدیت ج ۲ صفحہ ۲۸۸)

(ص ۱۵)

جناب نے تاریخ احمدیت کے حوالے سے تاریخ 1940 لکھی ہے جبکہ وہاں 1904 ہے۔اب ہم اس کو کیا کہیں جواب ضرور دیجیے گا؟

نیز اگر تاریخ کی غلطی بالکل قابل اعتراض نہیں ہوتی مگر جناب یہاں بھی اپنے گھر کے اصول سے لاعلم ہیں۔ چانچہ ارشد مسعود چشتی لکھتے ہیں:

اگر اسے تاریخ کی غلطی مان بھی لیا جائے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ معمہ کوئی ایام حض کی تاریخ کی طرح نہیں کہ تاریخ آگے پیچھے ہونے سے ایام حج نکل جائیں گے۔

[کشف القناع ص ۴۰۳]

لیجئے اس خواہ مخواہ کے اعتراض کا جواب بھی بحمد للہ رضاخانی گھر سے ہو گیا۔

دوسرا اعتراض:

جناب نے کہا کہ یہ اوکاڑوی کا جھوٹ ہے کہ اس نے کہا کہ سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے علماء دیوبند کے متعلق لکھا کہ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ روضہ اقدس میں حیات نہیں۔۔۔حسام الحرمین میں اس قسم کی کوئی بات نہیں!

جناب علمی یتیم ہیں۔

مولوی احمد رضا نے جگہ جگہ ہمارے بارے میں یہ لکھا کہ وہابیہ کا عقیدہ ہے۔وغیرہ اور چونکہ وہابی حضرات حیات النبی ﷺ کے قائل نہیں سو لامحالہ یہ ہم پر پس پردہ یہ الزام لگایا گیا۔

دوم: پروفیسر مسعود لکھتا ہے:

صاحب شہاب ثاقب نے ان عقائد سے برأت کا اعلان کیا جن کی طرف فاضل بریلوی نے متوجہ فرمایا تھا۔

(فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں صفحہ 190)

آگے لکھتے ہیں:

صاحب شہاب ثاقب نے جن (وہابی از راقم) عقائد کا رد فرمایا ان کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

: 1 حضور ﷺ کی حیات دنیا تک محدود نہیں بلکہ ہر حال میں زندہ و پائندہ ہیں۔

(ص 190)

مولانا مدنی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

نجدی اور ان کی اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیا علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے۔ بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں۔

(شہاب الثاقب صفحہ 224)

مولانا مدنی علیہ الرحمہ نے وہابی پیروکاروں کے ان عقائد کا رد کیا ہے۔ پروفیسر صاحب کا کہنا یہی تھا کہ جن عقائد کی توجہ فاضل بریلوی کی جانب سے حرمین کے علماء کو دلائی گئی اسی الزام کا رد شہاب الثاقب میں موجود ہے۔ پس اس اصول سے ہم نے الشہاب الثاقب سے دکھا دیا تو لامحالہ فاضل بریلوی نے وہاں حیات النبی ﷺ کی بات کی تھی۔ تبھی تو مولانا مدنی کے وہابیہ کا رد اور اپنی صفائی دی۔ یہ جھوٹ کیسے ہوا ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ شاید جناب اپنی کتب نہیں پڑھتے اس لیے ہر بات ان کو جھوٹ نظر آتی ہے۔

مولانااوکاڑوی علیہ الرحمہ پرایک اورالزام

یہ کہنا کہ علماءےئے حرمین نے سوالات بھیجے یہ بھی جھوٹ ہے۔دیوبندی مولوی محمود حسن گنگوہی لکھتے ہیں:۔

''اسی زمانے میں مولانا حسین احمد مدنی علیہ الرحمہ بھی وہیں تھے حجاز مقدس میں انھوں نے اٹھائیس سوالات لکھ کر بھیجے سہارنپور حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری کے پاس۔''

(مسلک علماء دیوبند اور حب رسول صفحہ ۶۸)

یعنی سوالات حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی نے بھیجے تھے،نا کہ علماء حرمین شریفین نے۔ (ص ۵۳)

الجواب:

یہ بھی ان کی غلط فہمی ہے کیونکہ نسبت مجازی بھی ہوسکتی ہے۔چونکہ مولانا مدنی وہاں تھے انہوں نے مولانا مدنی سے سوال کیے تو مولانا مدنی علیہ الرحمہ نے وہ سوالات مولانا سہارن پوری علیہ الرحمہ کو بھجوادیے۔

تو یہاں نسبت مجازی ہے مگر جناب کو یہ بھی جھوٹ نظر آنے لگا۔

مولوی نصیرالدین سیالوی لکھتا ہے:

علماء حرمین نے مولوی خلیل احمد سے سوال کیا۔الخ

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ 352)

تمہارے تو اپنے مان رہے ہیں کہ سوال علماء حرمین نے مولانا سہارن پوری سے کیے مولوی اویسی لکھتے ہیں:

مدینہ طیبہ کے عالم مولانا خلیل احمد صاحب دیوبندی سہارن پوری سے چند سوالات کا جواب طلب کیا۔

(ص 49 جلد نہم رسائل اویسیہ)

مولانا ضیاالرحمن فاروقی شہید علیہ الرحمہ پر الزام:

اسی طرح ضیاء الرحمٰن دیوبندی لکھتا ہے کہ

''بریلویوں نے کہا......کہ نبی ﷺ کو موت ہی نہیں آئی۔''

(یادگار خطابت صفحہ ۲۴۵)

یہ بھی دیوبندی جھوٹ ہے اور قیامت کی صبح تک دیوبندی حضرات اس کا کوئی ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔ (ص ۵۳)

الجواب:

یہ بات بھی بالکل جھوٹ نہیں۔

فاضل بریلوی تو انبیا کیا اولیا کے متعلق یہ لکھتے ہیں:

اولیا کی دونوں حالت حیات و ممات میں اصلاً فرق نہیں اس لیے کہا گیا کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ جلد 4 صفحہ 279)

مزید لکھتے ہیں:

موت صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلا جانا ہے نہ کہ معاذ اللہ جماد ہو جانا۔

(ص 278)

کاظمی صاحب لکھتے ہیں:

اگر ایک آن کے لیے بھی حیات منقطع ہو جائے تو دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ ایک آن کے لیے بھی سرکار ﷺ کی ذات پاک

حیات سے خالی نہیں ہوئی ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہونا چاہیے اور میرا بھی یہی عقیدہ ہے۔

[حیات النبی صفحہ ۸]

اسی طرح ملا علی قاری علیہ الرحمہ کا نظریہ بھی ملاحظہ ہو

لیس هناك موت ولا فوت بل هو انتقال من حال الى حال و ارتحال من دار الحال دار وان المعتمد المحقق انه حی هر زق۔

[مرقات جلد ا صفحہ ۲۵۶]

ترجمہ: حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے نہ موت ہے اور نہ فوت بلکہ ایک حالت سے دوسری حالت میں انتقال ہے اور ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف ہجرت ہے یہ عقیدہ تحقیق شدہ ہے کہ آپ ﷺ زندہ ہیں اور آپ کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔

یہ لیں اب بتائیں حضرت شہید علیہ الرحمہ نے کیا جھوٹ کہا۔ جبکہ موت کا مطلب ہی ایک مکان سے دوسرے مکان مین جانا ہے بقول فاضل بریلوی۔

یاد رہے ہم نے یہ حوالہ جات بطور الزام پیش کیے ہیں اور ان حوالہ جات سے حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ کی طرف اس الزام کا بھی رد ہو جاتا ہے حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ حضور ﷺ پر موت کا ورود نہیں مانتے۔

رضاخانیوں کے جھوٹ

اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ اصل جھوٹے کون ہیں:

مولوی عبد الرحیم سکندری صاحب لکھتے ہیں:

بدکار آدمی اپنے عیب نہیں دیکھتا اور وہ صرف دوسروں کے عیب تلاش میں لگا رہتا ہے۔

(سیف سکندری ص ۱۰۶)

دوسرے میں عیب جوئی کرنا بدکار ہونے کی علامت ہے۔ نیز جو اپنے عیب چھپا کر دوسروں میں عیب ڈھونڈتا پھرے وہ بدکار ہے۔

اب ہم رضاخانیت کے گھر کے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔

غلام نصیر الدین صاحب لکھتا ہے۔

غوث کو بالفرض اگر کوئی ولی نہ بھی مانے تو ہم اس کو کافر نہیں کہہ سکتے

(تنقیدی جائزہ ص ۴۰۳)

غلام صاحب آپ غوث کی بات کرتے ہیں عام ولی کا انکار کرنے والا بھی تمہاری شریعت میں کافر ہے۔آپ لوگوں کے مصدقہ پیر سیف الرحمان ارچی کا کہنا ہے کہ قارئین پر واضح رہے

کہ پیر محمد چشتی نے اس فقیر کی جو تحریر غیبت کی ہے اور تہمت پردازی بھی کی ہے. یا زبانی اور تقریری طور پر اس فقیر کی غیبت اور تہمت پردازیوں میں مبتلا ہے تو اس غیبت اور تہمت پردازیوں سے اس فقیر کو کوئی اذیت اخروی لاحق نہیں بلکہ اس امر حرام کو حلال اور کار ثواب جاننے سے پیر محمد چشتی خود کافر ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص ۳۲۱)

ایک جگہ لکھتا ہے۔

میرے تو تقریبا آٹھ ہزار خلفاء کرام ہیں تو اگر تم صرف مجھے مانتے ہو اور ان کی ولایت سے منکر ہو تو یہ بھی کفر ہوگا کیونکہ تمام اولیاء کو ماننا لیکن صرف ایک ولی سے انکار کرنا کفر ہے جس طرح تمام انبیاء علیہ السلام پر ایمان لانا اور صرف ایک نبی علیہ السلام سے انکار کرنا کفر ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص ۲۶۰)

سیفی کہتے ہیں یقینا وہ لوگ کافر ہو چکے ہیں جنہوں نے اس قیوم (سیف الرحمان) زمان کی شان میں گستاخی کی ہے خواہ وہ کوئی مفتی ہو یا نام نہاد پیر۔

(کتابچہ دعوت توبہ کا جواب ص ۷ بحوالہ الفتنۃ الشدیدہ ص ۴۳)

مفتی غلام فرید ہزاروی لکھتا ہے۔

ابولہب اور ولید بن مغیرہ وغیرہ کی مصنوعی نسل پیر محمد نام نہاد چشتی چترالی قاری اظہر محمود، قاری شفیق الرحمان وغیرہ ان کے بعض ہمنوا یہ وہ لوگ ہیں جو خناس من الجنۃ والناس کے مصداق ہیں، اوران کے حضرت پیر صاحب کے خلاف پروپیگنڈا اور شورشرابہ کو دیکھ کر اورسن کر فورا من شر الوسواس الخناس کی تفسیر وتشریح ذہن میں آتی ہے اور الد الخصام کی حقیقی مصداق ہونے کا یقین ہوگیا ہے۔

یہ خبثاء زمانہ اپنی ابلیسانہ کارروائی میں اپنی مثال آپ ہیں، ان کی ابلیسانہ کارکردگی کا مظاہرہ دیکھنا ہوتو شمشیر پاکستانی اور پیرارچی یا جادوگر افغانی، ابوجہل زندہ ہوگیا ہے۔ ایسے ہی چند اشتہار اور رسالے پڑھ کر دیکھا جاسکتا ہے اور اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ جہلاء زمانہ ایک ولی کا دل سے عداوت بغاوت کر کے کیسے بے ایمان اور کافر ومرتد ہوگئے۔

(سیف الفرید علی عنق المرید ص ۵)

اب بتاؤ رضاخانی آپ کے اکابر تو اپنے منکرین کو کافر سمجھتے ہیں تو غلام صاحب کیسے کہہ رہے ہیں کہ ہم کافر نہیں کہہ سکتے۔ یہ ان کا جھوٹ ہے۔

ایک اور جھوٹ:

غلام نصیر صاحب صاحب لکھتے ہیں۔

گنگوہی لطائف رشیدیہ میں فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم، الیضاح الحق، تقویۃ الایمان، یکروزی، تنویر العینین یہ کتابیں اسماعیل کی تصنیف شدہ ہیں۔

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ج ا ص ۴۵)

حالانکہ قطب الارشاد فقیہ النفس محدث کبیر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

صراط مستقیم وتقویۃ الایمان جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید

رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ایضاح الحق بندہ کو یاد نہیں ہے کیا مضمون ہے کس کی تالیف۔

(تالیفات رشیدیہ ص ۲۴۱)

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

ہاں بخاری شریف میں ہے حضور نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا۔

(نور العرفان ص 471)

اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں:

بخاری میں ہے کہ قادیانیوں کا بدترین کفر یہ ہے کہ وہ کفار کی آیتیں مسلمانوں پر لگاتے ہیں (نور العرفان)

جبکہ بخاری کہاں اور مرزائیت کہاں بخاری کے دور میں قادیانیت کا کدھر وجود ہوتا تھا؟

یہ بھی مفتی صاحب کا ایک اعلی جھوٹ ہے۔

مفتی صاحب دوسری جگہ لکھتے ہیں:

ان کا (زلیخا از راقم) کا یوسف علیہ السلام کے نکاح میں آنا مسلم بخاری کی حدیث اور عام تفاسیر سے ثابت ہے۔

(جاءالحق صفحہ 353)

جبکہ یہ بھی مفتی صاحب کا مسلم بخاری پہ جھوٹ ہے۔

رضاخانیوں کا ایک اور جھوٹ:

انوار رضا میں یہ لکھا ہے:

مولانا احمد رضا خان صاحب نے چار سال کی عمر میں قران مجید ناظرہ ختم کیا۔

(ص373)

جبکہ آگے چار سال کے قول سے انحراف ایک جگہ اسی کتاب میں یوں کیا جاتا ہے:

آپ کی عمر پانچ چھ سال کی ہو گی کہ مکان پر ایک مولانا بچوں کو قرآن شریف پڑھانے کے لیے تشریف لانے لگے احمد رضا بھی ان سے کلام اللہ پڑھنے لگے۔

(371)

پس دونوں قولوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے۔

مولوی ظفرالدین بہاری نے احمد رضا کے حوالے سے ایک بات نقل کی ہے کہ

حضور اقدس ﷺ کے دربار میں ایک عورت اپنی لڑکی لائی۔عرض کی صبح شام یہ مصروعہ ہو جاتی ہے۔حضور نے اس کو قریب کیا اور اس کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اخرج عدو اللہ وانا رسول اللہ (نکل اے اللہ کے دشمن میں سب کے لیے خدا کا رسول ہوں)

(حیات اعلی حضرت صفحہ 782)

جبکہ یہ بھی ایک جھوٹ ہے دنیا کو کوئی رضا خانی یہ روایت نہیں دکھا سکتا کہ ہمارے مقدس نبی ﷺ نے ایک لڑکی کے سینے پر ہاتھ مارا ہو۔ یاد رہے لڑکی کے الفاظ دکھانے ہیں۔

مولوی احمد رضا کا ایک اور جھوٹ:

مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی صفحہ 30 پر ایک خط کھڑا ہے۔تمام احباب کی خدمت میں سلام سنت۔مضمون واحد ہے۔میں نے آپ حضرات کے حصے ہ دو ڈھائی سو رکھا ہے۔صرف دو ہی جگہ خط اور لکھا ہے اور صرف دو ہی شخصوں سے بریلی میں کہا ہے۔(یہ خط

1330ہجری 20صفر المظفر)

اسی کتاب کے صفحہ 33 پرلکھا ہے۔

جہاں عرض کیا میرے خیال سے زائد واقع ہوا صرف تین جگہ لکھا تھا اور صرف ایک صاحب سے بریلی میں کہا تھا۔(اس کی تاریخ 14 ربیع الاول1330)

دونوں تاریخوں میں فرق 23یا 24دن کا ہے۔ پہلے خط میں دو اشخاص کے بریلی میں کہا موجود ہے دوسری طرف ایک شخص کا ذکر ہے۔یقینی بات ہے کہ جب پہلے خط میں دو شخص کے کہنے کا ذکر ہے تو بعد والے میں ایک نہیں ہوسکتا ہاں پہلے والے میں ایک ہوتا بعد والے میں دو گنجائش رہتی پتہ چلا کو مجدد اہل بدعت جھوٹ بول کر اپنے مریدوں سے پیسہ وصول تا تھا کیونکہ خط پیسہ کے متعلق ہی ہے بحر حال اس صاف ہوا کے وکیل صفائی کو جھوٹ بولنے کا ہوزان کے مجدد امام سے حاصل ہوا ہے۔

نوٹ یہ بھی الزامی نتیجہ ہے

یہ چند نمونے ہم نے دکھا دیے کہ اصل جھوٹے رضا خانی مولوی ہیں لیکن بقول سکندری صاحب کے بدکار کو اپنے عیب نظر نہیں آتے دوسروں کی عیب جوئی کرتا ہے۔

اقراری ڈگریاں

مولوی اشرف سیالوی

علامہ اشرف سیالوی صاحب مسلک اہلِ سنّت کی ایک عظیم شخصیت تھے،جس کا اقرار خود دیوبندی حضرات نے بھی کیا ہے۔

(دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ)

اپنے اقراری معتبر عالم کی حرکتیں دیکھئے!

مولوی عبدالحمید سعیدی لکھتے ہیں:

روایت کا کوئی لفظ ایسا نہیں جس کا معنی نبوت ملنے سے پہلے ہو۔ پس یہ معترض (سیالوی) کا حضرت عبداللہ پر افتراء ہے۔

(تنبیہات جلد 2 صفحہ 1014)

ملا علی قاری پر افترا و بہتان

مرقاۃ کی پیش کردہ عبارت (جسے وہ محض جمع اقوال کے فن پر چلتے ہوئے لائے ہیں اس)

کے مضمون کو ان کا عقیدہ ظاہر کرنا بالکل خلاف واقع اور ان پر شدید افترا ءاور سخت بہتان ہے۔

(ایضا ص 981)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

حضرت ابن عباس کا ارشاد کہہ کر درمنثور کے حوالے سے جو روایت ان سے منسوب کی ہے پیش کرے۔

(ص 565 ایضا)

اپنے معتبر کا حال دیکھا کیسے وہ دوسروں پر کیا کیا منسوب کرتا ہے۔ان کو دیکھو دوسروں پر دھول اچھالنے سے تو اچھا ہے اپنا گریباں دیکھو!

غیر معتبر شخصیات کہنے کے جواب پر ایک نظر

جناب نے دست وگریباں جلد 1 سے حوالے سے لکھا کہ پیر مہر علی شاہ بریلوی نہ تھے۔اسی طرح سفید وسیاہ پر ایک نظر کے حوالے سے کہا کہ پیر نصیر اور سیف الرحمن بریلوی نہ تھے۔آگے فضل خداوندی کا حوالہ دیا جس

میں مماتیوں سے برأت کا اعلان کیا گیا تھا۔ پھر جناب لکھتے ہیں:

اب ہم دیوبندی ترجمان سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جناب اگر احمد سعید دیوبندی یا مماتی دیوبندی اپنے دیوبندی نہ ہونے کا تذکرہ کریں تو وہ تو آپ کو قابل قبول ہے اور یہی بات پیر نصیر و پیر سیف کرے اور کہیں کہ ہم بریلوی نہیں ہیں تو وہ قبول کیوں نہیں؟ جب آپ کے مطابق وہ خود کہتے ہیں کہ وہ بریلوی نہیں تو پھر آپ اپنے اس اصول کی مخالفت کرتے ہوئے زبردستی کیوں ان کو بریلوی کہہ کر پیش کر رہے ہیں

(ص ۵۵ تا ۵٦ ملخصا)

الجواب:

ہمارے اصول سے تم کو کیا فایدہ جناب کا یہ کہنا کہ اگر مماتی خود کو دیوبندی نہ کہیں تو تم مان لو اگر پیر نصیر وغیرہ خود کے بریلوی ہونے کا انکار کریں تو تم پھر بھی ان کو ہمارے خلاف پیش کرو۔ ایسا کیوں؟

تو اس کا آسان سا جواب یہ ہے کہ مماتیوں کے دیوبندی نہ ہونے کے اقرار کا اقرار آپ نے بھی کر لیا۔

دوم ان کو ہمارے خلاف اس لیے بھی پیش نہیں کیا جا سکتا کہ ہم میں سے کسی نے انہیں دیوبندی نہیں کہا۔ جبکہ نصیر الدین اور سیف الرحمن اگر بریلوی ہونے سے انکار کریں پھر بھی ہم ان کو پیش کریں گے کیونکہ ان کو تم اپنا کہتے ہو (نور نور چہرے اور انوار رضا کا سیف الرحمن نمبر)

لہذا ہمارے اصول ہمیں مضر اور تمہیں سود مند نہیں۔

طاہر القادری کو غیر معتبر ثابت کرنے پر ایک نظر

طاہر القادری کو بھی اپنا معتبر ماننے سے انکار کیا گیا ہے (ص 47)
مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ طاہر القادری وہی ہیں جن کی توہین کرنے کو تم لوگوں نے کفر لکھا ہے۔

(دیکھیے دعوت اسلامی کے خلاف پروپگنڈے کا جائزہ)
جس کی توہین تمہارے نزدیک کفر ہو وہ تمہارہ معتبر نہیں سبحان اللہ!

مختار عالم کون؟

مختار عالم کے حوالے سے ہم پہلے ہی عرض کر آئے ہیں وہیں دیکھ لیا جائے

مولانا اجمیری کون؟

اسی طرح غلام **معین الدین چشتی** کے حوالے بھی دیوبندی مولوی نے پیش کیے ہیں حالانکہ انکے متعلق تو خود دیوبندی حضرات نے لکھا کہ
''حضرت مولانا معین الدین اجمیری کا اسم گرامی اعلیٰ حضرت بریلوی مولانا احمد رضا خان کے باغیوں اور اشد مخالفین میں ہوتا ہے۔''
(بریلویت کے باغی علماء ومشائخ صفحہ ۹۰)
یعنی یہ مخالف ہیں بریلوی ہرگز نہیں،
(صفحہ ۵۷)

الجواب:

جہاں یہ کہا کہ یہ احمد رضا کے اشد مخالف تھے وہ ہمارا موقف ہے۔ جبکہ تمہارے نزدیک تو ان کا رجوع کرنا بھی ثابت ہے۔ پس تم تو ان کو اپنا مانتے ہو اس لیے تمہارے خلاف اسے پیش کیا۔
دیکھیے کلیات مکاتیب رضا جلد اول ص 31 پر واضح یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ

حضرت مولانا معین الدین اجمیری اہل سنت کے مشہور عالم دین تھے۔

پس ہم ان کو پیش کرنے کا حق رکھتے ہیں تم مماتیوں کو پیش کرنے کا حق نہیں رکھتے۔

عون محمد سعیدی کون؟

ایسے ہی عون سعیدی صاحب طاہر القادری کے معتقد ہیں، لہٰذا ان سے بھی بریلوی مسلک کا تشخص قائم نہیں ہوتا۔ (ص ۵۸)

الجواب:

عون محمد سعیدی کاظمی کا مرید اور تکفیری (حسام الحرمین کا ماننے والا ہے)

جناب نے اس سے جان چھڑانے کی جو کوشش کی ہے وہ سب بے سود ہے ہم بتاتے ہیں یہ کون ہے۔

مفتی عبد الحمید سعیدی لکھتے ہیں:

یہ ماہ نامہ معروف نوجوان فاضل علامہ پروفیسر عون محمد سعیدی صاحب کی زیر سرپرستی چلتا ہے۔ (روئیداد مناظرہ حسام الحرمین صفحہ 32)

آگے لکھتے ہیں کہ

پروفیسر صاحب موصوف کی واپسی کے بعد فقیر نے ان سے فون پر اس موضوع پر تفصیل سے گفتگو کی اور ان فیض رسول صاحب کی پوری حقیقت کھول کر بیان کی۔ نیز یہ بھی دلائل سے بتایا کہ موصوف کا یہ مضمون حسام الحرمین اور الحق المبین شریف کے موقف کی تغلیط و تردید کی غرض رکھتا ہے۔ جس کو مان لینے سے سنیت بلکہ اسلام کی نفی ہوتی ہے۔ اس طرح سے (آپ چونکہ حضور غزالی زمان علیہ الرحمۃ والرضوان کے مرید ہیں)

آپ کی بعیت پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔
(ص 32۔33)
آگے لکھتے ہیں:
پروفیسر صاحب نے اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس پس منظر کا نیز مضمون نگار کی سازش کا واقع میں کچھ علم نہیں تھا نہ ہی ہم نے مضمون کو غور سے پڑھا۔ یہ تو واقعی خطرناک منصوبہ ہے جب کہ مسئلہ ہذا میں ہم اپنے مرشد کریم علیہ الرحمۃ کے موقف کے خلاف کبھی نہیں چل سکتے۔(ص33)
رضا خانی بتائے مرید کاظمی اور حسام الحرمین کو ماننے والا تکفیری منہاجی کیسے ہوا؟ یہ تو بریلوی ہوا!

کرنل انور مدنی کی توثیق اویسی سے:

ان کو بھی غیر معتبر کہہ دیا۔
مگر اس کو اویسی نے جو خط لکھا وہ ملاحظہ فرمائیں:
حضرت علامہ کرنل صاحب
سلام مسنون۔آپ کی محنت پھل لائی قبول ہوئی خدا کرے ہمارا بھی کوئی کام قبول ہو(آمین)
آپ نے زبیر کا بھٹہ بٹھا دیا۔خدا کرے سعیدی کا بھٹہ بیٹھ جائے۔اب تو اس نے تفسیر لکھ ماری ہے۔
(ص 127 پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیں خط عکسی)
جن کی محنتیں قبول ہوں وہ غیر معتبر ہے جن کو خط لکھ کر اس کی خدمت کا اعتراف تمہارا

مفسر اعظم کرے وہ غیر معتبر واہ بھائی

میں نے اپنے پتھر سے سر پھوڑ لیا صاحب

میں جنوں باز ہوں، میں جنوں باز جو ٹھہرا

باقی محمود ساقی اور صائم چشتی کیوں معتبر نہیں اور اگر یہ کوئی بات تمہارے بڑوں کے خلاف کہیں تو کیا حکم ہوگا ان کا یہ واضح کیا جائے۔ باقی جو مولانا سہارن پوری علیہ الرحمہ کے حوالے سے عبارت نقل کی تو وہ فقہی مسائل کا مسئلہ ہے۔ فقہی مسائل میں راجح و مرجوح اقوال کی چھان بین کی ہی جاتی ہے۔ مولانا سلفی صاحب کی عبارت بھی کچھ مفید نہیں یا تم کہو کہ جو ہم نے پیش کیے تھے وہ علماء تمہارے اپنے علماء اور بریلویت سے بدگمان ہیں۔ نیز بدگمان اور چیز ہے اور رائے سے اختلاف اور چیز ہے۔

فروعی اختلاف کی بحث

اس حوالے سے مؤلف موصوف نے خواہ مخواہ ہماری وہ عبارات پیش کی ہیں کہ فروعی اختلاف کوئی مذموم نہیں ہوتا۔ اسے پیش کر کے کیا ثابت کرنا چاہتا ہے ہم سمجھنے سے قاصر ہیں۔

مناظر اہل سنت فاتح رضاخانیت حضرت مولانا ابوایوب دامت برکاتہم نے جو مسائل دست وگریبان میں پیش کیے وہ تمہارے شدید اختلاف ہیں جنہیں فروعی کھاتے میں ڈال کر گلو خلاصی کرنے سے کچھ حاصل نہیں۔

آگے جو شہ سرخی لگائی کہ شدید اختلاف بھی مذموم نہیں تو یہ عبارات بھی فروعی اختلاف کے ضمن میں کہی گئی ہیں اس سے ہمارے خلاف محاذ کھولنا ایسا ہی ہے۔ جیسے ایک بندہ یہ کہہ بھی رہا ہو کہ دن کا وقت ہے پھر بھی سورج نکلے ہونے کے دلائل پیش کیے جانا۔ یہ سب باتیں ہمارے خلاف نہیں کیونکہ جو ہمارے جانب سے پیش کیا گیا وہ فروعی اختلاف کہہ کر جان

چھوڑانے سے بالکل قابل جواب نہ ہوگا۔

مخالفین پر کیچڑ اچھالنے کے الزام کی حقیقت:

ص ۶۳ سے ہماری چند عبارات پیش کی ہیں جن میں امت کی موجودہ کیفیت کو بیان کیا گیا ہے۔ بات مطلقاً کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں لوگوں کا مزاج یہ بن گیا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنے مسلک کو درست اور دوسرے کے لے گنجائش نہیں چھوڑی جاتی۔ اول تو یہ کوتاہیاں سب میں ہوتی ہیں۔ یہ انفرادی حالت کے حوالے سے ہے۔ جس سے تمام جماعت کا اس کو ذمہ دار ٹھہرا دینا درست نہیں ہے۔ باقی یہ بات بھی ہماری عبارات میں مطلقاً کہی گئی نہ کہ خاص دیوبندی جماعت کے بارے میں۔ مگر اس کا یہ تاثر دینا چاہا کہ شاید اپنی حالت کو بیان کیا جارہا ہو۔

اگر بات یہ ہی ہے تو ہم بتاتے ہیں کہ رضاخانی جماعت کی حالت دار کیا ہے۔

رضاخانیوں کی اپنی حالت

مولوی شہزاد ترابی قادری لکھتے ہیں

> ہم لوگ حسد اور عداوت کا اس قدر شکار ہو گئے کہ علماء اہل سنت کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں کہ یہ کوئی دین کا کام نہیں کرتے۔

(درود و سلام پڑھنے والے ایک سائے تلے ص **8**)

اپنے لوگوں کی حالت زار ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

> سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم خود بھی اپنے عقائد کے بارے میں علم نہیں رکھتے۔ دینی لٹریچر کا مطالعہ نہیں کرتے۔ اگر کوئی تحفہ میں دے بھی دے تو اسے الماری میں سجاتے ہیں۔ پھر ہمارا یہ حال ہے کہ

جب بدعقیدہ بدمذہب ہم سے کوئی سوال کرتا ہے تو ہم پریشان ہو جاتے ہیں۔

(ص13)

افسوس کہ ہم اہل سنت کو صرف اور صرف آرام پرستی، ڈرامے، فلمیں کھیل کود، کاروبار اور الٹی سیدھی ڈائجسٹوں اور ناولوں سے کہاں فرصت ہے کہ ہم دین اسلام اور اپنے مسلک حق کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔

(ص14)

اگر کوئی مسلک کے فروغ کے لیے قدم اٹھاتا ہے یا کوئی اچھا کام شروع کرتا ہے تو اس کے کاموں میں کیڑے نکالتے ہیں۔ اس پر تنقید کرتے ہیں نقطہ چینی کرتے ہیں۔ لہذا جو کام کر رہا ہوتا ہے اس کو بھی کام نہیں کرنے دیتے۔

(ص18)

صحابہ کرام علیھم الرضوان میں بھی آپس میں اختلاف تھا مگر ان کا اختلاف ہماری طرح کا نہ تھا کہ ایک ہی مسلک کے ہو کر ایک دوسرے کے خلاف کفر و مرتد کے فتوے لگاتے ایک ہی مسلک کے ہو کر دوسرے سنی کے خلاف کتابچے اور پمفلٹ شائع کرتے۔

(ص22)

فتاوی اشرف العلماء جلد اول میں یہ موجود ہے

وہ دور گزر گیا جب آپ گالیاں دے لیتے تھے اب پہلے اپنی حیثیت تو دیکھو تمہاری حیثیت رہ کیا گئی ہے۔ دن بدن کتنی پستی میں جا رہے ہو۔

(صفحہ 82)

پروفیسر مسعود بریلوی لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ اعراس میں بالعموم افعال شرکیہ کا ارتکاب اس کثرت سے ہونے لگا ہے کہ عرس کے نام سے ہی بعض حضرات کو چڑ سی ہوگئی ہے۔

(فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ص 53)

ایک جگہ عبدالحکیم شرف بریلوی لکھتے ہیں:

ہمارے (بریلویوں) کے ہاں ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور اگر کرتے ہی ہیں تو ضمنا اور تبعا حالانکہ یہ بات قطعا اللہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں ہے۔

(مقالات شرف قادری صفحہ ۲۴۴)

شرف بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارا سرمایہ بزرگوں بلکہ مجذوبوں کے مزارات پر خرچ ہو رہا ہے قوالوں اور نعت خوانوں پر نوٹوں کی بارش کی جاتی ہے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں کہ ان حضرات کی وضع قطع شرعی ہے یا نہیں وہ نماز روزے کے پابند بھی ہیں یا نہیں ہم صرف صوت (آواز) اور صورت کو دیکھتے ہیں ہم ڈھنگ اور آہنگ کو دیکھتے ہیں ہمیں سروکار نہیں کہ نعت کے برابر پڑھا جانے والا کلام شریعت مصطفیٰ ﷺ سے ہم آہنگ ہے بھی یا نہیں؟ ہمارے سامنے خدا ہے محمد۔ محمد خدا ہے جیسے غیر شرعی کلمات کہے جاتے ہیں تو ہم جھوم جاتے ہیں اور سبحان اللہ ماشاء اللہ کہہ کر داد بھی دیتے ہیں۔

(مقالات شرف قادری ص ۳۸۱)

اسی کتاب میں یہ بھی ہے کہ:

اصل میں ہمارے نعت خوان اور خطبا نے فاتبعونی کو غائب ہی کر دیا ہے۔

(ص ۵۶۷)

آگے لکھتے ہیں:

بعض (بریلوی) مقررین حضرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان اور رفعت قدر کو تو بہت جوش وخروش سے بیان کرتے ہیں لیکن آپ کی شخصیت کے دوسرے پہلو عبدیت کو غیر شعوری طور پر نظر انداز کر جاتے ہیں یہ بات ہرگز مناسب نہیں۔

(ص ۵۶۷)

ایک جگہ شرف بریلوی صاحب کو ایک بریلوی عالم مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

آج بہت سے ایسے لوگ دیکھنے میں آرہے ہیں جو نبی الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت کے دعویدار ہیں اور انہیں معلوم نہیں کہ محبت کسے کہتے ہیں اور اس کے طریقے اور تقاضے کیا ہیں آپ نے صحابہ کرام کے کردار سے محبت کے انداز پیش کر کے عامۃ المسلمین کی صحیح سمت میں راہنمائی کی ہے۔ (شرف ملت نمبر ص ۷۷)

ایک جگہ شرف بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت لوگ توحید سے پہلے دور ہو رہے ہیں۔ (شرف ملت نمبر ۱۲۴)

ایک جگہ شرف بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

غضب یہ ہوا کہ اپنے آپ کو سنی کہلانے والے چند افراد نے اس جائز (غیر اللہ سے استعانت) کو صرف جائز نہیں سمجھا بلکہ وہ استعانت کے

اس طریقہ کو اپنا تشخص اور شعار بنانے لگے گویا یااللہ مدد کہنا کسی اور کی نشانی ہے۔اور یا علی مدد کہنا، ہماری نشانی اور پہچان ہے ان لوگوں نے نادانی میں حقیقت کو مسخ کر دیا، حقیقت کو مجاز اور مجاز کو حقیقت کا روپ سمجھ لیا جو اہل سنت کے عقائد کے متصادم ہے۔

(شرف ملت نمبر ۱۹۶)

ایک صاحب یوں گویا ہیں:

یہاں سنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت پھیلانے کے چکر میں خود ایمان خطرے میں پڑنے لگا ہے۔ یہاں جو تضلیل و تفسیق سے بڑھ کر تکفیر کے سلسلے شروع ہو گئے ہیں۔

(دعوت دین کے جدید تقاضے صفحہ 102)

مزید لکھتے ہیں:

اسٹیج پر ہر سال لاکھوں اہل سنت کے ایمانوں کو بے وقعت ثابت کیا جاتا ہے۔(ص100)

مولانا عبدالماجد دریابادی

رضا خانی نے صفحہ ۷۰ تا ۷۴ مولانا عبد الماجد کے بارے میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ انہوں نے قادیانیوں کی تکفیر نہیں کی اس مدعا کو ثابت کرنے کے لیے ہماری عبارات پیش کیں جو بالکل بے فائدہ ہیں ۔مناظر اہل سنت فاتح رضاخانیت قاطع شرک و بدعت علامہ مولانا ابوایوب قادری دامت برکاتہم العالیہ نے یہ کہا تھا کہ وہ پہلے نرم رویہ رکھتے تھے پھر انہوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا تھا اور تکفیر کے قائل ہو گئے تھے۔اور وفات سے 3یا 4سال پہلے رجوع کر لیا تھا۔ یہ بات مولانا خالد سیف اللہ صاحب

نے کہی جس پہ اس نے کہا کہ جھوٹ لکھا ہے (ملخصا)

نیز کہا:

جناب نے لکھا کہ مولانا دریابادی نے اپنی وفات سے تین چار سال قبل رجوع کرلیا تھا، مگر یہ بات جناب کی معلومات کے ناقص ہونے کی دلیل ہے، سب سے پہلے تو یہ بات ذہن نشین رہے کہ دریابادی صاحب کی وفات ۶ جنوری ۱۹۷۷ء میں ہوئی، اور اگر چار سال یا کم از کم تین سال کا عرصہ بھی تسلیم کیا جائے تو لامحالہ جناب کا رجوع ۱۹۷۴ء میں ہونا چاہیے، مگر جناب ۱۹۷۵ء میں بھی عدم تکفیر کے قائل تھے۔ اس وقت ہمارے سامنے "ماہنامہ الحق، مارچ ۱۹۷۵ء" کا شمارہ موجود ہے۔ اس کے ایڈیٹر نے مختلف شخصیات سے "پاکستانی اسمبلی کی طرف سے قادیانیوں کو کافر قرار دینے" کے متعلق ان کے رائے کے بارے میں استفسار کیا تھا، جس کا جواب دریابادی صاحب نے کچھ یوں دیا:۔

"قادیانیت، احمدیت بلکہ کسی کی بھی تکفیر سے دانش و بنیش اس حقیر کو بہت تامل ہے اور اصل علاج ہی مرض سے بہت بدتر ہے۔" (ماہنامہ الحق مارچ ۱۹۷۵، ص ۵۷)

اس سے واضح ہوا کہ وہ آخر تک عدم تکفیر کے قائل تھے، اور رجوع کا قول سوائے کذب بیانی کے اور کچھ نہیں۔

(ملخصا صفحہ ۴۷ تک)

الجواب

ہمارے جتنے بھی حوالے دیے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ قائل نہ تھے تکفیر کے پھر بعد میں وہ قائل ہو گئے تھے۔ یہ حوالے ہمارے خلاف نہیں ہیں۔ باقی رضا خانی کی سب

سے بڑی دلیل ماہ نامہ الحق 1975 کا شمارہ ہے۔جناب نے کہا کہ تکفیر کا موقف 1974 کا تھا جب کہ 1975 کے رسالے میں بھی عدم تکفیر مذکور ہے۔

لیکن جناب اسی شمارے کے شروع میں جولکھا ہے وہ بھی نقل کر دیتے۔مضمون تھے پہلے کے جب کہ چھپے بعد میں لہذا تاریخوں کا چکر جناب کو کچھ مفید نہیں۔بسا اوقات مضمون پہلے لکھ لیا جاتا ہے جبکہ شمارے میں اسے جگہ بعد میں ملتی ہے۔یہ اصول رضا خانیوں کو بھی مسلم ہے۔لہذا یہاں یہی صورت حال ہے۔

مولانا عبید اللہ سندھی علیہ الرحمہ کی شخصیت

اس حوالے سے تیمور نے چند حوالے پیش کیے ہیں

پہلا حوالہ مکاتب مولانا عبید اللہ سندھی اور آپ کے مسائل اور ان کا حل کا پیش کیا جسمیں مولانا فرمارہے ہیں کہ حضرت کاشمیری علیہ الرحمہ نے جھٹ سے مجھ پر کفر کا فتوی لکھا۔

دوسرا حوالہ

ابن الحسن عباسی کا دیا جس سے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضرت قادیانیوں کے لیے نرم گوشہ رکھتے تھے۔نیز نزول عیسی اور امام مہدی کا ظہور ضروری عقائد سے نہیں۔

تیسرا حوالہ

مولانا عبدالحمید سواتی علیہ الرحمہ کا دیا کہ مولانا سندھی کے بعض خیالات مرجوع ہیں،بعض شاذ اور مولانا بعض باتوں میں شدت پسند تھے۔

(ص ۷۴ تا ۷۶ ملخصا)

الجواب

حضرت سندھی علیہ الرحمہ کے حوالے سے ہم دو اصولی جواب عرض کرتے ہیں:

اول: حضرت علیہ الرحمہ ذہنی طور پر صحت مند نہ رہے تھے:

اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ چونکہ حضرت نے ایک لمبا عرصہ ملک بدر ہو کر صعوبتوں ، پریشانیوں اور مشکلات میں گزارا جس کے سبب ان کے دماغ پر اثر ہوگیا اور وہ دماغی طور پر صحت مند نہ رہے۔ سو وہ معذور تصور کیے جائیں گے۔

احمد یار گجراتی لکھتے ہیں:

> جب انسان بے خود ہو جائے تو اس پر شرعی احکام جاری نہیں ہوتے۔ دیکھو موسیٰ علیہ السلام کا اپنے بڑے بھائی کی توہین کرنا جو نبی تھے، تورات کی تختیوں کو پٹخ دینا چونکہ یہ سب کچھ بے خودی میں ہوا لہٰذا اس کوئی گرفت نہ ہوئی۔
>
> (نورالعرفان ۲۶۸)

اس سلسلے میں درج ذیل حوالے پیش کیے جاتے ہیں:

حضرت مدنی علیہ الرحمہ کے موقف کی وضاحت اور مفتی تقی عثمانی دامت برکاتھم کی رائے

مفتی صاحب دامت برکاتھم لکھتے ہیں

> اور افکار کے بارے میں مولانا سندھی مرحوم کا عذر بھی بیان فرما دیا ہے۔ کہ وہ مسلسل مصائب و شدائد سہنے کے نتیجے میں اختلال ذہنی کا شکار ہو گئے تھے۔ اس حالت میں ان سے جو نظریات و افکار صادر ہوئے ان میں وہ خود تو شاید اپنی ذہنی کیفیت کی وجہ سے معذور ہوں گے۔
>
> (مولانا عبید اللہ سندھی علیہ الرحمہ اور تنظیم فکر ولی اللہی: تالیف مولانا عبد الحق خان بشیر صفحہ 99)

رضا خانی کے پہلے حوالے کا جواب اس عبارت اور حوالے سے ہو جاتا ہے۔
اسی طرح اسی کتاب میں مولانا کی جھیلی گئی مشکلات کا تذکرہ کرنے کے بعد
حضرت مولانا لکھتے ہیں:

تاہم وہ مولانا کے قلب و دماغ کو متاثر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔
مولانا دماغی توازن کھو بیٹھے۔

(ص97)

پس ایسی صورت میں حضرت معذور تصور ہوں گے۔

دوم: مولانا کی تحریر غلط نظریات کے حامل لوگوں نے نقل کی ہیں

اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ حضرت علیہ الرحمہ کی تحریروں کو نقل کرنے والے چونکہ غلط روش کے لوگ تھے انہوں نے اپنے اُلو سیدھے کرنے کے لیے حضرت کی طرف بہت سی باتیں غلط منسوب کی ہیں۔ اس حوالے سے چند حوالے پیش کیے جاتے ہیں:

''انصاف کی بات یہ ہے کہ حضرت مولانا سندھی کے بعض افکار شاذ بھی ہیں۔ بعض مرجوح قسم کے خیالات بھی ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ مولانا ان پہ بے جا سختی بھی کرتے تھے۔''

(مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم و افکار ص ۱۳)

یہ حوالہ جناب نے صفحہ 65 پر نقل کیا ہے۔ مگر آگے کی عبارت ہی نقل کر دیتے تو دجل کھل جاتا۔

اسی صفحہ پر آگے یہ بات بھی موجود ہے۔

اور بہت سی باتیں ایسی بھی ہیں جن کی نسبت ان کی طرف کرنے میں ان کی تلامذہ نے غلطی کی ہے اس کی ذمہ داری حضرت مولانا پر نہیں بلکہ ان ناقلین پر ہے جنہوں نے ان باتوں کو نقل کیا۔

(مولانا عبید اللہ سندھی کے علوم و افکار ص ۱۳)

مولانا عبد الحق خان بشیر صاحب کی تالیف میں صفحہ 68 پر موجود عبارت سے بھی ہمارے موقف کی تائید ہو جاتی ہے:

اعتقادی اعتبار سے حضرت سندھی علیہ الرحمہ پر جو الزامات عائد کئے گئے ہیں وہ ان کی قلمی تحریروں کے حوالہ سے نہیں بلکہ ان کی طرف منسوب بعض تلامذہ کی تحریروں کے حوالہ سے ہیں جو بہر حال نا قابل اعتبار ہیں۔

(مولانا عبید اللہ سندھی علیہ الرحمہ اور تنظیم فکر ولی اللہی صفحہ 68)

مولانا سندھی علیہ الرحمہ کی اپنی تحریر

مولانا خود فرماتے ہیں:

ہماری تقریریں بہت سے دوستوں نے ضبط کر لی ہیں۔ مگر آج تک ہم نے کسی کی تصحیح اپنے ذمہ نہیں لی۔

(قرانی شعور انقلاب ص 31)

لیجئے اب بات کھل کر سامنے آگئی ان سب احتمال کے ہوتے ہوئے مولانا علیہ الرحمہ کی ذات پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا۔ پس رضا خانی کے جملہ حوالہ جات بے کار ہیں اور ہمارے لیے کچھ مضر نہیں بلکہ ہماری وضاحت کے بعد رضا خانی کے اعتراض میں رتی بھر بھی جان نہیں رہی۔

مولانا آزاد اور علماء دیوبند

رضا خانی نے صفحہ 67،66،65 تک مولانا ابو الکلام کا تذکرہ کیا ہے اور اس حوالے سے علماء اہل سنت کی کتب سے حوالے دئے ہیں۔

پہلا حوالہ نقوش رفتگان کا دیا: اس حوالے میں فقط یہ ہے کہ انہوں نے جمہور سے ہٹ کر جو موقف اختیار کیے ان کو علماء دیوبند کی طرف منسوب کرنا درست نہیں۔ مولانا بنوری علیہ الرحمہ نے ان کی تردید بھی کی ہے۔

دوسرا حوالہ: ماہ نامہ الشریعہ کا دیا ہے۔ جس میں ہے کہ مولانا بنوری علیہ الرحمہ نے ان پر ملحد وزندیق کے فتاوی جات لگائے۔

تیسرا حوالہ: ماہ نامہ الحق کا دیا کہ مولانا نے مرزائیت کی تردید نہ کی اور اپنی تفسیر میں حیات عیسی پر قطعی الدلالت اور دوٹوک بات نہیں کی۔

(ملخصا ۷۷ تا ۷۹)

الجواب:

مولانا آزاد صاحب کے بارے میں ہمارا یہ موقف ہے کہ وہ ہمارے اکابرین میں شمار ہی نہیں ہوتے۔ علماء دیوبند نے ان کی امت کی اجتماعی فکر اور سیاست میں موافقت کی ہے۔ باقی ان کے تفردات کا رد علماء نے کیا۔

باقی ہماری تحقیق وہی ہے جو محقق العصر مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب نے دفاع اہل سنت جلد اول میں لکھی ہے۔

مولوی سعیدی بریلوی سیالوی بریلوی کو جواب دیتے ہیں اور لکھتے ہیں:

> یہ علامہ زرقانی علیہ الرحمہ کی اپنی معلومات کی حد تک ہے۔ (تنبیہات جلد 2 صفحہ 976) پس جنہوں نے تنقید کی انہوں نے اپنی معلومات پر کی ہے۔ پس اگر یہ جواب درست سمجھتے ہو تو ادھر بھی یہی جواب سمجھ لو۔ ورنہ سیالوی کو سعیدی کا جواب بھی غلط کہہ دو!

اب آتے ہیں جناب کے پیش کردہ حوالوں کی طرف تو نقوش رفتگان کا حوالہ ہمارے خلاف نہیں ہے کیوں کہ جو بات ہم نے کی وہی ادھر موجود ہے۔ دوسرے اور

تیسرے حوالے پر ہم یہ کہتے ہیں کہ ان پر رضا خانی مسلک کی رو سے کلی اعتماد درست نہیں ہے۔

جان نشین حکیم الامت بریلویہ لکھتے ہیں:

بہر حال رسالوں اور ڈائجسٹوں پر کلی اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔

(تنقیدات علی مطبوعات صفحہ 7)

پس جناب نے کس طرح رسائل کے حوالے پیش کیے؟؟

مولانا غلام اللہ خان علیہ الرحمہ اور دیوبندی علماء

اس حوالہ سے رضا خانی نے سیف اویسیہ سے چند حوالے مولانا غلام اللہ خان کے رد میں نقل کئے ہیں۔

دوسرا حوالہ: تسکین الاتقیاء کا دیا ہے کہ انہیں مولانا نہ کہو

تیسرا حوالہ: ضرب شمشیر کا دیا جس میں یہ ہے کہ جواہر القرآن کے کئی مقامات پر مولانا بنوری علیہ الرحمہ نے تنقید کی ہے۔

(ملخصا صص ۷۹ تا ۸۱)

الجواب:

مولانا غلام اللہ خان صاحب کے رجوع کے بارے میں علماء کے دو موقف ہیں۔

پہلے طبقے والے علماء یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رجوع فرمالیا تھا۔ ہماری تحقیق بھی یہی ہے۔

دوسرے علماء کہتے ہیں کہ رجوع نہیں کیا تھا۔ جن علماء کے نزدیک رجوع ثابت نہ ہوا انہوں نے تنقید کر دی۔ اگر ان کے نزدیک رجوع کی تحقیق ہو جاتی تو وہ بھی اپنا موقف بدل لیتے۔

پہلے حوالہ کا رضا خانی کو کوئی فائدہ نہیں کیونکہ سیف اویسیہ کا مرتب کوئی اور ہے۔

دوم حوالے میں صرف اتنا ہی ہے کہ انہیں مولانا نہ کہو۔ یہ تو کوئی زبردست جرح بھی نہیں۔

تیسرا حوالہ ضرب شمشیر کا ہے۔اس میں بھی یہی ہے کہ جواہر القرآن پر تنقید کی گئی ہے۔تو عرض یہ ہے کہ جواہر القرآن بھی مولانا غلام اللہ صاحب کی خود کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔

دوم تفاسیر میں مرجوح اقوال بھی لکھے ہوتے ہیں اور راجح بھی پس اس بارے میں آپ کے پیش کردہ حوالے بھی آپ کے مؤید نہیں ہیں۔

ذرا اپنے گھر میں بھی جھانکئے

اس طرح رجوع والے مسلہ پر تحقیق کا اختلاف ممکن ہے۔لیکن اگر رضا خانی کو یہ بات ہضم نہیں ہوتی تو عرض یہ ہے کہ آپ اپنے گھر میں پیر کرم شاہ والے مسئلہ پر نظر ڈال لیجیے۔خود آپ نے قریب قریب یہی موقف اختیار کیا ہے۔

آپ کے ہاں بھی تو دو طبقے ہیں۔پیر کرم شاہ کی معتقدین کے ہاں ان کا رجوع ثابت ہے جبکہ دیگر علماء بریلویہ کے نزدیک انہوں نے رجوع نہیں کیا تھا اس پر بھی آپ کی کتب شاہد ہیں۔کچھ تفصیل دست وگریباں کی دوسری جلد میں بھی موجود ہے۔وہاں ملاحظہ فرمالیجیے۔

مولانا تھانوی علیہ الرحمہ اور علماء دیوبند

رضا خانی نے پہلا حوالہ سیف اویسیہ کا دیا جس میں یہ تھا کہ سجاد بخاری نے کہا حضرت تھانوی کی کتب میں شاذ منکر روایات بے سروپا قصے کہانیاں موجود ہیں۔

دوسرا حوالہ انوارات صفدر کا دیا کہ ایک مماتی تقیہ کر کے مناظر اہلسنت مولانا امین صفدر اوکاڑوی علیہ الرحمہ کے ساتھ صدر مناظر بن کر مناظرے میں گیا اور علامہ مولانا تھانوی علیہ الرحمہ کو مشرک کہہ دیا۔

تیسرا اور چوتھا حوالہ ماہ نامہ حق نوائے احتشام اور پاکستان کی پاک سیاست بمقابلہ منافقت کا دیا کہ مولانا بنوری اور مفتی محمود نے فرمایا کہ مولانا تھانوی اور مولانا عثمانی کی قبر پر عذاب ہو رہا ہوگا۔

(۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳ ملخصا)

الجواب:

پہلے حوالے میں ایک مماتی کی بات نقل کی جا رہی ہے او یہ ہمارے لیے کچھ مضر نہیں۔

دوسرے حوالے میں بھی ایک مماتی کی بات ہے یہ بھی ہمارے لیے قابل جواب نہیں کہ مماتی علماء دیوبند سے کچھ تعلق نہیں رکھتے۔

سوم اور چہارم حوالہ کے رسائل ہمیں دستیاب نہ ہو سکے سو اس پر ہم بعد از مطالعہ تبصرے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

مفتی عبدالمجید سعیدی لکھتے ہیں:

محولہ کتاب فقیر کے پاس نہیں ہے کہیں دستیاب بھی نہ ہوسکی اس لیے بعدازمطالعہ تبصرہ کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

(تنبیہات جلد 2 صفحہ 1006)

نیز اپنے گھر کے اصول سے رسالے پیش بھی نہیں کرسکتا۔

ایک شبہ کا ازالہ

یہ عنوان لگا کر لکھتا ہے

دیوبندی حضرات یہ راگ الاپتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ مماتی حضرات کو جب ہم نے اہلِ سنّت سے خارج قرار دیا ہے تو پھر ان کو ہمارے

خلاف کیوں پیش کیا جاتا ہے، تو جواباعرض ہے کہ جناب جب ہم نے گوہر شاہی کو اسلام سے ہی خارج قرار دیا ہے اس کے باوجود تم اس کو ہمارے خلاف پیش کر سکتے ہو تو تمہارے ہی اصول سے ان کے حوالہ جات سے استدلال کر سکتے ہیں، لہٰذا یا تو دست وگریباں سے توبہ کی جائے، یا ان حوالہ جات کو تسلیم کر لیا جائے۔

پھر آپ کے ابوالحسنین ہزاروی صاحب لکھتے ہیں:۔

''اب اگر ملت جعفریہ کو یہ شکوہ ہے کہ یہ ذلیل اعتقاد ان کے سر کیوں تھونپا جا رہا ہے۔ تو بصد معذرت ہم پر تبرا کرنے سے قبل آئینہ فرق شیعہ میں خود اپنا چہرہ دیکھ لیا جائے۔ ہمارا قصور صرف اتنا ہے کہ ہم نے وہ جو تمہارے گھر کا راز سربستہ تھا غلاف سے نکال کر عوام میں نمایاں کر دیا ہے اور بس، لہٰذا آپ فرق شیعہ میں سے کوئی فرقہ ہیں تو یہ الزام سایہ کی طرح آپ کے ساتھ رہے گا۔''

(حقیقی دستاویز صفحہ ۲۰)

یعنی خود کو شیعہ فرقہ سے منسوب کرنے والے کی ذمہ داری تمام شیعوں پہ ہے اسی طرح خود کو دیوبندی کہنے والوں کی ذمہ داری بھی تمام دیوبندیوں پہ ہوگی۔ اور یہ بات بھی یاد رہے کہ مماتی خود کو اصلی دیوبندی ظاہر کرتے ہیں

(قہر حق صفحہ ۴۸)

(صفحہ ۸۳۔۸۴)

الجواب:

مماتی حضرات کو ہمارے خلاف نہ پیش کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ہم ان کو اپنا نہیں

کہتے اور وہ بھی علماء دیوبند کی تشریحات سے منحرف ہیں ۔خود سعید اسعد بریلوی نے یونس نعمانی سے حیات النبی ﷺ پر مناظرے کے دوران جب علماء دیوبند کے حوالے حیات النبی پر پیش کیے تھے ۔گویا سعید اسعد کے نزدیک بھی علماء دیوبند حیات النبی ﷺ کے قائل ہیں اور مماتی منحرف!

جبکہ گوہر شاہی کو ہم نے آپ پر پیش کیا جیسے آپ نے زلزلہ اور اپنی دیگر کتب میں مودودی حضرات کو ہمارے کھاتے ڈالا جبکہ انہوں نے تو اپنے آپ کو کبھی دیوبندی نہیں کہا۔

گوہر شاہی رضاخانی اصول کے تحت ان کا اپنا ہے:

مولوی اختر رضا خان لکھتا ہے:

حیاتی ومماتی ہر دو گروہ دیوبندی ہیں اور دونوں اپنی نسبت اکابرین دیوبند کی طرف کرتے ہیں۔

(قہر خداوندی صفحہ 36 جلد 2)

اس اصول سے گوہر شاہی رضاخانی ہوا کہ وہ اپنی نسبت احمد رضا کی اور بریلوی حضرات کی طرف کرتا ہے۔

گوہر شاہی کے متعلق مولوی محمد طفیل بریلوی رضوی لکھتے ہیں:

نہ صرف اہل سنت ہونے کا دعوی کرتے ہیں بلکہ اعلی حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ کی اتباع اور عقیدت کا بھی دم بھرتے ہیں۔

(گوہر شاہی کے عقائد ونظریات ص 5)

بلکہ صاحبزادہ معین الدین صاحب سے بھی بیعت ہوا۔(ص 5)

پس یہ رضاخانی ہی تھا۔

دوم: مولوی اختر رضاخان بریلوی لکھتا ہے

دیوبند مماتی علماء کی بنیاد خود دیوبندی حیاتی علماء کے مدارس ہیں جہاں وہ پڑھتے پڑھاتے ہیں۔

(ص 36ایضا)

پس اس اصول سے جو رضاخانی پیر کے ہاتھ پر بیعت ہو وہ تمہارا کیوں نہیں؟

رضاخانی کا جھوٹ

رضاخانی لکھتا ہے:

،تو جواباعرض ہے کہ جناب جب ہم نے گوہر شاہی کو اسلام سے ہی خارج قرار دیا ہے۔

یہ بھی ایک جھوٹ ہے دلیل اسکی ایک یہ بھی ہے

سلسلہ وار عقیدہ حق نومبر 2017ء کے شمارے میں ایک فتوے کا جواب رضاخانیوں کی جانب سے یوں دیا گیا۔

گوہر شاہی کے افکار ونظریات ضلالت وگمراہی پر مشتمل ہیں اس وجہ سے ان سے اجتناب کیا جائے لیکن جو شادی ہوئی ہے وہ نکاح منعقد ہوگیا۔

(ص32)

ہم پوچھنا چاہتے ہیں اسلام سے خارج حضرات سے نکاح کیسے منعقد ہوا؟ یہ عقدہ رضا خانی ہی کھولے!

دوسرے حوالے کا جواب

حقیقی دستاویز کا حوالہ بھی تمارے کسی کام کا نہیں کیونکہ حضرت کا یہ کہنا شیعہ کے اعتبار

سے بالکل درست ہے کیونکہ وہ جس فرقہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں اپنے علماء کی تحقیق کو مانتے ہیں (ہاں الگ بات ہے تقیہ کرلیں) جبکہ مماتی ہمارے نہیں کیونکہ وہ اکابر علماء دیوبند کی حیات النبی ﷺ کے عقیدہ پر تشریحات کو بالکل نہیں مانتے۔سو یہ اصول تمہارے کسی کام کا نہیں اور گوہر شاہی تمہارا جبکہ مماتی اہل سنت سے خارج ہیں یہ ہم ثابت کرچکے۔بحمداللہ!

یہاں مقدمہ کا جواب مکمل ہوا۔

مناظر اہل سنت پر اعتراض یا خودکش حملہ؟

اعتراض :رضاخانی لکھتا ہے

ابوایوب دیوبندی کی کتاب کی ابتدا میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی ہے۔(ص 71)

پھر صفحہ 72، پر سیف رحمانی کا حوالہ دیا کہ جس کام کا آغاز بسم اللہ کا الحمد للہ سے نہ ہو اس میں شیطان شریک ہوتا ہے۔

پھر مولانا امام علی دانش کے حوالے دیا کہ مذہبی کتابیں لکھنے والے بسم اللہ سے شروع کرتے ہیں البتہ ناول نگار، افسانہ نویس، کہانیاں لکھنے والے نہیں لکھتے کیونکہ اکثر دین سے بے زار دہریت پسند ہوتے ہیں ۔(ملخصا)

پھر تبصرہ کرتا ہے:

تو جناب ابوایوب دیوبندی صاحب آپ اپنے ہی دیوبندیوں کی تحریروں کے مطابق

(1)ناول نگار ہیں۔ (2)افسانہ نویس ہیں۔

(3)دین سے بیزار ہیں۔ (4)دہریت والحاد میں گرفتار ہیں۔

(5) آپ کی یہ کتاب ’’دست وگریبان‘‘ بے برکتی کتاب ہے۔
(6) آپ کی یہ کتاب ’’دست وگریبان‘‘ خسارے میں ڈالنی والی کتاب ہے۔
(7) آپ کی اس کتاب میں شیطان (دیو) بھی آپ کے مددگار رہے۔
قارئین کرام! اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ دیوبندی مولوی نے اپنی کتاب میں جس طریقے کو اختیار کیا، خود دیوبندی اصولوں ہی سے وہ کھل کر سامنے آگیا۔
(ص ۸۶)

الجواب:

یہ سارے حوالے جناب کو مفید اور ہمیں مضر نہیں کیونکہ اصل مسودہ میں بسم اللہ لکھی ہوئی موجود ہے۔ ہم دکھا بھی سکتے ہیں جبکہ ارشد القادری کی کتاب کے اصل مسودہ سے بسم اللہ لکھی ہوتو تم دکھادو!

پس مناظر اہل سنت پر کوئی فتویٰ عائد نہیں ہوتا جب کہ ارشد القادری صاحب کی صفائی دینی ہے تو اس کا اصل مسودہ دکھا کر ہی دوگے ورنہ ان کا اعتراض بالکل بجا ہے۔

رضا خانی اپنی خیر منائے!

اب ہم عرض کرتے ہیں کہ چونکہ رضا خانی نے اعتراض کیا ہے تو اس کی حالت بھی واضح کر دی جائے۔ یقین کیجئے اس حوالے سے موصوف کی حیثیت دکھانا ہمارے ذہن میں بھی نہ تھا رضا خانی کا شکریہ کہ اس نے ہمیں راہ دکھادی۔

عرض یہ ہے کہ رضا خانی نے اپنی کتاب رد اعتراضات المخبث کو بھی بغیر بسم اللہ کے شروع کیا ہے جبکہ انہیں کے ہم مسلک کا فتوی ہم پیش کیے دیتے ہیں تاکہ جناب کی عقل بھی ٹھکانے آجائے۔

جبکہ مولوی حامد حسین قریشی قادری رضوی لکھتے ہیں:

شکاوت قلب و عداوت دین کی بین علامت دیکھئے کہ ابتداء کتاب (طمانچہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے محروم اسم جلالت "اللہ" سے دور حمد وصلوۃ کی برکت سے بے نصیب اور ہونا بھی چاہیے۔ کہ جو برتن میں ہوگا وہی نکلے گا شراب کی بوتل سے عرق گلاب برآمد نہیں ہوتا۔

(میزائل بر طمانچہ و مجتہد دیوبندی صفحہ 7،6)

تو لیجیے جناب پر درج ذیل فتاوی ثابت ہوئے

1: شکاوت قلبی کا شکار

2: عداوت دینی رکھنے والے

3: بسم اللہ سے محروم اور بے برکت و بے نصیب وغیرہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

عامر عثانی کو بے وجہ پیش کرنا

ص ۸۷ پر رضا خانی نے عامر عثمانی کا حوالہ دیا عامر عثمانی ہمارا نہیں مودودی تھا۔ خود مودودیوں کو ہمارے کھاتے میں ڈالتے ہو اور ہم جن کو پیش کریں واویلا مچاتے ہو کہ یہ ہمارا نہیں واہ رے واہ!

تقویۃ الایمان پر بے جا غصہ

جناب نے ص ۸۸ تا ۹۲ تقویۃ الایمان پر اپنا غصہ نکال کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ فتنہ شاہ شہید نے پھیلایا معاذ اللہ!

سب سے پہلے موصوف نے غلغلہ کتاب کے حوالے پیش کیے جن میں یہ تھا کہ تقویۃ الایمان دیہاتی مولوی سے انگریز نے لکھوائی۔ ہندوستان کے گوشے گوشے میں پھیلایا تا کہ

لوگ لڑیں۔اس کا انگریزی ترجمہ بھی چھپا۔وغیرہ

الجواب :

عرض یہ ہے کہ صاحب غلغلہ تقویۃ الایمان کو شاہ شہید علیہ الرحمہ کی تصنیف ہی نہیں مانتے۔تقویہ الایمان کے حوالے سے ہمارے جمہور کا اصولی موقف یہی ہے کہ یہ شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی ہی تصنیف ہے۔ہمارا وہی موقف ہے جو فتاوی رشیدیہ میں مولانا گنگوہی علیہ الرحمہ کا ہے۔نیز رضاخانی حضرات بھی اسے شاہ شہید علیہ الرحمہ کی ہی مانتے ہوئے ہم پر پیش کرتے ہیں اور حوالہ فتاوی رشیدیہ کا دیتے ہیں:

:1 حق پر کون ص333

:2 مناظرہ جھنگ ص180

:3 حاشیہ سفید وسیاہ صفحہ 61،60

:4 مسلمانوں کا احترام کرو صفحہ 14

دوم : جن حضرات نے تقویۃ الایمان پر کچھ تنقید بھی کی تو ان کا نظریہ یہ بھی ہے کہ یہ شاہ صاحب کی تصنیف نہیں ہے۔ان میں مصنف کتاب غلغلہ بھی ہیں۔

زیادہ سے زیادہ یہ ان کا تفرد ہے اور جمہور کے خلاف ان کا تفرد حجت نہیں چنانچہ خود رضاخانی صاحب لکھتے ہیں:

> یہ تمامی حضرات جن کی کتب علامہ کاظمی کے خلاف پیش کی گئی ہیں ہرگز معتبر نہیں اور نہ ہی ان کی تنقید کا کوئی اعتبار ہے۔حضور غزالی زماں کا شمار ہمارے اکابرین میں سے ہوتا ہے ان کے مقابلے میں ایسی شخصیات کی تنقید کا کچھ اعتبار نہیں۔
>
> (دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ)

پس تمہارے اصول سے تم غلغلہ پیش ہی نہیں کرسکتے۔

رضاخانی کا دجل

رضاخانی لکھتا ہے

یہی دیوبندی مزید اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''انگریزوں نے (اسماعیل دہلوی) اس کتاب (تقویۃ الایمان) کو ہندوستان کے گوشے گوشے میں پہنچایا، تاکہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں، وہ آپس میں لڑیں۔'' (غلغلہ صفحہ ۱۸)

(ص۸۸)

الجواب:

رضاخانی کا یہ دجل ہے کہ مصنف کتاب غلغلہ تو تقویۃ الایمان کو شاہ شہید کی کتاب ہی نہیں مانتے مگر اس نے ان کی کتاب سے حوالہ پیش کرتے ہوئے بریکٹ میں جان بوجھ کر الفاظ بڑھا دیے تاکہ لوگ اس کے دھوکہ میں آجائیں۔شرم آنی چاہیے جناب کو اس بات پر!

انگریزی ترجمہ پہ اعتراض کا منہ توڑ جواب:

رضاخانی لکھتا ہے:

نورالحسن راشد کاندھلوی لکھتے ہیں:۔

''انگریزی میں میر شہامت علی کے ترجمہ تقویۃ الایمان کو خاصی شہرت حاصل ہوئی۔یہ پہلی مرتبہ ایشیاٹک کی سوسائٹی جنرل میں چھپا تھا۔''

(مجلہ احوال وآثار، شمارہ ۲۰۔۲۱، ص ۱۲۴)

(ص۹۱۔ ۹۲)

الجواب:

انگریزی ترجمہ پر اعتراض تھا تو جناب نے حوالہ پیش کیا۔اگر انگریزی ترجمہ ہو جانا

انگریز نوازی اور انگریز کی ایما پر چلنا ہے تو سوچیئے جناب کے مسلک کے رئیس التحریر کیا ثابت ہوں گے۔

مولوی ارشد القادری کی کتاب زلزلہ کے صفحہ نمبر 205 پر نقل تحریر کو ہم گوش گزار قارئین کرتے ہیں۔

نقل مراسلہ حکومت امریکہ بابت زلزلہ
یونائیٹڈ اسٹیٹ لائبریری آف کانگس
مسٹر ارشد القادری
مصنف" زلزلہ" مکتبہ جام نور جمشید پور

عالی جناب!

لائبریری آف کانگرس و دیگر انیس تحقیقاتی لائبریریوں کے لیے جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں کام کر رہی ہیں۔ یہ ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ اس ادارہ میں تمام امریکی دارالمطالعے شرکت کر رہے ہیں۔ اس پروگرام میں شامل ہونے والے تمام امریکی دارالمطالعے واشنگٹن کی لائبریری آف کانگرس میں ایک مرکزی فہرست مرتب کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ متحدہ کوشش سے یہ ممکن ہے کہ تمام شامل ہونے والے دارالمطالعے اپنے قارئین کے لیے ہندوستانی کتابیں منظر عام پر لاسکیں۔

ہم نے زلزلہ نام کی ایک کتاب حاصل کی ہے جس کے مصنف آپ ہیں۔ اس کتاب کی فہرست میں ترتیب دینے کے لیے ہمیں چند معلومات کی ضرورت ہے جو ہمرشتہ ان لینڈ پر فراہم کی جائیں گی۔ یہ معلومات آپ کے نام کو امریکی دارالمطالعے کی فہرست میں دوسرے

ناموں سے ممتاز کرنے کے لیے استعمال کی جائیں گی۔ چونکہ ہم بذات
خود آپ کی تصنیف کے متعلق کوئی صحیح معلومات ترتیب نہیں دے سکتے
اس لیے ساتھ والے فارم کو اگر آپ اپنی اولین فرصت میں پر کر کے
ارسال کر دیں تو عین نوازش ہوگی۔

مسز ای۔ ایس گپتا
اسٹنٹ فیلڈ ڈائرکٹر لائبریری آف کانگس
(پی۔ ایل 480 پروگریس ساؤتھ ایشیا)
(زلزلہ صفحہ 205،206)

ہمیں اب رضا خانی سے یہ پوچھنے کا حق حاصل ہے کہ زلزلہ کتاب کو امریکہ کیوں چھاپنا چاہ رہا تھا؟

مزے کی بات یہ ہے کہ اس کے بعد والے ایڈیشنوں میں یہ خط نکال دیا گیا۔ آخر اس کی کیا ضرورت پیش آئی؟ کہیں ہماری سوچ درست تو نہیں؟

ملفوظات محدث کشمیری، انوار الباری ارواح ثلاثہ، آزاد کی کہانی آزاد کی زبانی اور محاسن موضع القرآن کے حوالوں پر ایک نظر:

موصوف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۸۸،۸۹،۹۰ پر حوالے پیش کئے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ تقویۃ الایمان سے حنفی المسلک دو حصوں میں تقسیم ہوئے۔ ملفوظات محدث کشمیری سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تقویۃ الایمان کی عبارات سے جھگڑے ہوئے۔ ارواح ثلاثہ سے یہ کوشش کی کہ تقویۃ الایمان کی اشاعت سے شورش ہوگی۔ یہی بات موضع القران کے حوالے سے ثابت کرنے کی کوشش کی۔

الجواب:

اول بات تو یہ ہے کہ صاحب انوار الباری تقویۃ الایمان کو شاہ صاحب کی تصنیف نہیں مانتے۔ دوم اور اصولی بات یہ ہے کہ مسلمانان برصغیر ہندوستان میں ہندو حضرات کے ساتھ رہتے رہتے ان کی بہت سی رسومات اپنے اندر ضم کر چکے تھے۔ ہندوازم کے سائے میں شرک میں مبتلا تھے تو لازمی بات ہے کہ ایسے حالات میں مسلمانان برصغیر کو راہ راست پر لانے کی ضرورت تھی۔ پھر لا محالہ بات ہے ایسے حالات میں انتشار تو ہوگا ہی لیکن اس سے یہ بات ہر گز ثابت نہ ہوگی کہ احناف اور مسلمانان برصغیر کو دو حصوں میں شاہ صاحب نے تقسیم کیا۔

ایسے حالات میں تقویۃ الایمان آئی اور توحید کا پیغام لے کر آئی۔ یوں لوگوں کو توحید سمجھ میں آئی تو یہ انتشار بھی دب گیا۔

سوم : اگر آپ کے اعتراض کو دیکھا جائے تو یہ اعتراض تو اسلام پہ بھی ہوگا کہ اسلام کفر و شرک کو مٹانے اور توحید کی روشنی پھیلانے کے لیے آیا کیا آپ اسکو بھی انتشار کا نام دیں گے۔؟

> باقی جناب نے صفحہ ۹۲ پر ابوالکلام آزاد، شاہ اسماعیل اور ان کے ناقد الجنۃ لاہل السنۃ کا حوالہ دیا اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ شاہ صاحب اور مولوی منور الدین کے عقائد و افکار پر مناظرے ہوئے۔ شاہ اسماعیل اور ان کے ناقد کے حوالے سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مولانا مخصوص اللہ صاحب علیہ الرحمہ کو تقویۃ الایمان کے اسلوب سے اختلاف تھا۔ اور الجنۃ کے حوالے سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مولوی فضل رسول، مولانا محمد موسی و مولانا مخصوص اللہ اور رشید الدین صاحب علامہ شہید کے مخالف ہو گئے۔
>
> [ملخصاً صفحہ ۹۲]

الجواب :

مناظرے کس بات پر ہوئے اس کی تفصیل تو محقق العصر علامہ مولانا ساجد خان نقشبندی کی معرکۃ الآرا کتاب دفاع اہل سنت میں ہی ملاحظہ فرمائیں باقی حوالوں سے کچھ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ شاہ صاحب اور دیگر حضرات کا اختلاف فروعی نوعیت کا تھا۔کفر و اسلام کا اختلاف نہ تھا۔لہذا یہ حوالے بے سود ہیں۔فروعی نوعیت کے اختلاف کو انتشار کہو تو پھر یہ انتشار کا قول دور صحابہ سے اب تک کے فروعی اختلافات کو دیکھ کر کرنا۔

اعتراض

ص ۹۳۔ ۹۴ پر حکیم برکاتی کا حوالہ دیا یہ قابل قبول نہیں ہے ص ۹۵ پر ایوب قادری کی کتاب احسن نانوتوی سے حوالہ دیا جس میں فضل حق اور مولانا شہید علیہ الرحمہ کے اختلاف کی بات تھی۔

الجواب:

فضل حق صاحب اور شاہ شہید علیہ الرحمہ کے درمیان جو امتناع نظیر وجہ اختلاف بنی اور فضل حق نے آپ پر فتوی کفر دیا تو عرض یہ ہے کہ فضل حق نے رجوع کرلیا تھا

[خیر آبادیات کتاب دیکھئے مولانا عنایت اللہ کاکروی صاحب کی روایت]

ایک اہم بات:

شاہ صاحبؒ اور فضل حق صاحب کے مابین اختلاف کیسا تھا؟

رضا خانی مجلہ العاقب شمارہ فروری ۲۰۱۳ ص ۶۲ پر موجود ہے کہ

درحقیقت علامہ اور شاہ اسماعیل کے درمیان ہونے والا اختلاف اس قدر دقیق علمی نکات پر مشتمل ہے کہ اس کی تہ تک پہنچنا ہر کس و ناکس کے

بس کی بات نہیں۔ جب تک علم کلام وعقائد کی اصطلاحات سے گہری واقفیت اور اصول شریعیہ وفقہیہ پر خاطر خواہ نظر نہ ہو اس اختلاف کی نزاکت، اہمیت اور حساسیت تک آدمی کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ اس لیے وہ حضرات جن کی نظر علوم دینیہ میں گہری اور پختہ نہیں وہ عام طور پر غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

[ماہ نامہ العاقب فروری ۲۰۱۳ ص ۶۲]

تو جن کی حالت یہ ہو کہ مولانا علی معاویہ صاحب کے سامنے ایک عربی عبارت بھی درست نہ پڑھ سکیں ان کو اس علمی اختلاف کو ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے۔

پھر جناب نے لکھا:

ابو ایوب صاحب نے یہاں لفظی ہیرا پھیری کرتے ہوئے لکھا کہ یہ بحث سب سے پہلے شاہ فضل حق نے چھیڑی، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس بحث کا آغاز اسماعیل دہلوی کی عبارت سے ہوا تھا، علامہ فضل حق نے تو اس پہ حکم شرعی واضح کیا تھا۔ [جناب نے ایوب قادری کو ابو ایوب قادری بنا ڈالا]

[ص ۹۵]

الجواب

پس جناب کہنا چاہتے ہیں کہ اصل فتنہ تو شاہ صاحب نے پھیلایا فضل حق نے تو صرف شرعی حکم واضح کیا ہے۔ اگر اسی وجہ سے شاہ صاحب قابل اعتراض ہیں تو سب سے پہلے امام رازی، شیخ یحییٰ منیری وغیرہ پر اعتراض ہوگا۔

مفسر قرآن امام رازی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں

لِاَنَّهَا تَدُلُّ عَلَى الْقُدْرَةِ اَنْ يَّبْعَثَ فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيْراً مِثْلَ مُحَمَّدٍ وَّ اَنَّهُ لَا حَاجَةَ بِالْحَضْرَةِ الْاِلٰهِيَةِ اِلٰى مُحَمَّدٍ اَلْبَتَّةَ وَ قَوْلُهُ لَوْ يَدُلُّ عَلَى اَنَّهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى لَا يَفْعَلُ ذَالِكَ فَبِالنَّظْرِ اِلَى الْاَوَّلِ يَحْصُلُ التَّادِيْبُ وَبِالنَّظْرِ اِلَى الثَّانِيْ يَحْصُلُ الْاِعْزَازُ

(تفسیر کبیر ج24،ص474،فرقان آیۃ 51)

یہ آیت دلالت کرتی ہے قدرت رکھنے کے اس بات پر کہ اللہ بھیجے ہر بستی میں ڈرانے والا مثل محمد ﷺ کے اور اس پر کہ اللہ تعالیٰ کو محمد ﷺ کی طرف (اپنے دین پہچانے) کی احتیاج نہیں ہے اور لفظ ''لو'' کے فرمانے سے معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ ایسا ہر گز نہیں کریگا پس بنظر اول سے تادیب نبی ﷺ حاصل ہے اور بنظر ثانی آپ ﷺ کا اعزاز ظاہر ہے۔

اور شیخ یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ جن کے بارے میں آپ کے بھی ممدوح شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ وی از مشاہیر مشائخ ہندوستان ست چہ احتیاج کہ کس ذکر مناقب اوکند اورا تصانیف عالی است از جملہ تصانیف اومکتوبات مشہورتر و لطیف ترین تصانیف اوست بسیاری از آداب طریقت واسرار حقیقت در آنجا اندراج یافتہ''۔

(اخبار الاخیار، ص 117)

یہی شیخ اپنے انہی لطیف ومشہور ترین مکتوبات میں لکھتے ہیں:

''چون در عظمت وعزت بی نیازی اونظر کنی ہمہ موجودات عدم دینی و چون بسلطان عظمت وقدرت اونگری ہمہ معدومات راموجودات یابی اگر خواہد در ہر لحظہ صد ہزار چون محمد ﷺ بیافریند و ہر نفسے از انفاس

ایشاں مقام قاب قوسین دہد“

(مکتوبات،ص110،مکتوب نمبر 35)

جواس کی عظمت وعزت پرنظر کرے تمام موجودات کے عدم پرنظر پڑے اور جواس کی بادشاہت عظمت وقدرت کا دھیان کرے تمام معدومات کوموجود پائے اگر چاہےتو ایک آن میں لکھ مانند (جیسے) محمد ﷺ پیدا فرمادے اوران میں سے ہر ایک کو قاب قوسین کا مقام عطافرمادے۔

اورنورالحسن شاہ کیلانوالہ بریلوی لکھتا ہے:

”اس میں کلام نہیں کہ اس خلاق العلیم نے جیسا یہ سلسلہ انبیاء ومرسلین ابتداء سے انتہاء تک اور دنیا ومافیھا بلکہ تمام موجودات کو پیدا کیا ہے ،ایسی مخلوقات یعنی اس کی مثل لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں پیدا کرسکتے ہیں۔بہرصورت اس امر پرقادر ہے“۔

(الانسان فی القرآن،ص371،دارالتبلیغ آستانہ کیلیانوالہ شریف بار سوم)

لیجئے یہ اعتراض ان لوگوں پر کیجیے پھر شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی طرف رخ کیجیے۔

ص ۹۶،۹۵ پرالجہد المقل اورمجلہ احوال وآثر کاندھلہ کے شمارہ کا حوالہ دیکر تکفیر کا جوقول نقل کیا ہے ہم پہلے ہی بتا چکے کہ فضل حق نے تکفیر سے رجوع کرلیا تھا۔

تحذیرالناس پر بے جاغصہ

موصوف نےص ۹۶ سے صفحہ ۱۰۰ تک وہی اعتراضات تحذیر الناس پر کئے جن کے جواب بار بار دئے جاچکے ہیں اس کا جواب دفاع ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس

مصنفہ مناظر اہل سنت مولانا ابو ایوب قادری صاحب کا مطالعہ فرمائیں۔

اس کے بعد جناب نے خلیل احمد سہارن پوری علیہ الرحمہ کی طرف اپنی توپوں کا رخ پھیر دیا ہے۔

مولانا مشتاق چنیوٹی صاحب کا حوالہ دیا کہ انہوں نے انوار آفتاب صداقت کی تعریف کی تو عرض یہ ہے کہ وہ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے منسلک تھے انہوں نے اس کی یہ سمجھ کر تعریف کر دی کہ یہ ختم نبوت کے عنوان پر ہو گی۔

مولانا اللہ وسایا صاحب کا حوالہ

اللہ وسایا دیوبندی لکھتے ہیں:۔

"مشہور صوفی، بے مثال عالم دین، کتب کثیرہ کے مصنف سنیوں کے مناظر بے بدل خواجہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ سے کون واقف نہیں۔ **آپ کی کتاب "تقدیس الوکیل" رہتی دنیا تک یادگار رہے گی۔"**

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص ۲۴۴)

[ص ۱۰۲]

الجواب:

اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ مولانا نے جس تقدیس الوکیل کی بات کی ہے وہ قصوری صاحب کی دوسری کتاب جو ختم نبوت کے عنوان پر ہے۔

نیز ہمارے پاس ان سے کی گئی کال ریکارڈنگ موجود ہے جس میں یہ بات واضح ہے کہ انہوں نے انوار آفتاب وصداقت کتاب خود نہیں دیکھی بلکہ کسی کی بات پر اعتماد کرتے ہوئے لکھ دی۔

علامہ خالد محمود صاحبؒ کا حوالہ

اس کے بعد جناب نے حضرت علامہ خاد محمود صاحب کا حوالہ دیا کہ انہوں نے کہا ہے کہ

قصوری صاحب نے علامہ سہارن پوری علیہ الرحمہ پر جولزوم قائم کیا وہ المہند المقل کیسے آنے کے بعد جاتا رہااور ابہام جاتا رہا۔

[ص ۱۰۳]

پھر حوالہ دیا مناظرے ومباحثے صفحہ ۱۸۹ کا

چنانچہ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کا اقرار بھی دیوبندی ڈاکٹر صاحب نے خود کیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:۔

''میں نے آپ کو بتایا تھا کہ مولوی غلام دستگیر ہوئے تھے اس نے علمائے دیوبند کو جو کافر کہا۔'' (مناظرے ومباحثے ص ۱۵۹)

جناب نے خود اقرار کر لیا کہ علامہ قصوری نے علمائے دیوبند کو کافر کہا تھا لہٰذا ڈاکٹر صاحب نے خود ہی اپنی تکذیب کر دی۔ پھر خلیل احمد دیوبندی صاحب جن کا مناظرہ علامہ غلام دستگیر قصوری سے ہوا تھا، وہ خود فرماتے ہیں کہ

''غلام دستگیر از کافرم خواند چراغ کذب رانبود فروغے

(تذکرۃ الخلیل ص ۱۳۳)

[ص ۱۰۳]

الجواب:

علامہ خالد محمود صاحب نے درست بات کی ہے جہاں تک بات ہے'' مناظرے و

مباحثہ" کتاب کی تو یہ علامہ صاحب کی اپنی تصنیف تھوڑی ہے۔ لہٰذا یہ تمہارا ایک مستقل جھوٹ ہے کہ تم نے اس کتاب کو علامہ صاحب سے منسوب کر دیا۔

باقی تذکرۃ الخلیل کا شعر پیش کیا اور ترجمہ بھی تذکرۃ الخلیل سے ہی پیش کرتے تو کیا ہی بات تھی۔

تذکرۃ الخلیل کے مذکورہ صفحہ پر یہ بات ملے گی کہ

وہ مجھے کافر کہہ کر جھوٹ بولتا ہے اور میں اسے مسلمان سمجھ کر

[تذکرۃ الخلیل صفحہ ۱۳۳]

پس غلام قصوری صاحب کو جھوٹا کہا ہے۔

فتاویٰ حقانیہ اور یادگار خطبات کے حوالوں پر ایک نظر

پھر براہین قاطع کی عبارت کے حوالہ سے سوال کا جواب دیتے ہوئے مفتی عبدالحق لکھتے ہیں کہ

''رہی البراہین قاطعہ'' کی بات تو وہ اپنی جگہ بجا اور درست ہے کہ ''شیطان کا علم حضور ﷺ سے زیادہ ہے'' سے مراد علم غیر نافع ہے۔''

(فتاویٰ حقانیہ ج ۱ ص ۱۵۹)

اس عبارت میں واضح طور پہ اس بات کو تسلیم کر لیا گیا ہے کہ براہین قاطعہ کی عبارت کا مفہوم یہی ہے کہ شیطان کا علم حضور ﷺ سے زیادہ ہے، اب اس پر دیوبندی فیصلہ بھی ہم اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، عبدالقدوس ترمذی دیوبندی لکھتے ہیں:۔

''جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں (مثلاً شیطان) کا علم آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے (یادگار خطبات صفحہ ۴۳۰)

[ص ۱۰۴]

الجواب:

اس حوالے سے یہ بات صاف نظر آرہی ہے کہ یادگار خطبات کا فتویٰ مطلق علم کی زیادتی کی بابت ہے اور فتاویٰ حقانیہ میں مقید اور ایک جزئی میں بات ہورہی ہے لہذا دونوں کا محل ہی جدا ہے۔ ان دونوں ہی باتوں میں کوئی تضاد نہیں یہ سب تمہاری عقل کا فتور ہے لہذا اسکا علاج کروایا جائے۔

یہی بات جناب کے ہم مسلک مفتی محمد خان قادری نے" علم نبی اور امور دنیا" میں علماء دیوبند کے حوالے سے نقل کی ہے کہ علماء دیوبند آپ ﷺ کو ہر چیز سے زیادہ اعلم جانتے ومانتے ہیں صفحہ ۵۲۲ ملاحظہ کریں۔

امکان کذب کی بحث پر حوالوں پر ایک نظر

موصوف لکھتے ہیں:

جہاں تک مسئلہ امکان کذب کی بحث ہے تو خود دیوبندی حضرات نے اس عقیدہ کو غلط قرار دیا ہے، مصنف الشہاب الثاقب لکھتے ہیں:۔

''یہ اعتقاد رکھے کہ ممکن ہے کہ خداوند کریم جھوٹ بول دے تو وہ بھی کافر و زندیق ملعون ہے۔'' (الشہاب الثاقب صفحہ ۲۲۶)

مگر دیوبندی عقیدہ ہے کہ

''اسی کو امکان کذب کہتے ہیں کہ کذب ممکن تو ہے۔''

(تذکرۃ الخلیل صفحہ ۱۴۰)

اس طرح حامد میاں لکھتے ہیں کہ

''اس مسئلہ کو توڑ مروڑ کر اور غلط تفسیر کر کے علماء دیوبند کی طرف منسوب کر

دیا گیا اور امکان کذب کا عنوان دے دیا گیا۔"

(سلسلہ علماء دیوبند ص ۴۰ بحوالہ توضیح البیان)

ایسے ہی قاری عبد الرشید لکھتے ہیں کہ

"مسئلہ امکان قدرت کو 'امکان کذب' کے خوفناک اور بھیانک عنوان۔" (ترجمہ قرآن کا تقابلی جائزہ صفحہ ۱۰۹)

سعید احمد قادری دیوبندی نے اسے کفریہ عقیدہ سے تعبیر کیا (اہلِ سنّت و اہل بدعت کی پہچان صفحہ ۷) اور الیاس گھمن دیوبندی نے بھی اسے گستاخانہ عقائد میں شمار کیا (فرقہ بریلویت کا پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۳۹۵) پھر خود دیوبندی حضرات نے غیر مقلدین کے غلط عقائد و مسائل میں اس مسئلے کو بھی شمار کیا ہے۔ (فرقہ اہلِ حدیث [منکرین فقہ] کے عقائد و مسائل صفحہ ۹) [ص ۱۰۴، ۱۰۵]

الجواب:

جناب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ الشہاب الثاقب میں امکان کذب کو کفر کہا گیا ہے اور پھر دیگر حوالے پیش کیے کہ انہوں نے امکان کذب کا قول کیا ہے یوں یہ کافر ہوئے۔

اول تو یہ کہ مولانا مدنی علیہ الرحمہ امکان وقوعی کی بات کر رہے ہیں جبکہ دیگر حوالہ جات میں امکان ذاتی کا اثبات ہے لہذا یہ کوئی تضاد بھی نہیں اور نہ ہی دست و گریبان ہی ہے بلکہ دونوں موقف جدا جدا محل رکھتے ہیں۔ لہذا آپ کا یہ پیش کر کے بغلیں بجانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

رضا خانیوں کی معتبر کتاب المعتمد المستند میں ہے:

اور یونہی جو یہ کہے کہ حضور کے سوا دوسرا نبی ہونا ممکن ہے تو یہ سب کافر

ہیں۔

[ص ۱۸۷]

اس کے حاشیے میں مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:

یعنی امکان وقوعی دوسرے نبی کے لیے مانے تو حکم کفر اسی صورت میں ہے۔ اس لیے کہ یہ عقیدہ نص قرانی کو جھٹلاتا ہے اور اس میں اس بات کا انکار ہے جو ضروریات دین سے ہے رہا امکان ذاتی تو یہ حکم کفر کا متحمل نہیں بلکہ امکان ذاتی اس مقام میں صحیح ہے۔

(صفحہ ۱۸۷]

پس حضرت مدنی علیہ الرحمہ کا حکم کفر بھی امکان وقوعی میں ہے جبکہ امکان ذاتی اپنے مقام پر درست ہے۔

اسی طرح مفتی جلال الدین امجدی لکھتے ہیں

حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا دو طرح ممکن تھا ایک بطور امکان وقوعی دوسرے بطور امکان ذاتی کے ورود آیت کریمہ نے امکان وقوعی ختم کیا امکان ذاتی ختم نہیں کیا۔

[فتاوی فیض الرسول صفحہ ۱۰]

باقی یہ عنوان تو عموم قدرت باری تعالی تھا جس کو سب سے پہلے عبد السمیع رام پوری بریلوی نے امکان کذب سے تعبیر کیا تو ہمارے حضرات کو مجبوراً یہ الفاظ استعمال کرنے پڑے۔ جہاں تک مولانا گھمن صاحب کے حوالے کی بات ہے تو یہ الزامی بات کی گئی ہے کیوں کے تمہارے نزدیک امکان وقوع کو مستلزم ہے۔

فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

امکان کذب کا قول کذب کے وقوع بلکہ اس کے وجوب کو مستلزم

ہے۔

[فتاوی رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۲]

پس جب امکان وقوع و وجوب کو لازم ہے تو توہین وکفر بھی ہوا تمہارے نزدیک لہذا یہ گستاخانہ بات ہے سوانہوں نے اسکو یوں الزامی طور پر لکھا ہے۔

توپوں کا رخ حفظ الایمان کی طرف

جناب لکھتے ہیں:

اور اسی طرح اشرفعلی تھانوی کی کتاب حفظ الایمان کی عبارت کے متعلق خود مخلصین دیوبند نے کہا کہ

''ایسے الفاظ جس میں مماثلت علمیت غیبیہ محمدیہ کو مجانین و بہائم سے شبیہہ دی گئی ہے جو بادی النظر میں سخت سوء ادبی (بے ادبی) کو مشعر ہے کیوں نہ ایسی عبارت سے رجوع کرلیا جائے۔''

اب یہ مخلصین کون تھے ان کے متعلق صدیق باندوی صاحب لکھتے ہیں۔

''بعض اہل علم نے حضرت تھانوی علیہ الرحمہ کو مشورہ دیا کہ معاندین زبردستی آپ پر اعتراض کرتے ہیں اس میں عوام کا نقصان ہے جس لفظ کو لیکر یہ اعتراض کرتے ہیں اگر عبارت میں کچھ ترمیم کردی جائے تو بہتر ہے۔''

(اظہار حقیقت صفحہ نمبر ۱۰۲)

یہ بات بھی یاد رہے کہ دیوبندی حضرات نے مل کر ان عبارات کی تاویلات کرنے کی ناکام کوشش کی۔

[ص ۱۰۵]

الجواب:

ہمیں یہ پکا یقین ہے کہ جناب نے اپنی خفت مٹانے کو خوامخواہ عنوانات لگا کر غلط مطلب برآمد کیے ہیں ۔اب یہاں بھی جن مخلصین کا تذکرہ جناب نے کیا ہے وہ مخلصین خود تو اس عبارت میں کوئی گستاخی نہ سمجھتے تھے بلکہ عبارت سے ہی صاف واضح ہے کہ معاندین زبردستی آپ پر اعتراض کرتے ہیں پس مخلصین تو اہل بدعت کی بابت کہہ رہے ہیں جبکہ جناب نے خوامخواہ یہاں بھی بات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا تاکہ الٹا مطلب نکالا جا سکے ۔بالفرض انہوں نے خود ہی مشورہ دیا ہو عبارت بدلنے کا اور اس کو تم گستاخی پر محمول کرو تو اس لحاظ سے تو اشرف سیالوی بھی گستاخ ہوں گے ۔

چنانچہ عبدالرزاق بھترالوی بریلوی لکھتے ہیں

جو عبارتیں کچھ ثقیل ہیں ان کو ضرور بدل دیا جائے ۔جیسا کہ میں نے رسالہ کے آخر میں دو تین مثالیں دی ہیں ۔

[ارفع الدرجات صفحہ ۱۹]

لیجئے یہاں تو اپنا بندہ عبارت بدلنے کی بات کرتا ہے سو یہ تو اقراری گستاخی ہوئی آپ کے اصول پر ۔

آگے مولانا مشتاق چنیوٹی کا حوالہ دیا کہ انہوں نے انوار آفتاب صداقت کی تعریف کی تو عرض یہ ہے کہ وہ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے منسلک تھے انہوں نے اس کی یہ سمجھ کر تعریف کر دی کہ یہ ختم نبوت کے عنوان پر ہوگی ۔

جناب خود یہ اصول بناتے ہیں :

پھر یہ دونوں کتب اپنے مصنفین کی ذاتی آرا کا اظہار ہیں ۔

[دست و گریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص ۵۰۹]

پس تمہارے اصول سے بھی یہ اعتراض تو بنتا ہی نہیں ۔

مولانا اللہ وسایا صاحب کا حوالہ

اللہ وسایا دیوبندی لکھتے ہیں کہ

''حضرت مولانا قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی (کورٹ انسپکٹر پولیس پنشنر لدھیانہ) اہلِ سنّت کی وہ عظم المرتبت شخصیت اور مقتدر ہستی ہیں۔جنہوں نے زبان وقلم سے فرقہ باطلہ کے خلاف ڈٹ کر جہاد کیااور وہ کارہائے نمایاں انجام دئیے جو ہمیشہ یادگار رہیں گے۔جب قاضی صاحب کی شہرہ آفاق تصنیف ''انوار آفتاب صداقت'' کاظہور ہوا تو ملت اسلامیہ کے اکابر علماء ومشائخ نے زبردست خراج تحسین سے نوازا''

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت صفحہ ۲۳)

الجواب:

مولانا اللہ وسایا کا رجوع اس بات سے ثابت ہے ہمارے پاس کال ریکارڈنگ موجود ہے بلکہ انہوں نے تو آیندہ ایڈیشن میں تصحیح کی بات بھی کی ہے۔لیکن آپ نے پھر بھی یہ اعتراض کرڈالا۔

پھر صفحہ ۱۰۷۔۱۰۸ پر مماتی وحیاتی اختلاف کے حوالے دیے جبکہ مماتی ہمارے نہیں اہل سنت سے خارج ہیں سو ان کے حوالے قابل حجت نہیں جبکہ ہماری ان کے خلاف لکھی گئی کتابوں کے موقف درست ہیں۔

مفتی سعید احمد صاحبؒ کا حوالہ

جناب لکھتے ہیں:

مفتی سعید خان دیوبندی یوں کرتے ہیں کہ

''ہمارے ملک کو دیوبندیت کو نواصب کے علاوہ جس مسلک یا عقیدے نے بہت نقصان پہنچایا ہے،وہ وہابیت ہے......اور توحید کے نام پر طلباء،حضرات اولیاء کرام رحمہ اللہ کو گستاخ آمیز جملوں کا نشانہ

بنانے لگے ہیں۔“(دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے ص ۱۴)

[ص ۱۰۸]

الجواب :

اس حوالے سے اصولی بات یہ ہے کہ ایک ہیں نسلا دیوبندی اور دوسرے ہیں وہ جو بعد میں اہل سنت دیوبند مکتب فکر میں آئے۔

ہمارے تبلیغی بھائیوں کی محنت سے بہت سے بدمذہب راہ راست پر آئے۔ان میں اکثر غیر مقلدین بھی ہیں۔لامحالہ یہ ان کے اوائل دنوں کی بات ہو رہی ہے کہ جب وہ ادھر سے آئے تو شروع میں ان پر پرانے اثرات تھے سو ان کی بات مفتی صاحب کر رہے ہیں۔

پھر یہ بات ہو سکتی ہے کہ ان کی آہستہ آہستہ تصحیح ہو۔

مصنف موصوف کا ایک اور دجل:

جناب لکھتے ہیں:

محمود حسن گنگوہی لکھتے ہیں:۔

”لیکن ان میں بعض الفاظ سخت ہیں جو کہ اس زمانہ کی جہالت کے علاج کے طور پر لکھے گئے ہیں...... بلا ضرورت ان الفاظ کو استعمال کرنا جیسے بعض کی عادت ہوگئی ہے گستاخی ہے،اس سے احتیاط چاہیے۔“

(فتاویٰ محمودیہ ج ۴ صفحہ ۱۴،فتاویٰ محمودیہ ج 6 صفحہ 157)

دیوبندی مفتی صاحب نے یہ تسلیم کر لیا کہ تقویۃ الایمان کا لب ولہجہ گستاخانہ ہے [ص ۱۱۰،۱۱۱]

الجواب :

مفتی محمود حسن صاحب نے تو سخت الفاظ کی بات کی تھی جو ظاہر ہے اس وقت کی مناسبت سے لائے گئے مگر جناب نے اس بات کو یوں بنا ڈالا کہ تقویۃ الایمان کا لب ولہجہ گستاخانہ ہے۔موصوف عبارات نقل کرنے کے بعد یہ بھی نہیں سوچتے کہ میں جو حاشیہ آرائی کر رہا ہوں وہ کہیں منقول عبارت سے ہی تو مردود نہیں ہو جاتی۔

تقویۃ الایمان پھر سے اٹھالی

موصوف تو تھوڑی تھوڑی دیر بعد کوئی خبط سوار ہوتا ہے۔تقویۃ الایمان کو ہاتھ لگاتے ہیں کبھی تحذیر الناس اور دیگر کتب اور پھر سے تقویۃ الایمان پر آجاتے ہیں۔یعنی ان کے ترکش میں ان تیروں کے سوا کچھ نہیں ہے۔پھر چلیں اگر آپ نے اعتراضات ہی کرنے ہیں تو ان اعتراضات کو بار بار دہرانے کا کیا مطلب جن کے جوابات ہماری جانب سے دیے جا چکے ہیں۔جناب نے صفحہ ۱۱۲ پر پرانے اعتراضات دہرائے ان کے جوابات کے لیے دفاع اہل سنت کا مطالعہ مفید ہے۔

مولانا اللہ یار صاحب اور تقویۃ الایمان

اسی تقویۃ الایمان میں ہے:

''یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔''(تقویۃ الایمان صفحہ۸۱)

پھر معارضہ میں پیش کیا۔

جناب اللہ یار خان صاحب لکھتے ہیں:۔

''ان فرقوں کی تقلید میں آج کل کے اہلسنت والجماعت ہونے کا دعوی کرنے والے یہاں تک کہہ گئے ہیں کہ انبیا مر کر مٹی ہو گئے ہیں ......ان لوگوں کا عقیدہ اجماع امت کے مخالف ہے۔جو شخص اجماع

امت کا مخالف ہے وہ درحقیقت امت محمدیہ کا فرد نہیں اس امت سے
خارج ہے۔"

(عقائد وکمالات علماء دیوبند صفحہ ۱۵)

نیز سیف اویسیہ کا حوالہ دیا جس میں بھی قریب قریب یہی بات ہے کہ مر کر مٹی ہو گئے اور اسی پہ امت محمدیہ سے خارج ہونے کا فتوی ہے۔

'[ص ۱۱۲، ۱۱۳]

الجواب :

جناب اعتراض کرتے وقت الفاظ پر ہی غور کر لیتے تو جواب دینے کی ہم کو نوبت نہ پیش آتی۔اصل بات یہ ہے کہ موصوف کے مطلب تراشیدہ ہوتے ہیں اور جو عبارات بطور اعتراضات پیش کرتے ہیں انہیں عبارات پر غور کرنے پر سارا مسئلہ حل ہو جاتا ہے اور جناب کا دجل وفریب واضح ہو جاتا ہے۔

یہاں پر بھی فتوی مر کر مٹی ہو گئے پر ہے جو کہ مماتی حضرات کا نظریہ ہے جبکہ تقویۃ الایمان میں مر کر مٹی میں ملنے کی بات ہے جس کا مطلب دفن ہونا ہے۔لہذا دونوں باتیں ہی جدا جدا ہیں۔مگر رضاخانی خائن کی الٹی عقل اور تعصب کی بندھی پٹی انکی پیش کردہ عبارات کو ہی بغور دیکھنے نہیں دیتی جناب کو!

باقی سیف اویسیہ میں بھی یہی ہے کہ پرانے نسخوں میں یہ بات موجود نہیں اور واقعی ان الفاظ کے ساتھ یہ عبارت موجود ہے ہی نہیں اور مولانا اللہ یار خان نے یہی بات کہ اگر کسی نسخے میں ہوئی بھی تو الحاقی ہو گی۔

ص ۱۱۴ پر سوانح غلام غوث ہزاروی صفحہ ۱۹۹ کا حوالہ دیا مگر اس میں بھی مٹی ہو گئے کہ بات ہے جو تقویۃ الایمان میں آپ کو کہیں نہ ملے گی۔لہذا جناب کا یہ سب پیش کرنا بے سود ہے۔

پھر سے حفظ الایمان پر اعتراضات

محترم قارئین! ہم آپ سے کہتے ہیں مسکرائیے، چاہے تو ہنس لیجئے جناب کی بے چارگی پر کہ جناب کے ترکش میں یہی تیر ہیں اس لیے تھوڑی تھوڑی دیر بعد انہوں کتابوں کو اٹھا لیتے ہیں۔

حفظ الایمان پر اعتراضات کے لیے بھی دفاع اہل سنت کی طرف مراجعت کیجیے۔

شاہ صاحب علیہ الرحمہ پر پھر سے اعتراضات:

لیجیے پھر سے توپوں کا رخ شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی طرف ہو گیا۔اب کے جناب نے صراط مستقیم کی عبارات کو پیش کیا صفحہ ۱۱۶،۱۱۷،۱۱۸انہیں اعتراضات سے سیاہ کیا۔اس کے جوابات بھی دفاع اہل سنت میں ملاحظہ فرمائیں۔

احمد رضا خان بریلوی اور حضرت چاندپوری علیہ الرحمہ

موصوف نے صفحہ ۱۱۹،۱۲۰ پر اشد العذاب کو پیش کیا ہے اور صفحہ ۱۲۰ پر لکھا لہذا دیوبندی اصول سے وہ (اعلی حضرت۔از راقم) مسلمان ہیں۔

[ص ۱۱۹،۱۲۰] ملخصا

الجواب:

اس عبارت سے استدلال متعدد بریلویوں نے کیا ہے الفاظ مختلف کے ساتھ اس نے بھی وہی پیش کر کے نقل کی ہے بلکہ اپنے ہی اصول سے نقل تو ماری مگر عقل سے۔ چنانچہ موصوف خود گھمن صاحب کے حوالے سے اپنی اسی کتاب دست و گریبان کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ صفحہ ۴۷۴ پر لکھتے ہیں:

گھمن صاحب نے یہاں نقل مارتے ہوئے عقل سے کام لیا۔

[ص ۴۷۴]

لہذا جناب اپنے حال پر خود غور کر لیں۔مناظر اہل سنت دامت برکاتھم کی کتاب کا جواب دے رہے ہیں تو ان کی دوسری کتب تو پیش نظر ہونی چاہیے تھیں۔مناظر اہل سنت نے سفید وسیاہ پر ایک نظر میں اس عبارت کا جواب دے دیا ہے ہم وہی جواب فائدہ عوام کے لیے نقل کیے دیتے ہیں۔

'اشد العذاب'' سے حضرت چاند پوری علیہ الرحمہ کی مکمل عبارت

آیئے حضرت چاند پوری علیہ الرحمہ کی مکمل عبارت ملاحظہ فرمایئے۔وہ لکھتے ہیں:

مرزائی جب بہت تنگ اور عاجز ہوتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ آخر علماء ئے دیوبند جو آج ہندوستان میں مرکز اسلام و مرکز حنفیہ و مرکز قرآن وحدیث،فقہ،علوم عقلیہ ونقلیہ کا سر چشمہ ہیں ان کو بھی تو مولوی احمد رضا صاحب اور ان کے ہم خیال کافر کہتے ہیں تو کیا علماء ئے دیوبند کافر ہیں؟اگر وہ کافر نہیں تو پھر مرزائی کیوں کافر ہیں؟اس کا جواب بھی خوب توجہ سے سن لینا چاہیے ،علماء ئے دیوبند کی تکفیر اور مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی تکفیر میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

بعض علماء ئے دیوبند کو خان صاحب یہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں جانتے۔چوپائے مجانین کے علم کو آپ ﷺ کے علم کے برابر کہتے ہیں۔شیطان کے علم کو آپ کے علم سے زائد کہتے ہیں (معاذ اللہ) لہذا کافر ہیں،تمام علماء ئے دیوبند فرماتے ہیں کہ خان صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے جو ایسا کہے وہ کافر ہے،مرتد ہے،ملعون ہے لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے خود کافر ہے۔یہ عقائد بے شک کفریہ ہیں۔مگر خان صاحب کا یہ فرمانا کہ بعض علماء ئے دیوبند ایسا اعتقاد رکھتے ہیں یا کہتے ہیں یہ غلط ہے،افتراء ہے،بہتان ہے،جب ہم خود ان عقائد کو کفر وارتداد کہتے ہیں تو ہم اس کے معتقد کیسے ہو سکتے ہیں؟نہ یہ کلمات کفریہ ہم نے کہے،نہ ہمارے بزرگوں نے،نہ ایسے مضامین خبیثہ ہمارے قلب میں آئے۔ہم تو ایسے شخص کو جس کا یہ اعتقاد ہو قطعی کافر جانتے

ہیں ۔رہیں وہ عبارات جن کی طرف ان مضامین خبیثہ کومنسوب کرتے ہیں ان کا مطلب صاف ہے جو ان مضامین کے بالکل مخالف ہے ۔اب یہ سوال کہ پھر خان صاحب نے ایسا کیوں کیا ؟اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بھی تو مجدد ہی ہونے کے مدعی تھے ۔اس دور کے مجددوں کا یہی حال ہوتا ہے ۔مرزا قادیانی نے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہا،خان صاحب نے اپنے تمام مخالفوں کو کافر کہا،ندوۃ العلماء ہو اس میں جو شریک ہو جو اس کا ممبر ہو جو کسی ندوی سے سلام کرے وغیرہ وغیرہ سب کافر،وہابی وہ کافر،غیر مقلد وہ کافر،نیچری سب کافر ۔غرض جو ان کا ہم خیال نہیں وہ کافر حتیٰ کہ خود کافر،ان کے پیر بھی کافر،کفر کی مشین گن ہی جو ہوئی مگر چندہ بلقان میں شریک نہ ہو دے،تحریک خلافت میں شریک نہ ہوئے بلکہ جو شریک ہوا وہ کافر ۔اب میں زیادہ کچھ عرض نہیں کرتا سمجھنے والے خود سمجھ لیں گے کہ جو امر مسلمانوں کی بہبودی کا ہوا،خان صاحب نے کفر سے درے ٹھرایا ہی نہیں،مولوی عبدالباری صاحب ایک سو ایک وجہ سے کافر اور جب مولوی ریاست علی خان صاحب شاہجہانپوری سے گفتگو ہوئی تو دو چار وجہ بھی مشکوک سی ہی ہوگئیں داروغہ جہنم ہی جو ٹھرے،ان کے جس قدر مرید ہیں وہ اب جو کر رہے ہیں وہ معلوم ہے غرض کوئی محبوب ہی اس پردہ زنگاری میں بڑے مجدد اور چھوٹے مجدد ایک ہی تھیلی کے بٹے معلوم ہوتے ہیں کسی ایک ہی ابرو کے تیر کے شکار ہیں ۔دونوں کی غرض یہی معلوم ہوتی ہے کہ دنیا میں سوائے ان کے اذناب کے کوئی مسلمان نہ رہے ان مضامین کی تشریح دیکھنی ہو تو ملاحظہ ہو''السحاب المدرار فی توضیح اقوال الاخبار''''تزکیۃ الخواطر عما القی فی امنیۃ الاکابر''''توضیح البیان فی حفظ الایمان''''قطع الوتین ممن تقول علی الصلحین''''الختم لی لسان الخصم''وغیرہ یہ مسئلہ تو یہاں ضمنی آگیا ہے ۔

اصل بات یہ عرض کرنی تھی کہ بریلوی تکفیر اور علماء ئے اسلام کا مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو کافر کہنا اس میں زمین وآسمان کا فرق ہے ۔اب پھر کبھی اس کو منہ پر نہ لانا ۔اگر خان صاحب کے نزدیک بعض علماء ئے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں

سمجھا تو خان صاحب پر واقعی ان علماءئے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے، جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا قادیانی کے عقائد کفریہ معلوم کر لیے اور قطعاً ثابت ہو گئے تو اب علمائے اسلام پر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں چاہے وہ لاہوری ہوں یا قادیانی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے، کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

{اشدالعذاب علی مسیلمة الفنجاب شامل از احتساب
قادیانیت جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 257 تا 259}

محترم قارئین! اس عبارت کو پڑھیے اور پھر ان صاحب کی نقل کردہ نامکمل عبارت کو پڑھیے۔ اور دیکھیے صاحب ایک نامکمل عبارت پیش کر کے کس طرح عام لوگوں کی نظر میں دھول جھونکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت چاند پوری علیہ الرحمہ احمد رضا خان کے کشید کردہ باطل مفاہیم کو کفریہ کہہ رہے ہیں اور احمد رضا نے ہمارے جن اکابر کی عبارات سے یہ مطالب نکالنے کی کوشش کی ہے انہیں بے غبار بتا رہے ہیں اور احمد رضا خان کو مکفر المسلمین بتا رہے ہیں۔لیکن اوکاڑوی صاحب کس بے دردی سے انہیں کی عبارت کو احمد رضا کی تائید میں پیش کر رہے ہیں۔اوکاڑوی صاحب! اگر اسی طرح کی عبارات سے احمد رضا کی تائید ہوتی ہے تو آپ جن علماء مثلاً مفتی خلیل احمد خان برکاتی وغیرہ نے صاف طور پر کہا ہے کہ احمد رضا نے ہماری جن عبارات کا اپنا من پسند مطلب نکالا ہے۔ان عبارات سے ہرگز وہ مطلب نہیں نکلتا۔تو ان کے متعلق کیا خیال ہے؟ جواب کا انتظار رہے گا۔

(مخلصاً سفید وسیاہ پر ایک نظر مصنفہ مناظر اسلام حضرت مولانا ابوایوب قادری حفظہ اللہ)

حضرت چاند پوری علیہ الرحمہ اور احمد رضا بریلوی صاحب:

رسائل چاند پوری میں احمد رضا کے بیٹے کی طرف لکھا گیا خط موجود ہے جس میں

حضرت لکھتے ہیں:

اطلاع : خان صاحب آپ کے ہاں اشتہار، رسائل مخالفین سے چھپائے جاتے ہیں یہ بڑی بے جا حرکت ہے۔ مخالفین کے پاس رسائل، اشتہار نہ گئے تو طبع ہی کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ بڑا ناخلف ہے وہ شخص جو باپ کے کفر کا جواب نہ دے اور فضول لوگوں کے خطوط چھاپے مولوی حامد رضا خان اس طرف توجہ فرمائیں۔

[رسائل چاند پوری جلد ۲ صفحہ ۸۰۴]

لیجئے حضرت چاند پوری علیہ الرحمہ کا موقف پڑھ لیجئے

موصوف آگے لکھتے ہیں

بحر حال ایک دیوبندی مولوی نے لکھا ہے کہ

''اگر علمائے بریلی نے نیک نیتی سے ٹھیک سمجھ کر علمائے دیوبند پر یہ الزامات لگائے ہوں تو ان کا کیا حکم ہے۔

الجواب: ایسی صورت میں ان کو ثواب ہوگا۔'' (ضرب شمشیر صفحہ ۶۲)

علماء دیوبند کے امام قاسم نانوتوی اپنی تکفیر کرنے والوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''جو ہمیں کافر کہتے ہیں یہ ان کی قوت ایمانی کی دلیل ہے۔''

(خطبات حکیم الاسلام ج ۵ صفحہ ۵۵۲)

اور سب جانتے ہیں کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے قاسم نانوتوی کی کفریہ عبارات کی وجہ سے اس کی تکفیر کی ہے، لہٰذا نانوتوی کے اپنے قول کے مطابق یہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی قوت ایمانی ہے۔

[ص ۱۲۰]

الجواب:

ضرب شمشیر میں ایک فرضی بات کی گئی ہے کہ اگر علماء بریلویہ نے نیک نیتی کی بنیاد پرفتوے لگائے ہوں ۔جبکہ اگر نیک نیتی کی بنیاد پر لگائے ہوتے تو حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ کی کتاب کی مختلف صفحات کی عبارات کو ایک جگہ پیرا بنا کر مرضی کے تصرف کی کیا ضرورت تھی یا حضرت گنگوہی علیہ الرحمہ کی طرف وقوع کذب والے جھوٹے فتوے کو منسوب کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ یہ تو نمونے ہیں جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جناب کی پارٹی نے بغض دیوبند میں فتوے دیے اور دیتے ہیں ۔

مولانا اجمیری صاحب لکھتے ہیں:

یعنی جس امر کا مخالف کو التزام نہ ہو ۔نہ شرعاعرفا اس کا لزوم ہو اسکو اپنے مخالف کے سر تھوپ دینا اعلیٰ حضرت کی صفت خاصہ ہے ۔

[تجلیات انوار المعین ص ۸]

لیجئے گھر کی گواہی مان لیجئے ۔

خطبات حکیم الاسلام کا حوالہ بھی اسی بات کا غماز ہے کہ نیک نیتی پر تکفیر کی گئی ہوتو جبکہ بریلوی دجال تو کھینچ تان کر عبارات میں تصرف کر کے بدنیتی وفریب اور بغض دیوبند میں یہ سب کرتے ہیں سو یہ قوت ایمانی نہیں بے ایمانی کی واضح دلیل ہے ۔

رکھ لیا ہے نام جسکا آسمان تحریر نے

آگے صفحہ نمبر ۱۲۱ پر مسلک علماء ئے دیوبند اور حب رسول صفحہ ۶۷ کا حوالہ دیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ مولانا تھانوی فرماتے ہیں احمد رضا خان ہم کو برا کہتا ہے شاید وہ یہ سمجھتا ہو کہ ہم حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں ۔

اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ یہ امکانی بات ہے جبکہ ہم یہ بیان کر چکے کہ احمد رضا

بغض دیوبند میں تکفیر کرتا رہا۔

ص ۱۲۱اور ۱۲۲ پر حضرت تھانوی علیہ الرحمہ کی اشرف السوانح سے نقل کیا لیکن اس میں بھی امکانی بات ہے جبکہ ہم آپ کو آپ کے گھر سے دکھائے دیتے ہیں کہ حضرت تھانوی علیہ الرحمہ کا موقف کیا تھا۔

مولوی ابوعبداللہ نقشبندی حضرت تھانوی کا موقف نقل کرتے لکھتے ہیں:

بریلی میں ایک بھی حقیقی مسلمان ہوتا تو آج تمام بریلی مسلمان ہوتی۔

[ہدیہ بریلویت پر ایک نظر صفحہ ۱۰۴]

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

شریف الحق امجدی لکھتے ہیں:

تھانوی صاحب اور ان کے ہم مذہب لوگ علماء اہل سنت کو ہمیشہ یہ طعن دیتے آئے ہیں ہم انکے بزرگوں کی پوری کتاب نقل نہیں کرتے ۔کتر و بیونت کر کے صرف اتنی عبارات نقل کرتے ہیں۔جن پر اعتراض ہوتا ہے۔

[تحقیقات صفحہ ۲۴۲]

لیجیے امجدی صاحب نے مان لیا کہ حضرت تھانوی علیہ الرحمہ کا موقف یہ ہے بریلوی حضرات دیوبندی کتب میں کتر و بیونت کرتے ہیں لہذا حب رسول کی بنیاد پر نہیں بلکہ بغض کی بنیاد پر ہے۔

خود تیمور نے بھی نقل کیا ہے:

بریلی میں ایک بھی حقیقی مسلمان ہوتا تو آج تمام بریلی مسلمان ہوتی۔

(افاضات الیومیہ جلد ا صفحہ ۱۸۵)

[ص ۱۲۳، دست و گریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ]

چند صفحات پر مشتمل اعتراضات پر ایک نظر

جناب موصوف نے صفحہ 123 125 124 127 126 پر علماءِ دیوبند کی مختلف کتب کے حوالے دیئے جس کا مقصد یہ باور کروانا تھا کہ علماء ئے دیوبند نے امت کی اکثریت کو مشرک قرار دیا ہے (تقویۃ الایمان کو بھی چھیڑا جس کے جوابات ہم نے متعدد کتب میں دے دیے ہیں۔)

الجواب

: اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ امت میں اگر کوئی بدعات اور مشرکانہ رسوم رائج ہوں ان کی تکذیب کرنا اگر جرم ہے تو یہ جرم علمائے اہلسنت دیوبند سے پہلے مجدد الف ثانی بھی کر چکے ہیں۔

اکابر اور شرک وکفر کی تردید

ایک رضا خانی مولوی صاحب لکھتے ہیں:

> حضرت مجدد نے ان بدعات کی سختی سے مخالفت فرمائی جو مسلم معاشرے میں رچ بس گئی تھی ان میں بہت سی مشرکانہ اور کافرانہ تھی بعض بدعات و رسوم تو اتنی شرم ناک تھی جن کو یہاں ذکر کرنا بھی شائستگی کے خلاف معلوم ہوتا ہے

[کتاب سیرت مجدد الف ثانی صفحہ 326]]

اس حوالے سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہوئی کہ برصغیر پاک و ہند میں بدعات اور شرک اور کافرانہ رسوم پہلے سے ہی رائج تھی جس کی سختی سے مجدد الف ثانی نے تردید کی جب ان کے زمانے میں اس قدر برا حال تھا اور مسلم معاشرے میں بدعت اور شرک رچ بس چکا تھا تو حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے زمانے میں بدرجہ اولی یہ بات موجود

ہو گی اور پھر علماءئے دیوبند نے اسی کی تردید کی۔

نیز شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ومن اعظم الارض فی زماننا هزا عبادتهم شیوخ منهم احیاء اولقبورهم مواتا.

ترجمہ:

ہمارے زمانے کے بڑے مرضوں میں سے یہ مرض ہے اپنے شیوخ کی عبادت کرتے ہیں زندہ ہوں یا اس دنیا سے جا چکے ہوں۔

[تفہیمات الٰہیہ ص ۷۳]

اسی طرح لکھتے ہیں

وفتنہ کہ از سبب مخالفت وموافقت مشرکان ہنود درعوام الشیان شائع شدہ اکثرے لا مصداق کریمہ ومایومن اکثرھ .... الخ

ترجمہ:

ہنود مشرکین لوگوں کے ساتھ عوام کے ملنے جلنے سے اکثر لوگ شرک میں مبتلا ہیں اور اس آیت کے مصداق ہیں .... الخ

[البلاغ المبین]

فتاوی شرک اور بریلوی حضرات

دعوتِ اسلامی کی جانب سے چھپنے والی کتاب "جہنم میں لے جانے والے اعمال" میں ہے:

شرک اور اسکی تمام انواع کا تذکرہ کرنے کا سبب یہ ہے کہ لوگ حد سے زیادہ اس میں مبتلا ہیں نیز عام لوگوں کی زبان پر شرکیہ کلمات جاری

ہیں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ ایسا کرنا شرک ہے۔

[جہنم میں لے جانے والے اعمال صفحہ 107]]

لیجئے آپ کے نزدیک بھی امت شرک میں مبتلاء ہے اور کفریہ کلمات زبان زد ہیں

پیر نصیر الدین نصیر صاحب لکھتے ہیں

آج ہمارے اکثر مومن کہلوانے والے اسی دوسرے طرز عمل کا شکار ہیں جب ہر طرف سے طوفان اور مصیبتیں گھیر لیتی ہیں تو خالص عقیدہ ہو کر اللہ کو پکارتے ہیں یا اللہ بس تو ہی تو ہے تو بچالے تیرے سوا اور کوئی نہیں لیکن جب بچ کر خشکی پر پہنچتے ہیں تو کہتے ہیں فلاں بزرگ نے مہربانی کی مرشد کریم نے کرم فرمایا غوث پاک نے بچالیا..

[اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت صفحہ 92]]

مزید لکھتے ہیں

دیکھئے یہی باتیں مشرکین اصنام میں تھیں اور یہی آج کے اکثر عقیدت مند مسلمان کہلوانے والوں میں ہیں

[صفحہ 96]]

مولانا احمد الدین بگوی بریلوی لکھتے ہیں:

شرک اور اس کی مختلف قسمیں عوام وخواص میں پھیلی ہوئی ہے اور اکثر لوگ اس شرک کی بیماری میں مبتلا ہیں۔

[دلیل المشرکین صفحہ 13]]]

اسی طرح مجالس الابرار صفحہ 117 پر ہے:

قبروں کا سجدہ کرنا کھلا ہوا شرک ہے اسی طرح لکھا ہے نبی نے فرمایا کہ خداوند میری قبر کو بت نہ بنایوں کہ اس کی پرستش شروع کریں تو اس

خیال سے کہ وہ سمجھتے تھے کہ نماز پڑھتے وقت قبروں کی طرف منہ کرنا خدا
کے نزدیک زیادہ تر قابل قبولیت ہے کیونکہ اس میں دو باتیں ہیں
اللہ کی عبادت اور انبیاء کی تعظیم اور یہ شرک خفی ہے
مفتی احمد یار خان گجراتی لکھتے ہیں:
اس امت میں بھی بہت سے بدنصیب
[نور العرفان صفحہ 324]]

حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حوالوں سے یہ ثابت ہوا کہ شاہ شہید ہی نہیں بلکہ علمائے اہلسنت دیوبند سے پہلے علماء بھی شرک کے فتوے دے چکے ہیں اور یہ کہ برصغیر پاک و ہند میں اس وقت کے لوگ بھی بدعات شرک اور کفر میں مبتلا تھے تو جناب اب پہلے ان حضرات پر ہاتھ صاف کیے جائیں پھر علمائے اہلسنت دیوبند کی باری آئے گی اور اپنے گھر کے حوالوں پر بھی ایک نظر کر لی جائے. نیز اپنے گھر کے حوالہ جات بھی جناب کے لیے مفید ہیں۔

تقویۃ الایمان پھر سے

جناب نے صفحہ 124 اور 125 پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ تقویۃ الایمان میں مسلمانوں کو مشرک بنانے کے لیے تشدد کیا گیا کے معنی کو تبدیل کیا گیا اس حوالے سے دفاع اہلسنت کا مطالعہ مفید رہے گا ان کے اس اعتراض کا جواب رئیس المناظرین فاتح رضاخانیت مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ اور علامہ ساجد خان نقشبندی وغیرہ دے چکے ہیں ادھر ہی رجوع کریں۔

دیوبندی پیش لفظ پر ایک نظر کا جائزہ

اس حوالے سے موصوف نے یہ بات باور کروانے کی کوشش کی ہے کہ دیوبندی حضرات کا مقصد قرآن وحدیث کی تعریف تھانوی صاحب کی تعلیم کو عام کرنا ہے اس حوالے سے سے انہوں نے مولانا الحاج کاندھلوی صاحب کا حوالہ دیا ملفوظات مولانا الیاس صفحہ 56 کا کہ تعلیم اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ کی اور طریقہ تبلیغ میرا ہو میرا یہ دل کرتا ہے

پھر حکیم الامت کے ملفوظات جلد 6 صفحہ 312 سے نقل کیا کہ ہم نالائق ہے نابکار ہیں...... گستاخ ہیں

یہ بات پیش کرنے کے بعد جناب نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کے حکیم الامت کی تعلیمات گستاخی پر مبنی ہے لہذا دیوبندی گستاخی کی تبلیغ اور تعلیم دیتے ہیں

[ملخصا دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص ۱۲۸]

الجواب:

اول تو جہاں تک ملفوظات حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی عبارت ہے تو حضرت کی کسرِ نفسی ہے اور یہ جھوٹ نہیں جیسا کہ آپ کے ہم زلف کی کتاب "غیر مقلدین کو دعوت اسلام" صفحہ 110 پر موجود ہے.

اور پیر کرم شاہ بریلوی نے خود رضاخانیت کا گستاخ ہونا تسلیم کیا ہے پیر صاحب لکھتے ہیں کہ:

> کاش ہم نے ذات حبیب کبریا علیہ الصلوٰۃ والثنا کو تو ہدف تنقید نہ بنایا ہوتا۔ کاش یارلوگوں کی زبانیں بارگاہ رسالت میں گستاخی سے تو باز رہتیں۔
>
> (ضیاالقرآن صفحہ ۲۶۲)

کسر نفسی کو نہیں مانتے تو پھر اپنے گھر کی فکر کرو

محترم قارئین جناب احمد رضا خان اپنے بارے میں خود کہتے ہیں:

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

{حدائق بخشش، حصہ اول، صفحہ 60، شبیر برادرز لاہور}

بدکار رضا خوش ہو بد کام بھلے ہوں گے
وہ اچّھے میاں پیارا اچّھوں کا میاں آیا

{حدائق بخشش، حصہ اول، صفحہ 25، شبیر برادرز لاہور}

تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے
میں وہ کہ بدی کو عار آقا

{حدائق بخشش، حصہ اول، صفحہ 16، شبیر برادرز لاہور}

بد سہی، چور سہی، مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا
{حدائق بخشش، حصہ اول، صفحہ 7، شبیر برادرز لاہور}
مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا
خوار و بیمار و خطاوار و گنہ گار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا
{حدائق بخشش، حصہ اول، صفحہ 3، شبیر برادرز لاہور}
بے ادب بدلحاظ کر نہ سکا کچھ لحاظ
{حدائق بخشش، حصہ دوم، صفحہ 19، شبیر برادرز لاہور}
مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا
تیرا ہی تو ہے بندۂ درگاہ لے خبر
{حدائق بخشش، حصہ اول، صفحہ 37، شبیر برادرز لاہور}

محترم قارئین! مندرجہ بالا اشعار میں احمد رضا نے خود کو ''کتا، بدکار، بد، چور، مجرم، ناکارہ، نکما، خوار، بے ادب، اور بدلحاظ'' کہا ہے۔ اب اگر کسر نفسی کو نہیں مانتے تو دیکھ لیجئے اعلی حضرت کیا کہتے ہیں۔

اس کے بعد جناب نے مفتی محمد سعید صاحب کے حوالے سے لکھا ہے توحید کے نام پر طلبا حضرت اولیاء کام کو گستاخ آمیز جملوں کا نشانہ بنانے لگے ہیں
دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے صفحہ 14
[ص ۱۲۸]

جواب

یہ ہے کہ یہ ہمارے متعلق نہیں لکھا گیا بلکہ دیوبندیت میں آئے دیگر مکتب فکر کے طلبا کے متعلق لکھا گیا ہے ۔غیر مقلدین کی جماعت سے تائب طلبا جب ادھر مائل ہوتے ہیں تو عموماً ان میں وہی جراثیم پائے جاتے ہیں جو آہستہ آہستہ ہی جاتے ہیں ۔

پھر جناب نے اظہار الحق صفحہ 165 کا حوالہ دیا جو ہمارے بالکل خلاف نہیں کیونکہ وہاں پر مماتیوں کی بات ہو رہی ہے لہذا یہ تنقید ہمیں مضر اور تمہیں فائدہ مند نہیں ۔

سو جناب نے جو یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ دیوبندیوں کی تعلیم گستاخی پر مبنی ہے یہ بات ہم باطل ثابت کر چکے اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ جناب کا یہ صرف دعویٰ تھا اور اس پر جوانہوں نے دلیل دی ہے اس کی دھجیاں اڑا چکے ہیں اور بتا چکے ہیں کہ جناب کے ترکش میں بس یہی تیر باقی ہیں کہ صغرے کبرے ملا کسر نفسی پر محمول عبارات کو حقیقت پر محمول کر دینا کہ جناب ہی کا وطیرہ ہے ۔

دیوبندی پیش لفظ کا الزامی جواب پر ایک نظر

اس عنوان کے تحت جناب رضاخانی صاحب نے ہماری ہی کتب سے الزامی جواب دینے کی کوشش کی ہے لیکن عقل کے دشمن کو پہلے ہی آپ کی کتب کا الزامی جواب ہے تو الزامی جواب پر پھر سے الزامی عبارات پیش کرنا یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟ یہ کہاں کی دانشوری ہے؟ بلکہ یہ آپ کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے ۔جس پر جتنا ہنسا جائے کم ہے ۔جب ہم نے رضاخانیوں کی حالت دکھائی تو اس کے جواب میں اس نے ہماری عبارات پیش کرنے کی کوشش کی ہے ۔ پہلی عبارت اصلاحی خطبات کی ہے وہ بھی شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب نے عمومی انداز میں بات کی ہے نہ یہ کہ دیوبندیوں کو مخاطب کیا

ہو.

اگلی بات بھی عمومی کی گئی ہے اس کے بعد جناب نے "فضل خداوندی" میں تضاد دکھانے کی کوشش کی ہے اور فضل خداوندی ص 208,209 پیش کر کے خوامخواہ تضاد دکھانے کی کوشش کی ہے۔

[ملخصاً صفحہ ۱۲۸ تا ۱۳۳]]

تو اس حوالے سے یہ عرض ہے کہ ہم نے کب کہا کہ عوام معصوم عن الخطاء ہیں ہم نے تو یہ الزامی طور پر تمہاری کتابوں کے جواب میں پیش کیا تھا تا کہ تم پر حجت ہو نہ کہ یہ ہمارا اپنا موقف تھا۔

نیز بشری کمزوریاں ہر ایک میں ہوتی ہے جس کا ذکر علماء گاہے بگاہے کرتے اور توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ پھر جناب کی پیش کردہ عبارات میں امت کی عمومی خامیوں کا تذکرہ تھا۔

دیوبندی مدارس کا نصاب دیوبندی دست وگریباں کی زد میں؟

یہ عنوان قائم کر کے جناب نے پھر سے وہی الزامی عبارات پیش کرنے کی کوشش کی ہے

الجواب:

اصولی باتیں

نمبر ۱ : یہ کتاب (دست وگریباں) الزامی جواب ہے تم نے ہر کمی کو بیان کیا تھا تو ہم نے بھی یہی طرز اپنایا۔

نمبر :۲ علماء نے اگر باتیں ہمارے بارے میں کہیں تو ہمیں اس سے انکار نہیں

وہ اصلاح کی نیت سے کی ہیں۔

نمبر ۳ الزامی جواب کا پھر الزام کے طور پر جواب دینا جہالت، دھوکہ دہی، مکر اور بے حیائی ہے۔ آپ کے گھر کے اصول اس پر شاہد ہیں۔

نیز الزامی جواب کو سمجھنے کی جناب میں اہلیت نہیں ہے تو ارشد چشتی کی بات پر ضرور عمل کریں۔ وہ لکھتا ہے:

جس آدمی کو الزامی جواب سمجھنے کی اہلیت نہ ہو اسے میدان مناظرہ میں نہیں آنا چاہیے اس سے اسکا تو کچھ نہیں بگڑتا اس کے اکابرین کی علمیت کا پول کھل جاتا ہے۔

[کشف القناع ص ۳۹۸]

جناب بھی بجائے اپنے اکابرین کی علمیت کا پول کھولنے کے قلم نہ اٹھائیں تو زیادہ مناسب ہے

ہندوؤں سے چندے لینے کے اعتراض کا جواب

اس حوالے سے تیمور رضا خانی نے صفحہ 136 135 134 پر تاریخ دارالعلوم دیوبند صفحہ 194 ے سوانح 317 کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ دارالعلوم دیوبند کو چندہ ہنود وغیرہ سے آیا پھر اس پر یہ سوالات قائم کر دیے کہ آخر کفار کو دیوبندیوں کی امداد اور تعاون کی کیا ضرورت تھی؟ کہ یہ کفار کی نمک حلالی مسلمانوں میں فتنہ اور فساد برپا نہیں کرنا چاہتے؟

[ملخصا دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ 136 135]]

الجواب :

جناب کے ہم زلف عالم "فتاوی فیض الرسول" میں لکھتے ہیں:

غیر مسلم کا چندہ لینا جائز ہے۔

[[صفحہ 323]]

ہم بھی یہ سوال رکھنا چاہتے ہیں کہ جب غیر مسلم کے چندہ لینے کا جواز آپ بیان کر رہے ہیں تو اس کے پس پردہ کیا مقاصد ہیں؟ کہیں غیر مسلموں سے لیے گئے چندہ کو آپ مسلمانوں میں فساد وفتنہ برپا کرنے کے لیے استعمال تو نہیں کرنا چاہتے؟ جو جواب دیں گے وہی ہماری طرف سے سمجھ لیجئے گا۔

اسی طرح مفتی احمد یار خان گجراتی بریلوی "مراۃ المناجیح" میں لکھتے ہیں:

کفار سے دینی کام میں مدد لینا درست ہے۔

[مراۃ المناجیح جلد ہشتم صفحہ 245]

اب ہم یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ جب مدد لینا درست ہے تو پھر اعتراض کس بات کا اور جناب کو کون سی تکلیف ہوتی ہے؟

اس طرح "فتاویٰ مہریہ" میں موجود ہے:

کافر نے جو صف مسجد میں بچھائی ہے اس پر نماز پڑھنی جائز و درست ہے کیونکہ کافر کا کل مال حلال ہے خوار با سے حاصل کیا ہو یا غیر ربا مثل تجارت وغیرہ سے پیدا کیا ہو۔

[فتاوی مہریہ صفحہ 84]]

جناب آپ کے ہاں کفار سے کام میں مدد لینا درست ہے کفار کا مال حرام نہیں حلال ہے اور کل مال حلال ہے اور غیر مسلم سے چندہ لینا جائز ہے۔ لہذا آپ کے اصولوں پر ہم پر کوئی نقد وارد نہیں ہوتا یہ آپ کی جہالت ہے کہ آپ خوامخواہ اور فضول کے اعتراضات کر کے کتاب میں فضول کی بھرتی کرتے ہیں اور صفحات بڑھا کر خواہ مخواہ کتاب کی ضخامت بڑھاتے ہیں۔

بقول شخصے

ابھی تم طفل مکتب ہو سنبھالو اپنے جوبن کو
یہ طوطے کچی فصلوں کا بڑا نقصان کرتے ہیں

مدارس اور تعلیمی سرگرمیوں کے حوالے سے پیش کیے گئے اعتراضات پر ایک نظر

اس کے بعد جناب نے صفحہ 136 تا 154 تک تقریبا 20 صفحات سیاہ کیے ہیں ااور الزامی طور پر ہمارے مدارس اور تعلیمی صورت حال پر مشتمل حوالہ جات پیش کیے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ الزامی عبارات کا پھر سے الزامی جواب دے کر آپ نے کوئی تیر نہیں مارا بلکہ اپنی جہالت کو خوب آشکار کیا ہے اگر آپ بشری کمزوریوں پر پھر سے لکھنا چاہتے ہیں تو ہماری طرف سے بھی الزامی جواب ملاحظہ فرمائیں۔

حالات وافکا مفتی اعظم اقتدار احمد خان نعیمی صفحہ 22 پر موجود ہے:

آج کل ہمارے مدارس میں اس چیز کا خیال نہیں رکھا جا تا اول تو بہت سے مدارس میں فتویٰ نویسی کا شعبہ اور دار الافتاء ہی نہیں ہے اگر کسی میں ہی بھی کا فتوی لکھنے پر ان سب طالبعلم شاگردوں کو لگا دیا گیا جن کو قلم پکڑنے کا سلیقہ نہیں۔

ہماری کارکردگی رضاخانیوں کے گھر سے ثابت:

جبکہ ہماری کارکردگی یعنی اہل سنت کی کارکردگی آپ کے گھر سے ثابت ہے۔ چنانچہ خطبات ومقالات شرف قادری صفحہ 498 پر ہے:

ہمارے مدارس کی کارکردگی کے نتائج اطمینان بخش نہیں ہیں مخالفین کا

طریقہ یہ ہے کہ ہر سال صوبہ سرحد کے دیہات سے نوعمر بچوں کو اسپیشل بسوں میں بھر کر اپنے مدارس میں منتقل کر دیتے ہیں۔

رضا خانی حوالے اور ان کی حالت:

علمی محاسبہ از مولوی فاروق رضوی صاحب لکھتے ہیں:

آج مدارس سے فارغ طلبہ کی اکثریت نیم املا کی طرح ہوگئی ہے (اس کی وجہ اس نے یہ بتائی کہ پڑھنے نہیں پلنے آتے ہیں)

حالات وافکار مفتی اعظم اقتدار صفحہ 47 پر ہے:

پہلے مفتی تھے مسائل کے بتانے والے

اب کے مفتی ہیں مفت میں کھانے والے

دیوبندی علماء کی لکھی کتب بریلوی مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں:

مقالات وخطبات شرف قادری صفحہ 499 میں پر ہے:

ہمارے مدارس میں ایسی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جو دوسروں کی لکھی ہوئی ہو یا ان پر دوسروں کی حواشی لکھے ہوئے ہیں

قواعد وتجوید پر ہماری کارکردگی رضاخانی گھر سے ثابت ہے

چنانچہ یہی مقالات وخطبات شرف قادری صفحہ 499 پر ہے:

ہمارے ہاں فن تجوید پر بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے قرآن پڑھانے والے اساتذہ خال ہی ملیں گے دیوبندیوں نے تجوید کے مستقل مدارس قائم کر رکھے ہیں

[ملخصا مقالات وخطبات شرف قادری صفحہ 499]]

بریلوی تجوید:

مفتی نور محمد صاحب اپنی سندھی کتاب میں لکھتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے:

طاہر القادری نے مولوی کرم اللہ سے لفظ موتی کے 3 دفعہ ہجے
کروائے مگر وہ تین دفعہ نہ کرسکا۔
[تحقیق الحق بجواب اظہار الحق]

اس کے بعد جناب نے ان صفات میں ان طالب علموں کا ذکر بھی کیا ہے کہ طالبعلم مدارس میں موبائل لے جاتے ہیں گندی حرکتیں کرتے ہیں تو اس حوالے سے بات یہ ہے کہ وہ چونکہ اپنی دنیاوی زندگی سے ہو کر آئے ہوتے ہیں تو اپنی شروع کے ایام میں ویسا کر جاتے ہیں۔ آہستہ آہستہ جب مدارس کے ماحول کا پتہ لگتا ہے تو وہ اپنی پرانی زندگی کے گناہوں سے توبہ کر لیتے ہیں اور ان کے حالات ٹھیک ہو جاتے ہیں لیکن چونکہ جناب کو اس پہ بھی اعتراض ہے چنانچہ انہی کے گھر سے ان کی عبارات پیش کرتے ہیں۔

رضاخانیوں کی گندی حرکتیں:

تحقیق الحق میں جناب کے ہم مسلک لکھتے ہیں:

پیر کرم اللہ بے ریش لڑکوں سے محبت کرتے تھے نیز اس نے اپنے
ایک لڑکے کو یہ صحیح کہا کہ میں تمہاری دبر سے محبت کرتا ہوں
[ص 71] ملخصا]

نیز اسی کتاب سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مولوی کرم اللہ صاحب فاعل بلکہ مفعول تک قسم کے بندے ہیں مزید وضاحت کرنا ہم مناسب نہیں سمجھتے مزید کسی نے پڑھنا ہو تو تحقیق الحق بجواب اظہار الحق ملاحظہ فرمائیں۔

جناب نے ارواح ثلاثہ کو بھی ہاتھ لگایا ہے اور اسے کمر بند والی عبارت پر اعتراض کیا ہے مگر جناب کو یہ معلوم ہونا چاہیے کمر بند خوبصورتی کے لیے کمر سے لگایا جاتا ہے بچے تو

استعمال ہی نہیں کرتے بچے تو ایلاسٹک وغیرہ استعمال کرتے ہیں.

ایک اصولی جواب:

دیوبندیت میں تبلیغی جماعت کی محنت سے خام مال آیا ہے بریلوی اور اہلحدیث حضرات کی بہت سے لوگ ادھر شامل ہوئے ہیں نسلا دیوبندی درست نظریات اور فکر پر قائم ہیں جبکہ نئے داخل ہونے والوں کو بھی دیوبندی مان لیا گیا اور ان کی خامیاں بیان ہو رہی ہیں یہی بات "دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے" میں کی جارہی ہے۔

مقصد تالیف پر ایک نظر کا جائزہ

جناب نے مقصد تالیف پر ایک نظر کا عنوان قائم کر کے پہلا تضاد یہ دکھانے کی کوشش کی ہے

> کہ مولانا ابو ایوب قادری صاحب صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے وکیل احناف مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کو حجت اللہ فی الارض امام المناظرین فاتح غیر مقلدیت کہہ دیا پھر جناب نے عبدالحق بشیر صاحب کا حوالہ دیا جس میں یہ بات تھی کہ مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کو ماسٹر صاحب کا لقب دیا جاتا ہے جبکہ ظفر علی خان شوکت علی خان محمد علی جوہر وغیرہ جو سیاسی رہنما ہیں عوام ان کے لئے مولانا کا استعمال کرتی ہے تو مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب نے کہا کہ میں نے حضرت اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ کو مولانا کا لقب دینا شروع کر دیا تو بعض حاسدین طبیعت کو ناگوار گزرا اور انہوں نے میری مخالفت شروع کر دی.
>
> پھر جناب نے یہ کہا کہ امین صفدر اوکاڑوی صاحب جو کسی مدرسے

کے باقاعدہ فارغ بھی نہیں ہے انہیں زبدۃ المحدثین اور حجت اللہ فی الارض کی سند بانٹی جارہی ہے اور اعلیٰ حضرت کو مولوی اور مولانا کہنا بھی قابل قبول نہیں ہے آگے نورسنت کنزالایمان نمبر کا حوالہ دیا۔

[ملخصاً دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ 156,157]

الجواب

اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ حاجی صاحب کسی مدرسے سے فارغ نہیں تھے ہماری حاجی صاحب سے مراد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ہیں جن کو بریلوی حضرات بھی اپنا بڑا مانتے ہیں ہیں مگر بریلوی انہیں القاب دیتے ہیں اور بالفرض مان بھی لیا جائے کہ مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کسی مدرسے کے فارغ نہیں تو یہ بھی کوئی اعتراض کی بات نہیں رضاخانیت کے امیر اہل بدعت لکھتے ہیں کہ:

عالم ہونے کیلئے نہ درس نظامی شرط ہے نہ اس کی محض سند کافی بلکہ علم چاہئے

(کربلا کا خونیں منظر صفحہ ۱۰)

اور آپ نے غالباً ایک دن بھی مدرسے کی شکل نہیں دیکھی لیکن پھر بھی اختر بریلوی جناب کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

فاضل جلیل حضرت علامہ ومولانا تیمور رانا رضوی حفظہ اللہ

(قہر خداوندی ص ۵۱)

جب آپ جیسے جاہل مطلق کو یہ القابات دیے جاسکتے ہیں تو مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ اس سے کئی زیادہ القابات کے مستحق ہیں انہوں نے مناظرے کے میدان میں فرقہ باطلہ کو وہ دھول چٹائی ہے کہ رہتی دنیا تک ان کا نام رہے گا جبکہ موصوف کا اپنے ہی

ہم مسلک سے ایک مناظرہ میں موصوف کا جو حال ہوا تھا اسے آپ یوٹیوب پر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

باقی یہ کہنا مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے باقاعدہ مدرسوں سے تعلیم حاصل نہیں کی تھی تو یہ جناب کی خام خیالی ہے کہ مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کسی مدرسے سے فارغ نہیں۔

چنانچہ تجلیات صفدر جلد اول میں موجود ہے

> مولانا محمد امین صفدر رحمہ اللہ کے متعلق جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کسی مدرسے میں نہیں پڑھا میں ان کی اس غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی نے اپنے وقت کے بڑے بڑے علماء سے درس نظامی کی کتابیں سبقاً پڑھی تھیں اور حدیث میں ان کے استاد حضرت مولانا عبدالحنان صاحب شاگرد رشید مولانا انور شاہ کشمیری (فاضل دیوبند ودفین جنت البقیع) ہیں

[تجلیات صفدر جلد 1 صفحہ ۱۹۱]

باقی مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب نے اپنی معلومات کے مطابق وہ لکھ دیا اور اس پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔اور ایسا اختلاف ہوجانا آپ کے اصول پر کوئی قابل اعتراض بات نہیں

چنانچہ عبدالمجید خان سعیدی عمراچھروی کے شاہ صاحب کو وھابی کہنے والے اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں:

> جیسی خبریں پہنچی انہوں نے اسی کے مطابق لکھ دیا بعد میں انہیں گہری تحقیق کا موقع نہیں مل سکا۔

[مفتاح سنت جلد اول صفحہ 265]]

اسی طرح موصوف اپنی اسی کتاب دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ 506 پر لکھتے ہیں:

> اگر کسی نے ان کو غیر معتبر کہا تو ان کی اپنی معلومات ہیں اور اگر کسی نے معتبر کہا تو انہوں نے اپنی معلومات کے مطابق کہا ہے اس لیے یہ اختلاف ہر گز مذموم نہیں۔

ناصبیت، مماتیت اور دیوبندیت

اس کے بعد جناب نے قاضی طاہر ہاشمی اور خضر حیات صاحب کے حوالے پیش کئے صفحہ 157,158

الجواب:

اس حوالے سے عرض یہ ہے ہم بارہا یہ بات کہہ چکے ہیں خضر حیات مماتی ہے اس کا دیوبندیت سے کوئی تعلق نہیں اسی طرح قاضی طاہر ہاشمی ناصبی ہے اس کا بھی دیوبندیت سے کوئی تعلق نہیں لہذا ان کے حوالے ہم پر کوئی حجت نہیں۔

دیوبندی علماء کی بے بسی اور ناکامی یا جناب کی فریب کاری

دیوبندی علماء کی بے بسی اور ناکامی یہ عنوان قائم کر کے جناب نے دست وگریبان جلد اول صفحہ 20 سے بات نقل کی کہ دست وگریباں رضا خانی کتب کا الزامی جواب ہے پھر عبد المنان معاویہ صاحب کی کتاب شیعیت کا اجمالی مقدمہ ص 63 سے حوالہ نقل کیا

کہ دلائل کا جواب نہ دینا خاموشی اختیار کرنا رضامندی کی دلیل ہے لہذا ان کتب کے جواب نہ دیتے ہوئے تم نے یہ ثابت کر دیا کہ تم واقعی گستاخ ہو۔

اس طرح توحید کا خنجر صفحہ 53 کا حوالہ نقل کیا اور یہ باور کرانے کی
کوشش کی کہ الزامی جواب قرآن وحدیث سے عاری ہوتا ہے.
پھر فضل خداوندی صفحہ 40 کا حوالہ نقل کیا اور یہ بات باور کروانے کی
کوشش کی کہ دست وگریباں میں ان کتب کے اعتراضات کو چھوا
تک نہیں گیا اور انکا جوابات دینے چاہیے تھے۔
پھر جناب نے عبدالجبار سلفی صاحب کے حوالے سے نقل کیا "دفاع
حضرت حسین" صفحہ 95 سے ایک کی بجائے متعدد جواب دینا اس
بات کی علامت ہے کہ پہلے جوابات سے مطمئن نہیں ہیں۔
[ملخصا دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ
صفحہ158,159,160]]]

الجواب:

اس حوالے سے عرض یہ ہے ہے کہ خاموشی اختیار نہیں کی گئی بلکہ رضاخانی جناب نے صفحہ 160 پر خود مان لیا ہے کہ ہماری طرف سے زلزلہ نامی کتاب کے تقریبا 8 جوابات شائع ہو چکے ہیں اسی طرح رضا خانیوں کی ان کتب میں جو اعتراضات کیے گئے ان کے متعدد مقامات پر ہماری طرف سے جوابات دیے جا چکے ہیں لہذا خاموشی اختیار نہیں کی گئی بلکہ ان دلائل کا جواب دیا گیا ہے۔

باقی الزامی جواب آپ کے گھر سے دینا یہ مجبوری تھا تا کہ آپ لوگ ہوش اور عقل کے ناخن لیں اور آپ کو آئینہ دکھایا جاسکے لہذا پہلے یہ سب حوالے آپ کو بالکل بے سود ہیں ارشد القادری بریلوی لکھتا ہے کہ:

تو اس سلسلے میں باہر سے کوئی دلیل پیش کرنے کے بجائے گھر ہی کا
فتوی زیادہ مناسب ہے کہ یہاں چون و چرا کی کوئی گنجائش نہیں۔

(زیروزبرص ۲۰۷)

لیکن جناب کو جب رضاخانی گھر کے حوالے دکھائے گئے تو رئیس التحریف کے منع کرنے کے باجود چون و چراں کرتے ہوئے پوری کتاب ہی لکھ ماری۔

رہی بات عبدالجبار سلفی صاحب کے حوالے کی تو زلزلہ کے متعدد جوابات اس بات کی نشاندہی نہیں کرتے کہ پہلے جواب اطمینان اور تسلی بخش نہیں تھا اور کافی نہ تھا بلکہ چونکہ آپ حضرات کی عادت بد ہے کہ وہی اعتراض بار بار الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ مختلف کتب میں پھر سے دہرا دیتے ہیں جس کے نمونے آپ کی کتاب میں بھی موجود ہیں لہٰذا ان اعتراضات کے جوابات دینے مناسب تھے اس لئے زلزلہ نامی کتاب کی متعدد جوابات آئے۔مظہر سعید بریلوی لکھتا ہے کہ:

> اسی طرح علماء کرام کسی ایک اعتراض کے کئی جوابات دیا کرتے ہیں۔اگرچہ ان میں سے ہر جواب ان کے نزدیک حق وصواب اور صحیح ہوتا ہے۔

(التصدیقات لدفع التلبیسات)

کیا بریلویت ہی اصلی اہل سنت والجماعت ہے؟

موصوف لکھتے ہیں:

> جناب دیوبندی مولوی صاحب کسی بھی مسلک کے حق و باطل ہونے کا فیصلہ عقائد سے کرتے ہیں اور الحمداللہ آج آپ کے گھر کے لوگ ہمارے عقائد کو نہ صرف تسلیم کر چکے ہیں بلکہ ایک پورا گروہ دیوبندی حضرات میں تشکیل ہو چکا ہے جو ہمارے عقائد کا ترجمان ہے۔
>
> [ص ۱۶۱]

جبکہ یہ بات صریحاً جھوٹ اور خام خیالی ہے۔
موصوف لکھتے ہیں:

پھر جن حضرات پر عقائد کے حوالے سے تنقید ہے بھی تو ان حضرات کا اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ آپ خود تسلیم کر چکے ہیں''ایسے لوگ جو مسلک کے متفقہ عقائد سے خروج کرے اس کا مسلک سے کوئی تعلق نہیں رہتا
(مخلصا پانچ سو باادب سوالات صفحہ ۶)
[ص ۱۶۱]

الجواب:
بات یہ ہے کہ آپ کے متفقہ عقائد تو ہیں ہی نہیں۔ تو کیا سارے ہی بریلویت سے خارج ہوں گے؟

{عقیدہ علم غیب پر رضا خانی خانہ جنگی}

کچھ عرصہ قبل بندہ نے عقائد رضاخانیت کے نام سے چند مضامین لکھے تھے جو اس موقع پر شامل کئے دیتا ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم قارئین! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ رضاخانی آئے دن ہم پر تبرا کرتے ہیں کہ جی یہ وہابی نبی کا علم غیب نہیں مانتے۔ اور طرح طرح کے فتوے لگاتے نہیں تھکتے مگر آپ اس کتاب میں دیکھیں گے کہ بے چارے رضاخانی خود اس عقیدہ میں پریشان ہیں اور بے چارے اپنے عقیدہ پر ہی متفق نہیں ہیں۔
اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے آپ یہ حوالہ ضرور پڑھیں کہ انہوں نے یہ عقیدہ کہاں سے

لیا؟ یہ عقیدے جو ان حضرات میں موجودہ رائج ہیں یہ شیعہ سے لئے گئے ہیں اس بات کا اقرار تو خود ان کو بھی ہے۔

:ارضاخانی اشرف العلماء کا بیٹا مولوی غلام نصیر الدین بریلوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے؛

''علم غیب، حاضر و ناظر، مختار کل، استمداد وغیرہ یہ تمام عقائد شیعہ کے اندر موجود ہیں''

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، جلد ۱ ص ۴۱)

تو آپ حضرات نے دیکھا کہ اس بات کا ان کو بھی اقرار ہے کہ ان کے یہ عقائد اہل تشیع حضرات والے ہیں۔

{رضاخانیوں کے اپنے عقیدے پر متضاد دعوے}

رضاخانی اس عقیدہ پر متفق نہیں کچھ اس عقیدہ کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں کچھ نہیں۔اسی چیز کو ہم بیان کرتے ہیں اور اس پر ان کی کتابوں کے حوالے پیش کرتے ہیں۔

آئیے دیکھتے ہیں ان کے نزدیک یہ عقیدہ قطعی ہے یا ظنی؟؟

دعوی نمبر:۱

''اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کے علم غیب کے منکر کو کافر فرمایا ہے''

(فہارس فتاوی رضویہ ص ۸۷۴)

:۲ مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

''آپکی ذات سے علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ درحقیقت آپ کے محمد ہونے کے قائل نہیں''

(مقیاس حنفیت صفحہ ۳۱۲)

:۳ بریلوی جماعت کے مستند عالم عطا محمد چشتی لکھتے ہیں :

''اگر کسی نبی کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ اس کو فلاں چیز کا علم نہیں تو یہ عقیدہ اس امر کو مستلزم ہے کہ اس نبی کی توحید مکمل نہیں ۔ چہ جائیکہ افضل الانبیاء صلوۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ ان کو فلاں چیز کا علم نہیں''

(ذکر عطاء فی حیات استاذ العلماء ص ۹۱)

لو جی ان صاحب کے عقیدہ سے یہ لازم آ رہا ہے کہ نبی ﷺ کی توحید ہی ان کے نزدیک ناقص ہے ۔اور نبی کی توحید ناقص ہونے کا عقیدہ رکھنا بھی خود کفر ہے ۔

اسی طرح مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں :

''اگر کسی نے بالفرض نبی ﷺ کو کچھ وقت کیلئے معاذ اللہ اس خبر سے بے علم سمجھا تو اس اعتقاد کی بنیاد پر وہ اتنی دیر منکر نبوت رہے گا''

(مقیاس حنفیت ص ۲۹۹)

تو ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کے نزدیک ان کا یہ عقیدہ قطعی ہے ۔

جبکہ بریلوی جید عالم محمود احمد رضوی علم غیب کے عقیدہ کے متعلق لکھتے ہیں :

''یہ ہمارا قول مختار ہے اور نہ ضروریات سے ہے اور نہ ضروریات مذہب سے، بلکہ باب فضائل سے ہے اور جو لوگ حضور ﷺ سے بغض وعناد کی بنا پر اس تفصیل سے حضور ﷺ کے لئے ما کان وما یکون کا اثبات نہیں کرتے ہم انکو کافر وگمراہ تو درکنار فاسق بھی نہیں کہتے''

(بصیرت حصہ اول صفحہ ۲۶۶)

پیر سائیں غلام رسول قاسمی لکھتے ہیں :

''ظنیات محتملہ : یہ نظریات ایسی ظنی دلیل سے ثابت ہوتے ہیں جو محض راجح ہو اور جانب خلاف کے لئے گنجائش موجود ہو مثلاً محبوب کریم

ﷺ کو عالم ما کان و ما یکون سمجھنا'

(القوائد فی العقائد صفحہ ۴)

ان کے نزدیک یہ عقیدہ ظنی ہے۔ہم پھر بریلوی حضرات سے پوچھیں گے کہ سچا کون ہے؟

عبدالمجید خان سعیدی نے یہ اور اس جیسے عقائد کو فروعی مسائل قرار دیا ہے۔
دیکھئے مفتاح سنت

{ عقیدہ علم غیب پر مختلف دعوے }

جیسا کہ پیچھے بتایا جا چکا کہ بیچارے رضاخانی اس مسئلہ پر بہت پریشان ہیں۔اور کسی ایک بات پر متفق ہی نہیں۔اور ہم یہ بات بلا دلیل نہیں کہہ رہے بلکہ ہم اس پر دلائل رکھتے ہیں۔

اس حوالے سے بھی ہم کچھ آپ کو دکھا دیتے ہیں۔

دعوی نمبر :۱

بریلوی مولوی عبدالرشید صاحب لکھتے ہیں :

''اللہ تعالی نے اپنے نبی محترم ﷺ کو روز اول سے روز آخر تک تمام علوم غیبیہ سکھائے''

(رشدالایمان صفحہ ۱۰۱)

احمد رضا صاحب لکھتے ہیں :

''حضور ﷺ روز اول سے روز آخر تک کے تمام گزشتہ و آئندہ کے واقعات کا علم ہے''

(الدولۃ المکیہ صفحہ ۶۱)

مزید آگے لکھتے ہیں :

''مگر ہم اس بات کا اصرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے حضور ﷺ کو جب یہ فرمایا کہ عنقریب ہم آپ کو وہ سکھا دیں گے جو آپکے علم میں نہیں تھا۔ یہ سکھانا واقعی بذریعہ قران پاک تھا۔اور قران پاک بیک وقت نازل نہیں ہوا۔بلکہ تیئس سالوں میں نازل ہوتا رہا۔''

(الدولۃ المکیہ صفحہ ۷۱)

یہ ہے خان صاحب کا دعویٰ!!!اب یہ دعویٰ کس قدر صحیح ہے؟؟ آئیے دیکھتے ہیں۔خان صاحب کے مطابق پہلے آپ ﷺ کو علم نہ تھا پھر اللہ پاک نے آپکو سند دی کہ ہم آپکو عنقریب سکھا دیں گے۔

اس بات پر ہم اپنی طرف سے فتویٰ نہیں لگاتے ہم بریلوی ہی پیش کرتے ہیں جو خود خان صاحب پر حملہ کر دے گا۔

بریلوی جماعت کے مستند عالم عطا محمد چشتی لکھتے ہیں:

''اگر کسی نبی کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ اس کو فلاں چیز کا علم نہیں تو یہ عقیدہ اس امر کو متلزم ہے کہ اس نبی کی توحید مکمل نہیں۔ چہ جائیکہ افضل الانبیاء صلوۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ ان کو فلاں چیز کا علم نہیں''

(ذکر عطاء فی حیات استاذ العلماء ص ۹۱)

لو جی خان صاحب کے عقیدہ سے یہ لازم آرہا ہے کہ نبی ﷺ کی توحید ہی ان کے نزدیک ناقص ہے۔اور نبی کی توحید ناقص ہونے کا عقیدہ رکھنا بھی خود کفر ہے۔

اسی طرح مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

''اگر کسی نے بالفرض نبی ﷺ کو کچھ وقت کی لئے معاذ اللہ اس خبر سے بے علم سمجھا تو اس اعتقاد کی بنیاد پر وہ اتنی دیر منکر نبوت رہے گا''

(مقیاس حنفیت ص ۲۹۹)

لو خان صاحب منکر نبوت بھی ہوئے۔

دعوی نمبر: ۲

خان صاحب پہلے عقیدہ میں مزید غلو کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''چنانچہ نبی ﷺ کو قیامت اور آخرت کے کثیر علوم عطا فرمائے۔ حشر ونشر، حساب وکتاب اور ثواب وعتاب کے تمام درجات کا علم دیا گیا۔ لوگ جنت و دوزخ میں اپنے اپنے مقام پر پہنچیں گے۔ ان مقامات کے بعد کے علوم بھی اللہ تعالی نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو عطا فرمائے''
>
> (الدولۃ المکیہ)

مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں:

> ''لہٰذا نبی ﷺ کے لئے تمام عالمین کا علم غیب عطائی الدوام ماننا یعنی از ابتدائے آفرینش حضور ﷺ کو تا قیامت اور قیامت کے بعد تک بھی اور جنت و دوزح وغیرہم کا تمام علم غیب بلکہ اس سے بھی زیادہ جس کو اللہ تعالی جانتے ہیں اور مخلوق کی عقلوں سے بالاتر ہے آپ کی شان نبوت کو حاصل ہے''
>
> (مقیاس الحنفیت ص ۲۹۹)

لیں جی جنت و دوذخ میں جانے اور اس کے بعد کے علوم بھی نبی ﷺ کو عطا فرمائے۔

جبکہ ان ہی کے ہم مسلک مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

> ''جس کے لئے علم کی نفی کی گئی ہو وہ واقع ہوا ور قیامت تک کا ہو ورنہ کل صفات الٰہیہ اور بعد قیامت کے کل واقعات کے علم کا ہم بھی دعوی نہیں

کرتے“

(جاءالحق صفحہ ۴۴)

لیجئے یہ صاحب تو قیامت کے بعد کے واقعات کا علم نہیں مانتے۔جبکہ خان صاحب مانتے ہیں۔ہم پوچھتے ہیں دونوں میں سے کون سچا ہے؟؟

پھر یہ بات بھی لطف سے خالی نہیں کہ جو احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ ہو اسے وہ کافر جانتے ہیں یہ درست ہے

(الصوارم الہندیہ)

لہذا مفتی احمد یار کافر ہوئے!

دعوی نمبر: ۳

مزید آگے بڑھتے ہوئے خان صاحب لکھتے ہیں:

”لوح محفوظ کا سارا علم ہمارے نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کے بے پناہ علوم کے سمندروں کا ایک قطرہ ہے“

(الدولۃ المکیہ صفحہ ۴۷)

خان صاحب کے دعوے تو بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔جب لوح محفوظ کا علم آپکے علم کا ایک قطرہ ہے پھر نہ جانے آپ ﷺ کے علوم کس قدر ہوں گے؟؟؟

دعوی نمبر: ۴

احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں:

”آپ تمام علوم کلی اور جزئی سے واقف تھے۔اور آپ نے ان تمام علوم کا احاطہ فرمایا جو ارض وسماوات کے متعلق ہیں“

(الدولۃ المکیہ ص ۹۷)

یہاں پر خان صاحب نے نبی ﷺ کے لئے علوم کلی کا دعوی کر دیا

اسی طرح مولوی عبد الرشید صاحب بھی اپنی کتاب میں ایک سرخی قائم کرتے ہیں ؛''سرکار کے لئے کلی علم کا ثبوت''

(رشد الایمان صفحہ ۱۰۳)

ایک جگہ لکھتے ہیں ؛

''اس سے حضور ﷺ کا علم غیب کلی ثابت ہو''

(رشد الایمان صفحہ ۹۷)

یہی بات مفتی فیض احمد اویسی نے اپنی کتاب علم المناظرہ میں لکھی ہے۔

اب اس دعویٰ پر بریلوی فتاویٰ جات پڑھیں کہ کیسے یہ عقیدہ رکھ کے یہ حضرات مشرک بنتے ہیں۔

:ا مفتی احمد یار لکھتے ہیں :

''کلی اختیارات اور مکمل علم غیب پر خدائی دارومدار ہے''

(مواعظ نعیمیہ حصہ ۲ ص ۲۶۵)

ایک اور صاحب لکھتے ہیں

:''علم غیب کلی کی چابیاں اللہ تعالی کے ساتھ مختص ہیں''

(عقائد ونظریات صفحہ ۸۷)

اسی طرح ''فتاویٰ مہریہ'' میں ہے :

''رسل کرام سب غیوب پر مطلع نہیں ہوتے تا کہ خصوصیت الہی برقرار رہے''

(فتاوی مہریہ صفحہ ۸)

اب ہم یہ بتانا چاہیں گے کہ بریلوی محض عوام کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ ہم تو نبی ﷺ کو عطائی علم غیب مانتے ہیں (ہم پیچھے بتا آئے ہیں کہ عطائی علم غیب ہوتا ہی

نہیں۔از مؤلف) حالانکہ یہ حضرات نبی ﷺ کے لئے اللہ تعالی کا علم خاص مانتے ہیں جو معاذ اللہ ذاتی ہے۔اب ہم ان کا اصل عقیدہ بیان کرتے ہیں جو رضاخانی حضرات شیعوں کی طرح تقیہ کر کے چھپاتے ہیں۔

دعوی نمبر:۵

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

''خدا کا علم غیب حضور ﷺ کے قبضہ میں دے دیا گیا''

(شان حبیب الرحمٰن صفحہ ۲۰۶)

ہم بریلوی حضرات سے پوچھیں گے کہ خدا کا علم غیب ذاتی ہوتا ہے یا عطائی؟ یقیناً ذاتی ہوتا ہے تو یہ مفتی کہہ رہا ہے کہ خدا کا علم غیب نبی ﷺ کے قبضہ میں دے دیا گیا۔تو یہ نبی ﷺ کو بھی ذاتی علم غیب مانتے ہیں۔معاذ اللہ!!

یہی مفتی اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں:

''اس آیت اور ان تفاسیر سے یہ معلوم ہوا کہ خدائے قدوس کا خاص علم غیب حتی کہ قیامت کا علم بھی حضور ﷺ کو عطا کیا گیا اب کیا شئ ہے جو علم مصطفے ﷺ سے باقی رہ گئی''

(جاء الحق صفحہ ۶۰)

یہاں بھی خدا تعالی کا خاص علم (جو کہ ذاتی ہے) نبی ﷺ کے لئے مان رہا ہے۔

اسی طرح مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں:

''غیب کی ضمیر کا مرجع الغیب ہے اور الغیب میں ال جنس کا ہے۔اگر اللہ رب العزت الغیب کی نسبت اپنی طرف کر کے اپنے تمام غیب کے عالم ہونے کا ثبوت دیتا ہے اور ثابت ہے تو اس کی طرف ضمیر راجعہ کا منسوب نبی ﷺ فلا یظھر علی غیبه سے کیسے بے

خبر ہو سکتے ہیں۔کیوں کہ ضمیر کا مرجع کل غیب ہے۔جب عطا کنندہ نبی کو
اپنا کل غیب عطا کر کے سرا ہے تو اس کے انکار کرنے والے کو کیسے
مومن سمجھا جا سکتا ہے''

(مقیاس حنفیت صفحہ ۳۲۳)

یہاں بھی مولوی عمر اچھروی صاحب مان رہے ہیں کہ اللہ نے اپنا کل غیب (ذاتی)
نبی ﷺ کو عطا کیا ہے۔معاذ اللہ!

اسی عقیدہ کی تائید فاضل بریلوی بھی کرتے ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب خدا ہی نہ چھپا تم پہ کروڑوں درود
(حدائق بخشش صفحہ ۲۰۹)

یعنی جب آپ ﷺ سے خدا ہی نہ چھپا تو پھر اور کیا چیز ہے جو آپ کے علم سے پوشیدہ
ہو۔ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

تیرے تو وصف عیب تناہی ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

(حدائق بخشش صفحہ ۱۳۲)

یعنی جو جو نبی ﷺ کی صفات کو متناہی مانے وہ آپ ﷺ کو عیب لگاتا ہے۔اور
علم بھی ایک صفت ہے تو جو اس علم کو متناہی مانے وہ بھی آپ ﷺ کو عیب لگاتا ہے۔اور نبی
ﷺ کو عیب لگانے والا یقیناً کافر ہے۔!!

یہ تو تھے وہ حوالہ جات جو درحقیقت رضاخانیت کے اصل عقیدہ تھے۔جو ان لوگوں نے
آج تک چھپا کر رکھے تھے۔

علم غیب ذاتی کا عقیدہ رکھنے والے پر فتویٰ بھی ان کے گھر سے ہی ملاحظہ ہو

خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں:

''کوئی شخص کسی مخلوق کے لئے ذرہ بھی علم ذاتی مانے یقینا کافر ہے''

(ملفوظات صفحہ ۲۵۶)

لیجیے رضا کا خنجر رضویت کے حلق کے پار ہو گیا۔

یہ سارے بریلوی کفر کے گھاٹ اتر گئے۔ دن رات علماء حق پر زبان درازی کرنا آسان ہے۔ فتوی بازی کرنا آسان ہے مگر۔۔۔ علماء کی کرامت دیکھو آج رضاخانیت خود نہ بچ سکی!!

اب آتے ہیں کہ ان کے عقیدہ کے مطابق نبی ﷺ کو علم غیب کب ملا؟؟ آپ یہ جان کر ضرور حیران ہوں گے کہ جس عقیدہ کی بنیاد پر یہ علماء اہلسنت کو گستاخ کہتے نہیں تھکتے۔ ایسے عقیدہ کی وجہ سے خود ان پر فتاویٰ جات ان کے اپنے مولویوں کے ہیں اس سے یہ خود نہ بچ سکے۔ بلکہ عقیدہ جیسے مسئلہ پر بھی متفق نہ ہو سکے۔

اب ہم آتے ہیں کہ ان کے نزدیک علم غیب کب عطا ہوا۔

دعوی نمبر: ۱

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ روز اول ہی سے قرآن کے عارف تھے مگر قرآنی احکام نزول سے قبل جاری نہ فرمائے''

(جاء الحق)

دعوی نمبر: ۲

مولوی نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میرے حلق میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا۔ اس کے فیضان سے مجھے ماکان ومایکون کا علم حاصل ہوگیا''

(الکلمۃ العلیا صفحہ ۴۳)

ان کی نزدیک نبی ﷺ کو معراج سے قبل علم غیب نہ تھا۔ جبکہ بریلوی جماعت کے مستند عالم عطا محمد چشتی لکھتے ہیں:

''اگر کسی نبی کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ اس کو فلاں چیز کا علم نہیں تو یہ عقیدہ اس امر کو مستلزم ہے کہ اس نبی کی توحید مکمل نہیں۔ چہ جائیکہ افضل الانبیاء صلوۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ ان کو فلاں چیز کا علم نہیں''

(ذکر عطاء فی حیات استاذ العلماء ص ۹۱)

لو جی ان صاحب کے عقیدہ سے یہ لازم آرہا ہے کہ نبی ﷺ کی توحید ہی ان کے نزدیک ناقص ہے۔ اور نبی کی توحید ناقص ہونے کا عقیدہ رکھنا بھی خود کفر ہے۔

اسی طرح مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

''اگر کسی نے بالفرض نبی ﷺ کو کچھ وقت کی لئے معاذ اللہ اس خبر سے بے علم سمجھا تو اس اعتقاد کی بنیاد پر وہ اتنی دیر منکر نبوت رہے گا''

(مقیاس حنفیت ص ۲۹۹)

لیجیے لگ گیا فتوی ان پر بھی۔

دعوی نمبر: ۳

مولوی احمد رضا صاحب لکھتے ہیں:

''جب قران مکمل ہو گیا حضور ﷺ کے علوم کی تکمیل ہو گئی''

(الدولۃ المکیہ صفحہ ۸۴)

یہی بات پروفیسر محمد عرفان قادری اپنی کتاب 'نبوت ہر آن ہر لحظہ' میں صفحہ ۳۶ پر لکھتے ہیں

ان کے نزدیک بھی قران کی تکمیل سے پہلے آپ ﷺ کو کلی علم غیب نہیں تھا تو

ان پر بھی ما قبل والے دو فتوے لگ گئے۔

ہم پھر رضا خانی حضرات سے پوچھیں گے کہ بتائیں کون سچ کہہ رہا ہے؟؟

دعوی نمبر: ۴

مولوی صالح صاحب لکھتے ہیں:

''لوح محفوظ آپ کے رو برو لکھی گئی اور آپکو شکم مادر میں ہی علم غیب تھا''

(علم غیب رسول ص ۳۴)

ما قبل والے فتوے ان پر بھی لگیں گے کیوں کے یہ شکم مادر سے پہلے علم غیب نبی ﷺ کو نہیں مانتے

اس لئے ان کے مطابق نبی ﷺ کا عقیدہ توحید ناقص ہے اور مولوی عمر اچھروی کے مطابق یہ منکر نبوت بھی ہوئے۔ معاذ اللہ!

عقیدہ علم غیب کے متعلق مزید حوالہ جات

اب ہم ان کے عقیدہ سے ان کے کتابوں سے کچھ تناقضات پیش کریں گے۔

احمد رضا صاحب لکھتے ہیں:

''وہ صفت جو غیر انسان کے لئے ہو سکتی ہے انسان کے لئے کمال نہیں۔ اور جو غیر مسلم کے لئے ہو سکتی ہو مسلم کے لئے کمال نہیں''

(ملفوظات صفحہ ۳۰۸،۳۰۹)

جبکہ مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

''شیطان کو بھی آئندہ غیب کی باتوں کا علم دیا گیا ہے''

(نور العرفان)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

''رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا کہ اس نے آئندہ کے متعلق جو خبر

دی آج ویسا ہی دیکھا جارہا ہے‘‘

(نورالعرفان)

اب ایک وصف غیر انسان کے لئے مان رہے ہیں تو خان صاحب کے اصول سے یہ نبی ﷺ کے لئے کمال ہی نہیں۔

مفتی احمد یار صاحب لکھتے ہیں:

’’تیسرے یہ کہ غیب کی نسبت اپنی طرف کرنے کو ناپسند فرمایا‘‘

(جاء الحق ص ۱۲۲)

آگے لکھتے ہیں:

’’شارحین نے کہا ہے کہ حضور ﷺ کا اسکو منع فرمانا اس لئے ہے کہ اس میں علم غیب کی نسبت حضور کی طرف ہے لہذا آپکو ناپسند آئی‘‘

(ایضاً)

یعنی اس عقیدہ کی بنیاد پر انہوں نے حضور ﷺ کی ناپسند کو پسند بنایا ہے۔

جبکہ بریلوی مولوی حسن علی رضوی کی مصدقہ کتاب سگریٹ نوشی کے مضمرات کے صفحہ ۵ پر ہے

کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناپسندیدہ چیزوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ وہ رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں۔ جس پر ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

اور مفتی حنیف قریشی لکھتا ہے:

’’اگر کوئی اہل ایمان دانستہ اذیت رسول کا ارتکاب کرتا ہے تو مسلمان نہیں رہتا کافر ہو جاتا ہے۔‘‘

(غازی ممتاز حسین قادری صفحہ ۲۰۱)

لیجئے حضور ﷺ کی ناپسند کو پسند بنا کر بریلوی کافر ہو گئے۔

مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

''نبی ﷺ کے لئے علم غیب کا لفظ نہیں استعمال کرنا چاہئے۔آج تک کسی عالم یا مفسر نے حضور ﷺ کے لئے علم غیب کا استعمال نہیں کیا۔اس لئے کہ عالم الغیب اللہ کے اسماء میں سے ہے۔لہذا یہ صفت مخلوق پر استعمال کرنے سے شرک فی الاسماء ہوگا اس لئے حضور ﷺ کے لئے علم غیب ثابت کرنا شرک ہے''

(غایۃ المامول فی علم الرسول ص ۳۴۸)

لیجئے آج کے سارے بریلوی مشرک ہوئے۔یہ فتویٰ ہمارا نہیں ان کے اپنے مفتی کا ہے۔اب ذاتی مان کر مشرک ہوں یا عطائی ان کی اپنی مرضی۔

عالم الغیب کہنا کیسا

اب آتے ہیں کہ رضاخانیوں کے نزدیک نبی ﷺ کو عالم الغیب کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔آپکو یہ جان کر مزید حیرت ہوگی کہ اس مسئلہ پر بھی ان کا تضاد ہے۔

ہم اب وہ مولوی پیش کرتے ہیں جو نبی ﷺ کے لئے عالم الغیب کا لفظ استعمال کرتے ہیں

:۱مولوی نظام الدین ملتانی لکھتے ہیں:

''آپکی ذات وصفات کا اول سے عالم الغیب ہونا ثابت ہوا یا نہیں''

(کشف المغیبات مصدقہ پیر جماعت علی شاہ صفحہ ۲۳)

:۲مولوی عبد الحامد قادری بدایونی لکھتے ہیں:

''محدثین اور متقدمین کے نزدیک حضور ﷺ عالم الغیب تھے''

(تصحیح العقائد ص ۴۹)

:۳ حافظ محمد حسن صاحب لکھتے ہیں:

''پھر بھی ہمارا دعویٰ ثابت ہوا کہ آپ عالم الغیب تھے''

(العقائد الصحیحہ فی تردید الوہابیہ ص ۴۵)

:۴ آئینہ اہل سنت کتاب میں بھی مولوی ابوکلیم صدیق فانی صاحب پیر مہر علی شاہ صاحب کے حوالے سے نبی ﷺ کو عالم الغیب تسلیم کرتے ہیں۔

یہ تو تھے وہ حضرات جو نبی ﷺ کو عالم الغیب مان رہے تھے۔

اب ہم تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھاتے ہیں۔

:۱ مفتی اختر رضا بریلوی صاحب لکھتے ہیں؛

''بے شک عالم الغیب کا استعمال غیر اللہ کے لئے روا نہیں۔''

(انوار رضا صفحہ ۱۳۵)

یہاں اختر رضا صاحب نے نبی کو غیر اللہ کہا ہے

جبکہ عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں کہ ان آیت قرانیہ میں اللہ تعالی نے اپنے اور اپنے رسولوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے والوں اور رسولوں کو غیر اللہ کہنے والوں کے واسطے فتوی کفر ارشاد فرمایا۔

(مقیاس حنفیت ص ۴۳)

اب یہ فتوی اختر رضا صاحب پر جالگا۔

:۲ ایک جگہ ازہری صاحب لکھتے ہیں:

''رہا آپ کا ہماری نسبت یہ کہنا کہ حضور ﷺ عالم اغیب ہیں بالکل افتراء ہے۔ عالم غیب مثل رحمن و قیوم وقدوس وغیرہ اسماء خاصہ بذات

باری میں سے ہے۔اس کااطلاق غیر خدا کے لئے ہم اہل سنت کے نزدیک حرام وناجائز ہے"

(انواررضا صفحہ ۱۳۴)

:۳ مولوی شفیع اوکاڑوی لکھتے ہیں:

''ہم بھی تسلیم کرتے ہیں مخلوق کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں''

(تعارف علماءء دیوبند ص ۵۹

:۴ مولوی احمد رضا صاحب لکھتے ہیں:

''لہذا مخلوق کو عالم الغیب کہنا مکرہ''

(الامن والعلی)

:۵ مولوی جہانگیر صاحب لکھتے ہیں:

''جبکہ عالم الغیب کا استعمال حضور ﷺ پر کسی اہل سنت و جماعت بریلو ی کے اکابر عالم نے نہیں کیا۔''

(مناظرہ اہل سنت بریلوی ص ۷ ۴۳)

اب یہ جملہ فتاویٰ جات ان حضرات پر جا لگے جو نبی ﷺ کو عالم الغیب کہہ رہے تھے ۔اور یہ بات بھی صاف ہوگئی کہ ان کا اس بات پر بھی شدید اختلاف ہے۔

عقیدہ نور و بشر اور رضا خانی

جیسا کہ آپ پہلے رضا خانیوں کے عقیدوں پر خانہ جنگی پڑھ چکے ہیں تو اب ہم رضا خانی عقیدہ نور و بشر کا جائزہ لیتے ہیں۔

دیگر عقیدوں کی طرح رضا خانی کتابوں میں اس عقیدہ کی بھی تضاد بیانیوں کا ڈھیر ملتا ہے۔

نبی ﷺ کی بشریت کا اقراری کافر

نمبر ۱؛مولوی نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں:

"قرآن میں جا بجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا ہے"

(خزائن العرفان صفحہ ۵)

اسی سے ملتی جلتی بات مفتی احمد یار نعیمی بھی لکھتے ہیں دیکھئے نور العرفان صفحہ ۴۴۸،۶۳۶

نمبر ۲: مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

"انکو بشر ماننا ایمان نہیں"

(تفسیر نعیمی صفحہ ۱۰۰ جلد ۱)

نمبر ۳ : مولوی عبد الرشید رضوی لکھتے ہیں:

"اب جو نبی کو بشر کہے نہ وہ خدا ہے نہ وہ نبی لہذا وہ کفار میں ہی داخل ہوا"

(رشد الایمان صفحہ ۴۵)

نمبر: ۴ مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

"ابلیس نے آدم علیہ اسلام کی ڈبل توہین کی۔آپ کو بشر کہا پھر خاکی کہا۔"

(مقیاس الحنفیت صفحہ ۲۳۸)

ہم اس طرح اور بھی حوالے پیش کر سکتے ہیں۔مگر ہم اختصار کا دامن ہاتھ میں پکڑے ہیں ان سب حوالہ جات سے یہ معلوم ہوا کہ جو نبی ﷺ کو بشر مانے وہ کافر ہے رضا خانیوں کا یہ عقیدہ قطعی عقیدہ ہے۔جیسا کہ ان حوالوں سے ظاہر ہے۔

نبی ﷺ کی بشریت کا منکر کافر

نمبر ا: انوار کنزالایمان میں لکھا ہے:

''جو شخص انبیاء ورسل کی بشریت کا انکار کریا ہے وہ ان کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے''

(انوار کنزاالایمان صفحہ ۸۵۰۔۸۵۱)

نمبر ۲: مولوی صدیق ہزاروی لکھتے ہیں؛

''انبیاء کرام بشر تھے اور ان کے بشر ہونے کا انکار کفر ہے''

(عقائد وعبادات ص ۱۲)

اشرف جلالی لکھتے ہیں:

''بشریت ہمارے نزدیک قطعی عقیدہ ہے اور اسکا انکار کفر ہے''

(نورانیت مصطفی ﷺ سے انکار کیوں صفحہ ۹)

یہی بات تحفظ عقائد اہل سنت ص ۶۸۱ پر بھی موجود ہے

تو ان سب حوالوں سے بات پتا لگی کہ رضاخانیوں کے نزدیک بشریت کا انکار بھی کفر ہے۔ بشریت کا انکار بھی کفر اقرار بھی کفر تو بے چارے رضاخانی کون سا نظریہ اپنا کے کافر ہونا پسند کریں گے یہ ان کی مرضی پر موقوف ہے۔

انبیاء کو بشر ماننے والے رضاخانی

نمبر: ا مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

''انبیاء جنس بشر میں آتے ہیں اور انسان ہی ہوتے ہیں''

(جاء الحق صفحہ ۱۷۳)

نمبر: ۲ مولوی غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

''اس سے مراد یہ ہے کہ نبی ﷺ ہماری مثل بشر ہیں''

(تبیان القران جلد ۵ صفحہ ۳۰۳)

یہی مولوی صاحب ایک جگہ اور لکھتے ہیں:

''اللہ تعالی نے نوح انسان اور بشر سے سیدنا محمد ﷺ کو مبعوث کیا''

(تبیان القران جلد ۲ صفحہ ۴۵۰)

نمبر: ۳ پیر مہر علی صاحب لکھتے ہیں:

''میری ناقص رائے میں لفظ بشر مفهوماً ومصداقاً متضمن بہ کمال ہے''

(مہر منیر صفحہ ۴۵۶)

مولوی احمد رضا نے بھی "فتاویٰ افریقہ" میں بشر کہا ہے۔

مولوی کرم شاہ صاحب نے بھی ضیاء القران جلد ۳ صفحہ ۵۶ پر بشر کہا ہے۔

مولوی نعیم الدین صاحب نے کتاب العقائد میں نبی ﷺ کو بشر مانا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ تو جو لوگ بھی نبی ﷺ کو بشر کہہ رہے ہیں وہ کافر ہیں جیسا کہ اوپر فتوے خود رضاخانیوں کے نقل کئے جا چکے ہیں۔

؎ اپنے ہی گراتے ہیں نشیمن پہ بجلیاں

لباس بشریت کا دعوی

چند رضاخانیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم بشریت کے منکر نہیں ہیں۔ بلکہ ہم نبی ﷺ کے لئے لباسِ بشری اور حقیقی نور ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔ تو اس بات پر ان سے یہ عرض کیا جاتا ہے کہ یہ بھی انکارِ بشریت ہے وہ کیسے ملاحظہ فرمائیں۔

لباسِ بشری میں ماننا بھی آپ کے بشر ہونے کی نفی ہی ہے آپ کے اصول پر کیونکہ لباس بشری تو وہ پہنے گا جو حقیقت میں بشر نہ ہو جو حقیقی بشر ہو اسے لباسِ بشری کی کیا

ضرورت ہے خود آپ کے عالم لکھتے ہیں۔

نمبر: امولوی غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

''بعض علماء سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو بشر نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ آپ کی حقیقت نور ہے اور بشریت آپکی صفت یا لباس''

(تبیان القران جلد ۲ صفحہ ۴۵۳)

☆ پس ثابت ہوا کہ لباسِ بشریت اور حقیقی نور ہونے کا دعوی بشریت کا انکار ہے اور انکارِ بشریت پر انہیں کے گھر سے ہم کفر کے فتوے پیش کر آئے ہیں۔ اب رضاخانیوں کو چاہیے کہ وہ ان فتووں کو وصول کریں۔

آپ ﷺ کا مادہ خلقت کیا ہے؟

اب ہم یہ عرض کریں گے کہ آپ ﷺ کا مادہ خلقت کیا ہے۔

تو اس حوالے سے احمد رضا خان لکھتے ہیں:

''ہر مولود کی ناف میں اسکی قبر کی مٹی ہوتی ہے جس سے اسکو پیدا کیا اور اسی میں وہ دفن ہوتا ہے اور میں اور ابوبکر وعمر ایک ہی مٹی سے بنے اسی میں دفن ہوں گے''

(فتاوی افریقہ صفحہ ۸۲۔ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی تخلیق کا مادہ مٹی ہے۔ پس جس کا مادہ خلقت مٹی ہو وہ حقیقی بشر ہوتا ہے۔

اور جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہیں وہ کافر ہوتا ہے ان کے اصول سے۔

ایک لطیفہ:

مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

''ان کلمات سے ابلیس نے آدم علیہ السلام کی ڈبل توہین کی آپ کو بشر کہا پھر خاکی کہا۔

(مقیاس الحنفیت صفحہ ۲۳۸)

لیجیے احمد رضا پر توہین نبوت کا فتوی لگ گیا اور توہین نبوت کفر ہے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ بشریت کا انکار بھی کفر اقرار بھی اور لباسِ بشری کا عقیدہ بھی کفر۔

بریلوی عقیدہ مختار کل

عقیدہءِ علمِ غیب کی طرح ہم اس عقیدہ کی وضاحت کئے دیتے ہیں۔

بریلوی دعوے

مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:

''حضور ﷺ ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور ﷺ کے اختیار میں ہیں۔''

(برکات الامداد ص۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

''احکام شریعت حضور سید عالم ﷺ کے سپرد ہیں۔ جو بات چاہیں ناجائز فرمادیں۔ جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ فرمادیں''

(الامن والعلی صفحہ ۱۳۱]

ایک جگہ لکھتے ہیں:

''رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگر چہ فی نفسہ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح و جائز امر تھا''

(الامن والعلی صفحہ ۱۳۰)

مولوی امجد علی لکھتے ہیں؛

''حضور اقدس اللہ عزوجل کے نائب ہیں تمام جہان حضور کے تحت تصرف کر دیا گیا ہے جو چاہیں کریں جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ تمام زمین انکی ملک ہے تمام جنت انکی جاگیر ہے ملکوت السموت والارض حضور کے زیر فرمان جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں۔ رزق وخیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ احکام تشریعہ حضور کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں''

(بہار شریعت

مولوی احمد رضا صاحب لکھتے ہیں:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

(حدائق بخشش حصہ اول صفحہ ۲)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث

(حدائق بخشش حصہ ۲ صفحہ ۹)

یہ تو حضرت جیلانی علیہ الرحمہ کے اختیار بھی احمد رضا نے واضح کر دیئے۔
مفتی احمد یار نعیمی کہتے ہیں:

''حضور ﷺ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جس کے لئے چاہیں اس کی زندگی

ہی میں توبہ کا دروازہ بند کردیں کہ وہ توبہ کرے اور قبول نہ ہو اور جس
کے لئے چاہیں بعد موت بھی توبہ کا دروازہ کھول دیں اور اس کو زندہ
فرما کر مسلمان کردیں۔''

(سلطنت مصطفی ص ۴۷)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''اس طرح اپنے مقبول انسانوں کے سپرد بھی عالم کا انتظام کیا اور ان کو
اختیارات خصوصی عطا فرمائے''

(جاءالحق صفحہ ۲۰۵)

ایک اور صاحب لکھتے ہیں:

''رسول اللہ کو پوری خدائی طاقت دی گئی ہے۔ جب ہی تو خدا کی طرح
مختار کل ہیں اور نائب کل''

(شرح استمداد صفحہ ۶)

مفتی احمد یار لکھتے ہیں:

''خدا جسکو پکڑے چھڑائے محمد
محمد جس کو پکڑے نہیں چھوٹ سکتا''

(رسائل نعیمیہ صفحہ ۱۶۴)

آپ حضرات نے رضا خانیوں کے دعوے تو پڑھ لئے اب اس کے خلاف دعوے
بھی دیکھیں۔

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

''کلی اختیارات اور مکمل علم غیب پر خدائی دارومدار ہے''

(مواعظ نعیمیہ صفحہ ۲۷۳)

لیجئے یہ مفتی صاحب کا فتویٰ سب مولویوں پر لگ گیا جن کے دعوے آپ پڑھ چکے ہیں اور سب لوگ مختارِکل کا عقیدہ رکھ کے مشرک ہوئے۔

؎اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

خواجہ غلام فرید صاحب جن کو بریلوی اپنا اکابر تسلیم کرتے ہیں ان سے کسی نے بارش کی دعا کے لئے عرض کیا تو فرمایا ''

میں تو بہت چاہتا ہوں لیکن سب چیز خدا کے اختیار میں ہے''

(مقابیس المجالس ۸۰۸)

اسی طرح پیر مہر علی صاحب فرماتے ہیں؛

''نہ حصول خیر کسی کے ہاتھ میں ہے اور نہ دفع ضر کسی کے اختیار میں جو کچھ بھی ہے خداوند تعالی کے ہاتھ میں''

(مہر منیر)

مفتی اقتدار نعیمی لکھتے ہیں:

''تقدیر مبرم انبیاء کی دعا خصوصیہ سے بھی نہیں ٹلتی''

(تفسیر نعیمی جلد ۱۶ ص ۲۷۳)

مولوی عبد المالک لکھتے ہیں:

''اے محمد یہ ضروری نہیں کہ جس کو تم دوست رکھو وہ ہدایت پر آجائے بلکہ یہ امر خدا کے اختیار میں ہے جسکو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے''

(شرح کبیر صفحہ ۱۰۳)

مولوی ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں:

''آدم علیہ السلام نے فرمایا حکم الہی کے خلاف نہ ہوگا۔ مجھے ترمیم کا کوئی اختیار نہیں۔''

(اوراقِ غم ص ۷)

پیر نصیر الدین نصیر صاحب گولڑوی لکھتے ہیں:

''اللہ کا غیر دینے پر قادر ہے نہ روکنے پر دفع ضرر پر قادر ہے نہ تحصیل نفع پر۔ کیوں کہ وہ خود اپنی جانوں کے لئے کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں۔''

(اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت ص ۹۴)

مولانا کرم الدین دبیر صاحب جن کو بریلوی اپنا اکابر مانتے ہیں وہ لکھتے ہیں:

''یہ مسلم امر ہے کہ موت وحیات خدا کے اختیار میں ہے کسی انسان کو اس کا اختیار نہیں دیا گیا۔ لیکن یہ شیعہ کا اعتقاد ہے کہ آئمہ اہلبیت کو موت و حیات پر کلی اختیار تھا''

(آفتاب ہدایت ۱۶۹)

تو آپ نے دیکھا کہ بریلوی حضرات لوگوں کو شیعہ بنانے پر تلے ہیں۔

شیخ جیلانی علیہ الرحمہ شیعہ کے فرقہ مفوضہ کا عقیدہ یوں لکھا ہے کہ جو مفوضہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے تدبیر خلق کا مسئلہ آئمہ کے سپرد کردیا ہے

(غنیۃ الطالبین جلد ا ص ۱۸۲ قدیم)

مولوی محمد صادق نقشبندی لکھتے ہیں:

''سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ حضور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور انکی آنکھوں میں آنسو تھے اور یہ کہتے تھے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اپنے چچا کو باہر پھینکا اور چچا کے بیٹے کو اندر بلایا تو آپ نے فرمایا چچا میں مامور ہوں مجھے اس امر کا اختیار نہیں

(تاریخ مدینہ ص ۱۱۴)

احمد رضا کے ابا لکھتے ہیں:

''آپ نے چاہا کہ ابو طالب کی بخشش کے واسطے دعا کریں حکم آیا پیغمبر اور مسلمانوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کے لئے اگرچہ وہ ان کے رشتے دار ہوں دعا کریں استغفار کریں۔ اے عزیز وہ حاکم ہے محکوم نہیں، غالب ہے مغلوب نہیں۔ مالک ہے تابعدار نہیں۔ اگر تیری دعا قبول نہ فرماوے۔ تجھے ناخوشی اور غصے یا شکایت اور شکوے کی مجال کب ہے۔ جب خاصوں کے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ جب چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں جب چاہتے ہیں منع فرما دیتے ہیں تو تو کس شمار میں ہے کہ اپنی بات کا اصرار کرتا ہے۔''

(الکلام الاوضح ص ۳۰۸)

مفتی احمد یار لکھتے ہیں:

''آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں پہاڑ کو سونا بنانے یا خلق اشیاء پر قدرت نہیں رکھتا''

(مواعظ نعیمیہ حصہ ۲)

مفتی مظہر اللہ لکھتے ہیں:

''تم کو عذاب الٰہی سے ڈرایا جاتا ہے تو ڈھیٹ بن کر اس عذاب کی جلدی کرتے ہو وہ عذاب میرے اختیار میں نہیں وہ اللہ کے اختیار میں ہے''

(تفسیر مظہر القرآن جلد ا ص ۳۸۵)

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

''مجھے اس عذاب کے نازل کرنے یا اس کو مقدم اور موخر کرنے پر

قدرت نہیں ہے اور اگر بالفرض یہ معاملہ میرے اختیار میں ہوتا وہ میں
تمہارے مطالبہ عذاب کو لا چکا ہوتا''

(تبیان القرآن صفحہ ۴۹۵ جلد ۳)

آپ نے دیکھ لیا یہ بریلوی حضرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اختیار کا مالک نہیں مان رہے
علامہ سعیدی لکھتے ہیں:

''دوسری قسم وہ ہے جو نبی کا فعل نہ ہو۔لیکن اس کا کسی وجہ سے نبی سے
تعلق ہو۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کلام الہی کا نزول یا پتھر کا حضرت موسی علیہ السلام
کے کپڑے لے بھاگنا یہ معجزے ہیں۔لیکن ان کے اظہار میں حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حضرت موسی علیہ السلام کے اختیار کا کوئی دخل نہ تھا''

(مقالات سعیدی)

احمد رضا صاحب لکھتے ہیں:

''اور اگر تم انکی ہدایت کی حرص کرو تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے
گمراہ کرے''

(کنزالایمان النحل نمبر ۳۷)

ایک جگہ یوں لکھا:

''بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو۔ہاں اللہ
ہدایت فرماتا ہے''

(کنزالایمان القصص نمبر ۵۶)

جس ترجمہ پر ناز تھا اسی نے مسلک کی نیاڈبو دی۔
بریلوی مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

''آپ کی لاعلمی اور عدم اختیار ثابت کرنا جاہلوں یا نبوت کے گستاخوں کا

کام ہے۔''

(لاعلمی میں علم صفحہ ۱۵)

لیجیے ان منکروں پر گستاخ رسول کا فتوی لگ گیا۔اور جو تمام اختیار مانتے ہیں ان پر مشرک اور شیعہ ہونے کے فتوے ہیں۔

مفتی امین صاحب فیصل آبادی لکھتے ہیں:

''اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کی ذات ستودہ صفات میں عیب تلاش کرنا ہوگا کہ نبی کو فلاں چیز کا علم نہیں فلاں چیز کا اختیار نہیں''

(دوجہاں کی نعمتیں ص ۳۹)

ان کے مطابق جو یہ کہے کہ نبی ﷺ کو فلاں چیز کا اختیار نہیں وہ نبی کو عیب لگاتا ہے اور نبی کو عیب لگانا کفر ہے۔تو ان کے فتوے سے وہ سب کافر ہوئے جن کے حوالے پیش ہوئے۔

آپ نے دیکھا کہ یہ بدعتی عقیدے جیسے مسئلہ پر متفق نہیں۔کوئی ایران کی تو کوئی توران کی بات کرتا ہے۔

بریلوی عقیدہ حاضر وناظر

بریلویوں کے عقیدے پیٹ کے گھڑے عقیدے ہیں اس لئے تو آج تک یہ ایک بات پر متفق نہ ہوسکے۔کوئی ایران کی تو کوئی توران کی ہانکتا ہے۔

ان کا عقیدہ حاضر وناظر بھی اسی پیٹی عقیدہ میں سے ایک ہے۔

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ انہوں نے اپنے عقائد شیعہ حضرات سے چوری کیے ہیں۔اس بات کی تائید خود بریلوی حضرات ے گھر سے پیش خدمت ہے۔

بریلوی عقیدہ قطعی ہے یا ظنی

بریلوی آج تک اس بات پر ہی متفق نہ ہو سکے کہ ان کا یہ عقیدہ قطعی ہے یا ظنی۔ کچھ حضرات کے نزدیک یہ عقیدہ قطعیات میں داخل ہے کچھ کے نزدیک ظنیات میں

دعوی نمبر ۱: حاضر و ناظر کا عقیدہ قطعی ہے

۱: مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں:

''ہاں جو نبی ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے منکر ہیں اس کی وجہ یہ ہی ہو سکتی ہے کہ وہ ایمان سے خالی ہیں''

(مقیاس الحنفیت صفحہ ۲۴۸)

ان کے نزدیک وہ بندہ جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا وہ ذرہ بھر بھی ایمان نہیں رکھتا یعنی دوسرے لفظوں میں بے ایمان ہے۔

۲: انہیں کی کتاب انوار قمریہ صفحہ ۱۰۷ پر یوں لکھا ہے:

''اسی طرح سیدنا و سندنا حضرت ابوبکرؓ اور امیر المومنین حضرت عمرؓ کا گستاخ اور محبوب خدا ﷺ کے حاضر و ناظر کا منکر دونوں شخص عقیدہ کے لحاظ سے اس کے مرتکب ہوتے ہیں اور یہ التزام کفر ہے۔ جس سے نکاح نہیں رہتا۔ لہذا جس فعل کا تعلق عقیدہ سے ہو اور وہ اہل سنت کے خلاف ہو تو مرتد قطعی ہے۔ العیاذ باللہ اور اس کا قتل واجب ہے۔''

ان صاحب کے مطابق اس عقیدہ کے منکر کا حکم یہ ہے۔

۱: وہ التزام کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

۲: اس کا نکاح نہیں رہتا۔

۳: جس فعل کا تعلق عقیدہ سے ہو اور وہ اہل سنت کے خلاف ہو تو مرتد قطعی ہے۔

۴: اس کا قتل واجب ہے۔

ان تمام باتوں سے یہ واضح ہوا کہ ان کا عقیدہ ان کے نزدیک قطعی ہے اس لئے تو

منکر پر اس قدر سنگین فتوی جات لگائے جا رہے ہیں۔

دعوی نمبر: ۲ یہ عقیدہ ظنیات میں سے ہے۔

:۱ پیر سائیں غلام رسول قاسمی لکھتے ہیں:

''ظنیات محتملہ: یہ نظریات ایسی ظنی دلیل سے ثابت ہوتے ہیں جو محض راجح ہو اور جانب خلاف کے لئے گنجائش موجود ہو مثلاً محبوب کریم ﷺ کو عالم ما کان و ما یکون سمجھنا حاضر و ناظر سمجھنا''

(القوائد فی العقائد صفحہ ۴)

:۲ مولوی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

''مسئلہ حاضر و ناظر عقائد ظنیہ اور فضائل و مناقب کی قبیل سے ہے اس لئے نصوص کے مطالبہ کا کیا معنیٰ''

(دلوں کا چین صفحہ ۶۰۸)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں''

حاضر و ناضر کا مسئلہ قطعیات سے نہیں بلکہ باب فضائل سے متعلق ہے۔اس لئے اس کے ثبوت میں دلائل ظنیہ قابل احتجاج ہیں''

(ایضاً صفحہ ۶۰۹)

لطیف نقطہ

بریلوی حضرات کی اس عقیدہ کو ظنیات میں شامل کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان سے نصوص کا مطالبہ نہ کیا جائے کیوں کہ مطالبہ کی صورت میں قطعی دلائل کہاں سے لائیں گے یہ بے چارے۔

بریلویوں کے متضاد دعوے

آپ کو یہ جان کر حیرانگی ہونی چاہیے کہ ان کے علماء کے نبی ﷺ کے حاضر و ناضر ہونے کے متعلق اس قدر متضاد دعوے ہیں کہ اہلِ علم و عقل اس بات پر ہنسنے پر مضبور ہیں ۔وجہ وہی ہے کہ ان کے عقیدے پیٹ کے گھڑے ہوئے ہیں ۔

اب ہم بریلویوں کے متضاد دعوے آپ کے سامنے لاتے ہیں ۔

دعویٰ نمبر:۱

رضاخانیوں کے کمپوڈرِامت مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں :

''عالم میں حاضر و ناضر ہونے کے شرعی معنی یہ ہیں کہ قوت قدسیہ والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالم کو اپنے کف دست کی طرح دیکھے ۔اور دور و قریب کی آوازیں سنے''

(جاء الحق صفحہ ۱۳۸)

یعنی ان کے نزدیک حاضر و ناضر ہونے کہ شرعی معنیٰ یہ ہے کہ نبی ﷺ ایک ہی جگہ موجود ہیں اور وہیں سے تمام عالم کو دیکھتے ہیں ۔جبکہ ان کا دعوی خود ان کے ہم مسلک مولوی عمر اچھروی کو ہی منظور نہیں

مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں :

''ناظر ہونا بغیر حاضر ہونے کے محال ہے''

(مقیاس الحنفیت صفحہ ۲۷۴)

یعنی ناظر ہونا حاضر ہونے کے بغیر ممکن نہیں ۔جو حاضر ہوگا وہی ناظر ہوگا۔اور مفتی احمد یار صاحب نبی ﷺ کو ایک ہی جگہ مانتے ہیں ہر جگہ نہیں ۔تو عمر اچھروی کی رو سے مفتی صاحب نبی کے ہر جگہ ہونے کے منکر ٹھہرے اور مندرجہ بالا فتوؤں کی زد میں آگئے ۔

دعویٰ نمبر:۲

مولوی عبدالسمیع رام پوری صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں :

''روح نبی ﷺ جو ساتویں آسمان پر علیین میں موجود ہے اگر وہاں سے آپ کی نظر مبارک کل زمیں کے چند مواضع ومقامات پر پڑ جائے ترشح انوار فیضان احمدی سے کل مجالس مطہرہ کو ہر طرف سے مثل شعاع شمس محیط ہو جائے تو کیا محال اور بعید ہے''

(انوار ساطعہ صفحہ ۳۵۷)

نوٹ: اس کتاب پر احمد رضا کی تقریظ ہے لہذا اہل بدعت کے اصول پر اب یہی نظریہ ان کا بھی تسلیم کیا جائے گا۔

ان کے مطابق روح مبارک آسمان میں علیین کے مقامات پر ہے اور وہیں سے تمام مقامات کو ملاحظہ فرمائے ہوئے ہے۔

مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

''ناظر ہونا بغیر حاضر ہونے کے محال ہے''

(مقیاس الحنفیت صفحہ ۲۷۴)

یعنی ناظر ہونا حاضر ہونے کے بغیر ممکن نہیں۔ جو حاضر ہوگا وہی ناظر ہوگا۔ تو اعلیٰ حضرت بھی حاضر و ناظر کے منکر ٹھہرے۔ ان پر بھی انوار قمریہ اور مقیاس الحنفیت کے فتاوی جات جا لگے۔

نیز احمد یار نعیمی کے لحاظ سے بھی یہ غیر شرعی عقیدہ ہے۔ حوالہ دعوی نمبر ا میں ملاحظہ فرمائیں

دعوی نمبر: ۳

مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں:

''نبی ﷺ کا روح ہر جگہ موجود ہے''

(مقیاس المناظرہ ص ۲۰۰)

ان کے نزدیک روح مبارک ہر جگہ موجود ہے۔جبکہ آپ نے احمد رضا کا عقیدہ ملاحظہ فرمالیا ہوگا کہ ان کے نزدیک روح مبارک آسمان میں علیین کے مقامات پر ہے اور وہیں سے تمام مقامات کو ملاحظہ فرمائے ہوئے ہے۔

اب جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو وہ کافر سمجھتے ہیں

(الصوارم الہندیہ مولوی حشمت علی)

لہذا یہ عقیدہ رکھ کر عمرا چھروی صاحب خود کافر ہو گئے

نیز احمد یار نعیمی کے لحاظ سے بھی یہ غیر شرعی عقیدہ ہے۔حوالہ دعوی نمبر ۱ میں ملاحظہ فرمائیں

دعوی نمبر: ۴

بریلوی علامہ ظفر عطاری صاحب لکھتے ہیں:

''وہ ہر جگہ حاضر ہیں ہر مسلمان کے دل میں تشریف فرماہیں۔ہر مسلمان کے گھر میں وہ تشریف فرماہیں''

(حق پر کون صفحہ ۶۱)

کس قدر گپ ہے پہلے لکھتا ہے کہ ہر جگہ حاضر ہیں۔پھر اسی لائن میں مسلمان کی قید بھی لگادی کہ مسلمان کے دل اور گھر میں حاضر ہیں اور بس۔خود اندازہ لگائیں کہ کیا یہ علامہ ہیں جو ایک ہی لائن میں اس قدر تضاد بیانی کا شکار ہیں۔

ہر جگہ حاضر و ناظر نہ مان کر ماقبل کے فتاوی جات ان پر بھی جا لگے۔

نیز احمد یار نعیمی کے لحاظ سے بھی یہ غیر شرعی عقیدہ ہے۔حوالہ دعوی نمبر ۱ میں ملاحظہ فرمائیں

اس کتاب پر مولوی منشاء تابش صاحب اور مولوی صدیق ہزاروی کی تقریظ موجود ہے

دعوی نمبر: ۵

مولوی عنایت اللہ صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ

''سرکار اپنے وجود مقدس بعینہ یا جسم اقدس مثالی کے ساتھ تشریف فرما ہو کر اپنے مقربین کو اپنے جمال کی زیارت اور نگاہ کرم کی رحمت و برکت سے سرفراز فرمائیں''

(حاضر وناظر رسول صفحہ ۱۷)

لیجیے اب جسم سے حاضر و ناظر ہونے کا دعوی بھی ہو گیا۔

جو تشریف لا کر زیارت سے مستفید فرمائیں وہ پہلے موجود نہیں رہے تو لہذا ہر جگہ حاضر و ناظر کی نفی ہو گئی اور ما قبل کے فتوے ان پر بھی جا لگے۔

اسی طرح مولوی اللہ دتہ صاحب لکھتے ہیں:

''یہ کہ آپ اپنے جسم اطہر کے ساتھ ہر جگہ موجود ہوں یہ صورت خاص ہے اور موقوف ہے اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی مشعیت پر کہ جب چاہیں دو چار، دس بلکہ ہزار، دو ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ مقامات پر بذات خود تشریف لے جائیں''

(تنویر الخواطر صفحہ ۴۷)

یہ صورت بھی نبی ﷺ کی مرضی پر ہے کہ جسم کے ساتھ متعدد مقامات پر حاضر ہوں۔

متعدد سے بھی ہر جگہ ہونا لازم نہیں آتا۔

اس سے بھی زیادہ مقامات پر تشریف لے جائیں سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ آپ ﷺ پہلے وہاں موجود نہ ہوں۔ لہذا یہ بھی حاضر و ناظر کی نفی ہوئی اور ان پر بھی ما قبل کے مقیاس حنفیت اور انوار قمریہ والے فتوے جا لگے۔

دعوی نمبر: ۶

مؤلف کتاب حق پر کون لکھتے ہیں:

''حضور ﷺ اس وقت یا ہر وقت یہاں موجود ہیں یہ ہمارا عقیدہ نہیں''

(حق پر کون ۵۹)

لو جی اس نے صاف حاضر و ناظر کا انکار کر کے ما قبل کے فتوے وصول کر لئے۔

یہ کتاب ایسی ہے کہ اس کا انکار کرنا بھی غلط ہے کیوں کہ اس پر محمد صدیق ہزاروی اور منشاء تابش بریلوی کی تقریظ موجود ہے۔لہذا وہ بھی ان فتاویٰ کی زد میں ہوں گے۔

دعویٰ نمبر: ۷

ایک اور رضا خانی احمد رضا کا عقیدہ یوں بیان کرتے ہیں:

''منکرین کا یہ الزام ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی اور ان کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں حالانکہ یہ بہت سنگین بہتان ہے جو کہ امام احمد رضا محدث بریلوی اور ان کے ماننے والوں پر لگایا جاتا ہے''

(بدعات کے خلاف سو فتوے صفحہ ۴۰)

لو اس نے تو پوری جماعت کے حوالے سے یہ لکھ دیا کہ ہم پر بہتان باندھا جاتا ہے یعنی ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔

اس نے پوری جماعت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے حاضر و ناظر کا انکار کر دیا۔درج بالا مقیاس حنفیت اور انوار قمریہ کے فتاوی جات پڑھ چکے ہیں سو لیجئے پوری جماعت ایمان سے خارج ،قتل کی مستحق ،توبہ کرنے کی مستحق اور التزام کفر کا شکار ہے اور ان کے نکاح نہیں رہے۔

انکا تو دعویٰ جسم کے ساتھ حاضر و ناضر کا ہے جبکہ انہیں کے ہم مسلک مولوی ظفر صاحب لکھتے ہیں:

''مناظر اسلام حضرت علامہ سعید اسعد صاحب لکھتے ہیں' ہم اہل سنت و الجماعت نبی مکرم ﷺ کے جسم بشری کے ساتھ ہر جگہ ہونے کا دعوی نہیں کرتے''

(حق پر کون صفحہ ۶۰)

انہوں نے تو خود ہی اپنے مولویوں کا رد کر دیا۔

مولوی عبدالحکیم شرف قادری صاحب لکھتے ہیں:

''بے شک حاضر و ناظر کے نظریہ کا تعلق حضور نبی کریم ﷺ کے جسم اقدس کیساتھ نہیں ہے۔ اور نہ ہی آپ کی بشریت کے ساتھ ہے بلکہ اس نظریہ کا تعلق آپ ﷺ کی نورانیت اور روحانیت کے ساتھ ہے''

(بحوالہ حق پر کون صفحہ ۵۹،۶۰)

لیجیے انہوں نے بھی جسمانیت کے ساتھ حاضر و ناظر ہونے کے دعوے کا رد کر دیا۔

اسی کتاب پر مورخ رضاخانیت عبدالحکیم شرف بریلوی صاحب کی تقریظ بھی ہے۔

کس قدر عجیب عقیدہ ہے کہ اس پر سب بریلوی آپس میں دست و گریبان ہیں اور ایک دوسرے پر فتوی لگاتے ہیں۔ ہم نے انتہائی اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے متضاد دعوے نقل کر دیے ہیں۔

رضاخانیوں کا اللہ تعالیٰ کے متعلق نظریہ

اب آتے ہیں کہ ان کے نزدیک اللہ کے حاضر و ناضر کا کیا عقیدہ ہے۔ اس بات کا ذکر اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہم جب یہ کہتے ہیں کہ یہ حاضر و ناضر ہونا اللہ کی صفت ہے تو رضاخانی شدومد سے اس پر فتویٰ لگاتے ہیں۔ لہذا اب ہم اس پر بھی انکا اختلاف ذکر کرتے ہیں۔

اب ہم ان کے اس بات میں بھی عجیب وغریب دعوے پیش کرتے ہیں۔

دعویٰ نمبر:۱

۱ مفتی عبدالواجد قادری صاحب لکھتے ہیں:

''یہ دونوں الفاظ (حاضر وناظر) اللہ سبحانہ تعالیٰ کے شایان شان نہیں''

(فتاویٰ یورپ ۹۷,)

یعنی یہ لفظ اللہ کی شان کے مطابق نہیں۔

۲ مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

''ہر جگہ میں حاضر وناضر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں''

(جاءالحق صفحہ ۱۶۱)

آگے لکھتے ہیں

''خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے۔ہر جگہ میں ہونا تو رسول خدا ہی کی شان ہو سکتی ہے''

(جاءالحق صفحہ ۱۶۲)

یعنی خدا کو ہر جگہ ماننے والا بے دین ہے

۳ مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

'' حاضر وناظر کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے لئے بعض فقہاء کرام کے نزدیک ہے''

(فتاویٰ اویسیہ جلد اول)

بعض فقہاء کا حوالہ دے کر اویسی لکھتے ہیں کہ اللہ کے لئے حاضر وناظر کا لفظ استعمال کرنا کفر ہے۔

۴ علامہ فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

''یا حاضر اور یا ناظر کہنا کفر نہیں ہے۔ظاہر ہے نفی کفر مستلزم جواز نہیں ہو

سکتااس لئے ممکن ہے کہ حرام ہو یا مکروہ"

(ندائے یارسول اللہ صفحہ ۳۵)

ان کا کہنا یہ ہے کہ اگر چہ اللہ کے لئے حاضر وناظر کے لفظ کا استعمال کفر تو نہیں ۔لیکن کفر نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حرام اور مکروہ بھی نہ ہو۔یعنی کہنا چاہتے ہیں کہ ممکن ہے حرام ہو یا مکروہ۔

ایک جگہ کچھ لکھ دوسری جگہ کچھ۔

۵ یہی اویسی ایک جگہ لکھتے ہیں؛

"اللہ تعالی بذات حاضر وناظر ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالعطاء"

(ندائے یارسول اللہ ۴۳ ,)

لیجیے یہ تو اپنے فتوی سے کفر کے گھاٹ اتر گئے۔

اب تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ ہو۔

:امولوی اللہ دتہ مولانا سرفراز خان صاحب علیہ الرحمہ کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

ہم خان صاحب سے پوچھتے ہیں

اللہ تعالی کو ہر جگہ حاضر وناظر مانتے ہو یا نہیں ۔اگر نہیں مانتے تو یہ صریح کفر ہے" (تنویر الخواطر صفحہ ۷۰۔۷۱)

ان کے مطابق اللہ کو حاضر وناظر نہ ماننا صریح کفر ہے

مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

" حاضر وناظر کا اطلاق اللہ تعالی کے لئے بعض فقہاء کرام کے نزدیک ہے" (فتاوی اویسیہ جلد اول)

نتیجہ یہ نکلا کہ جو اللہ کو حاضر وناظر مانے بریلویوں کے نزدیک وہ بھی کافر ہے جو نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔

۲ مفتی احمد یار لکھتے ہیں ؛

''نمازی جس طرح اللہ کو حاضر ناظر جانے اسی طرح محبوب ﷺ کو''

(تفسیر نعیمی صفحہ ۵۸ جلد ا)

لہذا یہ حاضر ناضر مان کے کافر ہوئے۔

:۱۳ انوار شریعت میں صفحہ ۲۴۳ پر اللہ کے لئے حاضر ناظر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

:۱۴ انوار احناف بجواب انصاف صفحہ ۲۰۰ پر اللہ کے لئے لفظ حاضر و ناظر استعمال ہوا ہے

اس کے علاوہ اور بہت سی جگہوں پر خود نے اللہ کے لئے یہ لفظ استعمال کیا ہے

یہ سب کے سب حضرات مفتی فیض احمد اویسی کے حساب سے کافر اور احمد یار نعیمی صاحب کے حساب سے بے دین ہیں۔

ہم مختصر طور پر اگر کہیں تو بات یہ ہے کہ اس میں رضاخانیوں کا شدید اختلاف ہے اور رضاخانی اصول کے مطابق شدید اختلاف ہونا خود ساختہ عقیدہ اور شیطانی مذہب ہونے کو متلزم ہے ملاحضہ ہو کلمہ حق شمارہ ۱۲۔

جو اللہ کو حاضر و ناظر مانتے ہیں وہ بھی کافر جو نہ مانے وہ بھی دیکھیں رضاخانی کس موقف کو اپنا کے کافر ہوتے ہیں۔

ایک اور انداز سے

نمبر ا

اول بات یہ ذہن میں ہو کہ رضاخانی اس عقیدہ کو نبی ﷺ کے کمالات میں شمار کرتے ہیں جیسا کہ مفتی فیض احمد اویسی دیوبندیوں کے متعلق لکھتے ہیں :

''مگر کمالات انبیاء کے منکر ہیں کہ حاضر و ناظر کے کلمات کا حضور ﷺ

کے لئے استعمال کرنا کفروشرک قرار دئے جارہے ہیں''

(دلوں کا چین ص ۲۵)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''جب سے مخالفین نے حضور ﷺ کے حاضر وناظر ہونے کے کمال کا انکار کیا ہے''

(دلوں کا چین صفحہ ۳۱)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ یہ اس عقیدہ کو کمالات انبیاء میں شمار کرتے ہیں۔

مولوی عبدالسمیع احمد رضا کی مصدقہ کتاب میں لکھتے ہیں:

''اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک وناپاک مجالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول ﷺ کا دعوی نہیں کرتے۔ ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک وناپاک کفرو غیر کفر میں پایا جاتا ہے''

(انوار ساطعہ ص ۳۵۹)

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ابلیس اور ملک الموت نبی ﷺ سے بھی زیادہ مقامات پر موجود ہیں۔

یہ کتاب احمد رضا کی تقریظ یافتہ ہونے کا شرف رکھتی ہے۔ اس لئے اس میں موجود عقیدہ احمد رضا کا بھی شمار ہوگا رضاخانی اصول کے مطابق۔

اس پر کیا فتوی ہے آپ اس کو بھی پڑھتے جائیں۔

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں؛

''کسی نبی کے معجزات وکمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا توہین نبوت ہے''

(الحق المبین صفحہ ۹۸)

اسی سے ملتی جلتی بات مفتی احمد یار نعیمی نے لکھی ہے۔ بلکہ انہوں نے تو اس بات کو قرآنی آیات، احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے خلاف اور کفر کہا ہے۔ دیکھئے جاء الحق صفحہ ۱۶۸۔

تو اس عقیدہ کو رکھ کو احمد رضا صاحب کافر ہوئے۔

نیز انوار ساطعہ والے بھی اسی کے مستحق ہیں۔

جو لوگ یہ کہیں کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں وہ بھی کافر ہیں کیونکہ انکا اپنا اصول ہے کہ

جو احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو وہ کافر سمجھتے ہیں

(الصوارم الہندیہ مولوی حشمت علی)

تو ہر طرح رضاخانیوں کی موت ہی ہے۔ یہ علماء دیوبند پر فتووں اور بہتان والزام کا نتیجہ ہے کہ آج اپنا ایمان بھی نہیں بچ رہا خدا رضاخانیوں کو سمجھ دے۔

اس بات سے ایک اور بات بھی پتا لگا کے نبوت کے اصل گستاخ یہ ہیں اور اپنی گستاخیوں کو چھپانے کے لئے یہ دوسروں کو گستاخ کہہ دیتے ہیں۔ سچ ہے چور مچائے شور

نمبر: ۲

مفتی فیض احمد اویسی دیوبندیوں کے متعلق لکھتے ہیں:

''مگر کمالات انبیاء کے منکر ہیں کہ حاضر و ناظر کے کلمات کا حضور ﷺ کے لئے استعمال کرنا کفر وشرک قرار دئے جا رہے ہیں''

(دلوں کا چین ص ۲۵)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''جب سے مخالفین نے حضور ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کے کمال کا انکار کیا ہے''

(دلوں کا چین صفحہ ۳۱)

اب ہم ثابت کرتے ہیں کہ ہمارے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ حاضر وناظر کے کمال کے منکر ہیں۔

یہ خود اس بات کے منکر ہیں۔

مولوی احمد رضا صاحب نے تو کرشن کنہیا کو بھی کئے مقامات پر حاضر وہ ناظر مانا ہے۔

(ملفوظات حصہ اول)

مولوی احمد رضا کہتے ہیں:

''وہ وصف جو غیر انسان کے لئے ہوسکتی ہے انسان کے لئے کمال نہیں
اور جو غیر مسلم کے لئے ہو سکتے ہے مسلم کے لئے کمال نہیں''

(ملفوظات س۳۰۹)

تو جو انہوں نے شیطان یعنی غیر انسان کے لئے ثابت کر دی ہے وہ نبی ﷺ کے لئے ان کے اصول سے کمال ہی نہیں ہے۔

تو آپ خود سوچیں فیض احمد اویسی کی بڑھکیں بے سود ہوگئی اور اعلیٰ حضرت خود ہی اس کمال کے منکر نکلے۔

جو اس کمال کا منکر ہو یعنی حاضر وناظر کا منکر ہو اس پر عمرا چھروی کے اور انوار قمریہ کے فتوے لگے یا نہیں؟

ہے کوئی رضا خانی جو احمد رضا کے اصول سے اس کی جان چھڑوا سکے؟

؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

رضاخانی عقیدہ کاردان کے قلم سے

نمبر ۱: مولوی عبدالسمیع لکھتے ہیں:

'' کوئی ایسا نہیں جو عرش سے لے کر تا تحت الثریٰ ہر مکان ہر زمان ہر آن میں اللہ کی طرح حاضر وناضر ہو''

(انوار ساطعہ صفحہ ۲۳۴)

نمبر: ۲ فتاویٰ مسعودی والے لکھتے ہیں:

''واضح ہو کہ یارسول اللہ کہنا وقت سونے اور نشست اور ہر کار وغیرہ کے وقت ممنوع ہے اور بنیت حاضر و ناظر کہنا موجب شرک ہے''

(فتاوی مسعودی صفحہ ۵۲۹)

نمبر: ۳ مفتی دیدار شاہ صاحب لکھتے ہیں:

''لفظ حاضر و ناظر سے اگر حضور نظور بالذات مثل حضور نظور باری تعالی ہر وقت ہر لحظہ مراد ہے تو یہ عقیدہ محض غلط مفضی الی الشرک ہے۔ اہل اسلام میں یہ عقیدہ کسی جاہل واجہل کا بھی نہ ہوگا''

(رسول الکلام صفحہ ۱۰۵)

نمبر: ۴ انوار شریعت میں لکھا ہے:

''انبیاء وصالحین کو ہر وقت و ہر لحظہ میں حاضر و ناظر نہ سمجھا جائے''

(انوار شریعت ص ۹۱)

رضاخانی مذہب رحمانی یا شیطانی

محترم قارئین! یہ تو تھے عقائد جیسے مسائل میں اس قدر شدید تضاد۔ اسی کے متعلق جناب شان رضا قادری لکھتے ہیں:

خدا ساختہ میں اور خود ساختہ عقیدہ میں کتنا فرق ہوتا ہے (یعنی کہ خدا کے بیان کئے ہوئے عقیدے میں تضاد نہیں ہوتا جبکہ انگریزوں کے کہنے پر اختیار کئے گئے عقیدہ میں کتنا اختلاف وتضاد ہے)۔

[کلمہ حق شمارہ صفحہ ۸۳]

آگے لکھتے ہیں:

جس مذہب کے علماء کا ایک بہت ہی اہم مسلہ میں اس قدر شدید
اختلاف ہو تو وہ مذہب شیطانی مذہب ہو سکتا ہے رحمانی نہیں۔
پس یہ بات ثابت ہوئی بریلویت اہل سنت کا مسلک نہیں بلکہ شیطانی مذیب ہے۔
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

ماہ نامہ حق چار یار، دفاع حضرت حسین، تحفظ عائد اہل سنت کے حوالوں کا جواب:

جناب نے صفحہ ۱۶۲، ۱۶۳ پر درج ذیل کتب سے حوالے دے کر یہ بات باور کررانے کی کوشش کی کہ تمہارے قاضی مظہر حسین کہتے ہیں کہ ہم بریلویوں سے محاذ آرائی نہیں کرتے اس سے اختلافی مسائل سٹیج پر نہیں چھڑتے۔ دفاع حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ اب بریلوی علمی و تحقیقی کاموں میں حصہ لینے لگے ہیں۔ تحفظ عقائد اہل سنت کے حوالے سے لکھا کہ بعض افراد کی خامیوں سے مسلک ذمہ دارہ نہیں ہوتا۔

[ملخصا صفحہ ۱۶۲، ۱۶۳]

الجواب :

قاضی صاحب ردشیعت اور ناصبیت پر کام کرتے تھے ان کے پیش نظر وہ فتنہ تھا سوانہوں نے بریلویوں کے لیے یہ کہا کہ ہم ان سے اختلاف نہیں چھیڑتے۔ بلکہ اس حوالے سے یہ بات ہی ثابت ہوتی ہے کہ اختلاف تو موجود ہے۔

باقی عبدالجبار سلفی صاحب کا حوالہ ہمیں مضر نہیں ہے

تحفظ عقائد اہل سنت کی عبارت بھی آپ کو مفید نہیں ہم یہ پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ ہمارے یہ سارے اعتراضات الزامی نوعیت کے ہیں لہذا ان کے الزام میں ہمارے حوالے کسی صورت آپ کو مفید نہ ہوں گے۔ یہ بات آپ کو بہوش وحواس سمجھنی چاہیے۔

موصوف کا ایک اور جھوٹ

جہاں تک لفظ "بریلویت" کا تعلق ہے تو یہ کوئی نیا فرقہ نہیں بلکہ اہلِ سنّت وجماعت کا امتیازی نشان ہے، پھر یہ نام مخالفین کا دیا ہوا ہے

[ص ۱۶۳]

جبکہ یہ جھوٹ ہے۔ایک جگہ یوں ہے

ان کی بدولت بریلویت کے نام سے ایک خاص مکتبہ فکر کی داغ بیل پڑی۔

[فاضل بریلوی علماء ئے حجاز کی نظر میں ص ۲۶۱]

داغ بیل پڑنا کا مطلب کسی کام کی بنیاد رکھنا ہے۔

[فیروزاللغات ص ۶۰۸]

مصنف تحقیقات شریف الحق بریلوی لکھتے ہیں:

بانی ہونا بنیاد ڈالنا اسی وقت صحیح ہوگا جبکہ وہ پہلے سے نہ ہو۔
لیجئے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ جماعت پہلے سے موجود نہ تھی۔

[تحقیقات صفحہ ۲۶۳]

پس یہ نیا فرقہ ہی ہے جناب کے گھر کے ثبوت کے پیش نظر۔

کیا علماء اہل سنت دیوبند نے بریلویوں کو اہل سنت تسلیم کرلیا؟

موصوف نے صفحہ ۱۶۴،۱۶۵ پے ہماری کتب سے چند حوالے پیش کیے اس سلسلے میں حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق ،ہم سنی کیون ہیں،عربی دینی مدارس کے سنی شیعہ طلبہ کا اتحادی فتنہ،عبقات کے حوالے سے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ انہوں نے بریلویوں کو اہل سنت لکھا ہے اور خطبات حکیم الاسلام کے حوالے سے یہ کہا کہ وہ ہمیں فرقہ نہیں مانتے۔

[ملخصا صفحہا ۶۳ ، ۱۶۴،۱۶۵]

الجواب:

خطبات کے متعلق ہم آپ کے اصولوں سے ما قبل بیان کر چکے کہ یہ معتبر نہیں ہوتے پھر اس کے علاوہ آپ نے جتنے بھی حوالے دئے وہ تمام کی تمام کتب رافضی اہل تشیع حضرات کے رد میں ہیں۔ چونکہ ان کے مقابلے میں بریلوی خود کو اہل سنت کہتے ہیں اور وہ بھی بریلوی حضرات کو اپنے مقابل اہل سنت میں داخل مانتے ہیں سو اس ضمن میں لکھا گیا ہے نہ کہ اپنا موقف لکھا گیا آپ اس بات پر خوش نہ ہوں آپ ہر صورت ان حضرات کے نزدیک بھی بدعتی اہل سنت سے خارج ہیں۔

اختر بریلوی لکھتا ہے کہ:

ہماری کتاب میں جہاں بھی دیوبندیوں کیلئے اہل سنت، یا مولانا وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ محض عبارت کی مناسبت وترتیب اور عوام الناس کو سمجھانے کیلئے یا ٹائٹل کے طور پر ہیں

(قہر خداوندی جلد دوم ص ۳۵)

اب ہماری بھی جن کتب میں اہل بدعت بریلویہ کیلئے جہاں اہلسنت لکھا گیا ہے اس کا بھی یہی جواب سمجھا جائے۔

نیز مولوی شکیب ارسلان مصباحی لکھتا ہے:

بالعموم لفظ سنی شیعہ کے مقابلے میں بولا جاتا ہے۔ اور اب بہت سارے فرقے سنی ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔

[بریلوی ہی اہل سنت ہیں ص ۳]

اس حوالے سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ لفظ سنی (اہل سنت) شیعہ کے مقابلہ میں بالعموم بولا جاتا ہے کیونکہ وہ سنی ہونے کا بھی کرتے ہیں۔

کیا دیوبندی بریلوی بنتے جا رہے ہیں؟

موصوف نے عرفان محبت اور تحفظ عقائد اہل سنت کے حوالے سے یہ ثابت کرنے کی

کوشش کی کہ رئیس المناظرین فاتح رضاخانیت منظورنعمانی علیہ الرحمہ کے نزدیک بریلویوں اور دیوبندیوں میں ایک بالشت کافاصلہ رہ گیا ہے۔اسی طرح تحفظ عقائد اہل سنت کے حوالے سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی بریلوی عرس کرتے ہیں اس کانام تبدیل کر کے سیمینار کر دیا گیا ہے وغیرہ۔

[ملخصاص ۱۶۵،۱۶۶]

الجواب :

یہ سب ان نو واردلوگوں کے بارے میں ہی کہا گیا ہے جو نئے نئے دیوبندیت کے زیرِسایہ آئے حضرت علامہ منظورنعمانی علیہ الرحمہ اسی کا ذکر کر رہے ہیں نیز دوسرے حوالے کے بارے میں عرض یہ ہے آپ حضرات اپنے معمولات پر سختی سے کاربند ہو کر التزام کرتے ہو اور ان امور کی شرعی حیثیت بدل دیتے ہو لہذا یہ آپ کا عمل بدعت سئیہ ہو جاتا ہے عبدالمجید بریلوی کے اصول کے مطابق جبکہ ہمارے ہاں ایسا نہیں نہ ہی ہم دین سمجھ کر کرتے ہیں سو ہم پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

مماتی،حیاتی عبارات

موصوف نے مماتیوں کی عبارت پیش کی کہ خضر حیات حیاتیوں کو بریلویوں کا بھائی قرار دیتا ہے اور پھر فضل خداوندی پیش کی کہ مفتی عمیر قاسمی لکھتے ہیں کہ حضر حیات کے بریلویوں سے گھرے مراسم ہیں اور یہ کہ خضر حیات کی بہن کی شادی بریلوی خاندان میں ہوئی۔یہ حوالے دے کر یہ ثابت کیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک دیوبندی بریلوی ہیں۔

[ملخصاصفحہ ۱۶۶]

الجواب:

جناب نے پھر سے مماتیوں کو ہمارے خلاف پیش کر کے صفحہ سیاہ کیا مگر ان کی

تنقید ہم پر حجت نہیں جبکہ مفتی عمیر صاحب کی تنقید درست ہے اور ہمیں مضر نہیں ہے۔

کیا دیوبندی ایک انگریزی فتنہ ہے؟

جناب مصنف صاحب نے دیوبندی ایک انگریزی فتنہ ہے کا عنوان قائم کرکے کہا
انگریزوں کی آمد سے پہلے ہندوستان میں جو مسلک موجود تھا اسے اور ثقافتی صدی کے اسی سال پہلے قریب ان سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے آگے حوالہ ثناءاللہ امرتسری سے دیا۔

[ملخصا صفحہ 167]

الجواب

اس حوالے سے بات یہ ہے کہ ثناءاللہ امرتسری صاحب کا حوالہ آپ کو مفید نہیں کیونکہ ہم اہلسنت والجماعت احناف دیوبند کے رد میں آپ غیر مقلدین کے حوالے پیش کریں یہ قطعا نامناسب سی بات ہے۔

چنانچہ جناب کے ہم مسلک حسن رضوی صاحب لکھتے ہیں:
کسی کا عقیدہ و مسلک اس کی اپنی کتاب سے لکھا جاتا ہے ۔

[محاسبہ دیوبندیت جلد 2 صفحہ 600]

اسی طرح لکھتے ہیں:
یہ بات کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ ایمان وعقیدہ یا مسلک تو بیان کریں ہم مانچسٹروی کا مگر حوالہ دیں غلام احمد پرویز کا

[صفحہ 606]

جناب کا ہمارے رد میں ثناءاللہ امرتسری کا حوالہ پیش کرنا یا اپنی تائید میں ثناءاللہ امرتسری کا حوالہ پیش کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے رضاخانی حضرات پر غلام احمد پرویز کا حوالہ پیش کرکے ان پر حجت قائم کرنے کی کوشش کی جائے.

بریلویت ہنود سے متاثر ہے:

اس کے بعد جناب نے مطالعہ بریلویت جلد 3 کا حوالہ دیے اس حوالے سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ علامہ خالد محمود صاحب نے یہ بات تسلیم کر لی کہ ہندوستان میں سب لوگ پہلے بریلوی تھے اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ ہم پہلے ہی ثابت کر آئے ہیں کہ رضا خانی مذہب مولانا احمد رضا خاں صاحب کی وجہ سے قائم ہوا اور انہوں نے ہی بریلویت کی بنیاد رکھی جبکہ شرک کی بحث میں ہم نے مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے حوالہ جات دیے تھے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ علمائے دیوبند اہل سنت والجماعت بریلوی حضرات اور مولانا احمد رضا خان صاحب سے پہلے ہی موجود تھے۔

تحذیرالناس پر پھر سے بے جا غصہ

پھر صفحہ 170 169 168 کے حوالے سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی کہ انگریز نے یہاں پر مسلمانوں میں انتشار پھیلانے کے لیے ایک نیا نبی کھڑا کرنا تھا ختم نبوت جلد دوم سے حوالے لگائے پھر تحذیر الناس پیش کر کے یہ بات باور کرانے کی کوشش کی قاسم العلوم والخیرات نے مرزا قادیانی کو نبوت کا دعوی کرنے کے لیے راہ فراہم کی اور پھر ڈاکٹر رشید احمد جالندھری صاحب کی کتاب دارالعلوم دیوبند ایک ناقدانہ جائزہ کا حوالہ دیا

(ملخصا صفحہ 168,169,170)

الجواب:

جہاں تک خطبات ختم نبوت کا سوال ہے تو وہ بات بلکل درست ہے کہ انگریز کو برصغیر میں جہاد کو ختم کرنے کی ضرورت پیش آئی تو نیا نبی کھڑا کرنے کی تجویز منظور کی اس مرزا کو نبوت کا دعویٰ کرنے کے لئے رضاخانیوں نے راہ فراہم کی جبکہ قاسم العلوم والخیرات

حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی تحذیر الناس تو قادیانیت کا ناطقہ بند کرنے کے لئے بہت مفید اور اہم کتاب ہے جبکہ جناب کے ہم زلف اور اکابر نے تحذیر الناس پر اعتراض کر کے قاسم العلوم والخیرات سے بغض بھی نکال لیا اور مرزا قادیانی کو بھی راہ دکھائی۔

باقی مرزا قادیانی وغیرہ تو اکابر کی کتب اور ان کی عبارات سے استدلال کرتے ہیں تو کیا یہ کہا جائے گا کہ ان اکابرین نے بھی قادیانیوں کی راہ ہموار کی؟

ایک لطیفہ:

انتہائی حیرت ہوئی کہ جناب مصنف نے صفحہ 169 تحذیر الناس کی دو عبارات نقل کی لیکن اپنے اعلی حضرت کے مشرب و منہج سے بالکل برخلاف کیونکہ انہوں نے تو تین مختلف صفحات کی عبارات کو ایک ہی جگہ یکجا کر کے پیرا بنایا تھا جبکہ انہوں نے اعتراضات سے بچنے کے لئے الگ الگ نقل کیا گویا تو یہ عبارت لکھنے میں سچے ہیں یا ان کی اعلی حضرت فیصلہ خود کر لیں!

سوم: دارالعلوم دیوبند ایک ناقدانہ جائزہ کے حوالہ آپ کو مفید نہیں کیونکہ ڈاکٹر رشید احمد جالندھری ہمارے کوئی اکابر نہیں۔ جب ارشد چشتی کو ہمارے امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صاحبؒ اکابر نہیں لگتے بلکہ پرانے ہی بزرگ اکابر لگتے ہیں اور یہ کل کے وفات شدہ ہیں تو چشتی اصول سے سے یہ ہمارے کون سے اکابر ہوئے؟ پھر ان کا حوالہ پیش کرتے شرم کیوں نہیں آتی؟

پھر بالفرض اگر وہ بات مان لی جائے تو بھی یہ ان کی ذاتی رائے ہے چنانچہ آپ نے خود اپنی اسی کتاب دست و گریباں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ صفحہ 509 پر لکھا ہے:

پھر یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفین کی ذاتی آراء کا اظہار ہے

تو جب آپ اپنے حضرات کی عبارات سے ذاتی آراء کہہ کر جان چھڑواتے ہیں تو

یہاں بھی یہی تسلیم کر لیجئے آپ یہاں پر بھی اعتراض نہیں کر سکتے اپنے ہی اصول کے مطابق!

صفحہ 171 170 پر جناب نے حوالہ دیا ختم نبوت جلد اول، ماہنامہ خلافت راشدہ ،سپاہ صحابہ میں ہر مسلمان کی شمولیت کیوں ضروری ہے؟ ان کتب کے حوالے دیے اور یہ ثابت کیا کہ وہ دیوبندی بریلوی اہلحدیث حضرات کو مسلمان کہتے ہیں لہذا کوئی اختلاف نہیں ۔

[ملخصا صفحہ ۱۷۰،۱۷۱]

الجواب:

چونکہ یہ تمام مکتب فکر خود کو مسلمان ہونے سے منسوب کرتے ہیں سو اسی بات کے پیش نظر ان تمام حوالوں میں ان کو مسلمان طبقہ کہا گیا نیز یہ تمام آراء معتدل حضرات کے بارے میں ہے۔

مفتی رفیع عثمانی صاحب کے حوالے سے استدلال پر ایک نظر:

صفحہ 171 امجلہ صفدر کے امام اہل سنت نمبر کے حوالے سے مفتی رفیع عثمانی صاحب کی بات کو نقل کیا

> کہ دونوں مکاتب فِکر میں عقائد کے باب میں اختلاف صرف تعبیر و الفاظ کا اختلاف ہے نہ کہ اس قسم کے اختلاف جس کی بنا پر ایک دوسرے کو گمراہی یا فسق کے فتوے ہوں.

[ملخصا دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ 171]

الجواب:

فتاوی عثمانی جلد اول صفحہ 92 91 پر ہے:

بریلویوں کے عقائد جمہور اہل سنت اور امت مسلمہ سے ہٹے ہوئے ہیں اور یہ بتاتی ہیں اور آخر میں جا کر بریلویوں کو دو گروپوں میں تقسیم کیا ہے ایک متعصب قسم کے بریلوی اور

دوسرے معتدل کی قسم کے بریلوی ۔مفتی شفیع صاحب کی رائے معتدل حضرات کے بارے میں ہے نہ کہ آپ جیسے اور آپ کے جیسے متعصب رضاخانیوں کے بارے میں ۔

منصف مزاج اور معتدل مزاج بریلوی علماء علمائے دیوبندی کی تکفیر نہیں کرتے ۔

اور احتساب قادیانیت کا حوالہ صفحہ 172 پر دیا ہے اس کا بھی درست محل یہی ہے کہ وہ بھی معتدل مزاج علمائے بریلوی عقائد کی بات ہو رہی ہے ۔

اب ہم وہ حوالے نقل کرتے ہیں جن سے علماء دیوبند کی حیثیت رضاخانی مذہب میں واضح ہوگی ۔

معتدل مزاج بریلوی علماء تکفیر نہیں کرتے

رضاخانیوں کے معتبر بزرگ خواجہ غلام فرید صاحب کی کتاب میں یوں لکھا ہے:

مولانا رشید احمد گنگوہی ،مولانا قاسم نانوتووی وغیرہم علمائے دیوبند صحیح معنوں میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ اور اہل طریقت تھے ۔حالانکہ بعض صوفی حضرت ان کو غلط فہمی سے وہابی کہتے ہیں ۔

[مقابیس المجالس صفحہ ۳۱۲]

اجمل بریلوی لکھتا ہے کہ:

اب باقی رہا مصنف کا قول کہ علماء حرمین شریفین نے اعلی حضرت قدس سرہ کی شان میں جو الفاظ مدح لکھے وہ قبل از واقفیت لکھے تو اس دشمن عقل سے دریافت کرو کیا ناواقفیت میں کوئی کسی کے لئے ایسے الفاظ کہہ سکتا ہے ۔دنیا جانتی ہے کہ کسی کی تعریف واقفیت کے بعد ہی ہوا کرتی ہے ۔

(ردشہاب ثاقب ص ۳۹)

مفتی صاحب کے اصول سے ثابت ہوا کہ جو تعریف علماء دیوبند کی خواجہ صاحب سے

ثابت ہوئی وہ بریلوی اصول کے مطابق ظاہر ہے وہ واقفیت کے بعد ہی ہے ورنہ ایک شخص واقفیت ہی نہ رکھتا ہوتو مدح کے کلمات کیسے کہہ سکتا ہے ۔ نیز علماء دیوبند کو وہابی بھی غلط فہمی کے باعث کہا جاتا ہے ۔

مولوی غریب اللہ پیر مہر علی شاہ صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:

لیکن یہ بات اعلیٰ حضرت کی شان کے بالکل خلاف ہے کہ کسی مولوی کو تکفیر کا مشورہ دیں ۔ مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ کے سوا اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کسی کی تکفیر نہ کی ۔

[ضرب شمشیر برفتنہ پنج پیر]

مفتی صاحب کے اصول سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انہوں نے تکفیر نہ کی مطلب وہ عقائد سے واقف بھی تھے پھر بھی انہوں نے تکفیر نہ کی ۔

یہی بات سیف العطاص ۱۴ پر میں پیر عطا محمد چشتی نے بھی لکھی ہے

مولانا شیر محمد صاحب شرق پوری کے حالات پر ان کے خادم لکھتے ہیں کہ میاں صاحب نے فرمایا

دیوبند میں چار نوری وجود ہیں ان میں سے ایک شاہ صاحب ہیں ۔

[خزینہ معرفت ص ۳۸۴]

مولوی غلام محمود پپلانوی صاحب کی کتاب میں ہے:

اور کہا علوم کے امام اور رسمی فنون کے استاد بہت برے عالم اور ٹھاٹھیں مارنے والے ناپید کنار سمندر، ماہرین کے دانائے بزرگ، فاضلین کے سردار مغلق موتیوں میں تیرنے والے، رئیس المحدثین ،تاج المفسرین مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۔۔۔الخ

[تحفہ سلیمانی ص ۱۱۵]

غیر دیوبندی مماتی حضرات کے حوالے

اس کے بعد جناب نے صفحہ 174 173 172 پر یادگار مناظرہ
یادگار خطبات اور رسائل قاسمی اس طرح مناظرہ حیات النبی، اظہار الحق
اور المسلک المنصور فی رد کتاب المسطور وغیرہ کتب کے حوالے دیئے۔

الجواب:

یادگار مناظرہ، یادگار خطبات وغیرہ کتابیں مماتیوں کی ہیں یہ ہمارے نزدیک معتبر نہیں نہ ہی مماتی علمائے دیوبند سے تعلق رکھتے ہیں، باقی قاسمی میں عنایت اللہ شاہ گجراتی کی تنقید نقل ہو رہی ہے کہ مماتی علمائے دیوبند کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ ظاہر سی بات ہے ان کی رائے ہمارے نزدیک حجت نہیں۔ اس طرح مولانا الیاس گھمن صاحب بھی ایک مماتی عالم کی تنقید نقل کر رہے ہیں جو ہم پر حجت نہیں۔ کیونکہ مماتی علمائے دیوبند سے تعلق نہیں رکھتے۔ اسی طرح اظہار الحق کا آپ نے حوالہ دیا۔ اس میں بھی مماتی حضرات کی بات ہے جو ہمارے نزدیک حجت۔

اس طرح جہاں تک امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی کتاب المسلک المنصور کا تعلق ہے تو وہ انہوں نے بات بلکل ٹھیک کی ہے قصہ مختصر مماتی حضرات کی تنقید اور رائے ہمارے بارے میں قبول نہیں کیونکہ وہ ہمارے نہیں۔ جبکہ ہماری تنقید ہمیں قبول ہے مگر اس کو آپ اپنے فائدے کے لئے استعمال کر ہی نہیں سکتے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا.

دیوبندیوں کا حضرت آدم علیہ السلام پر فتوے۔ الزام کا جواب:

رضاخانی خائن صاحب صفحہ 174 یہ عنوان قائم کرتے ہیں کہ دیوبندیوں کا حضرت آدم

علیہ السلام پر فتوی شرک

اس عنوان کے تحت جناب نے لکھا قطب العالم نے لکھا.

"بس یہ شرک جوان سے سرزد ہوا ہے، یہ شرک فی التسمیہ ہے"

[ملخصا صفحہ ۱۷۴]

الجواب:

جناب صاحب کی خیانت کا یہ عالم ہے کہ قطب العالم نے ایک مقید بات کی تھی شرک فی تسمیہ کی جس کو مفسرین نے بھی نقل کیا ہے. لیکن اس مقید بات کو مطلق عنوان (فتوی شرک) سے قائم کیا-

بہر حال یہ خیانت کی صفت تو ان کو ورثہ میں ملی ہے ہم اصل مدعا کی طرف چلتے ہیں..

اصل واقعہ

اس بات کی بنیاد کچھ یوں ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق حضرت حواء رضی اللہ تعالی عنہا کے متعلق.

فلما اتهما صالحا جعلا له شركآ ء فيمآ اتهما فتعلى الله عما يشركون (سورۃ الاعراف آیت 189)

ترجمہ (رضاخانی)

پھر جب اس نے انہیں تندرست بچہ عطا کیا تو دونوں نے اس کے لیے اس میں شریک بنالئے جو اس نے انہیں عطا کیا تھا پس اللہ اس سے بہت بلند ہے جو وہ شریک بناتے ہیں.

تفسیر مصباحین ترجمہ وشرح تفسیر جلالین از علامہ محمد لیاقت علی رضوی صفحہ .828

اس آیت کے تحت مفسرین نے ایک واقعہ کو نقل کیا ہے

کہ حضرت آدم علیہ السلام کو کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ فوت ہو جاتا تھا اس
پر حواء رضی اللہ تعالی عنہ نے ابلیس سے ملاقات کی تو اس کو بتایا کہ بچہ
فوت ہو جاتا ہے تو اس پر ابلیس نے کہا کہ اس کا نام آپ "عبدالحارث"
رکھیں اس کے بعد فوت نہیں ہوگا.

حضرت حواء نے جب بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام عبدالحارث رکھا۔ ابلیس کی بات کو مانتے ہوئے اور مفسرین نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ ابلیس نے اس لئے یہ بات کہی تا کہ وہ اس کے ذریعہ قرب حاصل کرے اور بچے کا نام عبداللہ کے بجائے عبدالحارث رکھا۔ تا کہ یہ اللہ کا بندہ نہ ہو بلکہ حارث کا بندہ ہو اور ساتھ ہی اس کی یہ وضاحت بھی کی ہے کہ ابلیس کے اسماء میں سے ایک نام حارث بھی تھا چنانچہ اسی بات پر صاحب جلالین کچھ روشنی ڈالتے ہیں اور اس کے محشی.

سب سے پہلے ہم صاحب جلالین کی عبارت نقل کرتے ہیں اس کا ترجمہ بھی موصوف صاحب کے ماننے والوں سے نقل کرتے ہیں پھر اس کے بعد محشی سے کچھ عبارات نقل کرتے ہیں جو کہ قطب العالم کے مؤقف کی تائید کرتے ہیں پھر اس کے بعد ہم موصوف خائن صاحب سے کہیں گے کہ ذرا ہمت اور کوشش کر کے صاحب جلالین پر بھی ایک فتویٰ ہونا چاہیے کہ انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو مشرک مانا ہے العیاذ باللہ

چناچہ صاحب جلالین مذکورہ آیت کے تحت لکھتے ہیں:

فلما اتاهما ولدا صالحا جعلا له شركاء ....اى شريكا فيما اتاهما بتسميته عبد الحارث ولا ينبغي ان يكون عبدا الا الله وليس باشراك فى العبودية لعصمة.

ترجمہ

" پھر جب اس نے انہیں تندرست بچہ عطا کیا تو دونوں نے اس کے لیے اس میں شریک بنالئے جب انہیں بچہ عطا ہوا تو انہوں نے اس کا نام عبد الحارث رکھا حالانکہ یہ مناسب ہی نہ تھا کہ اللہ تعالی کے سوا وہ کسی اور کا بندہ ہو اگر چہ یہ عبادت میں شرک نہیں ہے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام شرک سے معصوم. "

[تفسیر مصباحین ترجمہ وشرح تفسیر جلالین از علامہ محمد لیاقت علی رضوی ص.829

ناظرین غور سے دیکھیں کہ لیاقت علی رضوی کتنی وضاحت سے کہہ رہا ہے" اگر چہ یہ عبادت میں شرک نہیں ہے" یعنی یہ " شرک فی العبودیت " تو نہیں ہے لیکن " شرک صرف تسمیہ" ہے اس کی وضاحت حضرت گنگوہی نے کی ہے اور یہی باتیں اسی محشی نے بھی لکھی ہے کہ یہ شرک فی العبودیت نہیں تھا بلکہ صرف شرک فی التسمیہ تھا.

اگر یہ بات حضرت گنگوہی کہیں ہیں تو ان کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے کہ حضرت آدم پر" شرک کا فتوی" لگا دیا ہے لیکن یہی بات صاحب محشی کہیں تو ان کی طرف کیوں نہیں فتوی شرک کی بات منسوب کی جاتی ہے؟ یہی بات صاحب جلالین کی طرف کیوں منسوب نہیں کی جاتی کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو العیاذ باللہ مشرک مانتے ہیں؟

چناچہ محشی لکھتے ہیں:

حاشیہ نمبر 19

قوله بتسمية.... قال ابليس لهما انا بمنزلة من الله و قرب ف فاطيعيني و سميه عبد الحارث و هو يعيش و غرض اللعين بذالك التوسل لكون الولد عبده فيكون شريكا لله في مالكية الخلق.

حاشیہ نمبر 20

قوله عبد الحارث وكان الحارث من اسماء ابليس في الملائكة.

حاشیہ نمبر 21

قوله ليس بأشراك في العبودية .... انما هو اشراك بالتسمية و هو ليس بكفر .... كعبد النبی و عبد الرسول فقيل بالكراهة.....ان لم يعتقد العبودية و الا كان كفرا في الجميع.

ناظرین غور سے دیکھیں اور بار بار دیکھیں کہ جو بات مولانا رشید احمد گنگوہی علیہ الرحمہ نے کہی تھی بالکل وہی باتیں جلالین میں اور جلالین کے حاشیہ میں موجود ہیں صاف طور پر حاشیہ نمبر 21 میں لکھا کہ یہ شرک فی العبودیت نہیں تھا یہ شرک فی التسمیہ تھا جو کہ کفر نہیں ہے بلکہ یہ شرک ایسے تھا جیسے کسی کا نام عبد النبی اور عبد الرسول ہو تو یہ یہ کراہت کے درجے میں ہوتا ہے بالکل اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کا اپنے بچے کا نام عبد الحارث رکھنا یہ شرک فی التسمیہ تھا عبد النبی عبد الرسول کی طرح کراہت کے درجے میں.

یہ بات اگر حضرت گنگوہی کہ لکھنے پر فتویٰ ہے تو یہی بات اگر صاحب جلالین اس کا محشی لکھیں تو ان پر فتوی کیوں نہیں؟

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا.
سراسر موم یا پھر سنگ ہو جا

امام بخاری پر فتوی شرک کا الزام اور اس کا جواب:

جناب لکھتے ہیں:

دیوبندی خالد محمود لکھتے ہیں کہ

''صحیح بخاری کی اس روایت پر اعتماد کیجیے۔امام بخاری نے یہ باب
فصل الصوم میں روایت کی ہے اس کا ظاہری مضمون شرک ہے۔''

(مطالعہ بریلویت ج ۵ صفحہ ۱۸۰)

مزید لکھتے ہیں کہ

''اب ظاہر ہے کہ صحیح بخاری کی اس حدیث میں صریح شرک کی تعلیم
ہے۔''

(مطالعہ بریلویت ج ۵ صفحہ ۱۸۱)

ناظرین! اب جو لوگ حضرت آدم علیہ السلام پہ شرک کا فتویٰ لگا سکتے
ہیں، جن کو بخاری شریف میں بھی شرک کی تعلیم نظر آتی ہے، وہ ہم سنیوں
پر شرک کا فتویٰ لگا بھی دیں تو کون سی بڑی بات ہے

الجواب:

علامہ صاحب نے ظاہری لفظ استعمال کیے ہیں جس کا مطلب یہ نہیں کہ فی الواقع ایسی ہی بات ہے بلکہ یہ کہ ظاہراً ایسا معلوم ہوتا ہے ۔ نیز علامہ صاحب جناب کی پیش کردہ عبارت کے بعد لکھتے ہیں:

صحیح بخاری کی اس روایت پر اعتماد کیجیے۔امام بخاری نے یہ باب
فصل الصوم میں روایت کی ہے اس کا ظاہری مضمون شرک
ہے۔دوسری روایت سے اس روایت کی تصحیح کر لیجئے۔

[حوالہ مذکور]

لیجئے علامہ صاحب کی بات سے واضح ہوگیا کہ اس روایت میں کوئی کمی رہ گئی ہے لہذا اس بات سے امام بخاری علیہ الرحمہ پر فتوی شرک نہیں لگتا۔بلکہ یہ رضاخانی خائن کا عوام کے جذبات کو ابھارنے کا سامان ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں ۔

نیز علامہ صاحب خود لکھتے ہیں:

اس سند میں قال اللہ کے الفاظ ہیں جس سے پتا چلتا ہے کہ یہ بات کہنے والا کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا اللہ رب العزت ہے سو اس میں کوئی شرک نہیں۔

[ص۱۸۱]

علامہ صاحب یہ اور اس جیسی روایت کے متعلق لکھتے ہیں:

صحیح بخاری کے الفاظ میں کچھ غلطی رہ گئی ہے۔

[مطالعہ بریلویت صفحہ ۱۸۲ جلد ۵]

لیجیے علامہ صاحب تو یہ لکھ رہے ہیں مگر جناب نے حوالہ اور واقعہ کو مسخ کر کے اپنا مدعا ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی ہے اس پر ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ جناب بغضِ دیوبند میں کیا کیا گُل کھلا رہے ہیں۔

گھر کی سیر:

گردیزی صاحب ان روایات کے متعلق جو علماء بریلویہ کے نزدیک صحیح یا کم از کم حسن ہیں اور جن کو غلام رسول سعیدی نے ترک کر دیا ہے اور گردیزی صاحب نے سعیدی سے اس ترک کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اس سے نبی کا شرک کرنا لازم آتا ہے۔

[ملخصا صفحہ ۶۳ ۶۴ الذنب فی القران]

معلوم ہوا بریلوی علماء سعیدی کے نزیک ان روایت کو لیتے ہیں جن سے نبی کا مشرک ہونا لازم آتا ہے۔ معاذ اللہ۔

نوٹ: یہ حوالہ ہم نے الزامی طور پر پیش کیا ہے۔ یہ یاد رہے۔

موصوف کے اصول پر الزامی گفتگو

مفتی احمد یار صاحب کے نزدیک قرآن میں اللہ اور نبی ﷺ کی شان کے خلاف آیات موجود ہیں جناب کو اس عنوان کو دیکھ کر اطمینان میں رہنا چاہئے کیونکہ یہ سب انہیں کے اصول سے ہم گفتگو کر رہے ہیں۔

چنانچہ مفتی احمد یار گجراتی لکھتے ہیں:

آیات جو بظاہر شان خداوندی کے خلاف معلوم ہوتی ہیں۔

[جاء الحق صفحہ ۱۷۹]

اسی طرح لکھتے ہیں:

وہ آیات جو بظاہر شان مصطفوی کے خلاف معلوم ہوتی ہیں۔

[جاالحق صفحہ ۱۷۹]

لہذا رضا خانی ترجمان کے اصول پر ہم بھی طویل حاشیہ آرائی کا حق رکھتے ہیں۔سر دست اتنا ہی کہ جناب کے اصول پر مفتی احمد یار خان نعیمی قرآن کریم میں ایسی آیات کا موجود ہونا مانتے ہیں جو اللہ اور نبی ﷺ کی شان کے خلاف ہیں۔

اے چشمِ اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

دیوبندی بدعتی فتوے صحابہ پر کاالزام اوراس کا جواب:

جناب نے یہاں پر انوار الباری کے حوالے سے یہ اعتراض کیا کہ صاحبِ انوار الباری نے صحابہ پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگایا ہے۔

چنانچہ جہاں تک بدعت کی بات ہے تو احمد رضا بجنوری دیوبندی لکھتے ہیں کہ رہا یہ کہ ایک صحابہ بریدہ نے جو بات سمجھی وہ سب سے زیادہ لائق اتباع ہونی چاہیے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایک دو صحابی کے سوا ہزار ہا صحابہ کرام نے سمجھی اور اس کی روشنی میں سلف وخلف نے جو سنت متعین

کی، وہ تو اور بھی زیادہ لائق اتباع ہے جو شائبہ بدعت سے کوسوں دور ہے۔''

(انوار الباری ج۸ صفحہ ۴۳)

نیز لکھتے ہیں:۔

''شیخ عبد الحق رحمہ اللہ اور علامہ شامی کہ میں سمجھتا ہوں ان حضرات کو مسئلہ بدعت صحیح طور پہ منقح نہیں ہو سکا اور اسی لیے ان کے ہاں بہت سے مسائل میں بدعات مخترعہ کی تائید ہو گئی ہے۔''

(انوار الباری ج۸ صفحہ ۴۳)

تو جن دیو بندیوں کے نزدیک صحابہ تک پر بدعت کا شائبہ ہو سکتا ہے، اور اکابرین امت بھی بدعت میں ملوث ہو سکتے ہیں

[ص ۱۷۵، ۱۷۶]

الجواب:

انوار الباری کی مکمل عبارت پیش کی جاتی تو بات واضح ہو جاتی چنانچہ اب ہم انوار الباری کی مکمل عبارت نقل کرتے ہیں:

رحمت کی دعا پر کیا اس لیے بے محل ہے کہ نہ مدد کے مستحق ہر مومن و عاصی وغیر عاصی وغیرہ ہیں کوئی بھی بڑا ہو یا چھوٹا اس سے بے نیاز اور مستثنیٰ نہیں ہو سکتا برخلاف اس کے عذاب کا مورود ہر مومن نہیں ہے اور ہمیں معلوم نہیں مرنے کے بعد کس کو کیا صورت پیش آئی اور کس پر عذاب ہوا کس پر نہیں ہوا۔ پھر جب دوسرے طریقے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت اور رحمت کے ماثور و مسنون معلوم ہیں تو ان کے ہوتے ہوئے ایسا طریقہ اختیار کرنا جو اکثر علماء کے نزدیک بھی بدعت

وخلاف شریعت ہے صحیح نہیں ہوسکتا۔ رہا یہ کہ ایک صحابی بے جو بات
سمجھی وہ سب سے زیادہ لائق اتباع ہونی چاہیے تو اس کا جواب یہ ہے
کہ ایک دو صحابی کے سو دوسرے ہزار ہا صحابہ کرام نے جو بات سمجھی
اور اس کی روشنی میں اکثر علما سلف وخلف نے سنت متعین کی وہ تو اور
بھی زیادہ لائق اتباع ہے جو شائبہ بدعت سے بھی کوسوں دور ہے
۔ چنانچہ ایک دو صحابی کے سوا کسی سے بھی منقول نہیں ہوا کہ اس نے
قبروں پر ٹہنی یا پھول وغیرہ رکھنے کو سنت یا مفید سمجھا ہو

[انوار الباری جلد 8 صفحہ [[43

اس حوالے سے یہ بات صاف واضح ہے اس سے مراد یہ رضاخانیوں کا طریقہ ہے ظاہر ہے یہ التزام کے ساتھ ہی عمل کرتے ہیں جو صحابہ کرام سے ثابت نہیں پس صحابہؓ پر کوئی فتویٰ نہیں فتویٰ تو رضاخانیوں کے مروجہ التزام پر ہے۔

لیکن ہم آپ کو ایک نمونہ ضرور دکھاتے ہیں کہ جناب کے گھر کے فتاویٰ جات کہاں کہاں جا لگتے ہیں۔

رضاخانی فتاویٰ صحابہؓ، تابعین اور اسلافِ اُمت پر:

اسلافِ اُمت اور فرقہ رضاخانیہ

فرقہ رضاخانیہ تکفیر مسلم میں جتنا جری واقعہ ہوا ہے یہ ان کے ذمہ داران حضرات کی تحریروں کو سامنے رکھ کر معلوم کرنا کوئی دشوار کام نہیں ہے۔ اس فرقہ کا محبوب ترین مشغلہ اپنے علاوہ سب کو کافر قرار دینا ہے۔

جہاں تک علمائے دیوبند کا تعلق ہے تو علمائے دیوبند ہمیشہ سے ہی دین اسلام پر مر مٹنے کا کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ ذرا سوچئے کہ جو شخص اسلام کا دفاع کرے اور جس نے

ہندوؤں اور عیسائیوں کے اعتراضات کا قلع قمع کر کے رکھ دیا ہو۔کیا وہ اسلام کا دشمن اور پیغمبر اسلام، سرور دو عالم محمد مصطفی ﷺ کا دشمن ہو سکتا ہے؟ (معاذ اللہ) کوئی بھی صاحب عقل اس بات کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوگا۔مگر رضا خانی اسی شخص کو جسے دنیا قاسم العلوم کے لقب سے جانتی ہے کافر کہہ ڈالا ۔کیا کوئی سوچ سکتا ہے کہ رضا خانی فتاویٰ جات کی زد میں سے کون کون آیا اور کس کس پر تکفیر کے چکر میں انہوں نے ہاتھ صاف کر دیے؟

عقیدہ علم غیب رضا خانیوں کا ایسا پیٹی عقیدہ ہے کہ اس سے اسلاف بالکل بری ہیں۔مگر اسی عقیدہ کو بنیاد بنا کر رضا خانی کہاں کہاں ہاتھ صاف کرتے ہیں یہ ہمیں دکھانا مقصود ہے۔

مولوی محمد عمر اچھروی صاحب جنہیں مسلکِ بریلویہ میں اکابر کی فہرست میں شمار کیا جاتا ہے۔وہ مقیاس حنفیت کتاب میں علوم خمسہ کی آنحضرت ﷺ کی ذات پاک سے نفی کرنے والوں پر ہاتھ صاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''اور تم امتی بن کر ان کے علوم صحیحہ کا انکار کرو تو کیا ان منکرین علوم خمسہ کو ان مقتولین کفار سے بدتر نہ کہا جائے؟''
>
> (مقیاس حنفیت ص ۳۳۴)

ایک اور فتویٰ جناب کے قلم سے یوں لکھا گیا ہے:

> ''تو تم نبی ﷺ کے واسطے علوم خمسہ کے قائل ہو گئے تو فبہا ورنہ فرقہ مرزائیہ میں شامل ہو گے۔''
>
> (مقیاس حنفیت صفحہ ۳۳۵)

اب قارئین کرام! آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ جناب علوم خمسہ کے منکرین کو کفار سے بدتر اور فرقہ مرزائیہ میں داخل فرما رہے ہیں یعنی ختم نبوت کا منکر گردان رہے ہیں۔اب دیکھئے ان فتاوی جات کی زد میں کون آیا؟

:۱حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت:

مَفَاتِيحُ الْخَمْسِ خَمْسٌ، لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا تُغِيضُ الْأَرْحَامُ وَلَا يَعْلَمُ مَتٰى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ، إِلَّا اللهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ، بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ لَا يَعْلَمُ مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللهُ

(بخاری ج1،ص141)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مفاتیح الغیب پانچ چیزیں ہیں ان کا علم بجز خدا تعالی کے کسی کو نہیں کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا واقعات رونما ہوں گے اور سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا کہ بچہ دانی میں کیا ہے اور اس کے سوا کسی کو خبر نہیں کہ بارش کب ہوگی اور کسی نفس کو نہیں معلوم کہ اس کی موت کس سرزمین میں واقع ہوگی اور خدا تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب ہوگی۔

:۲حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أُوتِيتُ مَفَاتِيحَ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْخَمْسَ

(مسند امام احمد، ج9،ص412)

مجھ کو بہت سے خزانوں کا علم دیا گیا سوائے ان پانچ چیزوں کے (جو سورہ لقمان کے آخر میں مذکور ہے)

:۳حضرت ربعی ابن خراش رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بنی عامر کے ایک شخص نے حدیث بیان کی کہ میں حضور کی خدمت عالی میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

هَلْ بَقِيَ مِنَ الْعِلْمِ شَيْءٌ، لَا تَعْلَمُهُ قَالَ قَدْ عَلَّمَنِي عَزَّ وَ جَلَّ خَيْراً وَّ أَنَّ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ الْخَمْسَ أَنَّ اللهَ عِنْدَهُ

(مسند امام احمد، ج38،ص206)

کیا علم میں سے کوئی ایسی چیز بھی باقی ہے جسے آپ نہ جانتے ہوں؟ حضور نے ارشاد

فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے اچھائی کی خوب تعلیم دی ہے اور بے شک علوم میں سے وہ بھی ہیں جن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ پانچ جو سورہ لقمان کے آخر میں ہے

:۴ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

أُوتِيَ نَبِيُّكُمْ ﷺ مَفَاتِيحَ كُلِّ شَيْءٍ غَيْرَ الْخَمْسِ أَنَّ الله عنده علم الساعة

(مسند امام احمد بن حنبل، ج 7، ص 232)

تمہارے نبی ﷺ کو بہت سی چیزوں کا علم دیا گیا سوائے ان پانچ چیزوں کے۔

:۵ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

هَذِهِ الْخَمْسَةُ لاَ يَعْلَمُهَا مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلاَ نَبِيٌّ مُّصْطَفى فَمَنِ ادَّعٰى أَنَّهُ يَعْلَمُ شَيْئاً مِّنْ هَذِهِ فَقَدْ كَفَرَ بِالْقُرْآنِ لِأَنَّهُ خَالَفَهُ

(تفسیر الخازن، ج 3، ص 401، تفسیرات احمدی، ص 608)

یہ پانچوں چیزیں وہ ہیں کہ نہ ان کو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے نہ کوئی برگزیدہ نبی پس جو کوئی ان میں سے کسی چیز کے علم کا دعویٰ کرے تو اس نے قرآن کے ساتھ کفر کیا کیونکہ اس نے اس کی کھلی مخالفت کی۔

:۶ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أَشْيَآءٌ استاثر الله بهن فَلَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِنَّ مَلَكاً مُقَرَّباً وَلاَ نَبِيّاً مُرْسَلاً أَنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ فَلاَ يَدْرِيْ أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ فِيْ أَيِّ سَنَةٍ فِيْ أَيِّ شَهْرٍ أَوْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ وَّ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَلاَ يَعْلَمُ أَحَدٌ مَّتٰى يَنْزِلُ الْغَيْثُ لَيْلاً أَوْ نَهَاراً وَّ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ فَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَّا فِي الْاَرْحَامِ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثٰى أَحْمَرُ أَوْ أَسْوَدُ وَ مَا هُوَ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَداً خَيْرٌ أَمْ شَرٌّ وَّلاَ تَدْرِيْ يَابْنَ آدَمَ مَتٰى

تَمُوْتُ لَعَلَّكَ الْمَيِّتُ غَداً وَّلَعَلَّكَ الْمُصَابُ غَداً وَّمَاتَدْرِىْ نَفْس" بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ لَيْسَ أَحَد" مِّنَ النَّاسِ يَدْرِىْ أَيْنَ مَضْجَعُهُ مِنَ الْاَرْضِ أَفِىْ بَحْرٍ أَمْ بَرٍّ أَوْ سَهْلٍ أَوْ جَبَلٍ

(تفسیر ابن کثیر، ج6، ص355، الدرالمنثور، ج11، ص663، روح المعانی، ج11، صفحہ109)

کئی چیزیں غیب میں سے ہیں جس کو اللہ نے اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے پس ان پر نہ تو کسی مقرب فرشتے کو اطلاع دی اور نہ نبی مرسل کو پس قیامت کا علم خدا ہی کو ہے پس انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی؟ کس سال کس مہینے، رات میں یا دن؟ اور وہی نازل کرتا ہے بارش کو سوکسی کو خبر نہیں کہ کب بارش نازل ہوگی دن میں یا رات میں اور وہی جانتا ہے اس کو جو رحموں میں ہے پس کسی کو بھی علم نہیں کہ رحموں میں کیا ہے؟ نر ہے یا مادہ سرخ ہے یا سفید پھر وہ ہے کیا؟ (شقی ہے یا سعید) اور کسی کو پتہ نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا اچھا کرے گا یا برا اور اے آدم کے فرزند تو نہیں جانتا کہ شاید کہ کل تو مرنے والا ہو اور شاید کے کل تجھ پر کوئی مصیبت نازل ہو اور کوئی نفس خبر دار نہیں کہ کس زمین میں اس کو موت آئے گی آیا دریا میں یا خشکی میں نرم زمین میں یا پہاڑی زمین میں۔

:۷ امام اعظم اما ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا عقیدہ

رَأَى الْمَنْصُوْرُ فِىْ مَنَامِهٖ صُوْرَةَ مَلَكِ الْمَوْتِ وَسَأَلَهُ عَنْ مُدَّةِ عُمُرِهٖ فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْخَمْسِ فَعَبَّرَهَا الْمُعَبِّرُوْنَ بِخَمْسِ سَنَوَاتٍ وَّ بِخَمْسِ أَشْهُرٍ وَّ بِخَمْسَةَ أَيَّامٍ فَقَالَ أَبُوْحَنِيْفَةَ هُوَ إِشَارَة" إِلَى هَذِهِ الْاٰيَةِ فَأَنَّ الْعُلُوْمَ الْخَمْسَ لَايَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ۔

(تفسیر مدارک ج3 ص723، تفسیر احمدی، ص608، تفسیر مظہری۔ ج5 ص465)

خلیفہ منصور نے خواب میں ملک الموت کو دیکھا تو اس سے اپنی عمر کے متعلق دریافت

کیا کہ میں مزید کتنا عرصہ زندہ رہوں گا؟ تو ملک الموت نے اپنی پانچ انگلیوں سے اشارہ کیا۔ تو تعبیر بتانے والوں میں سے کسی نے بتایا کہ آپ مزید پانچ سال جیئں گے کسی نے پانچ ماہ کسی نے پانچ دن کی تعبیر بتائی۔ خلیفہ نے یہی خواب امام اعظم کے سامنے رکھا کہ اس کی تعبیر کیا ہے؟ تو امام اعظم علیہ الرحمہ نے جواب دیا کہ پانچ انگلیوں سے اشارہ سورہ لقمان کی ان آخری پانچ آیات (ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیہ)

:۸ مجاہد تابعی رحمۃ اللہ علیہ

عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا لَا يَعْلَمُ ذَالِكَ إِلَّا اللّٰهُ

(تفسیر ابن جریر، ج10، ص607)

قیامت کے وقت خاص کا علم بس خدا ہی کو ہے وہی اس کو اس کے وقت پر ظاہر کرے گا اس کو خدا کے کوئی نہیں جانتا۔

قارئین کرام!

ہم اس سے بھی زیادہ حوالے پیش کر سکتے ہیں مگر فی الحال اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

ذرا سوچیئے مولوی عمر اچھروی کے فتوے نبی ﷺ، حضرات صحابہ کرام و تابعین وغیرھم پر جا لگے۔ (العیاذ باللہ) جو لوگ ان پاکیزہ ہستیوں پر ہاتھ صاف کر گئے بھلا ان کے سامنے علماء دیوبند کیا چیز ہیں!

ایک اہم حوالے کو پیش کر کے بندہ اپنی بات کو اختتام کی جانب لیے جاتا ہے۔

فریق مخالف کے معتبر عالم مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں

''علماء اہل سنت میں اختلاف ہوا کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو جو بے شمار علوم غیب عطا فرمائے آیا وہ روز اول سے لے کر روز آخر تک تمام کائنات کو شامل ہیں جیسا کہ قران کریم کی کئی ایک آیات اور رسول اللہ ﷺ کی بہت سی احادیث کے عموم سے ثابت ہوتا ہے یا ان میں

بعض کی تخصیص کے قائل ہوئے کسی نے کہا کہ اللہ تعالی نے حضور ﷺ
کو قرآن کریم آیات متشابہات کا علم نہیں دیا اور متشابہات ان آیتوں کو
کہتے ہیں جن کا مفہوم غور و تامل سے بھی سمجھ میں نہیں آتا اور قرآن و
سنت میں ان کا مفہوم بیان بھی نہیں کیا گیا جیسے حروف مقطعات
وغیرہا اور کسی نے کہا ان کو ان پانچ چیزوں کا علم نہیں دیا گیا(آگے سورۃ
لقمان کی آخری آیات لکھی ہیں۔از راقم الحروف شامی)۔"

(مسئلہ علم غیب وتوسل صفحہ ۹۸)

اس حوالے نے سارا عقدہ کھول دیا کہ بہت سے اکابرین علماء اہل سنت حضور ﷺ سے علوم خمسہ کی نفی فرمارہے ہیں۔تو اب ہم بجائے ان اکابرین کے حوالے پیش کریں اسی ایک حوالے پر اکتفا کرتے ہیں اور یہ حوالہ ہے بھی فریق مخالف کے گھر کا۔بھلا گھر کی گواہی سے بڑھ کر کیا ہوگا؟ خود سوچئے اچھروی فتاوی جات کن کن علماء پر جا لگے؟

؎ شرم تم کو مگر نہیں آتی

تو دیکھئے ہمیں الزام دینے والوں کے خود کے گھر یہ طرز عمل موجود ہے۔پھر خود موصوف کی کتاب کے صفحہ ۲ پر موجود ہے:

ابو ایوب صاحب نے دیوبندی روایت حکمت عملی (دراصل دفع الوقتی)
کا سہارا لیکر یہ ساری کاوش کی ہے تا کہ ان کے اپنے گھر کے جھگڑے
منظر عام پر نہ آسکیں یا کم از کم بات کا رخ موڑنے کے لیے یہ ساری
کاروائی کی ہے۔

[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۲]

پس جناب نے اپنے گھر کا گند چھپانے کے لیے یہ حکمت عملی اختیار کی کہ دوسروں پر اعتراض کر دیا جائے۔

انگوٹھے چومنے پر دیوبندی حوالہ جات پر ایک نظر

جناب نے علم الفقہ جلد ۲، فتاویٰ عبدالحیٰ جلد اول، مطالعہ بریلویت جلد چھٹی، کے حوالے سے اس بات کو نقل کیا کہ انگوٹھے چومنے کی روایات زیادہ سے زیادہ ضعیف اور عمل کے لیے جائز جبکہ مطالعہ بریلویت کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ مستحب ہونے کو ثابت کرنے کی کوشش کی جبکہ ملا علی قاری سے بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ والے قول کو ثابت کیا اور عمل کے لیے کافی ہونے کو نقل کیا۔

[ملخصا ص ۱۷۶، ۔۱۷۷]

الجواب

ملا علی قاری کی بات کی تحقیق

اس حوالے سے ایک بات یہ ہے کہ اس مقام پر ملا علی قاری رحمہ اللہ سے ذہول ہو گیا ہے اس لئے کہ اس حدیث کی تو سند ہی ثابت نہیں تو پھر اس کے موقوفا صحیح یا ثابت ہونے کا کیا مطلب یعنی یہ بات نہیں ہے کہ اگر مرفوع حدیث ہی نہیں تو موقوف صحیح ہوگی کیونکہ یہ روایت تو ہے ہی بے سند۔

بانی رضاخانیت احمد رضا نے لکھا کہ:

> انبیا علیہم الصلاۃ والثنا کے سوا کوئی بشر معصوم نہیں، اور غیر معصوم سے کوئی نہ کوئی کلمہ غلط یا بے جا صادر ہونا کچھ نادر کالمعدوم نہیں پھر سلف وصالحین وائمہ دین سے آج تک اہل حق کا یہ معمول رہا ہے کہ کل ماخوذ من قولہ ومردود علیہ الا صاحب ھذا القبر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
>
> (اللہ جھوٹ سے پاک ہے ص ۱۷۰)

ملا علی قاری کی اس بات پر علامہ ابو الفتح ابو غدہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے

عجیب بات یہ ہے کہ ؒلف نے (مذکورہ حدیث کے بارے میں)
موضوعات کبری میں علامہ سخاوی کا قول نقل کیا (جس سے حدیث کا
موضوع ہونا ثابت ہوتا ہے) اور خود ہی اس (قول ذکر کرنے) کے
بعد اپنا یہ قول (جب اس حدیث کا رفع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
سے صحیح ہوگیا تو حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء
الراشدین کی وجہ سے اتنا عمل کے لیے کافی ہے) ذکر کیا ہے پس ان
کے بعد والے قول کے کوئی معنی نہیں ہیں سوائے اس کے کہ ان سے
خطا ہوگی اس لئے کہ اس حدیث کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی
عنہ تک بھی سند ثابت نہیں۔

[المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع]

اس کے بعد دیگر حوالوں کا ہماری طرف سے یہ جواب ہے کہ عمل کیلئے ضعیف روایات
ہونا چاہیے نا کہ موضوع۔

سوم اگر بالفرض ضعیف مان بھی لیا جائے تو بھی استحباب ثابت ہوتا مگر بریلوی
حضرات کے اصولوں سے اسکو بدعت شمار کیا جائے گا۔

انگوٹھے چومنے کا مسئلہ اور رضاخانی بدعتی

بدعت کی تعریف رضاخانی مفتی سے:

رضا خانی مفتی ومناظر عبدالمجید سعیدی صاحب جس کے نام سے ساتھ
بیسیوں القابات لگائے جاتے ہیں بدعت کی تعریف اپنی کتاب میں یوں کرتے ہیں:

اہل سنت کے ہاں بدعت سئیہ کسی امر کی شرعی حیثیت کو بدل کر اسے
شریعت سمجھنے کا نام ہے۔

(مصباح سنت جلد 1 صفحہ 57)

اس تعریف کو بغور پڑھیں جو رضا خانی بدعت حسنہ اور سئیہ کے لیبل لگا کر بچنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے لیے یہ تعریف زہر قاتل ہے۔ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ اگر کسی امر کا شرعی حکم بدل دیا جائے مثلاً ایک امر مباح یا مستحب تھا اس کو سنت یا وجوب تک پہنچا دیا جائے اور اس کو شریعت سمجھ لیا جائے تو یہ بدعت ہوگا۔ اور بدعت بھی وہ جو سئیہ ہے۔

غلام رسول قاسمی بریلوی لکھتے ہیں:

> بعض کام ایسے ہیں جس کا تعلق عقیدے سے نہیں بلکہ عمل سے ہے اور عصر حاضر میں اختلافی ہونے کی وجہ سے انہیں عقائد کے ساتھ نتھی کر دیا جاتا ہے مثلا ایصال ثواب کے لیے دن مقرر کرنا، میلاد شریف منانا، کھڑے ہو کر صلوۃ وسلام پڑھنا، محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی پر انگوٹھے چومنا، جنازہ کے بعد دعا مانگنا، ایصال ثواب کی مختلف صورتیں مثلا سوئم چالیسواں عرس وغیرہ۔ یہ سب باتیں مستحب ہیں۔ ان کا کرنا ثواب ہے لیکن ان کے ترک سے نہ گناہ لازم آتا۔

(القوائد فی العقائد صفحہ 4)

آپ سب حضرات نے پڑھ لیا کہ انگوٹھے چومنا اور دیگر اعمال جو رضا خانی کرتے ہیں ان کو مستحب کہہ رہے ہیں اور جو یہ کام نہیں کرتے ان پر بھی کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔ نیز ان کے تارکین پر فتوی بھی عائد نہیں ہوتا مگر جناب کے گھر میں تارکین پر فتوی جات موجود ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ لوگ اس کو مستحب سے بڑھ کر مانتے ہیں اور التزام کرتے ہوئے نہ کرنے والوں پر فتاوی جات لگاتے ہیں۔ گویا ایک امر کا شرعی حکم بدلتے ہیں۔ لہذا یہ بدعت ہے تمہارے اصولوں سے۔

چنانچہ جناب کے گھر کے حوالے پیش خدمت ہیں

:1 مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں

اذان میں نام اقدس حضور سید عالم ﷺ سن کر ناخن چوم کر آنکھوں کو لگانے کو علماء نے مستحب فرمایا ہے۔

(احکام شریعت صفحہ 86)

خواجہ قمر الدین سیالوی کہتے ہیں

انگوٹھا چومنے سے منع کرنے والا دولت ایمان سے محروم ہے

ملخصا فوز المقال جلد 4 صفحہ 480

مفتی امین فیصل آبادی لکھتے ہیں

جو مسلمان نام پاک سن کر انگوٹھے نہ چومے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالی اسے اس دوزخ میں بھیج دے

]البرہان صفحہ ۴۸۴]

کیا ہم نے عامی حضرات کا دست و گریبان دکھایا ہے؟

جناب نے صفحہ 79 178 پر ہماری مختلف کتب جن میں بشارت الدارین و مجلہ قہر حق شمارہ 1 کا حوالہ دیا اور یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی کی کہ عامۃ الناس کے ذمہ دار مسلک نہیں ہوتا۔

[ملخصا صفحہ ۱۷۸،۱۷۹]

الجواب

تو ہم نے بھی کب کہا کہ عامۃ الناس کے ذمہ دار مسلک ہی ہیں دست و گریباں میں جو تضاد دکھایا گیا ہے تمھارے علماء کا دکھایا گیا ہے کسی ریڑھی والے اور سڑک چھاپ بریلوی کا تضاد نہیں ہے جو عوام الناس میں داخل کر دو اور جان چھوٹ جائے۔

پیر کرم شاہ کے رجوع کی حقیقت

اس حوالے سے جناب نے مطالعہ بریلویت جلد 1 کا حوالہ دیا کہ

پیر صاحب اپنے موقف پر قائم نہ رہ سکے پھر یہ کہا کہ بات واضح ہوگئی کہ تمہارے گھر والوں کو یہ اقرار ہے کہ پیر صاحب نے رجوع کر لیا تھا حالانکہ مطالعہ بریلویت کے حوالے سے فقط یہ بات ہے کہ پیر صاحب نے جو حضرت قاسم العلوم کی تعریف وغیرہ کی ہے اپنے خط میں کھل کر اس پر پوری طرح جم نہ سکے تھے اور تحذیر الناس میری نظر میں کچھ باتیں دیوبندیوں کیخلاف لکھدیں جس کا اقرار خود بریلویوں کو بھی ہے اس بنیاد پر علامہ خالد محمود کی مراد یہ ہے کہ وہ پوری طرح جم نہ سکے اپنے لکھے گئے خط پر یہ مطلب نہیں کہ تحذیر الناس پر کفر کا فتوی دے دیا ہو۔

علمی محاسبہ کے صفحہ ۱۱۲ پر لکھا ہے کہ:

تحذیر الناس میری نظر میں لکھ کر دوبارہ تحذیر الناس کی حمایت کی۔ جو دو چار جملے صلح کلیت نبھانے کیلئے دیوبندیوں کے بظاہر خلاف لکھے۔

مزید رجوع کی حقیقت

حضرت مفتی محمد جمیل رضوی اپنے فتویٰ میں لکھتا ہے کہ:

کرم شاہ کے متعلق شروع سے ہی ہمارے شبہات تھے لیکن منفی پروپیگنڈا تھا کہ انہوں نے رجوع کر لیا ہے جبکہ اس کی وفات کے بعد جمال کرم کی طباعت وضیاء القرآن کی اشاعت سے ثابت ہو رہا ہے کہ رجوع نہیں بلکہ فضول وجھوٹ پر مبنی خلاف حقیقت شور وغل تھا۔

[جسٹس کرم شاہ کا علمی محاسبہ صفحہ 297 296 مصنف مولوی محمد فاروق قادری رضوی]

پیر کرم شاہ صاحب کا رجوع رضاخانیوں کے گھر سے ثابت نہیں ہے چنانچہ مفتی محمد اشرف قادری شیخوپوری اپنے فتویٰ میں جولب کشائی کرتے ہیں:

جمال کرم کی تازہ اشاعت کے بعد ثابت ہوگیا کہ کرم شاہ کی توبہ کا غلط پروپیگنڈا تھا۔

[جسٹس کرم شاہ کا علمی محاسبہ]

پیر محمد چشتی صاحب سے میں نے پوچھا کہ حضرت پیر کرم شاہ اعلی حضرت کے فتویٰ کفر کی زد میں آجاتا ہے یا نہیں فرمایاہاں کیوں نہیں آتا ضرور آتا ہے۔

[پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ملخصا]

ہم مزید حوالے بھی پیش کرسکتے ہیں مگر اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

ابوالخیر کے حوالے سے جواب کارد

اس کے بعد جناب نے ابوالخیر زبیر صاحب کے حوالہ سے نقل کیا کہ

''مسلک رضا والے اعلی حضرت کو نبیوں سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔''

(دست وگریبان ج ا ص ۳۴)

اس الزام کے متعلق ہم بجائے خود کچھ کہنے کے، دیوبندی خالد محمود صاحب کا ہی بیان نقل کرتے ہیں، وہ رقم طراز ہیں کہ

''ہم سمجھتے ہیں کہ پوری دنیا میں کوئی ایسا بریلوی نہ ہوگا جس کا یہ عقیدہ ہو۔ ہاں الزام کی لٹک ایک ایسی لٹک ہے، جس سے ہر شخص دوسرے کے بارے جو چاہے کہہ سکتا ہے۔''

(مطالعہ بریلویت ج ۸ صفحہ ۳۹)

تو دیوبندی مولوی ابوایوب کی بے بنیاد دلیل کا رد خود اس کے ابا حضور جناب خالد محمود دیوبندی ہی نے دے دیا ہے، لہذا ہم امید کرتے ہیں

کہ دیوبندی حضرات اس قسم کے اعتراضات سے پرہیز کریں گے۔

]ص ۱۸۴]

الجواب:

اس حوالے سے خود کو بچانے کی بے کار کوشش کا کوئی فائدہ نہیں مطالعہ بریلویت میں جو عبارت ہے اور جسے آپ نے نقل کیا ہے اگر اس سے یہ ثابت ہوتا ہے تو بات یہ ہے کہ الزام لگانے والا کون ہے؟ یہ الزام ہم نے نہیں بلکہ یہ الزام آپ کی کے گھر سے ثابت ہے اور یہ الزام ہم نے نہیں آپ ہی کے علماء نے لگایا ہے پس اگر کوسنا ہے تو ہمیں کوسنے کے بجائے اپنے ہی گھر کے علماء کو کوسیں، ہم تو صرف ناقل ہیں۔

مجالس علماء کتاب اور مختار حق

موسوف نے مختار صاحب اور ان کی کتاب کے معتبر ہونے سے انکار کیا ہے۔

[ملخصا صفحہ ۱۸۵]

الجواب:

اس حوالے سے عرض ہے کہ ہم اس کو پیچھے آپ کا معتبر ثابت کر آئے ہیں ادھر ہی دیکھ لیجئے۔

کیا علماء دیوبند وہابی ہیں؟

جناب نے صفحہ ۱۸۴ تا ۱۹۳ تک مختلف حوالے پیش کرنے کے بعد ثابت کرنے کی کوشش کی کہ علماء دیوبند وہابیت پر ہیں۔اس سلسلے میں ان جناب کے دلیل اس بات کو بنایا کہ عبدالوہاب نجدی علیہ الرحمہ کی تعریفیں علماء دیوبند نے کی ہیں۔پھر "شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق" کا حوالہ پیش کیا شیخ نجدی کا پیغام بنیادی طور

پر وہی ہے جوتقویۃ ایمان کا ہے۔پھر جناب نےتقویۃ الایمان پر وہی
سوقیانہ اعتراض کیے کہ تقویۃ الایمان میں بقول تھانوی علیہ الرحمہ کے
تیز الفاظ ہیں۔یہ کہ تقویۃ الایمان کے بعد ان سے مناظرے ہوئے۔
[ملخصا صفحہ ۱۸۴ تا ۱۹۳]

الجواب:

شیخ محمد بن عبد الوہاب علیہ الرحمہ واقعتاً ایک نیک اور اچھے انسان تھے اور ان کے عقائد بھی عمدہ تھے۔مگر ان کے بعد کے ماننے والے متشدد ہو گئے تھے۔مگر شیخ صاحب علیہ الرحمہ کی ذات پر اس کا کیا اثر؟

آپ نے جو علمائے دیوبند کی رائے ان کے متعلق نقل کی ہے وہی ہم کو منظور ہے۔نیز اگر دونوں اشخاص کی بنیادی تعلیم میں اشتراک تھا تو اس کا مطلب بنیادی تعلم توحید میں یکسانیت تھی۔لیکن جناب اسکو بھی اور معنی کی طرف موڑنا چاہیے ہیں اور حوالہ پیش کرنے سے ہی ظاہر ہے کہ جناب کے نزدیک یہ بات مذموم ہے۔جبکہ ان کے گھر والے خود مانتے ہیں کہ ان کے عقائد شیعہ والے ہیں۔حوالہ آگے پیش ہوگا۔

جہاں تک ان کی تعریف سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علمائے دیوبند بھی وہابی ہو گئے بقول آپ کے تو لیجئے پھر آپ لوگ کیا کیا ثابت ہوئے دیکھئے۔

رضاخانی معتزلی ہیں:

اپنے غزالی زماں کی ہی خبر گیری کیجئے وہ لکھتے ہیں:

خوارج ومعتزلہ اور دیگر فرقہ باطلہ کے علمی وعملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے حضرات مذکورین سے ان کے علم وعمل کا پلہ کہیں بھاری تھا۔ان کی مزعومہ خدمات دینی تدریس وتبلیغ اور تصنیف وتالیف کے مقابلے میں ابناءِ زمانہ کی خدمات اور کار

گزاریاں ذرہ بے مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔

(الحق المبین صفحہ 37)

رضاخانی شیعہ ہیں۔

اسی طرح مولوی نصیر الدین بریلوی لکھتے ہیں:

شیعہ مسلک میں کوئی اہل علم کی کمی ہے مثلاً طوسی۔ باقر مجلسی وراللہ شوستری سید مرتضی علم الہدی فتح اللہ کاشانی اور سینکڑوں بڑے بڑے اساطین ہیں اور ان میں کئی ایسے ہیں جنھوں نے اسی اسی جلدوں میں ایک ایک کتاب لکھی مثلاً باقر مجلسی۔

[عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۲۹۰]

رضاخانی عقائد کی کڑیاں شیعہ سے ملتی ہیں چنانچہ

رضاخانی اشرف العلماء کا بیٹا مولوی غلام نصیر الدین بریلوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

''علم غیب، حاضر و ناظر، مختار کل، استمداد وغیرہ یہ تمام عقائد شیعہ کے اندر موجود ہیں''

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، جلد ا ص ۴۱)

تو آپ حضرات نے دیکھا کہ اس بات کا ان کو بھی اقرار ہے کہ ان کے یہ عقائد اہل تشیع حضرات والے ہیں۔

یہ ہے گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سنو

کیا دیوبندی بے ادب ہیں؟

آگے ''دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے'' سے حوالہ پیش کیا اور باور کرانے کی کوشش کی کہ طلباء اولیاء کی گستاخیاں کرتے ہیں [ملخصا]

پھر لکھا۔علماء دیوبند کے امام اشرفعلی تھانوی نے تو وہابی کا معنی ہی بے ادب بتایا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''وہابی کا معنیٰ ہیں بے ادب باایمان۔''

(الافاضات الیومیہ ۲/ ۲۰۷)

بہرحال ہم یہاں ان کی کتب کی گستاخانہ عبارات،عقائد ونظریات میں نہیں پڑتے، بلکہ اپنی بات کو مکمل کرتے ہیں کہ ہندوستان میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مذہب کی بنیاد شاہ اسماعیل دہلوی نے رکھی، دہلوی اور شیخ نجدی کا مسلک ومذہب تقریباایک ہی تھی۔

منظورنعمانی کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن عبدالوہاب،ان کے فرزندوں، تلامذہ اورحلقہ کے بعض مصنفین کی کتابیں پڑھیں تو میری ''رائے یہ قائم ہوئی کہ ان کا مسلک وموقف قریب قریب وہی ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ علیہ الرحمہ،ان کے تلامذہ حافظ ابن القیم علیہ الرحمہ وغیرہ کا ہے ......جوشاہ اسماعیل شہید علیہ الرحمہ کا ''تقویۃ الایمان'' میں ہے۔''

ملخصا (شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علماءئے حق صفحہ ۱۲، ۱۳)

الجواب:

مفتی سعید صاحب کی عبارت کا پہلے ہی جواب ہو چکا ادھر دیکھ لیں۔

اورفاتح رضاخانیت مولانا منظورنعمانی علیہ الرحمہ کے حوالے کی وضاحت پہلے ہی کر دی ہے کہ توحید کے عنوان پر تعلیمات میں یکسانیت پر کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیے اسی اصول پر ہم نے رضاخانی عقائد شیعہ سے چوری ہونا بھی ثابت کیا ہے۔

سوم: وہابی کا معنی پر اعتراض تو جناب نے یہ بھی قہر خداوندی سے چورایا ہے۔اگر جناب ڈھیٹ (رضاخانی اصول کے مطابق) ہوکر پرانے اعتراض دہراتے ہیں تو اس کے

جواب میں مفتی عمیر صاحب کی کتاب سے ہم جواب نقل کئے دیتے ہیں۔

مفتی عمیر صاحب اسکا یہ جواب دیتے ہیں:

آپ اسمیں یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ علماء دیوبند بے ادب ہیں یہاں بھی آپ نے وہی دجالیت دکھائی ہے اور دجال اعظم ہونے کا ثبوت دیا ہے آپ کہتے ہیں کہ مولانا اشرفؔ علی تھانوی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ وہابی کا معنی ہے''بے ادب باایمان''مولانا یہاں آپ کو زیادہ زور کی بھوک لگی تھی جو اس سے پہلے والا جملہ اڑا گئے۔

قارئین کرام!

ملفوظات کی اصل عبارت یہ ہے کہ مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری سے کسی نے بدعتی اور وہابی کے معنی پوچھے تو عجیب تفسیر کی فرمایا کہ بدعتی کے معنی ہیں باادب بے ایمان اور وہابی کے معنی ہیں بے ادب باایمان اور آگے لکھتے ہیں کہ آج کل کے بدعتی اکثر شریر ہوتے ہیں پہلے لوگوں میں یہ بات نہ تھی......آج کل بکثرت فاسق فاجر ہیں جن کو دین سے کوئی لگاؤ نہیں ہوتا اور اس وقت یہی حالت غیر مقلدوں کی بھی ہے۔

قارئین کرام!

ملاحظہ فرمائیں یہ جملہ بدعتی اور وہابی غیر مقلدوں کیلئے بولا گیا اور اس رضاخانی نے اس کو اٹھا کر اکابرین دیوبند پر تھوپ دیا تعصب ضد عناد کی حد ہوگئی ہے اگر ہم ایسے جملے آپ کے اکابرین پر چسپاں کرنے لگ جائیں گے تو آپ خود کو بھی منہ دکھانے کے قابل نہ رہ جائیں گے کچھ شرم کرو یہ بھی تو سوچو کہ ایک دن اللہ کے سامنے بھی جانا ہے کیوں اپنا نامۂ اعمال کذب بیانی سے بھر رہے ہو۔

قارئین کرام!

اوپر ہم یہ بات ثابت کر آئے ہیں ہمارے اکابرین علمائے حق علمائے اہل سنت ہیں عاشق رسول ہیں متبع سنت ہیں اور ان پر یہ وہابی کی بہتان بازی الزام تراشی کا بھی رد کر آئے

ہیں۔

وہابی آپ بھی تو ہیں آپ کے اعلیٰ حضرت بھی ہیں پھر ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ علماء بریلوی بھی مقصود تک راہ نہیں پاسکتے وہابیوں بریلویوں کی صورت بھی کبھی مسخ ہوجاتی ہیں وہابی بریلوی حق تعالیٰ کی مہربانی سے محروم رہتے ہیں اور یہ سب وہابیوں اور بریلویوں کی گستاخی اور بے ادبی کے ثمرات ہیں اور کیوں نہ ہوں آپ کے جلال الدین بریلوی تو کہتے ہیں کہ وہابی گستاخ رسول ہوتا ہے۔

لیجئے صاحب! ہم نے بھی وہی بات کہدی جو آپ نے کہی اب جو جواب آپ اس کا عنایت فرمائیں وہی ہم بھی دیدیں گیں۔

[ماخوذ فضل خداوندی]

کیا حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ اور گنگوہی علیہ الرحمہ نے نیا دین قائم کیا؟

جناب لکھتے ہیں:

مولوی زکریا صاحب نے ایک مجلس [جس میں مولوی منظور نعمانی اور مولوی ابوالحسن ندوی بھی شامل تھے] میں ارشاد فمایا

''ہمارے اکابرین حضرت گنگوہی اور حضرت نانتوی نے جو دین قائم کیا تھا۔ اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ اب رشید و قاسم پیدا ہونے سے رہے پس ن کے اتباع میں لگ جاؤ۔''

(صحبت اولیاء صفحہ نمبر ۱۲۵)

معلوم ہوا کہ قاسم نانوتوی اور گنگوہینے دین قائم کیا، اور وہ دین اسلام کے خلاف ہے جس کا نام وہابی ہے۔ اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ

''میرا دین ومذہب جو میری کتابوں'' پر اعتراض کرنے والے دیوبندی یہاں پر دیکھیں کہ ''گنگوہی نانوتوی نے جو دین قائم کیا'' ان دونوں عبارات میں کون سی عبارت قابل گرفت ہے؟

[ص ۱۹۴،۱۹۵]

الجواب

موصوف کا یہ اعتراض بھی کم عقلی کی دلیل ہے۔حضرت نانوتوی اور گنگوہی علیہ الرحمہ کی تعلیمت دین اسلام سے جدا تو نہیں بلکہ اہل والسنۃ والجماعت کی حقیقی تعلیمات کو انہوں نے عام کی اسی بارے میں مولانا زکریا صاحب کا حوالہ ہے۔

باقی ہی آپ کے اعلی حضرت کی وصیت کی بات تو اس حوالے سے یہ بات بغورسن لیں کہ جناب کے اعلی حضرت پر ضرور اعتراض ہے کیونکہ ان کے نزدیک دین اسلام اور رضا خانی دین الگ الگ ہیں اس لیے تو انہوں نے شریعت کی اتباع کو جہاں تک ممکن ہو پکڑنے کا کہا اور دین رضا خانیت پر عمل کرنے کو ہر فرض سے اہم فرض قرار دیا۔شریعت جاتی ہے جائے لیکن رضا خانی حضرات تارک فرض نہ ہو مجدد بریلوی کے دین کے۔

ہم نے کس معنی میں لفظ وہابی کا استعمال کیا؟

جناب نے آگے صفحہ ۱۹۵،۱۹۶،۱۹۷ پر پھر وہی باتیں پیش کیں کہ حضرت گنگوہی نے ان کے متعلق اچھی رائے قائم کی دیگر علماء نے بھی۔پھر علماء دیوبند کے کچھ حوالے پیش کیے کہ انہوں نے اپنے آپ کو وہابی کہا۔پھر فتاوی رشیدیہ،امداد الفتاوی اور فتاوی حقانیہ کے حوالے سے لکھا کہ وہابی عبدالوہاب کے پیروکاروں کو کہا جتا ہے۔پھر یہ باور کرایا کہ ثابت ہوا کہ دیوبندی وہابی کو کہتے ہیں اور وہابی شیخ نجدی علیہ الرحمہ کے پیرو حضرات کو کہا جاتا ہے لہذا یہ شیخ نجدی علیہ الرحمہ کے پیروکار ہی ہیں۔

[ملخصاصفحہ ۱۹۵،۱۹۶،۱۹۷،۱۹۸]

الجواب:

اول تو بات یہ ہے کہ ہم یہ بات بتادیں کہ ہم نے وہابی کس معنی میں خود کو کہا۔ تو اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ ہم خود کو وہابی اس معنی میں کہتے ہیں کہ ہم احمد رضا کی مجددیت کے منکر ہیں۔

چنانچہ مولانا اجمیری صاحب لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت صرف اس کو وہابی کہتے ہیں۔ جو ان کی مجددیت کا منکر ہو۔ پھر وہ خواہ خلقت کے نزدیک کیسا ہی زبردست سنی ہو۔ لیکن اعلیحضرت کے نزدیک وہابی ہے۔

[تجلیات انوار المعین صفحہ ۴۴]

لیجیے ہمارے اکابرین اس معنی میں خود کو وہابی کہتے ہیں کہ وہ آپ کے امام کی مجددیت کے منکر تھے اور اس معنی میں کہ وہ متبع شریعت تھے اور بریلی کے خود ساختہ مجدد کو مفتری وکذاب اور بدعتی مانتے ہیں۔ جبکہ فتاوی رشیدیہ، امداد الفتاوی اور فتاوی حقانیہ میں وہابی اس معنیٰ میں کہا گیا ہے کہ وہ شیخ عبد الوہاب علیہ الرحمہ کی پیروی کریں جبکہ ہمارے اکابرین نے دوسرے معنی میں خود کو وہابی کہا۔ لہذا کوئی تضاد نہیں نہ ہی آپ کا مدعی ثابت ہوتا تھا۔

کیا دیوبندی شیطانی فرقہ ہے؟

جناب نے قہر خداوندی سے من وعن ایک اعتراض اور کاپی کیا کہ علماء دیوبند کے مناظر وترجمان محمد امین صفدر اوکاڑوی لکھتے ہیں کہ

''حضرت مولانا منصور علی خان نے الفتح المبین، علماء اور مفتیان کرام کے سامنے پیش کی، وقت کے ایک سو چار مفتی صاحبان نے

اس کتاب کی توثیق وتصدیق فرمائی ...... علمائے حرمین شریف نے احناف کی کتاب الفتح المبین کی تائید وتصدیق فرمائی۔

(تجلیات صفدر جلد پنجم ۴۲۲)

دیوبندیوں کی اسی مصدقہ کتاب میں 104 علماء نے نبی پاک ﷺ کی حدیث لکھ کر وہابی فرقے کو شیطانی امت قرار دیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا

''ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان'' یعنی ملک نجد میں زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور اُس سے نکلے گی امت شیطان کی، سوموافق اس خبر مخبر صادق کے گروہ وہابیہ جو پیر و محمد بن عبد الوہاب کے ہیں۔''

(فتح المبین صفحہ ۴۲۱)۔

پتہ چلا کہ نبی پاک ﷺ نے جس ''شیطانی گروہ'' کی خبر دی تھی وہ گروہ دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب کے 104 علماء کے مطابق وہ ''وہابیہ کا گروہ'' ہے اور دیوبندیوں کا اسی سے تعلق ہے۔ دیوبندیوں کے بڑے بڑے علماء وا کابرین نے بڑے فخر کے ساتھ اور قسمیں اٹھا اٹھا کر کہا کہ ہمارا تعلق اسی شیطانی امت یعنی ''وہابیہ'' ہی سے ہے

[ملخصا صفحہ ۱۹۸، ۱۹۹]

الجواب :

چونکہ جناب کو وہی اعتراض نقل کرتے عار محسوس نہ ہوئی تو ہم بھی اس اعتراض کا جواب فضل خداوندی سے ہی نقل کریں گے۔ ملاحظہ ہو۔

مفتی عمیر صاحب لکھتے ہیں:

قارئین کرام! جب سوجھوٹے مرے ہونگے تب جا کر رضاخانی صاحب کا وجود ہوا ہوگا ایسی دجالیت ایسی کذابیت تو شاید دجال بھی نہ دکھا پائے گا اور جب وہ آئے گا تو آپ کے اطوار دیکھ کر بلا ساختہ اسکی زبان سے نکلے گا آپ ہمارے امیر ہیں ہم نے آپ کے زیر نگیں ہیں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنانے میں تو اغیار بھی آپ کے سامنے سر جھکائے صف بستہ ہوں گے یہ مژدۂ جانفشاں آپ ہی کو مبارک ہو **لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔**

آپ کذب بیانی کر کے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ آج کے دور میں اس آیت کا صحیح بلکہ اصح مصداق میں (مصباحی) خود ہوں۔

سچ کہاں لکھے گا میرے دور کا تاریخ دان
جب وہ اپنا پیٹ بھرتا ہے کہانی بیچ کر

قارئین کرام!

یہ جس کتاب سے ہمیں وہابی گروہ ثابت کرنا چاہتے ہیں، شیطانی گروہ بتانا چاہتے ہیں اور بڑے طمطراق سے لکھتے ہیں ''دیوبندیوں کے مصدقہ کتاب'' جبکہ یہ دیوبندیوں کی ہی نہیں بلکہ بریلویوں کی بھی مصدقہ کتاب ہے، جی ہاں اس پر ان کے حضور اعلیٰ حضرت کی تقریظ بھی موجود ہے ملاحظہ ہو کتاب فتح المبین (مکتبہ نوریہ رضویہ) صفحہ ۵۲۴۔ تا صفحہ ۵۲۸۔ آخر میں دستخط بھی ہے احمد رضا خان ولد مولوی نقی علی خاں۔ سنہ ۱۲۸۹ھ

ثابت ہوا کہ یہ ان کی بھی مصدقہ کتاب ہے اور اس پر ان کی بانی مبانی کی تقریظ بھی موجود ہے اسی لئے میں کہتا ہوں۔ ع

چھپائے کہیں چھپتے ہیں داغ چہروں کے
نظر ہے آئینہ بردار آؤ سچ بولیں

آپ آئیے ہم یہ بھی بتاتے ہیں کہ اس کتاب فتح المبین میں کن کو وہابی کہا گیا ہے یہ کتاب غیر مقلدوں کے خلاف لکھی گئی ہے اور اس میں صاف طریقہ پر ان کو وہابی ثابت کیا گیا ہے ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۴۳۳۔ جسمیں صاف لکھا ہے کہ وہابی غیر مقلد ہیں لیکن ان عقل کے ماروں کو اتنی شرم نہیں آتی کہ اپنی ہی مصدقہ کتاب کی بات ہم پر تھوپ دیتے ہیں۔

قارئین کرام!

اب آپ دیکھیں کہ ہم اسی کتاب سے انہیں کے طریقۂ استدلال کو مدنظر رکھتے ہوئے کیسے ان کے اعلیٰ حضرت کو وہابی بناتے ہیں اور صرف وہابی ہی نہیں بلکہ وہابیوں کا گرُو پھر آپ دیکھیں گیں کہ جو جال انہوں نے دوسروں کیلئے بچھایا اسمیں یہ خود کیسے پھنس گئے اور۔۔۔ ع

لو اب اپنے دام میں صیاد آگیا

کے حقیقی مصداق بن گئے۔

فتاویٰ فیض الرسول جلد ا: میں لکھا ہے وہابی نام ہے گستاخ رسول کا

انہیں کی کتاب تجلیات انوار المعین میں لکھا ہے اعلیٰ حضرت پر کابل کے مقتیان کرام نے وہابیت وغیر مقلد کاالزام لگایا۔

آگے صفحہ ۴۲۔ پر لکھتے ہیں اعلیٰ حضرت نے ایک دنیا کو وہابی کرڈالا ایسا بدنصیب وہ کون ہے جس پر آپ کا خنجر وہابیت نہ چلا ہو......خلقت کہتی ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت جو اپنے کو وہابی کش ظاہر فرماتے ہیں بالآخر خود وہابی ثابت ہوئے۔

آگے صفحہ ۴۴۔ پر لکھتے ہیں خلقت کہتی ہے کہ اعلیٰ حضرت صرف وہابی نہیں ان کے سرتاج ہیں۔

قارئین کرام!

یہ ہمیں شیطانی گروہ ثابت کرنے نکلے تھے ہمیں وہابی کہہ رہے تھے لیکن یہاں تو معاملہ الٹا ہوگیا آپ کے اعلیٰ حضرت تو وہابیوں کے گرُو گھنٹال نکلے شیطانی گروہ کے سردار نکلے بلکہ آپ ہی کی کتاب سے تو آپ کے اعلیٰ حضرت گستاخ رسول ہوئے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

دراصل معاملہ یوں ہے کہ یہ گستاخ رسول ہیں یہ وہابی ہیں لیکن اپنے اس عیب کو چھپانے کے لئے یہ دوسروں پر واویلہ کرتے ہیں تاکہ ان کا عیب چھپ جائے اور دوسروں کا عیب ظاہر ہوجائے دراصل چور مچائے شور کے حقیقی مصداق یہی ہیں۔

اب آئیے ہمارے علماء نے جو خود کو وہابی کہا ہے اس کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں۔

دراصل وہابی کی دو قسمیں ہے اور یہ بات انہیں کی کتاب میں مذکور ہے۔

غلام نصیر الدین سیالوی نے لکھا ہے کہ وہابی دو قسم کے ہیں مسلمان وہابی، منافق وہابی ہمارے اکابرین جنہوں نے بھی وہابی خود کو کہا یہ سب پہلی قسم کے ہیں یعنی مسلمان وہابی ہیں۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ دراصل رضاخانی بریلوی بدعتی مارے جلن، تکبر، بغض کے ہمارے اکابر کی تنقیص کرتے تھے کرتے ہیں اور اسی میں ان کو سکون ملتا ہے اور جتنا یہ تنقیص کرتے ہیں اتنا ہی انکی شان دوبالا ہوجاتی ہے، رضاخانی بدعتیوں کی آگ جب اس سے بھی ٹھنڈی نہ ہوتی تو انہوں نے ہمارے بزرگوں کو وہابی کہنا شروع کر دیا۔

قارئین کرام!

ذرا سوچیں وہ شخصیتیں جو متبع سنت ہوں جو نبی کے عشق میں مست ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص اور آپ کے شان میں گستاخی کو برداشت نہ کرتی ہوں جو زندگی کے ہر قدم کو سنت کے طریقہ پر چلاتے ہوں جو "ادخلوا فی السلم کافۃ" کے حقیقی مصداق ہوں ان کو اگر کوئی متکبر حاسد بغض وکینہ سے گالیاں دیں، وہابی کہے تو اس سے ان پر کیا آنچ آئیگی۔

اسی لئے ہمارے اکابرین نے خود کو وہابی کہا وہ بھی ان بدعتی رضاخانیوں پر طنز کرتے ہوئے یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابرین کی کتابوں میں صاف لکھا ملے گا کہ ہندوستان میں وہابی سنت کی پیروی کرنے والے کو کہتے ہیں کیوں کہ وہ متبع سنت تھے پھر بھی ان پر یہ

الزام لگایا تو انہوں نے طنزاً یہ کہا اجی اگر تمہاری نظر میں ایک سنت کا پیرو اور ایک عاشق رسول وہابی ہے تو ہم سے بڑا وہابی کوئی نہیں تفصیل کے لئے دیکھئے ملوظات ملفوظ ۵۵ ،اشرف الجواب وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ بریلوی رضاخانیوں کے یہاں وہابی وہ ہے جو ان کے اعلیٰ حضرت کو مجدد نہ مانے ان کی بزرگی کا قائل نہ ہو پھر وہ چاہے کتنا ہی بڑا سنی کیوں نہ ہوں وہ وہابی ہے۔

اس معنی کر اگر یہ لوگ ہمیں وہابی کہتے ہیں تو ہمارے اکابرین نے کہا کہ ہمارے سر آنکھوں پر پھر تو ہم سب سے بڑے وہابی ہیں۔

مولوی حسن علی رضوی نے تو معاملہ ہی صاف کر دیا کہ جس طرح علماء اہل سنت کو علماء نجد کے ساتھ اختلاف ہے اسی طرح علماء دیوبند کو بھی علماء نجد و محمد بن عبدالوہاب سے شدید اختلاف و نفرت ہے۔

(رضائے مصطفی۔ص ۳:۲/ ۲۔جمادی الاخریٰ ۱۴۰۷ھ)

[فضل خداوندی]

کیادیوبندیت میں مذموم اختلاف ہیں؟

جناب نے یہاں ص ۱۹۹، ۲۰۰ پر یہ حوالے دے کر کہ گھمن صاحب نے دست و گریبان میں لکھتے ہوئے کہا کوئی قوم ہدایت کے بعد گمراہ نہیں ہوتی جب تک ان میں جھگڑے نہ ہوں پھر مفتی سعید صاحب کی کتاب دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے سے حوالہ دیا'

> چنانچہ آج ہم جس دیوبندیت کو دیکھتے ہیں یہ وہ مسلک نہیں ہے، جو اس مدرسے کے بانیان وسرپرستان کا تھا وہ عقائد نہیں ہیں جو حضرت مجدد اورشاہ ولی اللہ رحمہم اللہ کے تھے۔و......اس مسلک دیوبندیت میں تین داڑیں پڑیں،عقیدہ میں بھی دراڑ پڑی،علم میں بھی دراڑ پڑی،اور سلوک واحسان میں بھی دراڑ پڑی اور یہ دراڑیں ان علماء کرام نے ڈالیں جو اپنے آپ کو دیوبند کو منسوب کرتے تھے اور ہیں اور انہوں نے ہی عوام کو گمراہ کیا۔
>
> (دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے صفحہ 7)

پھر ثابت کیا کہ دیوبندی گمراہ فرقہ ہے۔

الجواب :

شیطانی مذہب تو ہم ثابت کر آئیں ہیں جناب کے اصولوں سے کہ رضاخانی مذہب رحمانی نہیں بلکہ شیطانی مذہب ہے۔مگر جناب وہی الزام ہم پر لگانے کے درپہ ہیں۔ظاہر سی بات ہے جو اکابر کے عقائد پر نہیں وہ دیوبندی نہیں لاکھ دیوبندی خود کو منسوب کریں۔سو جو اختلاف کرے گا گمراہ وہ ہو گا نفس مسلک دیوبند پر بھلا کیا آنچ آئے گی کچھ بھی نہیں سو جناب کے حوالے سے کچھ ثابت نہیں ہوتا بلکہ اگر کوئی گماہ ثابت ہوتا بھی ہے تو وہ جو مسلک دیوبند

سے پھر جائیں۔

پھر صفحہ ۲۰۰،۲۰۱،۲۰۲،۲۰۳ پر پھر سے مماتی حضرات و ناصبی حضرات کے حوالے سے حوالے پیش کیے۔ بات یہ ہے کہ یہ دیوبندی ہی نہیں ہیں۔

کیا لفظ دیوبندی استعمال کرنا فرقہ واریت ہے؟

جناب نے یہاں اصلاحی تقریریں جلد ۷ سے حوالے پیش کیے اور یہ کہنا چاہا کہ مفتی شفیع صاحب کہتے ہیں کہ لفظ دیوبندی استعمال نہ کریں کہ اس سے فرقہ واریت کا شبہ ہوتا ہے جبکہ دیوبندی کوئی فرقہ نہیں۔

[ملخصا صفحہ ۲۰۴،۲۰۵]

الجواب:

مفتی صاحب نے اپنی جگہ درست فرمایا

دیوبندی کوئی الگ فرقہ نہیں ہے اور نہ ہی ہماری اصل شناخت لفظ دیوبندی سے قائم ہوتی ہے

علمائے دیوبند سے منسوب کرنا کسی وجہ سے ہے۔ جہاں وہ وجہ نہ ہو وہاں اس لفظ کو استعمال کرنے کی ضرورت بھی نہیں رہتی۔

اس کی چند مثالیں..

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے تہتر فرقے بتائے اور ایک فرقے کو حق پر قرار دیا باقی کو جہنمی قرار دیا

حق پر جسے قرار دیا اس کا نام "اھل السنۃ والجماعۃ" بتایا اور ان کی نشانی یہ بتائی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے طریقے پر قائم ہو گا۔

پھر ایک وقت آیا جب ایک ضرورت کے تحت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اہل سنت مسلمانوں نے خود کو شیعان علی کہا.... جیسا کہ تحفہ اثناء عشریہ میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے۔

مگر جب منافقین نے بھی خود کو شیعان علی کہنا شروع کیا تو مخلصین نے شیعہ لفظ کے استعمال کو ترک کر دیا اور منافقین نے بدستور اسے استعمال کیا اور شناخت کے طور پر منافقین اور بدعتی ،،شیعہ،، شناخت کے ساتھ واضح ہو گئے اور اہل سنت کو آپس میں اس شناخت کی ضرورت نہ رہی ،لہٰذا ضرورت ختم ہونے کے بعد اہل سنت نے اس عارضی شناختی نام کو ترک کر دیا۔ پھر ان میں سے بھی مزید شناخت کی وضاحت نہ ہونے پر آج تک معاملہ مشکل ہوتا ہے۔

جیسا کہ مخفی نہیں کہ کسی راوی پر جب شیعہ کی جرح آجاتی ہے تو اس پر کس درجے کا شیعہ تھا منافق اور غالی تھا یا تفضیلی بدعتی تھا والا معاملہ خود لمبی بحث بن جاتا ھے..

اس کے بعد خارجیوں کا معاملہ ہے ان میں بھی اسی قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے

اب آئیں مسلمانوں اور اہل سنت کے آپس کے شناختی معاملے کو دیکھتے ہیں.

اہل سنت و جماعت جو کہ اہل حق ہیں..... جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق پر قرار دیا ہے۔اجتہادی مسائل میں ہر دور میں مجتہدین کے نام کے ساتھ منسوب ہوئے ہیں مشہور فقہی مذاہب آخر میں چار قرار پائے..

حنفی ،شافعی ،مالکی ،حنبلی ،

سب اسی طریقے پر اہل حق بھی ہیں جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا.. یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے طریقے پر.

اس کے باوجود فقہی شناخت کے لئے حنفی شافعی وغیرہ کہلاتے ہیں

اور یہ شناخت اس لئے ہوتی ہے کہ واضح ہو سکے ان کی رائے مجتہد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اصولوں پر ہے

اور دوسرے کی دوسرے مجتہد امام شافعی رحمہ اللہ کے اصول پر.

تو اس شناخت کے لئے بھی نام اسلاف سے استعمال ہوتا چلا آرہا ہے..

اب آتے ہیں ہم برصغیر پاک و ہند کی طرف کہ یہاں کس ضرورت کے تحت خود کو دیوبندی کہا جاتا ہے۔

جیسا کہ اہل سنت میں منافقین اور بدعتیوں سے شناخت الگ کرنے کے لیے لفظ شیعہ کا استعمال کر کے ترک کیا گیا۔ اور فقہی رائے میں شناخت مذہب کے لئے حنفی شافعی وغیرہ کی شناخت رکھنا اور اسے برقرار رکھنا ثابت ہوا۔ اور اس کو کوئی بھی الگ فرقہ نہیں کہتا۔ بلکہ صرف اجتہادی مذہب کی شناخت ظاہر ہونا سمجھا جاتا ہے۔ برصغیر میں انگریزی دور میں مذہبی آزادی کے سرکاری اعلان کے بعد بہت سے فرقوں نے جنم لیا.

آزاد ہونے کے شوق میں کوئی قرآن مجید کو عقل کے مطابق بنانے کی فکر میں لگا تو کوئی حدیث کو اپنی عقل کے مطابق بنانے کی کوشش میں

کوئی حدیث کی پابندی سے آزادی کی فکر میں

کوئی مجتہدین سے

کوئی فہم اسلاف کو گمراہی کہنے پر کمر بستہ ہوا

تو کسی کو نبی بننے کا جنون چڑھا

سب نے ہی اپنی فکر کو بزعم خود اسلام قرار دیا اور اسے نجات کا راستہ کہا

لیکن اہل سنت و جماعت جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح بشارت تھی کہ اہل حق اور درست یہی ہیں۔

لیکن جب ایک ایسا فرقہ بھی وجود میں آیا جو عقائد اور مسائل میں اہل سنت کے

بالکل خلاف ہو کر خود کو بلا شرکت غیرے اہل سنت اور حنفی کہلانے کا دعویدار تھا۔ اور جو ان کے عقائد ونظریات کو نہ مانتے ہوئے اصل اہل سنت منہج کے مطابق قرآن وسنت اور جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے راستے اور فقہ حنفی پر رہنے کی تلقین کرتا تو۔ یہ اہل سنت ہونے کے نام نہاد دعویدار ایسے علماء کرام کو مرتد وھابی گستاخ رسول وغیرہ وغیرہ قرار دیتے تھے. اب ضرورت تھی ایسی شناخت کی جو اس جعلی اہل سنت سے اصلی اہل سنت کے فرق کو واضح کر سکے.. ایسے میں جو لوگ اصل اہل سنت ہیں ان کا برصغیر میں مرکز اس وقت دارالعلوم دیوبند تھا اور خود ساختہ فرقے کا مرکز بریلی میں تھا

تو شناخت کے طور پر دیوبندی اور بریلوی کہلانے لگے

اس سے برصغیر میں اہل سنت اور حنفیت کے اس دعویدار سے الگ شناخت ظاہر کرنا مقصد ہے اور لفظ بریلوی کہتے ہی سب جان سکتے ہیں کہ یہ وہ فرقہ ہے جو انگریزی دور میں مسلمانوں کی تکفیر کر کے زبردستی اہل سنت اور حنفی بنا ہے۔

اور دیوبندی کہنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ مراد متبعین سنت وجماعت حنفی ہیں۔

نوٹ : یہاں تک تو تھے جناب کے کچھ بے جا قسم کے اعتراضات۔ اس کے بعد جناب کے باب دوم کا جواب دینا چاہا ہے۔ ہم جناب کے دیے گئے جوابات پر ایک نظر ڈالیں گے کہ دست وگریبان میں دکھائے گئے دست وگریبان کو جناب رفع کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوئے بھی ہیں یا مزید دست وگریبان نظر آئے ہیں۔

باب دوم

دست وگریباں میں دکھائے گئے تضادات وخانہ جنگی پر دیے گئے جواب پر ایک نظر

رضا خانی نے اس حوالے سے سب سے پہلے صفحہ ۲۰۶،۲۰۷،۲۰۸،۲۰۹،۲۱۰ پر مولانا الیاس گھمن صاحب دامت برکاتھم کی شخصیت پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی ہے۔ انکے بارے میں چند حوالے پیش کر کے برا تاثر دینے کی کوشش کی ہے۔

[ملخصا صفحہ ۲۰۶ تا ۲۱۰]

الجواب:

اس حوالے سے ہم اتنا کہنا چاہیں گے کہ رضا خانی مولف کے اصول سے مولانا الیاس گھمن صاحب حفظہ اللہ پر کوئی اعتراض ہو ہی نہیں سکتا۔

موصوف اپنی اسی کتاب دست و گریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ 506 پر لکھتے ہیں:

> اگر کسی نے ان کو غیر معتبر کہا تو ان کی اپنی معلومات ہیں اور اگر کسی نے معتبر کہا تو انہوں نے اپنی معلومات کے مطابق کہاں ہے اس لیے یہ اختلاف ہرگز مذموم نہیں۔

اور عبد المجید خان بریلوی عمر اچھروی کے شاہ صاحب کو وھابی کہنے والے اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں:

> جیسی خبریں پہنچی انہوں نے اسی کے مطابق لکھ دیا بعد میں انہیں گہری تحقیق کا موقع نہیں مل سکا۔

[مفتاح سنت جلد اول صفحہ [265]

پس ہم بھی یہی عرض کرتے ہیں کہ جناب کے اصول سے یہ مذموم اختلاف بھی نہیں

نیز جس نے جو رائے قائم کی وہ ان تک پہنچی ہوئی معلومات پر تھی ۔فی الواقع گھمن صاحب کے متعلق یہ معلومات درست نہ تھیں ۔

اس کے بعد جناب نے مسائل کے تضاد کو رفع کرنے کی کوشش کی ہے ہم اس پر ایک نظر کیے جاتے ہیں ۔مولانا فضیل ناصری صاحب کا رجوع نامہ ہمارے پاس موجود ہے ۔جبکہ روزنامہ اسلام کی جانب سے اگلے ہی شمارے میں اعتذار کے عنوان سے گھمن صاحب سے متعلق خبر کی تردید بھی کی گئی اور معذرت کی جس کو جناب دجل وفریب کرتے ہوئے پردہ اخفا میں رکھا لیکن

پردہ تمہارے رخ سے اٹھانا پڑا مجھے

مسئلہ نمبر 1

قبلہ وکعبہ کہنے پر اعتراض کے جواب کا علمی تعاقب:

رضاخانی نے یہاں سے باقاعدہ دست وگریباں کا جواب شروع کیا ہے ۔
مناظر اہل سنت فاتح مناظرہ کوہاٹ نے ان کے گھر سے لفظ" قبلہ وکعبہ " کہنے پر دست وگریباں دکھایا ہے ۔مناظر اہل سنت نے تنقیدات علی مطبوعات سے حوالہ پیش کیا ہے ۔"عوام میں بعض بے وقوف لوگ اپنے بزرگوں کو قبلہ وکعبہ ،مکہ مدینہ منورہ کہہ دیتے ہیں ،مگر یہ سب احمقانہ جہالتیں ہیں"

(دست وگریبان ۱ / ۵۲)

پھر جناب نے اس پر اپنا جواب کچھ یوں دیا ہے جس کا خلاصہ ہم لکھ رہے ہیں کہ جی اقتدار نعیمی کے حوالے میں" بے وقوف عوام" کی بات ہو رہی ہے اور اس کے مقابلے میں علماء کے حوالے پیش ہوئے ہیں ۔پھر مولانا عبد القدوس قارن صاحب کا حوالہ دیا کہ جب

قائل جدا جدا ہو تو تضاد کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا (مجز ابانہ واو یلا) دوسرا حوالا مفتی عمیر قاسمی صاحب کی کتاب فضل خداوندی سے دیا کہ عوام کو دلیل میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ یوں آخر میں یہ لکھا کہ تضاد دیوبندی اصول سے بنتا ہی نہیں۔

(دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ)

الجواب :

اول بات تو یہ ہے کہ جناب نے جو جواب دینے کی کوشش کی ہے وہ بالکل ہی بوگس اور نا قابل قبول ہے۔ جناب کا یہ کہنا کہ اقتدار بریلوی کے حوالے میں عوام کے حوالے سے بات ہوئی ہے اور دوسری جانب علماء کو پیش کیا گیا ہے۔ لہذا یہ تضاد نہیں بنتا یہ بھی لاعلمی اور نادانی کے سوا کچھ نہیں۔

جانشین حکیم الامت مسلک بریلویہ سے جو سوال ہوا تو سائل نے مولانا تھانوی علیہ الرحمہ کے ایک خط کے حوالے سے سوال کیا کہ انہوں نے خط کے جواب میں سائل کو قبلہ و کعبہ کہا ہے۔ ہم کو شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں۔

ہم سوال پیش کیے دیتے ہیں:

سوال نمبر :59 امام الوہابیان اشرف علی تھانوی کے چند خطوط میں ہم نے پڑھا ہے کہ تھانوی صاحب اپنے کسی پیر و مرشد کو اپنے خط میں لکھتے ہیں جناب قبلہ وکعبہ میاں صاحب وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ ہم کو شرعی حکم سے آگاہ فرمایا جائے۔

(تنقیدات علی مطبوعات صفحہ 108)

جواب : قانون شریعت میں کسی بزرگ کو قبلہ کہنا جائز ہے مگر کعبہ کہنا گناہ اور جہالت ہے۔ لہذا کسی شخص کو کعبہ کہنا غلط اور جہالت ہے۔ تھانوی صاحب کا قبلہ وکعبہ کہنا ان کی جہالتوں میں سے ایک جہالت

ہے۔عوام لوگوں کا اس طرح کی غلطی کرنا حیران کن نہیں جتنا کہ تھانوی صاحب جیسے علامہ کہلانے والوں کا اس طرح سے جہالت دکھانا۔عوام میں بعض بے وقوف لوگ اپنے بزرگوں کو قبلہ وکعبہ،مکہ مدینہ منورہ کہہ دیتے ہیں،مگر یہ سب احمقانہ جہالتیں ہیں (صفحہ 108)

قارئین! سائل نے ایک عالم کے قبلہ وکعبہ کہنے کو بنیاد بنایا تھا۔جواب میں مفتی صاحب نے بھی حضرت تھانویؒ پر تنقید کی۔پھر عوام استعمال کرے تو اتنی حیرانی نہ ہوگی جتنی کہ کوئی عالم دین استعمال کرے۔یعنی علماء مفتی صاحب کا اول نشانہ ہیں اور عوام دوم!

اب مناظر اہل سنت نے بھی اس عبارت کے دوسری جانب ان کے علماء کو ہی پیش کیا ہے تو موصوف کا فضل خداوندی اور مجذوبانہ واویلا کے حوالے سے یہ کہنا کہ عوام کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا اور قائل جدا جدا ہیں لہٰذا تضاد نہیں دھرے کا دھرہ رہ گیا۔کیونکہ اول نشانہ مفتی صاحب کا علماء ہی تھے خود انہوں نے حکیم الامت حضرت علامہ تھانوی صاحب پر تنقید کرکے یہ بتلادیا۔لہٰذا قائل جدا جدا نہیں رہے بلکہ مفتی اقتدار کا فتویٰ واقعتاً ان علماء بریلویہ پر جالگا جس کو پیش کیا گیا تھا۔

غیر معتبر کہنے کی بھڑک

ہم نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ رضا خانی پھنسنے پر اپنے معتبر عالم کا بھی انکار کر جاتے ہیں سو ہماری اس بات کو ایک اور بنیاد موصوف نے بھی فراہم کردی کہ اقتدار کو غیر معتبر کہہ دیا اور دلیل یہ دی کہ تم کہتے ہو کہ مولوی عامر عثمانی ہمارا نہیں اس نے حضرت مدنی سے اختلاف کیا۔اسی طرح اقتدار رضا خانی نہیں کیونکہ اس نے رضا خانیوں سے اختلاف کیا۔(ملخصا) موصوف لکھتے ہیں:

ابوایوب نے غیر معتبر شخصیات کے بارے میں لکھا ہے کہ

''غلام نے کئی جگہ عامر عثمانی (دیوبندی) کو ہمارے (دیوبندیوں کے) کھاتے میں ڈالنے کی سعی نامراد کی ہے حالانکہ اس مبہوت کو اچھی طرح پتہ ہے کہ یہ مودودی تھا اس کا حوالہ ہم (دیوبندیوں) پر حجت نہیں۔ اس نے حضرت (نام نہاد) شیخ العرب العجم کی ایک کتاب کا جواب بھی دیا جو مودودیت کے خلاف لکھی ہوئی تھے اور اس نے جواب میں مودودی صاحب کا پورا دفاع کیا ہے تو پھر یہ (عامر عثمانی) کہاں سے ہمارا (دیوبندی) ہوا۔''

(دست وگریبان 3/314)

تو جناب معترض صاحب! جب تمہارے اپنے اصول وقواعد سے غیر معتبر شخص کا حوالہ حجت نہیں ہوتا۔

(دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص ۲۱۲]

الجواب: بالکل یہ جواب تمہیں بالکل مفید نہیں ہے کیونکہ فاتح مناظرہ کوہاٹ حضرت قادری صاحب نے یہ کہا کہ وہ مودودی تھا اور مودودیت کا دفاع کرتا رہا ہے۔ ہم تو ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ وہ ہمارا نہیں تھا وہ مودودی تھا۔ جبکہ اقتدار بریلوی مسلک کا دفاع کرتا رہا انہیں سے منسوب رہا لہذا اسکو عامر عثمانی پر قیاس کرنا بھی ایک عجیب جہالت ہے۔

رضاخانی کا دھوکہ:

موصوف نے خواہ مخواہ یہ دھوکہ دینے کی سعی کی ہے کہ ہم نے اس کو غیر معتبر کہا کہ اس نے حضرت مدنی سے اختلاف کیا۔ جبکہ ہم نے اسے اپنا ماننے سے ہی انکار کیا ہے اور وجہ یہ نہیں جو موصوف نے بیان کی بلکہ وجہ یہ ہے کہ وہ تھا ہی مودودی اور مودودیت کا دفاع کرنے والا۔ مگر جناب نے جان بوجھ کو دھوکہ دینے کی نامراد کوشش کی ہے۔

مفتی اقتدار احمد نعیمی کی حیثیت:

اقتدار صاحب کی سوانح حیات جو ان کی وفات کے بعد چھپی ہے اس میں کچھ یوں لکھا ہے:

حضرت علامہ مولانا حاجی سید سلیم الرحمن اویسی قادری سجادہ نشین آستانہ عالیہ اویسی کراچی یہ حضرت فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس اعلی حضرت کے بعد آپ کے آستانہ کے سوا کون سی جگہ ہے۔ایک آپ ہی کا گھر اس وقت شمع فروزاں ہے حضرت حکیم الامت علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد آپ نے سنیوں کو زندہ وتابندہ رکھا ہے۔

(حالات وافکار مفتی اعظم اقتدار احمد خان نعیمی صفحہ 34)

ایک جگہ یوں لکھا ہے:

حضرت مولانا ابو داؤد صادق صاحب صادق ملت اکثر فرمایا کرتے تھے کہ صاحب زادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی علیہ الرحمہ فقہ میں مہارت تامہ رکھتے ہیں اور ان کے لکھے ہوئے فتاویٰ سند کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(ص33)

آگے انہی کا موقف یوں لکھا ہے:

مضمون کی طوالت کی چنداں ضرورت نہیں صرف آپ کے چند الفاظ ہی سند کے لیے کافی ہیں،اہل سنت کو آپ کی ذات پر مکمل اعتماد ہے۔

(ص33)

غیر معتبر کہنے والوں کی اپنی کوئی حیثیت نہیں

حنیف قریشی نے جب فریق مخالف کے مناظر کے سامنے یہ کہا کہ اہل سنت کے فتاویٰ اس کے خلاف پڑھ لیتے تو اس کے جواب میں مدمقابل نے کیا کہا ملاحظہ ہو

جواب: اس کے جواب میں مد مقابل کہتا ہے کہ تمہاری کوئی حیثیت نہیں۔ یہ تو اس نے حقیقت میں درست بات کی۔

(ص187)

پیر افضل قادری کا موقف

اسی کتاب میں لکھا ہے کہ

پیر افضل قادری صاحب نے لاوڈ اسپیکر میں اعلان کیا کہ اے اہل گجرات آؤ اگر کسی نے سچے عالم دین اور ولی اللہ کا چہرہ دیکھنا ہے۔

(ص221)

آگے لکھا ہے :

حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے مشن کے سفیر تھے۔

(ص221)

ایک اور طرز سے

رضا خانی حضرات سے ہمارا یہ سوال ہے کہ جس کے فتوے بقول ابو داؤد صادق کے سند کی حیثیت رکھیں وہ تمہارا غیر معتبر ہے؟ نیز یہ کتاب بعد میں چھپی ہے اگر وہ غیر معتبر ہی تھا تو تم لوگوں نے ابو داؤد اور دیگر کے موقف کو جوں کا توں رکھ کر عملی طور پر ثبوت بھی فراہم کر دیا کہ اس کو معتبر کہے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔

مجلہ قہر حق کا حوالہ

جناب نے یہ کہا کہ دیوبندی خود بھی مانتے ہیں کہ ہم نے ان کو غیر معتبر کہا ہے۔ آگے حوالہ مجلہ قہر حق کا دیا۔

(ملخصا ۲۱۳]

الجواب: بالکل درست تم لوگوں نے پھنسنے پر اسے غیر معتبر کہا ہے جبکہ یہ تمہارا معتبر ہے اور غیر معتبر کہنے والے کی اپنی کیا حیثیت ہے؟ جبکہ ہم اس کے فتاویٰ کو سند کے درجے دینے والوں کے موقف کو نقل کر آئے ہیں۔

آگے اسی صفحہ پر یہ واویلا کیا کہ اقتدار نعیمی خود کہتا ہے کہ علماء اہل سنت نے اس کا رد کیا ہے۔لہذا دیوبندیوں کی یہ ہٹ دھرمی ہے کہ اس کو ہمارے خلاف پیش کرتے ہیں (ملخصاص178)

الجواب:

ہٹ دھرمی تو تمہاری ہے جو اس کو غیر معتبر کہہ کر پلو جھاڑ رہے ہو۔

کعبہ وقبلہ کہنے پر دیوبندی دست وگریبان پر ایک نظر

رضا خانی نے بزعم خویش ہمارا دست گریبان بنا کر پیش کیا ہے۔مگر ہم کیا کہیے کہ اس سے مزید اس کی جہالت واضح ہوگئی۔لکھتا ہے:

چنانچہ محمود الحسن دیوبندی نے دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی کو قبلہ وکعبہ کہا، لکھتے ہیں کہ

''میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی۔''

(مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱۳، محمود الحسن دیوبندی)

''ہمارے قبلہ وکعبہ ہو تم دینی وایمانی۔''

(مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱۳، محمود الحسن دیوبندی)

تو دیکھئے دیوبندی اکابر اپنے بزرگ کو قبلہ وکعبہ کہہ رہا ہے جبکہ دوسری طرف رشید احمد گنگوہی کا اپنا فتویٰ ہے کہ

''ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں۔جب زیادہ حدِ شان نبوی ﷺ سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع

ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے ہیں۔''

(فتاویٰ رشدیہ صفحہ ۴۰۱)

تو دیوبندی اصول سے محمود الحسن دیوبندی نے اپنے اکابر کے لیے ایسے الفاظ لکھ کر مکروہ تحریمی فعل سرانجام دیا۔

(دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۲۱۴]

الجواب: یہ بھی دھوکہ دیا ہے۔اس کی دھوکہ دہی ہے کہ اس نے فتاوی رشیدیہ کے فتوے کو غلط انداز میں پیش کیا اور ایسا کرنا خود موصوف کے نزدیک اپنی دنیا وآخرت برباد کرنا ہے ہم پیچھے حوالے دے آئے ہیں۔

مولانا گنگوہی علیہ الرحمہ کا یہ فتوی ہرگز ہمارے خلاف نہیں ہے۔

مولانا سے سوال ہوا کہ

سوال: کعبہ وقبلہ یا قبلہ دارین وکعبہ کونین یا قبلہ دینی یا کعبہ دنیی یا قبلہ آمال وحاجات یا قبلہ صوری یا کعبہ معنوی کہنا اور دیگر مثل ان الفاظ کے القاب آداب میں والد اعمومی کو یا اخوی کو یا اور کسی کو جائز ہیں یا نہیں

(تالیفات فتاوی رشیدیہ ص463)

اس کے جواب میں وہ فتوی دیا جو تیمور نے پیش کیا ہے۔اب بات یہ ہے کہ مکروہ تحریمی کا فتوی صرف قبلہ وکعبہ کہنے پر نہیں بلکہ دیگر القاب بھی اگر ساتھ کہے تب ہے۔وگرنہ نہیں اور یہ نہ یہ فریق مخالف کو مفید ہے اور نہ ہی حضرت گنگوہی کی وہ مراد ہے جو رضا خانی سمجھانا چاہتا ہے۔اس کا ایک قرینہ ہم خود نقل کیے دیتے ہیں۔

اسی فتوی سے اگلے صفحہ پر حضرت ایک سوال کا جواب دیتے ہیں۔

سوال: خط میں القاب قبلہ وکعبہ لکھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: قبلہ وکعبہ کسی کو لکھنا درست نہیں ہے۔

(ص464)

اب بات واضح ہوگئی جہاں اکیلا قبلہ وکعبہ کہنے کہ بات ہے وہاں حضرت نے صرف نادرست کہا ہے اور یہ کوئی قابل تنقید و بات نہیں ۔پس جو رضا خانی کے دست وگریباں بنانے کی کوشش کی ہے یہ کوئی تضاد اور دست وگریباں نہیں بلکہ موصوف کی الٹی سوچ کا نتیجہ ہے۔

لفظ شہنشاہ پر بنائے ہمارے دست وگریباں پر ایک نظر:

موصوف نے لفظ شہنشاہ پر ہمارا دست وگریباں بنا کر بزعم خویش بڑا قلعہ فتح کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

> دیوبندی منظور نعمانی نے نبی پاک ﷺ کے لیے شہنشاہ کا لفظ استعمال کرتے ہوئے لکھا کہ
>
> ''آہ! عالم قدس کے جس **شہنشاہ** نے شب معراج......''

(سیف یمانی صفحہ ۱۲۱)

(دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص180)

اسی صفحہ پر لکھا:

> اسی طرح دیوبندیوں کے امام حسین احمد ٹانڈوی صاحب نے بھی ''فتاویٰ شیخ الاسلام صفحہ ۶۵ پر''، دیوبندی اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ عنایت علی صاحب نے ''باغ جنت صفحہ ۳۰۰ پر'' دیوبندی امام سرفراز خان صفدر نے ''تسکین الصدور صفحہ ۳۰۰ ''پر بھی نبی پاک ﷺ کے لیے ''**شہنشاہ**'' کا لقب استعمال کیا ہے۔
>
> لیکن اس کے برعکس دیکھئے کہ علمائے دیوبند کے امام اسماعیل دہلوی

نے تقویتہ الایمان میں واضح طور پر یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو شہنشاہ کہنا شرک ہے۔

''معبود، داتا، بے پرواہ، ......**شہنشاہ بولے** ......**سو ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔''**

(تقویتہ الایمان ۲۴)

تو اسماعیل دہلوی کے فتوے سے دیوبندی ''سیف و یمانی'' کا مصنف اور دیگر وہ تمام دیوبندی جنہوں نے اس کتاب کی حمایت کی ہے اور ان کے علاوہ حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی، خلیفہ تھانوی عنایت علی اور سرفراز خان صفدر دیوبندی سب کے سب دیوبندی اصول وقواعد سے مشرک قرار پائے۔ بلکہ یہی سرفراز صفدر جنہوں نے خود اپنی ایک کتاب میں ''شہنشاہ'' کا لقب لکھا لیکن اپنی دوسری کتاب میں خود ہی کہتے ہیں کہ

''کسی کا نام شہنشاہ رکھنا حرام ہے کیونکہ یہ نام صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔''

(راہ سنت صفحہ ۲۹۳۔ تفریح الخواطر صفحہ ۳۲۵)

(دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶]

الجواب: یہ بھی رضا خانی جہالت کا شاخسانہ ہے۔ نیز ہم بتاتے چلیں کہ رضا خانی موصوف چور بھی ہی وہ ایسے کہ یہ اعتراض اس نے ارشاد الحق اثری کی کتاب سے چوری کیا ہے اس نے بھی تفریح الخواطر اور راہ سنت کے یہی حوالے نقل کیے ہیں جو اس نے نقل کیے ہیں۔ اسی سرقہ کو چوری میثم قادری نے کہا ہے اور یہ حوالے ہم عرض مولف میں دے آئے ہیں۔ لہٰذا رضا خانی موصوف مسلمہ چور ثابت ہوئے ہیں۔

تقویۃ الایمان کی عبارت

تقویۃ الایمان کی عبارت کو رضا خانی نے غلط انداز میں پیش کیا ہے ہم مکمل عبارت پیش کرتے ہیں کہ شاہ شہید تو عوام کی بداعتقادی کو بیان کرتے ہیں کہ وہ انبیاء وامام واولیاء کو تصرف کے قابل مانتے ہیں حضرت اس پر تنقید کرتے ہیں کہ

پیر چاہے گا تو یہ بات ہو جائے گی، یا اس کے تیئں بولنے میں، یا معبود، داتا، بے پرواخداوند خدائے گان، مالک الملک شہنشاہ بولے یا جب حاجت جب قسم کھانے کی پڑے تو پیغمبر کی یا علی کی یا امام کی یا پیر کی یا ان کی قبروں کی قسم کھاوے سو ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان ص 37)

قارئین دیکھئے حضرت شہید علیہ الرحمہ تو ان بداعتقادیوں کا رد کر رہے ہیں کہ لوگ بد اعتقادیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے ہیں کہ پیروں فقیروں سے مافوق الاسباب مدد کا عقیدہ رکھتے ہیں۔جن کے حالات چاہیں بگاڑ دیں سنوار دیں پھر جب حاجت پڑ جائے تو طلب بھی مخلوق سے کرتے ہیں اور قسمیں بھی غیر اللہ کی کھاتے ہیں۔تو گویا وہ حقیقی معنوں میں ان حضرات کو مالک اور شہنشاہ تسلیم کرتے ہیں۔پس علمائے دیوبند تو ان خرافات کا رد کرتے ہیں اگر وہ ”شہنشاہ“ کا لفظ استعمال کریں تو اس معنے میں نہ ہو گا

رضا خانی اصول:

رضاخانی اصول یہ کہتا ہے کہ ملا علی قاری نے کفر والدین مصطفی کا قول کیا مگر یہ صرف خطا تھی جبکہ گنگوہی کا مقصد ایذا مصطفی تھا سو اس پر کفر کا اضافہ ہوا۔

(مقدمہ کنز الایمان اور مخالفین ملخصا ص 29۔30)

اسی طرح موصوف اپنی دوسری تالیف میں لکھتے ہیں:

اس لیے النجوم الشہابیہ کے مصنف نے اگر دیوبندی ترجمہ پر گرفت کی ہے تو ان کے عقیدوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کی ہے۔

(کنز الایمان اور مخالفین صفحہ 211)

پس اس اصول کو مدنظر رکھ کر دیکھیں تو صاحب تقویۃ الایمان نے ان بدعقیدے والوں پر گرفت کی ہے۔ نیز غیر اللہ کی قسم کھانا آپ کے گھر میں بھی شرک ہے
مفتی اقتدار احمد لکھتے ہیں:

بجز اللہ تعالی کے کسی اور شے کی قسم کھانا ممنوع ہے اور بفرمان نبوی غیر اللہ کی قسم بولنے والا کافر ومشرک ہوجاتا ہے۔

(العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ جلد 3 صفحہ 493)

اب اس کو غیر معتبر کہہ کر نہ جان چھڑانا بلکہ بتانا کہ اس نے اگر بات درست نہیں کی تو کذب علی النبی کا ارتکاب کیا یا نہیں؟

امام اہل سنت کا لفظ شہنشاہ کہنے پر موقف:

امام اہل سنت کا موقف بھی لفظ شہنشاہ کے متعلق بیان کیے دیتے ہیں۔
حضرت شیخ ؒ رقم طراز ہیں:

فن حدیث اور سند میں شہنشاہ ہونا جزوی بات ہے اور مطلقا شہنشاہ ہونا مخلوق کے لیے حرام ہے۔ (مقام ابی حنیفہ صفحہ 112)

پس حضرت شیخ علیہ الرحمہ کے حوالے سے یہ معلوم ہوا کسی کو جزوی طور پر کسی فن یا فضیلت میں شہنشاہ کہہ دینا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔

مولانا عبدالقدوس قارن صاحب کا حوالہ

رضا خانی لکھتا ہے:

ایسے ہی عبدالقدوس خان قارن دیوبندی لکھتے ہیں کہ
''امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا نام کسی نے شہنشاہ نہیں رکھا اور نہ ہی اللہ کے سوا کسی کا نام شہنشاہ ہوسکتا ہے۔'' (مجذوبانہ واویلا: ص ۲۸۰)
تو معزز قارئین کرام! دیکھئے ایک طرف تو دیوبندی علماء نبی پاک ﷺ کو شہنشاہ کہہ رہے ہیں جبکہ دوسری طرف خود دیوبندی حضرات ہی اس لفظ کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے لیے استعمال کرنے کو حرام و شرک کہہ رہے ہیں، تو دیوبندی دست وگریبان کے اصول وقواعد سے علماء دیوبند کا یہ مذموم اختلاف نکھر کر سامنے آگیا

[ص۲۱۶]

الجواب: حضرت قارن صاحب کا موقف بھی وہی ہے جو ان کے والد گرامی رحمہ اللہ کا ہے۔رضا خانی نے حضرت کا حوالہ تو نقل کر دیا مگر کاش کہ ان کا موقف بھی چھپانے کے بجائے نقل کر دیتے تو بات کھل کر سامنے آجاتی اور ان کا دھوکہ پیچ چوراہے پھوٹ جاتا۔

حضرت قارن صاحب اسی صفحہ پر لکھتے ہیں:

سب جہان اور کائنات کا شہنشاہ نہیں بلکہ جزوی طور پر حدیث بیان کرنے میں ایسا کہتے ہیں۔

(صفحہ 280 مجذوبانہ واویلا)

پس اگر یہ الفاظ بھی نقل کر دیئے جاتے تو جناب کا دھوکہ کھل جاتا کہ حضرت قارن صاحب جزوی طور پر شہنشاہ کے لفظ کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے۔

علماء دیوبند نے کن معنوں میں استعمال کیا؟

پس علماء دیو بندغیر اللہ سے مافوق الاسباب امداد کے قائل نہیں ہیں اور جو شاہ شہیدعلیہ الرحمہ نے بیان کیاایسی بداعتقادیوں سےعلماء دیوبند ویسے ہی بے زار ہیں، نیز مطلقا علماء دیو بند نے لفظ شہنشاہ استعمال ہی نہیں کیا۔پس تضادکس چیز کا۔کس چیز کی خانہ جنگی ؟ یہ تو تمہارادھوکہ ہے کہ ان حضرات کا موقف کچھ اور ہے اور تم نے کچھ اور بنادیا۔اوراپنے فتوے سے اپنی دنیاوآخرت بربادکی (حوالہ ہم پہلے پیش کر چکے ہیں)۔

مسئلہ نمبر ۲

سبز وسیاہ رنگ کے استعمال کے حوالے سے جواب پر ایک نظر

رضاخانی جواب کاخلاصہ:

جناب نے یہ کہا کہ یہ مذموم اختلاف نہیں ہے،اوراپنی طرف سے جواب نہ دے کر الٹاہمارے حوالے دکھانے شروع کر دیے۔

جہاں تک ہمارے دست و گریبان کو دیکھا ہےتو اس حوالے بکھرے موتی، با محمد باوقار کاراورخطبات طیب وغیرہ سے یہ ثابت کیا کہ سبز رنگ کا جوتا پہننا میرے نزدیک بے ادبی ہےخطبات طیب سے کہ حاجی امداد اللہ مہاجرمکی اسے ادب کے خلاف سمجھتے تھے سیاہ رنگ کے استعمال کواور باوقارصفحہ سے یہ ثابت کیا گیامولانا قاسم نانوتوی بھی ادب واحترام کی وجہ سےسبز رنگ کے جوتے استعمال نہ کرتے تھے۔

[مخلصادست وگریبان کاتحقیقی وتنقیدی جائزہ]

الجواب؛ جہاں تک علمائے اہلسنت دیوبند کےحوالہ جات کی بات ہےتو ہمارے نزدیک یہ فتوی کی رو سے درست جبکہ تقوی کی رو سے نادرست ہے۔فتوی کی رو سے اگر چہ سبز

رنگ کا استعمال جائز ہے ہمارے علماء نے تقوی کی رو سے اس کا استعمال ترک کیا یا تقوی کی رو سے ادب کے خلاف کہا اگر جناب کو یہ بات منظور نہیں تو جناب آپ کا خود کا یہ اصول ہے

موصوف لکھتے ہیں؛ بندہ ناچیز کہتا ہے کہ یہاں بے ادبی کا لفظ شرعا توہین وگستاخی کے معنی میں استعمال نہیں ہوا بلکہ اکثر علماء و بزرگان دین بعض اوقات فرط محبت اور اعلی درجے کے کمال وتقوی کی بنا پر ایسے الفاظ لکھ جاتے ہیں۔

[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۳۹۹]

تو جناب کے اعتراض کا جواب جناب ہی کے اصول سے ہوگیا کہ یہاں پر اگر ہمارے علماء سے بے ادبی کے الفاظ منقول ہیں تو وہ حد درجہ فرط محبت کی وجہ سے ہیں نا کے شرعی معنی میں گستاخی اور توہین کو لازم۔

جبکہ تمہارا اختلاف واقعی اختلاف ہے کیوں کہ

ایک بریلوی لکھتے ہے

سنی وہ ہے جو امام احمد رضا خاں کے نظریات پر ہو (علمی محاسبہ صفحہ ۳۹۲)

اسی طرح المیزان احمد رضا نمبر صفحہ 209 پر ہے

امام احمد رضا کے فتاوی جو درحقیقت عطیات نبوت ہیں۔

فیض احمد اویسی بریلوی لکھتے ہیں:

اعلی حضرت کے خلاف جو تحقیق کرے وہ تحقیق کم ہے تخریب زیادہ ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہمیو ما دیگرے نیست کا مرض سمٹ گیا ہے خود کو محقق بلکہ مجتہد سمجھتے ہیں جو سنی ہو کر اعلی حضرت کی تحقیق پر اپنے نظریے کو ترجیح دیتا ہے وہ ہزاروں ٹھوکریں کھاتا ہوا گمراہی کی طرف چلا جاتا ہے۔

(شرح حدائق بخشش جلداول صفحہ 266)

پس احمد رضا کی رائے سے اختلاف گمراہی کی طرف لے جاتا ہے ہےتو یہ اختلاف مذموم کیسے نہ رہا۔

نوٹ یہ اصول آگے بھی ہم بار بار پیش کرنے کے بجائے اس طرف توجہ دلاتے رہیں گے۔

اس کے بعد جناب نے الزامی جواب کے طور پر کچھ حوالے پیش کیے ہیں ۔ہم جناب کی عقل پر حیران ہیں کہ اگر الزامی حوالے پیش کرنے بھی تھے تو کم از کم مسئلہ کی نوعیت تو ایک جیسی ہوتی مگر نہیں جناب نے بے جا اعتراض کر ڈالے

اعتراضات کا خلاصہ:

ارواح ثلاثہ میں ہے کہ میں شیخ کی خانقاہ میں جوتے پہننے کی ہمت نہ کرتا۔ پھر خطبات طیب کا حوالہ دیا کہ حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ صابر کلیری علیہ الرحمہ کی مزار پر جوتے بغل میں دبا کر ننگے پیر جاتے، نیز آپ مدینہ میں حرم شریف کے مینار کو دیکھ کر ننگے پاؤں ہو گئے اور جوتے اتار لیے۔

پھر شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا حوالہ دیا جو پیر پیغمبر بھوت کو ہاتھ باندھ کو کھڑا ہو یا دور سے قصد کر کے جائے وہاں کے گرد و پیش کا ادب کرے تو شرک ثابت ہوتا ہے۔

[ملخصاص ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵]

الجواب : جناب نے یہ اعتراض من وعن قہر خدادندی سے چورایا ہے(جناب کے گھر کے اصول کے مطابق جناب کو چور کہا گیا ہے)اس کا جواب ہم اپنی طرف سے نہیں بلکہ قہر خداوندی کے جواب میں آنے والی کتاب فضل خداوندی سے دیتے ہیں۔

”آپ نے تقویۃ الایمان کی عبارت کو مدعی بنا کر کئی جگہ اپنی انانیت دکھائی ہے جب آپ کو مطلب سمجھ میں نہیں آتا تو کیوں اپنا خود ساختہ جعلی مطلب نکال کر عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں یہ چالاکی دکھا کہ آپ واہ واہی بٹور لیں گے لیکن حقیقت کو چھپا نہیں سکتے۔

قارئین کرام!

ہر چیز کاایک مرتبہ ہوتا ہے دنیا کی تمام مخلوقات میں فرق مراتب ہے ہر ایک کی فضیلت میں بھی فرق ہے اسی طرح ادب و تعظیم میں فرق مراتب ہیں۔

چنانچہ تعظیم کے تین مراتب ہیں۔

(۱) تعظیم الامر والنہی یعنی افراط وتفریط سے بچنا جس چیز کا حکم دیا گیا ہے نہ اس میں حد سے تجاوز کرنااور نہ ہی جس سے منع کیا گیا ہے اس میں حد سے پار ہونا ہے۔

(۲) تعظیم حکم یعنی جس چیز کا حکم دیا گیا ہے اس میں عیب و کجی تلاش نہ کرنااور نہ ہی اسے نہ کرنے کیلئے بہانہ ڈھونڈنا۔

(۳) تعظیم حق جل مجدہٗ یعنی اللہ کی ایسی تعظیم کرنا کہ اس کے علاوہ کسی طرف نہ دیکھنا ہر چیز کا ماویٰ وملجاء رب تعالیٰ ہی کو سمجھنا۔

اسی طرح ادب کے بھی تین مراتب ہیں۔

(۱) ایک اللہ تعالیٰ کا ادب (۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی شریعت کا ادب (۳) مخلوق کا ادب۔

مخلوق کا جو ادب ہے اس میں بھی تفصیل ہے والدین کا ادب جدا ہے، اولاد کا جدا ہے، اساتذہ کا جدا ہے، پڑوسیوں کا جدا ہے، ہر ایک میں فرق مراتب ہے اور ہر ایک کو اس کے مراتب کی رعایت کرتے ہوئے لحاظ کرنا یہ ہی اصل ادب ہے کہ ادب میں حدود کی رعایت کی جائے نہ غلو کیا جائے نہ ہی کمی کی جائے ''وہٰذا من احسن الحدود''

اب اس تفصیل کے بعد ملاحظہ فرمائیں۔

تقویۃ الایمان میں جس ادب اور تعظیم کو شرک ٹھہرایا گیا ہے وہ اس ادب اور تعظیم کو جسمیں آدمی افراط وتفریط کا شکار ہو تمام حدود کو پرے رکھ کر ادب و تعظیم کرے ایسے ادب اور تعظیم کو شرک قرار دیا گیا ہے خود آگے توضیح بھی فرمائی ہے کہ ایسی تعظیم جیسے اللہ کی تعظیم کی

جاتی ہے یہ شرک ہے اور واقعہ بھی یہی ہے۔

لیکن آپ نے اس جملہ کو کہیں لکھا ہی نہیں تاکہ آپ کی چوری نہ پکڑی جائے لیکن گھبرائیں نہ ہم آپ کی طرح چشم پوشی سے کام لینے والے نہیں ہم حق کو واضح کریں گے۔

قارئین کرام!

یہ تمام افعال جن کا موصوف مصباحی نے ذکر کیا ہے خانقاہ کی بات جھاڑیوں کی بات وغیرہ وغیرہ یہ سب اس وقت شرک ہوگا جب شریعت کے حدود کی رعایت نہ کی جائے لیکن اگر ادب وتعظیم شریعت کی روشنی میں ہو اللہ کا ادب اللہ کی طرح ہو جیسا کہ اس کا حق ہے اور غیر اللہ کا غیر اللہ کی طرح تو شرک نہیں ہوگا۔

جنگل جھاڑی بول ویرانہ یہ تمام کے تمام فرق مراتب کے اعتبار سے ہیں کہ اگر کوئی ان کی تعظیم وادب حد سے بڑھ کر کرتا ہے جیسا کہ ہندو حضرات اپنے دیوی دیوتاؤں کی کرتے ہیں، جھاڑیوں کی کرتی ہیں، مندروں کی کرتے ہیں، تو یقینا یہ شرک ہوگا کیوں کہ اس میں مخلوق کو خالق کے درجہ میں اتارنا ہے جو یقینا شرک ہے۔

یہی بات شرح الخرپوتی علی البردہ صفحہ ۸۸ پر بھی موجود ہے۔

حتی لا تجاوز عن الحیات الانسانی الی الوصف الصمدانی اذ صفات القدیم بخلاف صفات المخلوق فکما ان ذاته تعالیٰ لا یشبه الذوات کذلك صفاته تعالیٰ لا یشبه صفات المخلوقین۔

یعنی آدمی کو چاہئے کہ وہ انسانی حدود کی رعایت کرے ایسا نہ ہو کہ انسانی حدود سے تجاوز کر کے اللہ کی صفات تک جا پہونچے کیوں کہ صفات قدیم ہیں برخلاف مخلوق کی صفات کے لہذا جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات کسی ذوات کے مشابہ نہیں ہوسکتی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کسی مخلوق کے مشابہ نہیں ہوسکتی۔

یہی بات امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے تفہیمات الٰہیہ میں

تحریر فرمائی ہے ''ثم ان الشرک باللہ سبحانہ فی العبادۃ حدہ تعظیم لغیر اللہ الخ''، کہ اللہ تعالیٰ کے لئے شرک فی العبادت یہ ہے کہ آدمی غیر اللہ کی تعظیم میں حد سے بڑھ جائے اور بعد میں آگے شرک فی الاستعانہ شرک فی الدعاء اور بھی بہت ساری چیزوں کی قباحت بیان فرمائی۔(تفہیمات الٰہیہ ص ۷۳:)

قارئین کرام! یہی کچھ اسی خانوادہ کا چراغ کہنا چاہتا ہے لیکن جن لوگوں نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے حقائق سے منہ پھیر رکھا ہے انہیں حق بات میں بھی برائی ہی نظر آتی ہے۔ رضاخانی جب حق قبول ہی نہ کرنا چاہتے ہوں آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہوں حقانیت وصداقت سے ان کو ڈر لگتا ہو تو اس میں ہمارا قصور ہی کیا ہے قصور تو آپ کا ہے لیکن اپنے قصور کو چھپانے کیلئے ہمیں ہی قصوروار ٹھہراتے ہیں اعاذنا اللہ منہ۔

(مخلصا فضل خداوندی)

اس کے بعد صفحہ ۲۲۶، ۲۲۷ پر وہی اعتراض پھر دہرادیا کہ علماء دیوبند نے اپنے آپ کو وہابی لکھا اور حضرت تھانوی کے حوالے سے لکھا کہ وہابی کا معنی بے ادب ہے اس کے بعد دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے کو پیش کیا:

الجواب : پرانے اعتراضات ہیں ان کا جواب پیچھے ہی ہو چکا ہے وہی دیکھ لیا جائے۔

مسئلہ نمبر 3

چمگادڑ والے مسئلے پر ایک نظر

بریلوی جواب کا تعاقب

موصوف لکھتے ہیں:

میرے سنی مسلمان بھائیو! آپ خود مذکورہ بالا حوالے میں یہ دیکھ سکتے ہیں کہ دیوبندی مولوی ابوایوب نے خود تسلیم کیا کہ مفتی اقتدار نعیمی نے سیدی اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی

تحقیق کو ٹھکرا دیا" تو اب ہم یہاں پر دیوبندی ابوایوب کو اس کا اپنا اصول یاد کرواتے ہیں کہ خود اس نے تسلیم کیا کہ اگر کوئی شخص اپنے اکابرین کا مخالف ہو تو اس کا تعلق ان کے ساتھ نہیں ہوتا چنانچہ خود یہی ابوایوب دیوبندی صاحب کہتے ہیں کہ

"اس (عامر عثمانی دیوبندی) نے حضرت (نام نہاد دیوبندی) شیخ العرب العجم کی ایک کتاب کا جواب بھی دیا جو مودودیت کے خلاف لکھی ہوئی تھے اور اس نے جواب میں مودودی صاحب کا پورا دفاع کیا ہے تو پھر یہ (عامر عثمانی) کہاں سے ہمارا (دیوبندی) ہوا"

(دست وگریبان 3/314)

تو معلوم ہوا کہ اکابر کی تحقیق کی مخالفت کرنے والے کا تعلق اس جماعت سے ہرگز نہیں ہوتا تو جناب ابوایوب تمہارے اسی اصول کے مطابق مفتی اقتدار احمد نعیمی جیسے لوگ ہرگز سنی بریلوی مولوی نہیں ہیں تو پھر ان کے حوالے کس طرح حجت ہو سکتے ہیں، سچ ہے کہ دیوبندی وہابی اور عقل دونوں متضاد چیزیں ہیں۔ بحر حال خود دیوبندی اصول ہی سے ایسے حضرات کے حوالے حجت نہیں ہو سکتے۔

الجواب: اقتدار احمد خان بریلوی تمہارا بڑا اور معتبر ہے ہم ماقبل میں ثابت کر چکے ہیں لہٰذا فقط انکار سے کچھ حاصل نہیں۔ دوم مناظر اہلسنت نے یہ کہا کہ عامر عثمانی ہمارا نہیں اس نے حضرت مدنی کی کتاب کا جواب لکھا عامر عثمانی ہمارا نہیں کیونکہ اس نے بدمذہب کا دفاع کیا اگر آپ کو یہ اصول منظور ہے تو پھر اعلیٰ حضرت کو بدمذہب مان لیں نیز عامر عثمانی ہمارا اس لیے بھی نہیں کہ اس نے کبھی خود کو دیوبندیت کی طرف منسوب نہیں کیا۔ آپ اقتدار نعیمی کو اپنا معتبر ماننے سے انکاری ہیں جبکہ اقتدار نعیمی خود کو بریلوی سمجھتے تھے، بریلویت سے منسوب تھے، بریلوی عقائد کا پابند تھے اور بریلوی معمولات پر کاربند تھے۔ نیز عامر عثمانی بدمذہب ہے کیا آپ اقتدار نعیمی پر بھی حکم واضح کریں گے؟

سوم: آپ نے اقتدار بریلوی سے جان چھڑوانے کے لئے کچھ دیر غیر مقلدین کے

ساتھ کتاب کا حوالہ دیا کہ چھوٹوں کا کلام ماخذ نہیں بن سکتا

الجواب: اب اقتدار بریلوی کی بات جہاں تک ہے تو ہم نے اس کی بات سے کوئی مسئلہ اخذ نہیں کیا صرف دکھایا ہے لہذا یہ بات ہمارے خلاف نہیں پھر آپ نے حضرت مدنی رحمہ اللہ کے مکتوبات کا حوالہ دیا (ملخصا ۱۹۱)

یہ حوالہ بھی بے سود ہے کیونکہ عامر عثمانی کے حوالے سے ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں.

اعلی حضرت کی مخالفت کے سبب کیا اقتدار بریلویوں سے خارج ہو گئے؟ اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ آپ اپنی کتب کا مطالعہ کریں مفتی عبد المجید خان سعیدی لکھتے ہیں

> اگر ایسا محقق اتنا بڑا امام ہے اہلسنت کا جس پر احسان ہے وہ اگر اعلیحضرت کی مخالفت کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں معاذ اللہ مرتد ہوگیا وہ سنیت سے بھی نکل گیا ہے۔

(کنز الایمان پر اعتراضات کا آپریشن صفحہ 310

اس سے ثابت ہوا کہ اعلی حضرت سے مخالفت کے باعث یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ یعنی اقتدار بریلویت سے ہی خارج ہو گئے۔

> پھر آپ نے تیسری بات یہ کہی کہ چمگادڑ کی حلت وحرمت پر علماء ئے دیوبند بھی مانتے ہیں کہ اختلاف ہے اور یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے پھر آگے فتاوی رضویہ کے مختلف جگہوں کے حوالے دیے ہیں۔
>
> (ملخصا ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱]

الجواب: حضرت قادری صاحب دامت برکاتہم نے دست و گریباں میں چمگادڑ کے شکاری پرندے ہونے نہ ہونے پر بحث کی ہے۔ بنا سمجھے خواہ مخواہ صفحات سیاہ کیے جانے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

چمگادر اشرف علی تھانوی اور دیوبندی خانہ جنگی پر ایک نظر

آپ نے مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی کتاب بہشتی زیور سے نقل کیا کہ وہ لکھتے ہیں کہ مرغی بطخ مرغابی کے سوا اور حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے جیسا کبوتر گوریاں یعنی چڑیا مینا وغیرہ اور چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ پاک ہے۔ دیکھئے تھانوی نے حلال پرندوں میں چمگادڑ کو بھی شامل کیا جن پرندوں کی بیٹ کو پاک کہا ان پرندوں کو حلال کہا اور انہیں میں چمگادڑ کو بھی شامل۔(ملخصا ۲۳۲]

آپ عبارت کو سمجھے نہیں یا دیدہ دانستہ مکاری سے کام لے رہے ہیں حضرت تھانوی علیہ الرحمہ پر یہ بالکل بہتان ہے کہ انہوں نے چمگادڑ کو حلال کہا ہے ہم حیران ہیں جس بندے کو اردو عبارت سمجھنے کا ہنر نہ ہو وہ دست وگریباں کا جواب لکھنے بیٹھ گیا۔حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی عبارت کو ہم آپ کو سمجھاتے ہیں۔

حضرت تھانویؒ لکھتے ہیں

مرغی بطخ اور مرغابی کے سوا اور حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے جیسے کبوتر گوریاں یعنی چڑیا مینا وغیرہ اور چمگادڑ کا پیشاب اور بیٹ پاک ہے۔

یوں اس میں چمگادڑ کو حلال پرندوں میں ذکر نہیں کیا اور جو کہ اردو میں مغایرت کے لیے آتا ہے" اور" لفظ سے حلال پرندوں کو جدا کیا اور لفظ" اور" کا استعمال کر کے یہ بتایا کہ چمکادر اگرچہ حلال نہیں لیکن اس کی بیٹ پاک ہے۔لیکن آپ نے دیدہ دانستہ دجل سے کام لیتے ہوئے حضرت تھانوی رحمہ اللہ پر بہتان لگا دیا۔

پھر آپ نے فتاوی حقانیہ بہشتی گوہر اور کمالات اشرفیہ وغیرہ سے حوالے دیئے (ملخصا ص۲۳۲۱)

ان سب کا جواب ہماری طرف سے یہ ہے کہ آپ قبل از اعتراض اپنی کتب کو پڑھیں۔مولانا تطہیر احمد رضوی بریلوی لکھتے ہیں

پرندوں کی بیٹ پاخانہ کا مسئلہ

جو پرندے نہیں اڑتے زمین پر رہتے ہیں جیسے مرغی اور بطخ ان کی بیٹ (پاخانہ) انسان کے پاخانے اور پیشاب کی طرح نجاستِ غلیظہ ہے اور جو پرندے اوپر اڑتے ہیں ان میں جو حلال ہیں ان کی بیٹ پاک ہے جیسے کبوتر فاختہ مرغابی مینا گھریلو چڑیا وغیرہ اور جو پرندے حلال نہیں جیسے کوا، چیل، شکرہ، باز ان کی بھی نجاست خفیفہ ہے ان کا وہی حکم ہے جو حلال جانوروں کے پیشاب کا ہے

(غلط فہمیاں اور ان کی اصلاح صفحہ 25 24)

باقی فتاویٰ رضویہ کے بے جا حوالے دینا ہمارے خلاف نہیں ہم نے یہ ثابت کرنا تھا کہ یہ سارے حوالے احمد رضا خان کے خلاف جاتے ہیں جو تمہارے نزدیک نبیوں سے افضل ہے۔

مسئلہ نمبر ۴

گائے کے گوشت پر اعتراض کے جواب پر ایک نظر

رضاخانی جواب کا خلاصہ

جواب کا خلاصہ یہ کون سا اختلاف ہے جس کا دست وگریبان بنایا گیا ہے۔ اس کو مضمون اختلاف بتانا جہالت اور خامخواہ فتنہ پھیلانا ہے۔ دوم: اقتدار نعیمی دیوبندی اصول سے نہ بریلوی ہیں نہ معتبر لہذا ان کا حوالہ حجت نہیں۔ سوم: باقی اقتدار نعیمی نے کسی قسم کی تنقید نہیں کی۔ چہارم۔ علمی اختلاف رحمت ہے آگے دست وگریبان اور ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس کے حوالے دیئے گئے۔ (ملخصا ۱۹۴۔ ۱۹۵)

الجواب : یہ بات درست ہے کہ علمی اختلاف رحمت ہے اور علمی اختلاف یعنی فروعی ا

ختلاف ایسے ہیں کہ جس پر جانب خلاف کوئی فتویٰ عائد نہیں ہوتا مگر تم لوگ ایسے کو امام کہتے ہو جو ہر لغزش سے محفوظ ہے تو اس کی تحقیق کے خلاف کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے گمراہ ہے۔لہذا آپ کے نزدیک یہ اختلاف مذموم ہی ہے کیونکہ آپ کے نزدیک احمد رضا خان کے ہم عقیدہ جو شخص نہ ہو وہ کافر ہیں اور جو رائے سے اختلاف کرے وہ رضا خانیت سے خارج ہے۔ایک بریلوی لکھتے ہے

سنی وہ ہے جو امام احمد رضا خاں کے نظریات پر ہو(علمی محاسبہ صفحہ ۳۹۲)

اسی طرح المیزان احمد رضا نمبر صفحہ 209 پر ہے

امام احمد رضا کے فتاوی جو درحقیقت عطیات نبوت ہیں۔

فیض احمد بریلوی لکھتے ہیں:

اعلی حضرت کے خلاف جو تحقیق کرے وہ تحقیق کم ہے تخریب زیادہ ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہمیو مادیگرے نیست کا مرض سمٹ گیا ہے خود کو محقق بلکہ مجتہد سمجھتے ہیں جو سنی ہو کر اعلی حضرت کی تحقیق پر اپنے نظریے کو ترجیح دیتا ہے وہ ہزاروں ٹھوکریں کھاتا ہوا گمراہی کی طرف چلا جاتا ہے۔

(شرح حدائق بخشش جلد اول صفحہ 266)

پس احمد رضا کی رائے سے اختلاف گمراہی کی طرف لے جاتا ہے ہے تو یہ اختلاف مزموم کیسے نہ رہا۔دوم: اقتدار بریلوی کو ہم آپ کا معتبر ثابت کر آئے ہیں۔سوم: ہمارا مقصد اقتدار احمد بریلوی کی وہ تنقید نقل کرنا تھا جو تم بالکل ہضم کر گئے کہ ’’گویا حضرت کو مسلم شریف نہیں آتی تھی‘‘اس کو تو تم نے ہاتھ ہی نہیں لگایا۔

گائے کے گوشت پر دیوبندی خانہ جنگی پر ایک نظر:

اس حوالے سے فتاوی عبدالحی سے حوالہ دیا کہ مخصوص گائے کا گوشت تناول فرمانا معلوم نہیں پھرفتاوی دارالعلوم دیوبند اور فتاویٰ شیخ الاسلام وغیرہ سے حوالے دیے امدادالاحکام کاحوالہ دیا کہ ظاہر یہی ہے کہ آپ نے اسے تناول فرمایا۔(ملخصا۱۹۶،۱۹۷)

الجواب: لیکن یہ ہمارے خلاف نہیں۔چنانچہ احمد یار گجراتی صاحب نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کی امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت کے نبوت کے انکار کی بات کا جواب دیا تو کہا کہ کسی محدث کے قول سے کہ ''معلوم نہیں'' سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ سرے سے حدیث ہے ہی نہیں (حضرت امیر معاویہ پر ایک نظر)

لہذا فتاوی عبدالحیٔ لکھنوی اور علماء دیوبند میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر: ۵

اوجھڑی کا مسئلہ

قادری صاحب نے آپ کے اعلی حضرت سے دکھایا کہ اوجھڑی مکروہ تحریمی ہے۔اس کے مقابلے میں غلام رسول سعیدی، جناب اقتدار بریلوی اور اسلم رضوی کو پیش کیا تھا۔جس پر آپ نے یہ جواب دیا۔

رضاخانی جواب کاخلاصہ:

اقتدار دیوبندی اصول سے بریلوی نہیں۔اسلم رضوی نے کوئی طعن اعلی حضرت پر نہیں کیا۔غلام رسول نے بھی طعن نہیں کیا بلکہ واضح کیا دونوں موقف پر دلائل موجود ہیں۔یہ اختلاف مذموم نہیں پھر ختم نبوت اور صاحب ختم نبوت کا حوالہ دیا اور ثابت کیا کہ دلیل ہو تو اختلاف میں کوئی حرج نہیں۔پھر حدود اختلاف کتاب سے حوالہ دیا کہ اہل حق میں شدید اختلاف بھی شریعت کے خلاف نہیں،

پھر علماء دیوبند سے دکھایا کہ مولانا عبدالحی نے مکروہ لکھا ہے اور فتاوی رشیدیہ میں

حلال لکھا ہے۔لہذا یہ تمہارا تضاد بھی تو ہے۔ [ملخصا صفحہ ۲۳۶ تا۲۳۹]

الجواب: جہاں تک علماء اہلسنت دیوبند کے حوالوں کی بات ہے تو جناب خود مان چکے ہیں کہ دونوں جانب دلائل موجود ہیں [ص ۲۳۷]۔لہذا دونوں حضرات کے اپنے دلائل کے حساب سے بات کی اور دونوں ہی درست ہیں کیونکہ یہ ایک فروعی مسئلہ تھا سو اس میں دونوں ہی حق پر ہیں۔

جبکہ رضاخانیت کے اصول ہم پہلے دکھا چکے ہیں کہ آپ کے اعلیٰ حضرت سے اختلاف اور ان کے رائے کے خلاف چلنا گمراہ کرتا ہے اور سنیت سے خارج کرتا ہے سو اعلیٰ حضرت کے خلاف جا کر سعیدی، اقتدار اور اسلم صاحب خارج از بریلویت ہوئے۔آپ کا یہ کہنا کہ اقتدار معتبر نہیں سو یہ ہم ثابت کر آئے کہ معتبر ہے۔اسلم اور سعیدی صاحبان نے اگرچہ کوئی طعن نہیں کیا نہ ہم نے یہ کہا کہ انہوں نے طعن کیا بلکہ ہمارے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ تینوں حضرات رضاخانیت سے خارج ہیں۔

مسئلہ نمبر 6

نعلین کے ساتھ عرش پر جانے کا مسئلہ اور جواب پر ایک نظر

رضاخانی جواب کا خلاصہ

مفتی اقتدار نعیمی غیر معتبر ہے۔مذموم اختلاف نہیں بقول دیوبندی حضرات کے ملفوظات ہیں معتبر نہیں ہیں۔اعلیٰ حضرت نے سند کے لحاظ سے موضوع کہا اقتدار صاحب نے سند پر بحث نہیں کی۔جس کو اعلیٰ حضرت نے موضوع کہا ان میں یہ الفاظ ہے کہ حبیب تمہارے مع نعلین شریف رونق افروز ہونے سے عرش کی زینت وعزت زیادہ ہوگی.[ملخصا ص ۲۳۹،۲۴۰]

الجواب: اقتدار معتبر ہے ہم پیچھے ثابت کر رہے ہیں۔دوم: یہ مذموم اختلاف ہی ہیں

کیونکہ اعلی حضرت کے مخالفین پر تمہارے فتوے لگائے جاتے ہیں اعلی حضرت کی رائے کے خلاف سنیت سے خارج ہونے کا فتوی لگاتے ہو۔ پھر ملفوظات نہیں احکام شریعت میں بھی یہ بات موجود ہیں احمد رضا اس روایت کے متعلق لکھتے ہیں یہ محض جھوٹ اور موضوع ہے

(احکام شریعت صفحہ 160)

یہ تو ملفوظات نہیں لہذا یہ تو معتبر ہونے چاہیے۔

تصانیف مجدد اسلام مصنف طارق انور مصباح نے **احکام شریعت کو صفحہ- 28 پر احمد رضا خان کی کتاب مانا ہے**۔ لہذا مصنف ہدیہ بریلویت پر ایک نظر کی اور کاشف اقبال کی روش پر چلتے ہوئے اس کے بریلوی ہونے کا انکار مت کرنا۔ **اسی طرح مولوی عبدالمبین قادری تصنیفات امام احمد رضا کے صفحہ 27 پر اس کو اعلی حضرت کی تصنیف مانتے ہیں.**

احکام شریعت میں مولوی احمد رضا سے سوال ہوا حضور اقدس کا شب معراج عرش الہی پر نعلین مبارک کے تشریف لے جانا صحیح ہے یا نہیں اس پر جناب جواب دیتے ہیں۔

یہ محض جھوٹ اور موضوع ہے۔ (احکام شریعیت صفحہ ۱۶۰)

لیجئے اس میں تو الفاظ نہیں اور تشریف لے جانے کے واقعے کو جھوٹ اور موضوع کہا گیا ہے لہذا جواب 4 اور 5 کا رد ہوا۔.

دیوبندی خانہ جنگی پر نظر

چنانچہ متعدد علماء دیوبند کی مصدقہ اور دیوبندیوں کی پسندیدہ کتاب میں اسی روایت کو معتبر تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہوا ہے کہ

''امام الانبیاء خاتم المرسلین سید دو عالم ﷺ کے دشمن اور گستاخ کو حضور ﷺ کے نعلین مبارک کی روایت کیسے نظر آتی۔''

(رضاخانی مذہب ج ا صفحہ: ۹۱ دیوبندی)

بات واضح ہے کہ ان دیوبندیوں کے نزدیک یہ (نعلین مبارک والی)

روایت صرف نظر نہ آنا ہی گستاخ و دشمن رسول ﷺ ہونے کی دلیل ہے تو اب اس روایت کا انکار کرنا تو اس سے بھی بدتر کہلائے گا۔ تو اس سے بالکل واضح ہوگیا کہ یہ روایت ان دیوبندیوں نے تسلیم وقبول کر لی۔

لیکن ان کے برعکس دیوبندی مفتی کفایت اللہ لکھتے ہیں کہ

''نعلین شریفین کے متعلق یہ بات کہ حضرت حق جل جلالہ نے حضور ﷺ کو نعلین سمیت عرش پر بلایا بعض سیر وتفاسیر میں مذکور ہے۔ واعظ اسے دیکھ کر بیان کر دیتے ہیں مگر سند اور صحت کے لحاظ سے ہمیں اس کی کوئی پختہ سند نہیں ملی۔''

(کفایت المفتی ج ا صفحہ ۱۰۴) تو اب دیوبندی کتاب رضاخانی مذہب کے مطابق دیوبندی مفتی کفایت اللہ صاحب! سید دو عالم ﷺ کے دشمن اور گستاخ ٹھہرے کیونکہ دیوبندی اصول سے روایت نظر نہ آنا گستاخ و دشمن کی دلیل ہے تو روایت پر کلام کرنا تو اس سے بڑے دشمن وگستاخ ہونے کی دلیل ٹھہری۔ (۲۰۱۔۲۰۲)

الجواب: مصنف رضاخانی مذہب نے تو احمد رضا خان کو گستاخ اور دشمن رسول کہا ہے اس کی وجہ روایت کے ثبوت کا انکار نہیں بلکہ انہوں نے دیگر حوالے سے مجدد بریلوی کی گستاخیوں کے سبب اس کو گستاخ بتایا ہے۔ پھر احمد رضا خان پر طعن کیا ہے کہ اتنا بڑا جاہل ہے کہ اسے روایت نظر نہیں آئی۔ جہاں تک بات ہے کفایت المفتی میں پختہ سند نہ ملنے کی بات ہے نہ کہ حدیث کا سرے سے انکار لہذا یہ کوئی دست وگریباں نہیں ہے یہ آپ کا دیدہ دانستہ مصنف رضاخانی مذہب پر لگایا گیا بہتان ہے۔

مسئلہ نمبر 7

بوسہ قبر والے مسئلے پر دئے گئے رضاخانی جواب پر ایک نظر:

مولانا ابوایوب قادری صاحب نے مولوی احمد رضا خان صاحب اور یہ پیر مہر علی شاہ صاحب کے حوالے سے لکھا کہ احمد رضا صاحب نے راجح مذہب میں ممنوع قرار دیتے ہیں اور پیر مہر علی شاہ صاحب منع فرماتے ہیں اور اس کے مقابل فیض احمد اویسی عبدالقیوم ہزاروی اور عبدالحامد بدایونی کو لائے تو جناب اس کا جواب دیتے ہیں۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

شاہ اسماعیل اور ان کے ناقد کا حوالہ دیا کہ بوسہ کرنا شرک نہ کفر بلکہ اس میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ دوسرا حوالہ اسلام میں اختلاف کے اصول و آداب اور حدود و قیود کا کہ صحابہ کرام میں اختلاف ہو جاتا تھا اور غیر منصوص مسائل میں ایک حلال اور دوسرا حرام کا فتوی دے دیتا ہے۔ پھر یہ کہا کہ دیوبندی کے اصولوں کے مطابق صحابہ اور بزرگ ہستیاں بھی نہیں بچتی۔ [دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص ۲۴۲۔ ۲۴۳]

الجواب: اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ اعلی حضرت کے خلاف جانے والے کی حالت: کہ تمہارے نزدیک ولی کی شرط یہ ہے کہ مادہ کی شرمگاہ میں استقرار پکڑتے نطفے کو بھی دیکھتا ہے [دیکھیے تنویر الخواطر] اور مرد کی شرط کے متعلق اعلی حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب لکھتے ہیں :

> وہ مرد نہیں جو تمام دنیا کو مثل ہتھیلی کے نہ دیکھے مزید آگے لکھتے ہیں میں کہتا ہوں مرد وہ نہیں جو تمام عالم کو انگوٹھے کے ناخن کی مثل نہ دیکھے۔
>
> [ملفوات ص ۸۱]

تو جناب احمد رضا خاں صاحب کو اگر آپ مرد مانتے ہیں تو ظاہر سی بات ہے اس

اصول سے اگر وہ تمام دنیا کومثل ہتھیلی کی دیکھ سکتے ہیں تو صحیح مسئلہ اور حکمت تک بھی پہنچ سکتے ہیں اور احمد رضا خان صاحب کے نزدیک راجح قول ممنوع ہے اور جناب کے مذہب پر عمل کرنا ہرفرض سے اہم فرض ہے ۔لیکن پیچھے ہم اصول پیش کر آئے ہیں کہ جناب کی تحقیقات اور نظریات کے خلاف کرنے والا گمراہی کی دلدل میں پھنس جاتا ہے اور بریلویت سے خارج ہو جاتا ہے تو لازمی بات ہے کہ جناب مولوی احمد رضا خان صاحب بھی درست مسلے پر ہوں گے یاد رہے یہ تمام رضاخانی اصولوں سے ہے ۔

اسی طرح ملفوظات کے حوالے سے آپ پیر مہر علی شاہ صاحب کو تو ولی مانتے ہیں تو کیسے ہوسکتا ہے کہ یہ شخصیت بھی اصل مسئلہ پر نہ پہنچے ہوں بس لامحالہ یہ دونوں شخصیات حق اور ان کا موقف درست تسلیم کیا جائے گا۔ پھر ان کے مقابلے میں عبدالحامد بدایونی،عبدالقیوم اور فیض احمد اویسی وغیرہ غلط مسئلہ پر ہیں ۔لہذا بریلویوں سے خارج اور گمراہ قرار پائے رضاخانی اصول سے ۔

دیوبندی دست وگریباں کا جواب:

اس کے بعد جناب نے شاہ اسماعیل شہید اور ان کے ناقدین سے دکھایا کہ قبروں کو بوسہ دینا نہ شرک ہے نہ کفر ۔کیونکہ اس مسئلے میں فقہاء کا اختلاف ہے بعض نے اسے منع کیا اور بعد میں جائز کہا۔فتاوی دارالعلوم دکھایا کہ جائز نہیں حرام ہے اس طرح توحید وشرک کی حقیقت سے دکھایا قبر کو بوسہ دے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے ۔ با محمد باوقار کتاب کے حوالے سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی کہ دیوبندی امام قاسم نانوتوی نے روضہ شریف کو بوسہ گاہ عالم کہا[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ 244 243]

الجواب: شاہ اسماعیل اور ان کے ناقدین میں جو اختلاف نقل ہورہا ہے وہ فقہا کا اختلاف ہے آپ جیسے جاہلوں کے نہیں ۔ پھر مفتی عزیز الرحمن صاحب نے حرام ہونے کا فتوی

دیاباقی صحابہ میں اختلاف اجتہاد کا اختلاف ہے۔تم لوگ تو جاہل مقلد ہو رضاخان صاحب کے.

سوم سجدہ عبادت و تعظیمی کے ڈر سے علماء نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔

چہارم: میثم قادری کی کتاب اور کنزالایمان اور مخالفین وغیرہ میں یہ اصول وضع کیا گیا ہے کہ ایک ترجمہ اہلسنت کریں تو وہ جائز ہے جبکہ دوسرے کریں تو نہ درست ہوگا ذنب بمعنی گناہ دیوبندی کریں تو گناہ ہی مراد ہوگا اگر رضاخانی کرے تو جائز دیوبندی کریں تو ناجائز ہے اس لیے کہ ان کا کریمنل ریکارڈ ہی ایسا ہے [ملخصا کنزالایمان اور مخالفین]

اس اصول سے رضاخانی کرے تو پھر بھی یہ ہر لحاظ سے ناجائز ہی ہوگا کیونکہ تمہارا کریمنل ریکارڈ ایسا ہے کہ تم لوگ وہاں پر سجدہ تعظیمی اور عبادتیں شروع کر دیتے ہو۔ہم ایک حوالہ دے کر مزید آگے بڑھتے ہیں:

مولوی الیاس عطار صاحب کا فتوی:

امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ جلد 22 صفحہ 476 فرماتے ہیں مزارات کو سجدہ یا ان کے سامنے زمین کو چومنا حرام اور حد درکوع جھکنا ممنوع۔

[کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب صفحہ ۴۰۴]

قبر کو چومنا تو بدرجہ اولیٰ حرام ہوا جب مزارات کے سامنے والی جگہ کو چومنا حرام ہے۔

نسبت بدلنے سے حکم بدل جاتا ہے رضاخانی اصول

شخصیت وافکار شیخ السلام محدث گھوٹوی میں ہے

حضرت مولانا مولوی محمد حسن رحمہ اللہ علیہ معلم جامعہ عباسیہ بہاولپور جن سے میں نے شرح جامی پڑھی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک مولوی صاحب نے حضرت علامہ گھوٹوی رحمہ اللہ علیہ سے ایک فارسی شعر کی

بابت استفسار کیا تو حضرت نے فرمایا کہ غلط ہے ان مولوی صاحب نے
عرض کیا کہ یہ شعر فلاں شخصیت کا ہے تو حضرت نے فرمایا- ول ہے
یعنی اس کی تاویل لازم ہے
اسی طرح مولوی امجد علی بریلوی صاحب لکھتے ہیں:
چونکہ یہ شعر کسی بے باک زبان دراز کا کلام نہیں جس کی عبارت ایسی
ہو کہ جو جی میں آئے بک دے بلکہ ایک واقف شریعت کی طرف
منسوب ہے لہذا تاحد امکان کلام کی تعبیر کی جائے گی اور کلام کو ظاہر پر
حمل نہیں کیا جائے گا۔

[فتاوی امجدیہ صفحہ 279]

پس حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے فرط جذبات میں بوسہ قبر پر اعتراض نہیں ہوتا۔

مسئلہ نمبر ۸

سیاہ خضاب کے مسئلہ پر دیے گئے رضاخانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے فتاوی رضویہ سے سیاہ خضاب کے استعمال پر فتاوی جات دکھائے تھے پھر اقتدار بریلوی سے فتوے دکھائے۔اس کے معارض رضاخانی مولوی کے عمل کو پیش کیا کہ اس نے سیاہ خضاب استعمال کیا۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

اقتدار نعیمی معتبر نہیں۔ یہ مسئلہ فروعی ہے۔پھر فتاوی قاسمیہ، کتاب النوازل، امداد الفتاوی سے جواز دیکھایا اور معارض کے طور پر مسائل خضاب کتاب سے فتاوی جات نقل کر کے تعارض بنانے کی کوشش کی۔[ملخصاص ۲۴۵تا۲۵۰]

الجواب: اقتدار بریلوی کو ہم معتبر ثابت کر آئے ہیں مزید حوالے یہاں دے دیتے

ہیں ۔ چنانچہ مولوی غلام حسن قادری صاحب نے اقتدار بریلوی کو جید بریلوی علماء میں شمار کر کے ان الفاظ میں یاد کیا ہے:

مفتی ابن مفتی، مفسر ابن مفسر، مفتی اقتدار احمد نعیمی کے خطاب ۔۔

[تقریری نکات صفحہ ۳۲۴]

مولوی عبدالرزاق بھترالوی لکھتے ہیں:

تفسیر نعیمی کے آٹھ پارے حضرت علامہ مفتی احمد یار نعیمی رحمہ اللہ کی علمی تحقیقی تفسیر ہے اس سے آگے آپ کے صاحب زادہ اقتدار احمد خانصاحب کی بھی بہتر تفسیر ہے ۔ مجھے بولنے کا کچھ سلیقہ ہی تفسیر نعیمی سے آیا۔ [نجوم الفرقان جلد ۱ ص ۱۱۰]

لیجئے آپ کی رائے معتبر یا آپ کے علماء کی خود فیصلہ کریں ۔ پھر اس کو تم فروعی مسئلہ نہیں مانتے ۔ تمہارے ہاں اعلیٰ حضرت کے تحقیقات کے خلاف کو تم گمراہ اور بریلویت سے خارج کر دیتے ہو ۔ لہذا تم پر نقد ضرور ہے ۔

اعلیٰ حضرت صاحب کا نظریہ یہ ہے:

ہم حنفی ہیں نا کہ یوسفی یا شعبانی ۔ [ملفوظات صفحہ ۲۰۷]

لہذا احمد رضا کے نزدیک امام ابو حنیفہ کا فتوی معتبر ۔

دیوبندی دست وگریباں پر ایک نظر:

ہمارے حوالے سے تو آپ کے منہ سے ہی جواب عرض ہے کہ جناب یہ ایک فروعی مسئلہ ہے سو دونوں جانب میں کسی پر بھی فتوی نہیں لگتا ہے ۔ نیز ہمارے لوگوں میں جنہوں نے جواز کا فتوی دیا وہ اول تو مطلق نہیں حالت جنگ میں یا بیوی کی خوش نودی کے لیے لگانے پر دیا ۔ دوم ان کے فتوے کی بنیاد امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے قول پر ہے ۔ جبکہ

آپ کے اعلیٰ حضرت تو یوسفی نہیں سو یہ اعتراض ہم پر تو نہ ہوگا مگر تم لوگوں پر جوں کا توں ہے۔ نیز جناب کے امداد الفتاوی کی آدھی بات نقل کی ہے۔حضرت تھانوی علیہ الرحمہ نے اصلاح العوام میں اس قول کا رد کیا ہے جو اما ابو یوسف علیہ الرحمہ کا ہے۔لہٰذا ہم پر کوئی فتوی نہیں لیکن آپ کے اصول سے شفیع اوکاڑوی بریلویت سے خارج وگمراہ ہوگئے۔

مسئلہ نمبر 9
فخر عالم کہنے پر دئے گئے جواب پر ایک نظر

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

اعبارت نامکمل پیش کی۔احمد رضا نے فخر عالم اور فخر جہاں کہنے کو بے معنی کہاں شاہجہاں کہہ سکتے ہیں دیوبندیوں کو اس کے استعمال سے تکلیف ہے۔اعلیٰ حضرت نے گستاخی کا فتوی نہیں دیا۔دیوبندی عرف کی بات کو لغت کی طرف لے گیا حالانکہ مفتی کفایت اللہ نے لکھا ہے کہ بے ادبی کا مدار عرف عام پر ہوتا ہے اور اسی پر حکم لگتا ہے لہذا اپنے اصولوں سے جاہل ہیں۔[دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ [252 251]

الجواب: جاہل تو آپ اپنے اصولوں سے ہیں کیونکہ ہم نے تمہارے اصولوں پر اعتراض کیا تھا کہ اگر کسی لفظ کے دو معنی ہوں اور دوسرا معنی گستاخی کا ہو تو استعمال درست نہیں۔تو اس کا جواب تو تم ہضم کر گئے۔ہمارا اصل اعتراض اس پہ تھا جس کا جواب دینا تم سے نہ ہوسکا۔سو ہمارا اعتراض جوں کا توں قائم ہے۔

دیوبندی خانہ جنگی پر ایک نظر:

جناب نے وہی پرانا اعتراض نقل کر دیا اس حوالے سے جناب نے یہ دکھایا کہ مولانا سرفراز خان صفدر صاحب اور قہر آسمانی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب لکھا گیا جبکہ

مولانا محمود الحسن گنگوہی کے مطابق یہ ہے کہ جناب میں ج جاہل کا نون نادان کا الف احمق کا ب بے وقوف کا ہے۔ یوں ثابت کیا کہ دیوبندی اپنے اصولوں سے گستاخ ٹھہرے ہیں کہ نبی کو کیا کیا کہہ دیا۔ [ملخصا صفحہ ۲۵۲،۲۵۳]

الجواب : جناب کے مخفف پر اعتراض کا جواب

جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ جناب کا یہ لفظ خاص انگریز خواں کے لیے تھا اس بات کی تائید و وضاحت ہم پیر ذوالفقار احمد نقشبندی سے دکھا دیتے ہیں:

> اسکے بعد انہوں نے ہر انگریزی خواں کو جناب کہنا شروع کر دیا یہ لفظ ایسا مشہور ہوا کہ آج کسی کو پتہ ہی نہیں کہ بنا کیسے تھا۔ سب ایک دوسرے کو جناب کہتے پھرتے ہیں۔ آج عرف عام میں جناب بمعنی بارگاہ ہے۔ جیسا کہ حضرت بمعنی بارگاہ جناب اور حضرت یہ دونوں الفاظ اعزازی بن گئے ہیں

[خطبات فقیر جلد 9 صفحہ 20]

بس اس حوالے سے بھی ثابت ہوا کہ یہ لفظ اور جناب کے یہ معنی خالص انگریز کے لیے تھے جبکہ دوسری شخصیات کے لیے یہ ہرگز ان معنوں میں استعمال نہیں ہو سکتا۔
چنانچہ جناب کے ہم مسلک عبدالرحیم سکندری اپنی کتاب الفتح المبین میں لکھتے ہیں:

> اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ ایک لفظ جب مختلف ذوات (ہستیوں) کے لیے استعمال ہو تو ضروری نہیں کہ ہر جگہ اس کا معنی ایک ہی ہوں بلکہ بعض دفعہ محل بدلنے سے معنی بدل جاتا ہے

[الفتح المبین صفحہ 103]

فخر عالم اور فخر میں فرق نہ کرنے کے اعتراض کا جواب

رضا خانی صاحب عنوان قائم کرتے ہیں کہ فخر عالم اور فخر میں فرق نہ کرنا دیوبندی جہالت۔ پھر لکھتے ہیں:

جناب نے دست وگریباں کے صفحہ 62 پر یہ لکھا ہے:

واہ رضاخانیوں جوسرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری انسانیت بلکہ ہر شے کے لئے فخر ہیں وہ تمہارے نزدیک ان الفاظ سے موصوف نہیں ہو سکتے۔

گویا اعتراض کیا کہ ہماری کتاب میں فخر عالم تھا اور ابو ایوب صاحب نے فخر لفظ استعمال کیا۔ دونوں کو ایک سمجھا۔ [ملخصاً صفحہ ۲۵۳]

الجواب : جناب نے خود یہ عبارت صفحہ 62 دست وگریبان سے نقل کی ہے" کہ واہ رضاخانیوں! جوسرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری انسانیت بلکہ ہر شے کے لئے فخر ہیں"۔ یہ الفاظ کہ انسانیت کے لئے اور ہر شے کے لیے فخر ہونا دراصل فخر عالم ہی کے مساوی ہے۔ سو یہ جہالت مولانا قادری صاحب کی نہیں۔ جناب کی جہالت ہے۔ اس کے بعد جناب نے رحمت اللعالمین کا لفظ نبی ﷺ کا خاصہ نہ ہونے کے حوالے سے سے فتاویٰ رشیدیہ پر اعتراض کیا ہے جس کا جواب دفاع اہلسنت اور دیگر کتب میں ہمارے احباب دے چکے ہیں وہی دیکھ لیا جائے۔

شیطان اور علماءئے دیوبند:

ہم نے مفتی احمد یار خان نعیمی سے جو نقل کیا کہ شیطان نہ ہوتا تو دنیا میں کچھ نہ ہوتا تو اس پر جناب نے جواب دینے کے لئے امداد المشاق کو پیش کیا کہ کفر مظہر ایمان ہے برعکس اس کے اگر کفر مخلوق نہ ہوتا تو کوئی ایمان کو کیوں کر جانتا اسی طرح علامہ ابن قیم و ابن تیمیہ علیہ الرحمہ وغیرہ سے دکھایا۔ گویا جواب دینے کی کوشش کی کہ تمہارے گھر سے ایسی عبارات

مل جائیگی[ملخصا صفحہ ۲۵۴،۲۵۵،۲۵۶،۲۵۷،۲۵۸]

الجواب : جہاں تک ہماری عبارات کی بات ہے تو ہماری کتب میں ایسی عبارت نہ ملے گی۔

یہ قاعدہ درست ہے کہ چیزیں اپنی اضداد سے پہچانی جاتی ہیں ۔لہذا ہماری کتب میں اگر کچھ لکھا بھی ہے تو وہ اجمال ہے جو قابل اعتراض نہیں ۔مگر جناب مفتی احمد یار صاحب کی عبارت کو دیکھا جائے جیسا کہ آپ نے دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ 256 نقل کیا ہے ''اگر شیطان نہ ہوتا تو دنیا اور دین میں کچھ نہ ہوتا''۔تو ظاہری بات ہے اس عبارت میں اگر غور کیا جائے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کا دنیا ہی نہیں بلکہ دین میں بھی کچھ حصہ ہے جبکہ ہماری عبارات میں ایسا کچھ نہیں نہ ہم شیطان کا دین میں کوئی حصہ مانتے ہیں لیکن آپ لوگ شیطان کا بھی دین میں حصہ مانتے ہیں ۔لہذا ہمارا اعتراض اس بات پر ہے چنانچہ جو آپ نے صفحہ 254 پر عنوان قائم کیا ہے دیوبندی شیطان نہ ہوتا تو دنیا میں کچھ نہ ہوتا یہ عنوان یوں ہوگا کہ اگر رضاخانی شیطان نہ ہوتا تو دنیا اور دین میں کچھ نہ ہوتا

نیز ایک طرف آپ نبی ﷺ کو وجہ تخلیق کائنات مانتے ہیں مگر دوسری جانب شیطان کو اس سے بھی بڑھ کر مانتے ہیں ۔یعنی شیطان نہ ہوتا تو دنیا ہوتی نہ دین ہوتا ۔دین نہ ہوتا تو انبیا کیسے آتے سو انبیا کا تشریف لانا بھی شیطان کے سبب ہوا ۔العیاذ باللہ۔

مسئلہ نمبر ۱۰

یا محمد کہنے پر دیئے گئے رضاخانی جواب پر ایک نظر:

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

جن لوگوں نے یہ کہا کہ یا محمد جائز ہے انہوں نے وصفی معنوں میں کہا ہے جبکہ ناجائز کہنے والوں نے علمی و ذاتی معنوں میں ۔استعمال کرنے کو کہا ہے ۔لہذا یہ دیوبندی اصول

سے تضاد نہیں۔آگے ہماری کتابوں سے حوالے نقل کر کے اپنا مدعی ثابت کرنے کی کوشش کی۔[ملخصا صفحہ ۲۵۹،۲۶۰،۲۶۱]

اسی صفحہ پر حوالہ دیا۔ چنانچہ دیوبندی مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''خالق کائنات نے محبوب دوعالم ﷺ کی شان محبوبیت کے خلاف تصور کیا کہ ان کا نام لیکر عام لوگوں کی طرح پکارا جائے، جیسا کہ قرآن میں ممانعت ہے۔تو حضرت جبرئیل نے نام لیکر کیوں پکارا؟......(تو اس کا جواب یہ ہے کہ) ممکن ہے لفظ محمد سے حضرت جبرائیل نے معنی وصفی مراد لیے ہوں کہ محمد ایسی ہستی کو کہا جاتا ہے کہ اس کی اتنی تعریف کی گئی ہو جتنی کسی اور کی نہ کی گئی ہو اور لفظ محمد میں جو مبالغہ ہے وہ لفظ محمود میں نہیں چونکہ باب تفعیل کی خاصیت میں علمائے صرف نے مبالغہ کو بھی ذکر کیا ہے......اگر حضرت جبرائیل لفظ محمد سے معنی علمی مراد لیتے تو بے ادبی کا سوال پیدا ہوسکتا تھا، غرض انہوں نے وصفی معنی مراد لیا ہو جس میں مدح ہی مدح ہے۔''

(نفع المسلم: ص:۹۳ دیوبندی)

یہی تقسیم حضرت ملاں علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ا صفحہ ۵۴ میں کی۔[ص ۲۶۱]

الجواب: اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ یا حرف ندا ہے اور منادی الم پر داخل ہوتا ہے وصف پر داخل نہیں ہوتا۔اگر اس کی بالفرض کوئی مثال مل بھی جائے کہ یا وصف پر داخل ہے تو بھی اس سے مراد ذات ہی ہوگی۔نیز جناب کے پیش کردہ نفع المسلم میں صرف محمد ہے یا محمد کا ذکر نہیں ہے۔پھر بقول احمد یار گجراتی صاحب کے جبرائیل علیہ السلام کی اطاعت ہم پر لازمی بھی نہیں ہے۔

دوم ہم انکو ان ہی کے رئیس التحریر کا اصول دکھائے دیتے ہیں۔ارشد القادری لکھتا ہے:

> نہ مختار حقیقی کا لفظ تقویۃ الایمان میں ہے اور نہ مالک مجازی کی ترکیب تذکرۃ الرشید میں ہے۔دونوں جگہ صرف مختار اور صرف مالک کا لفظ ہے لیکن اخلاص اور نفاق کا یہ فرق محسوس کیجئے کہ سرکار برطانیہ کو مالک ثابت کرنے کے لیے مجازی کا سہارا لیا لیا گیا اور نبی کے حق میں مالک ومختار کی نفی کرنے کے لیے حقیقی کی قید بڑھادی گئی۔

[زیروزبر ص ۱۷]

تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ فتوی لگانے والوں نے حقیقی کا لفظ ساتھ نہیں استعمال کیا اور نہ ہی یا محمد لکھنے والوں نے یہ کہا کہ ہم وضعی معنوں میں لکھ رہے ہیں۔دو جگہوں پر اپنی طرف سے وضعی اور حقیقی کی قید لگا کر آپ نے اپنے منافق ہونے کا ایک اور ثبوت ہمیں فراہم کر دیا۔

دیوبندی دست وگریبان پر ایک نظر:

جناب نے علماء دیوبند کا تضاد دکھانے کی کوشش کی ہے اور چند حوالے نقل کیے ہیں۔[ملخصا ۲۶۲،۲۶۳،۲۶۴]

الجواب؛اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ یا محمد کہنا دو وجہ سے درست نہیں کہ اس میں بے ادبی کا شایبہ ہے اور دوسرا یہ کہ رضا خانی اس سے حضور ﷺ کو حاضر وناظر مراد لیتے ہیں جو کہ عقیدہ کا بگاڑ ہے۔عوام میں اس طرح کا فرق رکھنا چونکہ دشوار ہے سو اس لیے ہم نے کہا کہ یہ درست نہیں۔باقی اگر کوئی صحیح العقیدہ شخص کہے تو وہاں یہ کہا جائے گا کہ یا عداوت اور بے ادبی کے لیے نہیں اور نہ ہی پکار کے لیے ہے بلکہ یہ فرط محبت میں کہا۔

لیکن چونکہ رضا خانیوں کا کریمنل ریکارڈ ہی ایسا ہے اور ان کے عقاحد بگڑے ہوئے

ہیں سوان کے لیے یہی اصول بے کار ہے اور مفید نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱

حضور ﷺ کو عالم الغیب کہنے پر دیے گئے جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے اس حوالے سے فتاوی مہریہ، انوار شریعت، تصحیح العقائد، العقائد الصحیحہ، سعید اسعد کی تقریریں، آینہ اہل سنت اور دیگر کتب کے حوالے دیے جہاں رضا خانی حضرات نے نبی ﷺ کے لیے لفظ عالم الغیب استعمال کیا۔ جبکہ ازہری صاحب، جہانگیر نقشبندی، زلزلہ ٹالامن والعلی اور عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ وغیرہ سے اس کے نا جائز، مکروہ وحرام ہونا بتایا تھا۔

رضا خانی جواب کا خلاصہ:

فتاوی مہریہ کی مکمل ذمہ داری پیر صاحب پر نہیں۔ دیوبندی حضرات نے پیر صاحب کو معتبر مانا ہے۔ عبد الحامد کے حوالے میں عالم غیب کے لفظ ہیں عالم الغیب کے نہیں۔ (مناظر اہل سنت نے انوار رضا کے حوالے سے بتایا تھا کہ عالم الغیب اور عالم غیب دونوں ہم معنی ہیں۔ لہذا جناب نے اس کا جواب نہیں دیا۔ نیز انوار شریعت کے حوالے کو بھی ہضم کر گئے۔)

ردسیف یمانی سے نقل کیا کہ لیکن پھر بھی اس کے استعمال میں احتیاط کی جائے۔ (ہمارے پیش کیے حوالے میں یہ بات تھی کہ اکثر علماء اہل سنت نے استعمال کیا ہے۔ جانب نے زور لگا کر جواب دینے کی کوشش کی لیکن اکثر علماء بریلویہ نے جو استعمال کیا اس کا کیا جواب ہے؟) سعید اسعد کی تقریریں کتاب سے ان کا برأت کا اعلان ہے۔ نیز ہمارے حوالوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ بلا قرینہ درست نہیں۔ پھر مفہوم مخالف لے کر کہا کہ قرینہ سے درست ہوگا۔ [ملخصا صفحہ ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷]

الجواب:

اول فتاوی مہریہ کو شرف قادری صاحب نے تصنیفات پیر مہر علی شاہ صاحب میں شمار کیا ہے لہذا آپ کی رائے نہیں ان کا قول معتبر ہے۔ نیز جناب میلسی صاحب لکھتے ہیں:

پیر مہر علی گولڑوی وہ ہیں کہ جنہوں نے وہابیت نجدیت بلکہ دیوبندیت کے امام دوم مولوی رشید احمد گنگوہی کا کھل کر ردو ابطال کیا۔

[محاسبہ دیوبندیت صفحہ ۱۸۸ جلد ۱]

نیز لکھا

پیر صاحب گولڑوی وہ ہیں جنہوں نے کھلم کھلا اور اعلی الاعلان سنی بریلوی مسلک کی تائید وحمایت فرمائی۔ [ایضا]

آگے لکھتے ہیں:

پیر مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ بھلا تیرے کیا لگتے ہیں اور تجھے ان سے کیا سروکار دھوکہ دینے کے لیے پیر صاحب گولڑوی کا نام نامی لیتے ہو کچھ شرم کرو۔ [ایضا]

لیجئے ان حوالوں کو غور سے پڑھئے اور دیکھئے کیسے پیر صاحب آپ کے اصول سے پکے بریلوی ثابت ہوئے۔ لہذا اس حوالے کا جواب دینے سے رضاخانی عاجز ہیں۔

باقی فیصلہ کن مناظرہ کا حوالہ آپ کو مفید نہیں کہا حمد رضا صاحب لکھتے ہیں:

عقیدہ وہ ہوتا ہے جو متون وسائل میں بیان کر دیا۔

[اللہ جھوٹ سے پاک ہے۔ صفحہ ۱۷۳]

لہذا یہ مناظرہ ومجادلہ میں لکھی کتاب ہے متن کی نہیں سو اس کا آپ کے اصول سے یہ جواب ہوا۔

دیوبندی دست وگریبان پر ایک نظر:

جناب نے حفظ الایمان اور توضیح البیان کے حوالے سے وہی اعتراض دہرایا جن کا جواب ہماری طرف سے پہلے ہی دیا جا چکا ہے ۔جناب نے مولانا چاند پوری اور حضرت تھانوی صاحب علیہ الرحمہ کا دست وگریبان بنانے کی کوشش کی ۔

[ملخصا ص۲۶۹، ۲۷۰]

الجواب: مولوی پیر محمد چشتی صاحب لکھتے ہیں؛

''جہاں جہاں ذوات قدسیہ انبیاء ومرسلین اوران کے متبعین کے لئے علم غیب کا ثبوت آیا ہے وہ علم غیب کے لغوی مفہوم پر محمول ہیں''

(اصول تکفیر صفحہ ۳۶۰)

لیجئے یہ بات بھی صاف ہوگئی ۔ یہاں بھی علم غیب ذاتی نہیں لغوی پر محمول ہے ۔آپ کا اصول آپ کے سامنے ہے ۔

مسئلہ نمبر ۱۲

حاضر وناظر پر دیئے گئے جواب پر ایک نظر:

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

ہم جسمانی طور پر حاضر وناظر نہیں مانتے ۔حضور ﷺ ہر وقت ہر جگہ حاضر وناظر نہیں ۔

[ملخصا صفحہ ۲۷۲، ۲۷۳]

الجواب : مسئلہ حاضر وناظر کے متعلق پیچھے تفصیلا عرض کیا جا چکا ادھر ہی رضا خانی تضاد دیکھ لیجئے ۔سر دست اتنا کہنا ہے کہ جتنی تاویلیں کی ہیں وہ سب شرعی معنی میں حاضر وناظر کے خلاف ہیں ۔شرعی معنی قبر انور میں رہتے ہوئے ہی ہر چیز پر نظر رکھنا ہے جیسا کے مفتی احمد یار صاحب لکھتے ہیں ۔لہذا جواب دیتے ہوئے آپ مزید دست وگریبان ہو چکے ۔مزید تفصیل پہلے گزر چکی ہے ۔

مسئلہ نمبر ۱۳

لاؤڈ اسپیکر پر نماز کے حوالے سے جواب پر ایک نظر:

جواب میں جناب نے یہی کہا کہ یہ ایک فروعی مسئلہ ہے۔جنہوں نے جواز کا فتوی دیاان کے نزدیک امام کی آواز اصلی ہوتی ہے اور فقط بلند کر دی جاتی ہے اور جن لوگوں کے عدم جواز کا قول کیا ان کے نزدیک صدائے باز گشت ہے۔یہی بات دیوبندی کتب میں ہے۔پھر فضل خداوندی سے حوالہ دیا کہ بادلیل اختلاف گستاخی نہیں۔براہین قاطعہ کا حوالہ دیا کہ مخالفت علماء کوئی جدید امر نہیں اس میں فقہا کا اختلاف ہو جاتا ہے۔پھر کہا دیوبندی جماعت کااعتراض کرنا سینے کا کینہ ہے۔ [ملخصا صفحہ ۲۷۳،۲۷۴]

ایک اصولی بات:

دست وگریبان کتاب تمہاری کتب کا الزامی جواب ہے جیسا کہ جلد اول اور چہارم میں اس بات کا صراحت کے ساتھ ذکر ہے۔[دست وگریبان جلد ۴ ص ۱۳]

مناظر اہل سنت دامت برکاتہم لکھتے ہیں:

> اب گذارش اہل بدعت سے یہ ہے کہ جب یہ کتاب تمہاری مذکورہ کتب کا ردعمل اور الزامی جواب ہے تو آج آپ لوگوں کو اس پر چیں بہ جبیں ہونے کی ضرورت نہیں کہ جی فروعی مسائل چھیڑ دے۔
>
> [ایضا]

ہاشمی میاں نے یونہی فروعی مسائل کو چھیڑا ہے۔چنانچہ لکھتے ہیں:

> چونکہ یہ لطیفہ کتاب کا آخری لطیفہ ہے اس لیے میری خواہش ہے کہ بعض فروعی مسائل پر بھی روشنی ڈال دی جائے۔[لطائف دیوبند

صفحہ ۹۳]

سفید وسیاہ میں کئی فروعی باتیں زیر بحث لائی گئیں مثلا

قبروں کو چومنا۔۔۔تبرکات کا ادب۔۔۔۔تھانوی صاحب کے ہدیے

فروخت کرناوغیرہ۔ [سفید وسیاہ کی دفہرست]

ایک اور کتاب دیوبند سے بریلی ہم نے دست وگریبان میں الزامی جواب اس کا بھی لکھاہے اس میں نمبر 34 معراج شریف،عرس شریف ختم شریف سونگ چہلم فاتحہ خوانی اور ایصال ثواب اور نمبر 35 میں معروف دیسی کوا کھانا اور نمبر 37 پر نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا کو ذکر کیاہے۔دیکھیے دیوبند سے بریلی صفحہ ۳۵۔۳۶

اہل بدعت بتائیں کیایافروعی باتیں ہیں یا اصولی؟

اہل بدعت ان کو بھی اصولی سمجھتے ہیں کیونکہ کوکب اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں:

اس دیوبندی،وہابی تبلیغی گروہ سے ہمارااختلاف محض فروعی اورخواہ مخواہ کا نہیں بلکہ اصولی اور بنیادی ہے۔یقینا آپ جاننا چاہیں گےکہ اختلاف کن باتوں پر ہے ملاحظہ فرمائیے

دیوبند سے بریلی صفحہ ۳۲

اس کے بعد کوکب صاحب نے چالیس عبارتیں لکھی ہیں جن میں سے نمبر 35. 34اور سینتیس کی عبارات ہم نے پیش کی ہیں تو گویا رضاخانی حضرات فروعات کو اصول اور عقائد سمجھتے ہیں۔لہذا ہم پر اعتراض کی ضرورت نہیں چونکہ تم نے ایسی حرکات کی تو ہم نے بھی اس کے جواب میں فروعی مسائل کو چھیڑ دیا لیکن اب تمہارا کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

اس طرح تعارف علمائے دیوبند کتاب کے آخری 14 13صفحات فروعی مسائل پر لکھے گئے ہیں۔

کوکب اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں:

ہندوں کی ہولی دیوالی کا پرشاد وغیرہ جائز ہے(مگر فاتحہ ونیاز کا تبرکنا جائز ہے)۔ [دیوبند سے بریلی ص۳۶]

چوہڑے چمار کے گھر کی روٹی وغیرہ میں کچھ حرج نہیں اگر پاک ہو(مگر گیارھویں شریف اور نیاز کا پاک حلال کھانا بھی ہرگز جائز نہیں)

[دیوبند سے بریلوی 36]]

لہذا اب رونے کا کیا فائدہ؟ یہ ہے گنبد کی صدا جیسی کہو ویسی سنو کے مصداق بنو۔سو جناب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

دیوبندی دست وگریبان پر ایک نظر:

جدید فقہی مسائل میں جواز کا قول ہے۔جبکہ اقبال قریشی صاحب نے مسائل نماز میں اس کے استعمال میں اجتناب کا کہا ہے۔اور حضرت مدنی نے بدعت سئیہ کہا ہے۔سو یہ تمہارا بھی دست وگریبان ہے۔[ملخصا صفحہ ۲۷۵]

الجواب: جہاں تک ہماری بات ہے تو یہ ایک فروعی مسئلہ ہے۔لہذا اس میں اختلاف کی گنجائش ہے۔جبکہ تم لوگ اپنے اصولوں سے ایسے مسائل کو بھی اصولی گنوا چکے ہو سو اب بھگتو۔

حضرت مدنی علیہ الرحمہ کے حوالے پر ایک نظر:

حضرت مدنی علیہ الرحمہ نے رجوع کرلیا تھا اور وہ جواز کے قائل ہو گئے تھے۔

فتاوی شیخ الاسلام میں ہے:

دیوبند کے علماء بھی اس کے قائل وحامی ہو گئے اس لیے اب ہم کو جواز میں کوئی شبہ نہیں رہا۔ [ص ۴۷]

اسی طرح ملفوظات حضرت مولانا سرفراز خان صفدر کے صفحہ ۳۳۷ پر موجود ہے کہ حضرت نے پہلے فتوے سے رجوع کرلیا۔۔۔۔۔حضرت مدنی کا فتوی شائع ہوا تھا کہ لاؤڈ اسپیکر پر اذان نماز درست ہے۔پس ثابت ہوا کہ آپ نے مرجوع قول کو پیش کیا۔

مولوی ابوعبداللہ لکھتا ہے:

یہ بھی مردود ہے کیونکہ انہوں نے اپنی سابقہ باتوں سے رجوع کر کے اعلی حضرت علیہ الرحمۃ کے موقف کی تائید کردی تھی۔

[ہدیہ بریلویت پر ایک نظر صفحہ ۳۵]

پس جناب کی بات مردود ہے۔ابوکلیم بریلوی لکھتا ہے کہ:

مگر انہوں نے پاکستان بننے کے بعد اپنے فتاوی سے رجوع کرلیا تھا توبہ کے بعد کسی شخص کو بدنام کرنے کیلئے اسکے سابقہ گناہوں کو سامنے لانا جہالت کے سوا کچھ نہیں۔

(انوار احناف صفحہ ۸۰)

بس رضاخانی خائن صاحب اپنے مولوی کے فتوے سے جاہل بھی ثابت ہوئے۔

مسئلہ نمبر ۱۴

نوافل کی جماعت کے حوالے سے جماعت پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نوافل کی جماعت کتاب سے اعلی حضرت سے مکروہ کا فتوی دکھایا (مکروہ مطلق سے مراد تحریمی ہوتا ہے احمد رضا کے اصول کے مطابق) اور اس کے مقابل دعوت اسلامی غلام محمد صاحب کو پیش کیا۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ

اس مسئلہ میں دلائل کی وجہ سے اختلاف ہے دونوں طرف دلائل موجود ہیں۔پھر

حضرت مدنی علیہ الرحمہ نے رمضان میں تہجد کی جماعت کو افضل لکھا جبکہ گنگوہی صاحب نے مکروہ تحریمی ۔[ملخصا صفحہ ۲۷۶]

الجواب: یہ بات فروعی ہے لیکن تمہارے نزدیک نہیں کیونکہ تمہارے نزدیک احمد رضا کے فتوؤں پر عمل کرنا واجب ہے ۔ چنانچہ حشمت علی صاحب لکھتے ہیں:

مولانا احمد رضا خان صاحب عالم اہل سنت کے فتوؤں پر عمل کرنا واجب ہے ۔ [الصوارم الہندیہ صفحہ ۱۰۵]

لیجئے اور واجب کا تارک گناہ گار ہوتا ہے ۔ نیز بریلویت سے خارج وگمراہ بھی ہیں ۔سو یہ فروعی اختلاف نہیں ۔

حضرت مدنی علیہ الرحمہ کے حوالے پر ایک نظر

فتاوی شیخ الاسلام میں صفحہ ۴۴ پر ہے کہ یہ مسئلہ حضرت کے تفردات سے ہے ۔ جناب خود لکھتے ہیں کہ تفردات سے اختلاف تو ممکن ہے ۔ [دست و گریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۵۶۹] پس آپ کے اصول پر اعتراض خود آپ کے نزدیک بھی درست نہیں ۔

مسئلہ نمبر ۱۵

نعلین مصطفی ﷺ کو مقدس کہنے پر جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت کے اعلی حضرت ،احمد یار اور اوکاڑوی کو مدعی جواز ثابت کرتے ہوئے اس پر اقتدار کی تنقید (ناجائز وگناہ) نقل کی ۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

اقتدار نعیمی غیر معتبر ہے ۔ دیوبندی اصولوی ل سے بریلوی نہیں ۔ نیز یہ کوئی مذموم اختلاف نہیں ۔ نیز مولانا زکریا صاحب سے پیش کیا کہ اہل حق میں شدید اختلاف ہو جانا شریعت

کے خلاف نہیں۔ [ملخصاً صفحہ ۲۷۷،۲۷۸]

الجواب: اقتدار بریلوی معتبر بھی ہے اور دیوبندی اصولوی سے بریلویت سے خارج بھی نہیں مگر جناب کے نزدیک وہ اہل حق میں سے نہیں ہے۔ جبکہ ہم پیچھے اس کا معتبر ہونا ثابت کرآئے ہیں۔ لہذا اس کا جواب نہیں دیا۔

پھر یہ فروعی اختلاف نہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت کے خلاف تحقیق کرنے سے گمراہ اور بریلویت سے خارج ہونا لازم آتا ہے۔ لہذا تضاد جوں کا توں قائم۔ سوم مولانا زکریا صاحب کا حوالہ بھی تم کو مفید نہیں اس میں اہل حق کے اختلاف کا تذکرہ ہے جبکہ تم تو اقتدار کو اہل حق بھی نہیں مانتے۔

مسئلہ نمبر ۱۶

تحریک خلافت پر اختلاف پر دیے گئے جواب پر ایک نظر:

ہم نے رضاخان اور دیگر جماعت بریلویہ کا اس مسئلہ پر اختلاف دکھایا تھا۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

اعلیٰ حضرت ترکوں کے ہمدرد تھے بس تحریک خلافت کے مخالف تھے۔ اگر کسی نے مخالفت کی بھی اس تحریک کی تو اس قسم کا اختلاف کچھ بعید نہیں پھر مولانا اشرف علی صاحب تھانوی صاحب کا موقف حکیم الامت صفحہ ۹ سے نقل کیا۔

چنانچہ عبدالماجد دریابادی لکھتے ہیں کہ

> ''مولانا (اشرفعلی تھانوی) نے ترک موالات وتحریک خلافت کی مخالفت کی وہ تحریک جو وقت کے ہر غیرت مند مسلمان کے لیے عین دین وایمان تھی۔'' (حکیم الامت صفحہ ۹)

اب ہم بھی یہی تبصرہ کر سکتے ہیں کہ تھانوی صاحب تحریک خلافت کی مخالفت کر کے

دین وایمان سے محروم ہو گئے تھے۔ [ص ۲۸۰]

پھر مکتوبات شیخ الاسلام سے حوالہ دیا کہ حضرت تھانوی اس جدو جہد کو فتنہ سمجھتے تھے۔ (ہم نے احکام شریعت اور عظمتوں کے پاسبان کتاب کو آمنے سامنے کیا تھا اس کا کوئی جواب نہ دیا) پھر اضافات الیومیہ کے حوالے سے نقل کیا کہ جے گاندھی اور جے محمود الحسن کے نعرے لگے۔ پھر کہا کہ ان مفاسد کی وجہ سے اعلی حضرت نے مخالفت کی۔ [ملخصا صفحہ ۲۷۸ تا ۲۸۳]

الجواب: اگر فاضل بریلوی کو ترکوں سے اور خلافت سے محبت تھی تو ان کی مدد کے لیے کوئی سبیل نکالتے مگر نہیں سو ان کو کوئی محبت نہ تھی۔ دوم جناب نے جھوٹ بولا اور حوالے کو مسخ کر کے پیش کیا کہ حکیم الامت صفحہ ۹ پر حضرت تھانوی کے بارے میں فلاں لکھا ہے جبکہ ہم اسی صفحہ اور اسی حوالے کی بات یہاں نقل کرتے ہیں:

> ہوا یہ اڑ گئی کہ مولانا نے ترک موالات اور تحریک خلاف کی مخالفت کر دی اس کے بعد جو جناب نے نقل کیا وہ عبارت ہے۔

[حکیم الامت صفحہ ۹]

دیکھا جناب نے یہ لفظ کہ ''ہوا یہ اڑی کہ'' کو اڑا ڈالا۔ دوسروں کو خیانت کے طعنے دینے والوں کی خود کی حرکت کس قدر مذموم ہے یہ جناب کو معلوم نہیں۔ مولوی حسن علی بریلوی لکھتے ہیں:

> مصنف کے پیش کردہ حوالہ جلد ۲ صفحہ ۵۱ پر تو اس عبارت کا وجود بھی نہیں اور پندرہ بیس صفحات آگے اور پندرہ بیس صفحات پیچھے یہ الفاظ نہیں ملتے جو مصنف نے اپنے عاقبت کا ستیاناس کرنے کے لیے بے خطر لکھ دیئے۔

[محاسبہ دیوبندیت جلد ۲ ص ۷۵]

لیجئے اپنے بزرگ کے حساب سے آپ نے اپنی عاقبت کا ستیاناس پھیر ڈالا۔خود جناب کے نزدیک بھی یہ یہودیانہ فعل ہے ۔اسی کتاب کے حوالے سے صفحہ ۲۰ پر لگا عنوان اس کی دلیل ہے۔

مولانا تھانوی علیہ الرحمہ کا موقف

اشرف السوانح جلد ۳ میں ہے۔

اللہ کو معلوم ہے کہ یہ تمام باتیں غلط ہیں نہ میں خلافت کا مخالف ہوں نہ میں سلطنت اسلام کا۔[ص ۲۴۱]

اسی سے ملتی جلتی بات صفحہ ۲۴۲ پر بھی لکھی ہے۔

حیات شیخ الاسلام کا حوالہ

حیات شیخ الاسلام کے حوالے سے مولانا شوکت علی صاحب کی بات نقل کر تے ہیں جناب لیکن یہ بات حاشیہ کی ہے اور انہوں نے بھی ایک دوسری کتاب سے نقل کی ہے موازنہ مذہب وقانون سے ۔سو ناقل پر کوئی حکم نہیں رضاخانی اصول کے مطابق۔

پھر جناب نے افاضات الیومیہ کے حوالے دئے۔

اس حوالے پر ہم صرف اتنا ہی تبصرہ کر سکتے ہیں کہ اگر کسی جاہل لیڈر نے جاہل مسلمانوں سے ایسا کروایا تو اس میں اکابر علمائے اہل سنت دیوبند کا کیا قصور؟ عجیب کوڑھ مغزی ہے ۔یعنی اگر کوئی جاہل مسلمان کسی ہندو کی ارتھی کو معاذ اللہ کندھا دے تو وہ دیوبندیت کے کھاتے میں ڈال دو؟ مزارات پر ہونے والی خرافات کو جب ملت بریلویہ پر پیش کیا جاتا ہے تو جواب ملتا ہے یہ سب جاہل مسلمان کر رہے ہیں ،تو یہاں یہ اصول کہاں چلا جاتا ہے ؟اگر انصاف و دیانت کا مادہ ہے تو ملفوظات سے دکھاؤ کہ یہ سارے کام اکابر علمائے دیوبند کرتے یا کرواتے ،قرین قیاس یہی ہے کہ یہ کام اس تحریک میں شامل بریلوی اکابر کے

ہیں کیونکہ جب وہ گاندھی کو ''مُذَکِّر'' کہہ سکتے ہیں تو یہ کام بھی کر سکتے ہیں۔

اور موصوف نے اپنی عادت کے بد کے مطابق حوالہ نقل کرنے میں اس قدر بددیانتی اور کتر و بیونت سے کام لیا ہے جسے دیکھ کر یہودی بھی شرما جائیں ہم آپ کے سامنے مکمل ملفوظ پیش کر رہے ہیں جو اس معترض کی دھوکہ دہی پر آپ کو لعنت کرتا ہوا ملے گا:

''حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ لیجئے ،فلاں مولوی صاحب راوی ہیں وہ اس وقت وہاں پر موجود تھے اپنے کانوں کی سنی ہوئی اور آنکھوں کی دیکھی ہوئی بات بیان کرتے تھے کہ جس وقت حضرت مولانا مالٹا سے تشریف لائے تو بمبئی کی بندرگاہ پر استقبالی گروہ بہت زیادہ تعداد میں تھا حضرت مولانا دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ اور وہ مولوی صاحب ایک موٹر میں تھے اور بعض مسلمان لیڈر بھی موجود تھے جس وقت حضرت مولانا کا موٹر چلا تو ایک دم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا ،اس کے بعد گاندھی جی کی جے محمود الحسن صاحب کی جے کے نعرے بلند ہوئے ۔ **حضرت مولانا نے شوکت علی کا دامن پکڑ فرمایا یہ کیا؟ اس پر شوکت علی نے کوئی خیال نہیں کیا، تو حضرت مولانا نے دوبارہ سختی کے ساتھ فرمایا کہ اس کو بند کرو۔ اس پر شوکت علی نے عرض کیا کہ حضرت ''جے'' کے معنی فتح کے ہیں، حضرت مولانا نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو رام رام کہا کرو اس لئے کہ رام رام کے معنی اللہ کے ہیں۔ اور حضرت نے فرمایا کچھ بھی ہو شعار کفر ہے۔ اسی طرح حضرت مولانا نے دیوبند اور قرب جوار دیوبند میں اپنے اہتمام سے گائے کی قربانیاں کرائیں۔ حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے یہ جذبات تھے** ''۔

(ملفوظات، ج ۸،ص ۳۱۴،ملفوظ نمبر ۴۲۲)

قارئین کرام! خط کشیدہ عبارت کو ملاحظہ فرمائیں کتنی بڑی ناانصافی کی کہ آگے ہی اس

بات کی حضرت نے سختی سے تردید کی اور اس حرکت سے حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سخت نکیر کا بھی ذکر ہے مگر اس کو اس آدمی نے نقل نہیں کیا ۔افسوس کہ ایسے بد دیانت آدمی کو یہ لوگ اپنے مسلک کا ترجمان سمجھتے ہیں ۔الحمدللہ اس ملفوظ سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ اکابر علمائے اہلسنت کا کانگریس کے ساتھ اشتراک شرعی اصولوں کی بنیاد پر تھا اور جہاں ذرا سی بھی خلاف شریعت کوئی بات دیکھی تو بغیر کسی رعایت کے اس کی تردید کی ،اور الحمدللہ یہی طرہ امتیاز ہر دور میں اکابر علماءئے اہلسنت دیوبند کا رہا۔

مسئلہ نمبر: ۱۷

لفظ مکھڑا پر دکھائے گئے دست وگریباں کا جناب نے کوئی بھی جواب نہیں دیا۔سو ہمارا دکھایا گیا یہ دست وگریبان جوں کا توں قائم ہے۔

مسئلہ نمر ۱۸

اللہ کی قسم کھانے پر اعتراض کا جواب اور اس پر ایک نظر:

دیوبندی اصول سے کوئی گستاخی نہیں ۔احکام شریعت میں مطلقا منع نہیں ۔یہ کتاب اعلی حضرت کی نہیں شوکت علی کی ہے۔ [ملخصا صفحہ ۲۸۴،۲۸۵]

الجواب :اعلی حضرت کا بھی اصول یہ ہے کہ یہ قضیہ بالکل حق تھا کہ جو کام بندیہ کرسکتا ہے وہ اللہ بھی کرسکتا ہے۔

[ملخصا اللہ جھوٹ سے پاک ہے]

پس تم نے جو تاویل کی کہ دیوبندیوں پر اعتراض ان کے عقیدہ کی وجہ سے ہوا تو اس اصول کے پیش نظر آپ پر ہونے والا اعتراض جوں کا توں قائم ہے کہ تمہارے اعلی حضرت کا بھی یہی عقیدہ ہوا جن کی بنا پر دیوبندیوں کے تراجم پر تنقید ہوتی تھی۔

نیز ہم پیچھے احکام شریعت کو اعلی حضرت ہی کی تصنیف ثابت کر آئے ہیں۔آپ کی بوکھلاہٹ اور اعتراض سے بچنے کے لیے کئے گئے انکار کی کوئی وقعت نہیں۔بلکہ آپ کی کتب ہی آپ کا منہ چڑانے کے لیے کافی ہیں۔

مسئلہ نمر ۱۹

حقہ استعمال کرنے والے حوالوں پر جواب پر یک نظر:

مناظر اہل سنت نے اعلی حضرت کا حقہ پینا ثابت کرتے ہوئے ان کے مخالف فتاوی جات نقل کیے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

حقہ کی مختلف اقسام ہیں اعلی حضرت خوشبو دار حقہ پیتے تھے اور فتاوی جات بد بو دار حقہ پر ہیں۔پھر علماء دیوبند سے حوالے نقل کرنے شروع کر دئے۔

صفحہ ۳۰۶،۳۰۷ پر سواطع الالہام کتاب میں حکیم حاذق سے حقہ کو خائیہ ابلیس ہونا ذکر کیا۔صفحہ ۳۰۸ پر تذکرۃ الرحمانیہ کتاب کے حوالے سے پان کو شیطان کا فضلہ قرار دتے ہوئے انوار الباری سے حضرت کاشمیری علیہ الرحمہ کا پان کھانا ثابت کرنے کی کوشش کی۔

[ملخصا صفحہ ۲۸۵ تا ۳۰۹]

الجواب: جناب نے حقے کی جو اقسام بیان کی ہیں وہ درست ہیں اور جناب نے جو بھی دیوبندی حوالے دیے سارے اسی بات پر محمول ہیں کہ جنہوں نے حقہ پیا یا پیتے وہ خوشبو دار تھا جبکہ فتاوی جات بدبودار پر تھے لہذا کوئی تضاد نہیں۔لیکن اگر آپ اپنے گھر میں غور کریں تو جناب کے اعلی حضرت بدبودار حقہ ہی پیتے تھے دیکھیے آپ نے صفحہ ۳۰۴ پر ملفوظات کی ایک عبارت نقل کی ہے۔اس میں یہ بات موجود ہے کہ اعلی حضرت حقہ پیتے ہوئے بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے تاکہ شیطان اس میں شریک نہ ہو۔ہمارا اس پر سوال یہ ہے کہ

کیا شیطان خوشبودار حقہ پیتا یا بدبودار؟ بسم اللہ نہ پڑھنا اور شیطان کو شامل نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ حقہ بدبودار تھا کیونکہ خوشبودار حقہ پینے کی شیطان کو کیا لگی۔

نیز آپ ہمارے استدلالات کو سمجھنے سے ہی قاصر ہیں۔دست و گریبان میں حقے کی لمبی نالی کو شیطان کا ذکر کہا گیا ہے۔بحوالہ انوارشریعت۔سو ہمارا اعتراض یہ تھا کہ ساری عمر احمد رضا منہ میں شیطان کا ذکر لیتا رہا۔

دعوت اسلامی والوں کے نزدیک احمد رضا کی حقہ نوشی ایک مذموم فعل تھی

احمد رضا جو حقہ پیتا تھا وہ حقہ خوشبودار نہیں بلکہ بدبودار تھا۔اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ یارلوگوں کی دعوت اسلامی والوں نے احمد رضا کے حقہ پینے والے واقعہ کو بالکل اڑا دیا ہے۔

[دیکھئے ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۲۹۴ مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی]

عبارت اڑا دینا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ بدبودار حقہ پیتا تھا اور اعتراض سے بچنے کے لیے یہ حیلہ اختیار کیا گیا کہ عبارت نکال دی جائے شاید اس سے مجدد بریلوی کی جان چھوٹ جائے مگر نہیں۔عبارت میں ردوبدل کرنا رضا خانی اصول سے مذموم اور قابل گرفت ہے۔چنانچہ حسن علی رضوی لکھتا ہے:

آخر انہوں نے بار بار متعدد بار جو عبارت حفظ الایمان کو بدلا ہے اور الفاظ میں کمی بیشی کی گئی ہے انہیں اپنی غلطی اور گستاخی کا کم وبیش احساس ہوا تو عبارت بدلی ہے۔آخر عبارت بدلنے کا اور کیا مقصد تھا؟

[محاسبہ دیوبندیت جلد ۲ ص ۵۴۱]

ایک جگہ لکھتا ہے:

ہم کہتے ہیں اگر ان عبارات میں توہین اور گستاخی نہ تھی اور یہ عبارات بے غبار تھیں تو ان کے مختلف ایڈیشنوں میں کتر و بیونت اور جعل سازی

وتحریفات کیوں کی بس ثابت یوگیا کہ ان کے اکابر کی عبارتوں میں یقینا
توہین اور گستاخی تھی۔

[محاسبہ دیوبندیت جلد ۲ س ۳۶۰]

لیجئے حسن علی رضوی نے تو بالکل معاملہ صاف کر دیا۔ یوں اس بات پر مہر لگ گئی کہ احمد رضا بالکل بد بو دار حقہ پیتا تھا۔ پھر صرف خوشبو دار کی تاویل کر کے بھی احمد رضا کی جان نہیں چھوٹے گی کیونکہ انوار شریعت میں ہے:

تیسرے دھواں نکلنا منہ سے مشابہ اہل دوزخ ہے۔

[انوار شریعت جلد ا ص ۳۸۳]

یہاں پر دھواں نکلنے پر فتوی لگایا گیا ہے۔ اب خوشبو دار ہو یا بد بو دار بہر صورت حقہ سے دھواں تو خارج ہوتا ہی ہے۔ لہذا گھر کے فتووں سے جان ابھی بھی نہیں چھوٹ سکتی۔

حکیم حاذق کا حقہ کو خایہ ابلیس کہنا

اول تو حکمت کی اصلاحات مختلف ہیں۔ نیز فرہنگ فارسی صفحہ ۳۰۶ پر خایہ ابلیس کا معنی مجازا مکار، فریبی کیے گئے ہیں۔ پس انہیں معنوں میں حکیم صاحب نے استعمال کیا۔ پھر خایہ ابلیس فارسی زبان کا لفظ ہے۔ رضا خانی نے یہ اصول لکھا ہے کہ ایک لفظ ایک زبان میں اگر برا ہو تو ضروری نہیں کہ دوسری زبان میں بھی برا ہو۔ اس اصول کو رضا خانی مئولف نے بھی تسلیم کیا ہے۔ [دیکھئے رد اعتراضات المخبت ص ۳۵۵]

لہذا اس اصول سے اردو میں استعمال لفظ سے جناب کے پیش کردہ معنی اخذ نہیں ہوتے جبکہ انوار شریعت میں جو خایہ ہے اس کے آگے شیطون کا ذکر سے اس کے اسی معنی کی تصریح کر دی ہے جس معنی میں ہم آپ پر اعراض وارد کر رہے ہیں۔

تذکرہ رحمانیہ کا حوالہ

اس حوالے سے یہ کہنا کہ یہ ہماری کتاب ہے بالکل خلاف واقع ہے بلکہ مولانا پانی پتی صاحب پیر جماعت علی شاہ کے استاذ ہیں اور مولانا مشتاق انبیٹھوی جن کی بریلوی مسلک میں بڑی قدر ومنزلت ہے اس کے بھی شیخ ہیں سو یہ حوالہ آپ پر حجت ہوا نہ کہ ہم پر لہذا آپ پر مزید ایک حوالہ اور بڑھ گیا۔ [دیکھئے تذکرہ رحمانیہ ص ۷۱، ۷۳]

مشتاق انبھیٹوی بریلویوں کے معتمد علیہ ہیں

نور بخش توکلی صاحب خود ان کے متعلق لکھتے ہیں

شیخنا العلامہ مولانا مولوی حاجی حافظ مشتاق احمد صاحب چشتی صابری ادام الہ تعالی فیوضہ [تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۵۲۷]

پیزادہ اقبال احمد فاروقی لکھتے ہیں

مولانا توکلی نے حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے سلسلہ نقشبندیہ سے فیض وخلافت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت توکل شاہ کے وصال کے بعد مولانا مولوی مشتاق احمد محدث انبیٹھوی ثم لدھیانوی سے فیوض سلسلہ صابریہ سے بہرہ ور ہوئے ۔حضرت مولانا مشتاق احمد جلیل القدر عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے شیخ طریقت بھی تھے ۔آپ کی وجہ سے سلسلہ صابریہ کے علمی وروحانی کمالات مخلوق خدا کے لیے بڑی عمدگی سے پہنچے اور خرقہ خلافت بھی حاصل ہوا۔

[تذکرہ علما اہل سنت وجماعت لاہور ص ۲۹۷]

مشتاق احمد انبیٹھوی صاحب نور بخش توکلی کے بھی مرشد تھے ۔

نور بخش توکلی صاحب خود لکھتے ہیں

راقم الحروف نے واقع میں حضرت شاہ صاحب سے دریافت کیا کہ کہا
آپ نے مجھے خلافت دے دی؟ فرمایا ہاں۔ اس طرح شیخنا العلامہ
مولانا مولوی مشتاق احمد صاحب انبیٹھوی چشتی صابری نت سلسلہ چشتیہ
صابریہ میں مجھے خلافت سے سرفراز فرمایا۔

[تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۶۲۲]

سیرت رسول عربی میں لکھا ہوا ہے
آپ نے (نور بخش از راقم) بلند پایہ عالم دین حضرت مشتاق احمد
انبیٹھوی ثمہ لدھیانوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سلسلہ صابریہ میں اکتساب
فیض کیا۔ حضرت نے بھی آپ کو خرقہ ءخلافت سے نوازہ۔

[سیرت رسول عربی ص ۱۸]

ان تمام حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مشتاق احمد صاحب رضاخانیوں کے بڑے عالم، پیر طریقت اور نور بخش توکلی کے بھی مرشد اور نور بخش ان کے خلیفہ تھے۔ نیز یہ کہ بریلوی علما کے تذکرہ میں انکا تذکرہ بھی مل گیا ہے۔ اب ان کا حوالہ ہم پر پیش کرتے کچھ تو حیا کی جاتی۔

انوارالباری کے حوالہ پر ایک نظر

انوارالباری میں ہے کہ دوران درس تدریس پان نہیں کھاتے تھے اور تزکرہ رحمانیہ میں دوران درس وتدریس پان کھانے کو شیطان کا فضلہ کہا گیا لہذا مناظر اہلسنت کی نقالی میں آپ کا دست وگریباں بنانا ثابت نہیں ہوتا۔

مسئلہ نمبر ۲۰

عوام میں رائج دوکتابچوں کے حوالے سے دکھائے دست و

گریبان پردئے جوابات پرایک نظر:

مناظراہل سنت کی طرف سے دس بیبیوں کی کہانی اورسیدہ فاطمہ کی کہانی پیش کرکے اس پرتنقید نقل کی گئی تھی۔

رضاخانی جواب کاخلاصہ:

خلاف شرع باتوں پرمشتمل کتاب پرعلماء نے اصلاح کی نیت سے تنقید کی۔عوام کے قول وفعل کاالزام مسلک پرنہیں لگ سکتا۔(دیوبندی کتب کے حوالے سے پیش کرنے کی کوشش کی) [ملخصاصفحہ ۳۱۰،۳۱۱]

الجواب: اول بات تو یہ کہ یہ عوام بامقابلہ علماءنہیں بلکہ مولوی جہانگیرنقشبندی کی لکھی کتاب ہے(سیدہ کی کہانی) لہذا تمہاری ہمارے اصولوں سے جان نہ چھوٹے گی۔ہمارا اعتراض جوں کاتوں قائم ہے۔نیز جناب لکھتے ہیں:

اب آئیے ہم یہاں تو غیرمعتبرکتابوں کی بات تھی لیکن ہم دیوبندیوں کے گھر سے بتاتے ہیں کہ دیوبندیوں نے اپنے علماء کی کتابوں کو جلادیا،اور جلایا کیوں؟اس لیے کہ اس میں ان کے نزدیک دین اسلام کے خلاف کفروشرک،گستاخیاں وبےادبیاں اوربدعات وخرافات تھیں۔ [صفحہ ۳۱۱]

پھراس کے بعد حکیم الامت علیہ الرحمہ سے بلغۃ الحران کو جلانے کا قول نقل کیا اور تجلیات صفدروغیرہ سے فیصلہ ہفت مسئلہ کوحمام میں جھونکنے کاقول نقل کیا۔

[ملخصاصفحہ ۳۱۱،۳۱۲]

الجواب:بلغۃ الحران ہماری معتبرکتاب نہیں ہے یہ مولاناحسین علی علیہ الرحمہ سے منسوب ہے اوران کی خود کی لکھی ہوئی نہیں سواس کو جلانے کاقول کرناقطعاہمارے خلاف نہیں۔نیزفیصلہ ہفت مسئلہ کے بارے میں جوقول نقل کیا وہ بھی درست ہے۔دیکھئے ضیا

القلوب میں پیر امداد اللہ علیہ الرحمہ نے مولانا گنگوہی علیہ الرحمہ اور نانوتوی علیہ الرحمہ پر مکمل اعتماد کیا ہے۔لیکن آپ کے نزدیک کتاب جلانا اس بات کو لازم ہے کہ اس میں گستاخیاں تھی سواب گھر کا آئینہ دیکھیں۔حیات صدرالافاضل میں ہے کہ

اعلی حضرت کی الطاری الداری کو نذر آتش کرنے کا حکم دیا گیا۔

بلکہ اسی کتاب میں ہے

اسی طرح ایک مقدمہ کے دوران میں اعلی حضرت نے دو کتابیں تحریر فرمائیں۔ابھی ان کا مسودہ تھا۔۔۔۔۔جب یہ مسودے حضرت قدس سرہ کو پڑھائے تو آپ نے دو تہائی سے زیادہ مضمون قلمزد کر دیا اعلی حضرت نے فرمایا آپ نے کتاب کی تمام شدتیں ختم کر دیں۔

[حیات صدرالافاضل صفحہ ۳۵]

لیجئے اقراری گستاخی ثابت ہوئی۔رہی اقامت البرہان تو یہ اقامۃ البرہان مماتی کتاب ہے سو حجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱

مستورات کے مزارات پر جانے کا مسئلہ۔جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے بریلوی مجدد کے حوالے سے مستورات کے مزارات وغیرہ پر جانے کے حوالے سے شدید حوالے نقل کیے اور اس کے مقابل بریلوی علماء پیش کئے تھے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

یہ فروعی واختلافی مسئلہ ہے۔فتاوی رشیدیہ کے حوالے سے کہا کہ مختلف فیہ مسئلہ ہے۔پھر وہی پرانا حوالہ کہ اہل حق میں شدید اختلاف بھی شریعت کے خلاف نہیں۔

[ملخصا صفحہ ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵]

الجواب : جب اعلی حضرت کے فتاوی عطیات نبوت ہیں ان پر عمل واجب ہے۔ انکے دین پر قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ ان کے نظریات سے اختلاف کرنے والا سنی نہیں اور ان کی تحقیق کے خلاف جانے والا گماہ ہے۔ تو یا ابھی بھی یہ فروعی مسئلہ ہے؟ ہر گز نہیں۔ ہاں ہمارے لحاظ سے یہ فروعی مسئلہ ہے۔ لیکن آپ کو یہ حوالے مفید نہیں نہ ہی آپ اہل حق ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۲

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے دندان شہید کرنے کا واقع اور اس کے جواب پر ایک نظر

دست وگریباں میں فضل احمد چشتی کے حوالے سے فیض اویسی پر تنقید نقل کی۔

بریلوی جواب پر ایک نظر:

یہ ایک تحقیقی غلطی ہے۔ پھر کہا کہ اشرف علی صاحب تھانوی تحقیق کی غلطی کو ولایت وبنوت میں جمع مانتے ہیں۔ (اس سے مراد اجتہادی خطا ہے اور اللہ پاک انبیا کو اس پر قائم بھی نہیں رکھتے) اویسی صاحب کو اس کا غلط ہونا واضح نہ ہوسکا لہذا قابل اعتراض نہیں۔ اویسی کی توجہ اسناد کی طرف نہ ہوئی کہ یہ بے سند ہے۔

[ملخصا صفحہ ۳۱۵ تا ۳۱۷]

الجواب : تمہارے نزدیک ولی کی شرط اور مرد کی نشانی بیان ہو چکی ے کہ مرد تمام عالم کو مثل ہتھلی کے دیکھتا ہے۔ لہذا یا تو اویسی ولی اور مرد نہیں تب تمہارا یہ جواب درست مان لیتے ہیں کہ ان کو اس کا غلط ہونا واضح نہ ہوا۔ نیز آپ کہتے ہیں کہ قابل اعتراض نہیں یہ بھی

انتہائی مضحکہ خیز بات ہے کیونکہ جب فضل احمد چشتی نے تنقید کر دی تو ثابت ہوا کہ یہ قابل اعتراض بات تھی۔تبھی تو جناب نے اویسی صاحب کی اچھی ٹکور اور مٹی پلید کی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳

اعلیٰ حضرت کے پان کھانے کے حوالے سے جواب پر ایک نظر

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

یہ کہا کہ دیوبندی نے الیاس عطاری لکھا یہ جہالت ہے۔الیاس صاحب نے احمد رضا کا ذکر نہیں کیا۔الیاس کے مخاطب اسلامی بھائی ہیں سنی علماء نہیں۔مطلق پان کی مذمت نہیں۔پان کی وجہ سے منہ لال کرنے کو ناپسند کیا۔مذموم اختلاف نہیں۔

[ملخصا صفحہ ۳۱۷،۳۱۸]

الجواب: اگر کتابت کی غلطی کو آپ حقیقت پر محمول کرتے ہوئے جہالت کا فتوی لگاتے ہیں تو یہی فتوی ہم آپ پر لوٹائے دیتے ہیں

جناب نے ایوب قادری کو ابو ایوب قادری بنا کر یہی جہالت کا فتوی وصول کر لیا ہے۔[ملاحظہ ہو دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ]

احمد رضا کا ذکر ہو نہ ہو جب فتوی ہے جو بھی اس فعل کو کرے گا اس پر لگ جائے گا۔

کیا بریلوی علماء اسلام میں داخل نہیں؟

جناب کا یہ کہنا کہ الیاس صاحب نے اسلامی بھائیوں کو مخاطب کیا سنی علماء کو نہیں سو اس بات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ بریلوی اسلامی بھائیں میں داخل نہیں بلکہ اسلام سے خارج ہیں

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

یہ مذموم اختلاف ہے اصول پہلے پیش ہوئے۔ نیز احمد رضا کے حوالے سے یہ کہاں ہے کہ وہ تمباکو والا پان نہ تھا؟ لہذا جناب نے جواب کی کوشش میں خود اور بریلوی علماء کی حالت غیر کر دی۔ اعتراض جوں کا توں اور وہیں کا وہیں!

باقی دیوبندیوں کے تضاد کے لیے انوار الباری و تذکرہ رحمانیہ کا حوالہ دیا اس کے حوالے سے پہلے ہی ہم جواب دے آئے ہیں ادھر ہی دیکھ لیا جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۴

اعلیحضرت صاحب کا نامحرم کو دیکھنا رضا خانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے احمد رضا خان کا وہ حوالہ پیش کیا تھا جس میں جناب اٹھارہ سال کی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔

رضا خانی جواب کا خلاصہ

جناب نے کہا کہ اعلیٰ حضرت نے محاورتاً بات کی ہے گویا حقیقت میں انہوں نے نہیں دیکھا۔ پھر اس واقعہ میں کوئی قبیح الفاظ نہیں۔ آگے دیوبندی کتب سے حوالے پیش کیے۔ جس میں باندی اور غلام عورتوں کے بارے میں واقعات تھے (ان میں ذکر بھی صرف پہلی نظر کا تھا) اسی طرح اخر میں تذکرۃ الرشید کی عبارت پیش کی اور ثابت کرنے کی کوشش کی کہ دیوبندی مولوی نے اندام نہانی کا نقشہ کھینچا ہے۔ [ملخصاً صفحہ ۳۱۹ تا ۳۲۵]

الجواب: اول بات تو یہ کہ آپ کا یہ کہنا کہ یہ محاورتاً کہا ہے غلط ہے کیوں کہ ملفوظات کی عبارت یوں ہے۔

> ''بریلوی مجدد ملت مولوی احمد رضا خان بریلوی غیر محرم کو دیکھنے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ: ''میں (احمد رضا) نے خود دیکھا گاوں میں ایک لڑکی ۱۸ یا ۲۰ برس کی تھی ماں اس کی ضعیفہ تھی، اس کا دودھ اس وقت

تک نہ چھڑایا تھا، ماں ہر چند منع کرتی وہ زور آور تھی پچھاڑتی اور سینے پہ
چڑھ کر دودھ پینے لگتی

(ملفوظات صفحہ ۳۴۶)

[صفحہ ۳۱۹]

لہذا اس میں صاف الفاظ ہیں کہ میں نے خود دیکھا۔ نیز دیکھا بھی کیسے ٹکٹکی باندھ کر اور سارا مشاہدہ کر لیا۔ پھر مناظر اہل سنت نے اس پر یہ بات کہی تھی کہ دیکھ کر فاضل بریلوی نے لڑکی کی عمر کا اندازہ لگایا۔ پھر ماں کی طاقت کا اندازہ لگایا کہ ضعیف تھی پھر دودھ پینے کا نظارہ کیا کہ لڑکی کس طرح ماں پر چڑھی اور بزور دودھ پیا۔

لہذا اس کا کوئی جواب نہیں دیا الٹا اہل سنت کتب سے حوالے نقل کرنا شروع کر دئے۔ یہ بھی نہ دیکھا کہ ان حوالہ جات میں کیا اسی نوعیت کی بات ہو بھی رہی ہے کہ نہیں۔ اہل سنت کتب کے حوالوں میں دو چیزیں ملیں گی۔

:ا ایک یہ تمام حوالے غلام عورتوں کے متعلق ہیں۔ ان کے احکام ہی جدا ہیں اور ان کے ساتھ بغیر نکاح میں جسمانی تعلقات قائم کیے جا سکتے ہیں۔ جبکہ آپ والے دست وگریبان میں آزاد عورت کی بات ہو رہی ہے لہذا آپ کے لیے مفید نہیں۔

:۲ پہلی بار پڑی نظر کی بات ہو رہی ہے جس پر کوئی شرعی مواخذہ نہیں ہے جبکہ مناظر اہل سنت نے اس واقعہ کے علاوہ بچپن کے واقع کو نقل کر کے پھر آپ کے گھر سے حوالے نقل کیے تھے کہ بچپن کی عادت کم ہی بدلتی ہیں۔ سو اعلی حضرت پہلی نہیں بار بار نظریں ڈالتے تھے اور اس زیر بحث مسئلہ میں بھی اس قدر وسیع مشاہدات پہلی نظر میں ممکن نہیں ہے سو آپ جواب دینے سے قاصر رہے اور دست وگریبان جوں کا توں قائم ہے۔

باقی رہی بات مولانا رشید احمد صاحب علیہ الرحمہ کا حوالہ تو یہ ایک بدیہی بات ہے جو ہر حکیم یہاں تک کہ اور لوگوں کو بھی معلوم ہوتی ہے۔ نیز یہ ایک مثال سے بات سمجھانے کی بات

ہے ۔آپ کے ہاں یہ اصول موجود ہیں سمجھانے کے لیے آسان فہم مثالیں دی جاسکتی ہیں ۔سو آپ کے اصول پر بھی اعتراض وارد ہی نہیں ہوتا۔

نیز ہمارے علماء سے اگر ایسی مثالیں مل بھی جائیں تو بھی اشکال نہیں ہوتا مثلا مثنوی مولانا روم میں اس سے بھی بظاہر بری مثالیں مل جاتی ہیں مگر چونکہ وہ تصوف میں تھے اور ہمارے علماء کی اس طرح کی عبارات بھی اس قبیل سے ہوں گی ۔جبکہ بریلوی مکتب فکر کے مجدد تو تصوف سے بالکل عاری اور پرلے درجہ کے گندی ذہنیت کے مالک تھے سو ان پر اعتراض ضرور ہوتا ہے۔

جناب کی گندی زبان وذہنیت کا اندازہ مندرجہ ذیل حوالوں سے بخوبی ہوتا ہے۔

مولانا معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ جو کہ خواجہ قمر الدین کے استاد بھی تھے وہ بریلویۃ کے معتمد بھی ہیں وہ لکھتے ہیں۔

> دنیا میں جب اعلیٰ درجے کا فحش گو اپنی انتہائی فحش گوئی کی نمائش کرتا ہے تو اس کی فحش گوئی کا خاتمہ بھی ایسے جملوں پر ہوتا ہے جن کا صدور آئے دن اعلیٰ حضرت کی ذات سے علماء کرام کی شان میں ہوتا رہتا ہے ۔فرق ہے تو صرف اس قدر کہ اس کی فحش گوئی کے لئے کوئی طائفہ مخصوص نہیں اور اعلیٰ حضرت کی فحش گوئی کا مورد خاص علماء کرام کا ایک طبقہ ہے۔
>
> (تجلیات انوار المعین صفحہ 36

احمد رضا لکھتے ہیں:

> ’’ابلیس کے مسخرے...... دجال کے گدھے۔ پہلے آدمی تو بن مسلمان تو ہو پھر تفویض وتاویل پوچھیو‘‘
>
> (خالص الاعتقاد ۔ص ۷)

''برسوں کا تجربہ شاہد ہے کہ وہ تین توڑے دیکھ کر بھی لب نہ کھولیں گے۔''(ایضا۱۰)

''کبھی کسی بے حیا سے بے حیا ناپاک گھنونی سی گھنونی بے باک سے بے باک پاجی کمینی گندی قوم نے اپنے خصم کے مقابل بے دھڑک ایسی حرکات کیں آنکھیں میچ کر گندا منہ پھاڑ کر ان پر فخر کئے انہیں سر بازار شائع کیا اور ان پر افتخار ہی نہیں بلکہ سنتے ہیں کہ ان میں کوئی نویلی حیادار شرمیلی بانکی نکیلی میٹھی رسیلی اچپل انیلی اجودھیا باشی آنکھ یہ تان لیتی۔ او بچی ہے۔ ناچتے ہی کو جو نکلے تو کہاں کی گھونگھٹ اس فاحشہ آنکھ نے کوئی نیا غمزہ تراشا اور اس کا نام شہاب ثاقب رکھا۔''

(ایضاً۱۴)

''نجدیت کے کوے سکتے اور وہابیت بوم بلکتے اور مذبوح گستاخ پھڑکتے۔''(ایضاً۷۵)

''گیہوں کے گھن تم سب کے سب کافران کہن''

(ایضاً۶۲)

کیا بازاری زبان ہے۔ اب مولانا رشید احمد گنگوہی علیہ الرحمہ اور مولانا اشرف علی صاحب علیہ الرحمہ متعلق کوثر وتسنیم سے دھلی ہوئی زبان ملاحظہ فرمائیں:

''شریفہ ظریفہ رشیدہ رمیدہ نے اپنے اقبال وسیع سے ان کے ادبار پر ضیق کو فراخی حوصلہ کی لے سکھائی ہے کہ چاہیں تو ایک منٹ میں اپنے خصموں کی ''ایک ایک کتاب'' کا جواب لکھ دیں۔''

(ایضاً۱۰)

شریفہ ظریفہ مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمہ کو اور رشیدہ رمیدہ مولانا رشید احمد

گنگوہی علیہ الرحمہ کو کہا ہے۔ رمیدہ بھاگی ہوئی عورت کو کہتے ہیں۔اقبال وسیع سے مراد عام کھلی قبولیت ہے کہ جو چاہے آئے۔ ادبار دبر کی جمع ہے یہ پچھلے حصے کو کہتے ہیں۔ پرضیق نہایت تنگ گزار راستے کو کہتے ہیں۔فراخی حوصلہ سے مراد کھل جانا ہے۔ یہ تمام الفاظ آسانہ بریلی کی بدزبانی اورفحش کلامی کی کھلی شہادت ہیں۔

یہ چند مثالیں ہیں اس سے فاضل بریلوی صاحب کی گندی ذہنیت کا پتا لگ جائے گا۔

اعلیٰ حضرت کے تصوف کا یہ حال تھا کہ جناب کو تصوف سے ذرا بھی مس نہ تھا۔

چنانچہ ان کے سوانح نگاروں نے جہاں جناب کی ذات وصفات (بریلوی کے نزدیک) لکھیں اورقلم بند کیں وہیں وہ تصوف پر جناب کی خدمات تک نہ لکھ سکے اسی بات کا تذکرہ المیزان کے احمد رضا نمبر میں یوں ہوتا ہے:

> افسوس ان سوانح نگاروں پر جنہوں نے اعلیٰ حضـرت کی صوفیانہ زندگی ،عشق رسول وسوز جگر ،حزن وملال اور کیفیت قلبی ،سرور باطنی احتیاط ظاہری کا کہیں پر ذکر نہ کیا۔ [ص ۲۱۷ المیزان احمد رضا نمبر]

مسئلہ نمبر ۲۵

بریلوی کتب اور بریلوی علماء اور رضا کانی جواب کا خلاصہ

مناظر اہل سنت نے نغمۃ الروح ومداح اعلیٰ حضرت باغ فردوس ،حدائق بخشش کے حوالے دیے کہ بریلوی ان کا دفاع بھی کرتے ہیں اور ان کا انکار کرتے اورغیر معتبر بھی کہتے ہیں۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

حدائق بخشش اعلیٰ حضرت کی لکھی ہوئی نہیں۔جنہوں نے تائید کی اجمالی تائید کی۔ایسی کتاب جس میں خلاف شرع بات نہ ہوتو اس کا دفاع کیا جاسکتا ہے۔

[ملخصا صفحہ ۳۲۶،۳۲۷]

الجواب: جنہوں نے حدائق بخشش پر کلام کیا انہوں نے اجمالی تائید نہیں حدائق بخشش کو اعلیٰ حضرت سے منسوب کیا لہذا انکار سے جان نہ چھوٹے گی۔اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ کسی کتاب کا دفاع کرنا اور کسی مصنف کا دفاع کرنا اسی کو اپنا ماننے کی دلیل ہے۔

[دیکھئے مناظرہ گستاخ کون]

دوم ہم جناب کا اصول یاد کرواتے ہیں:

دیوبندیوں نے اپنے علماء کی کتابوں کو جلا دیا اور جلایا کیوں؟ اس لیے کہ اس میں ان کے نزدیک دین اسلام کے خلاف کفر و شرک ،گستاخیاں و بے ادبیاں اور بدعات وخرافات تھیں

[صفحہ ۳۱۱]

لہذا جلانا اگر گستاخی ،کفر،شرک ،بدعات،خرافات اور بے ادبیوں کو لازم ہے تو جناب پھر نغمۃ الروح کا دفاع تم لوگوں کو مہنگا پڑ گیا کیونکہ مطیع الرحمن نے مولانا طاہر حسین گیاوی دامت برکاتہم کے سامنے کہا تھا

کہ نغمۃ الروح کو آگ لگا کر جلا دو۔جتنا جی چاہے اس پر لاحول پڑھو۔

[دیکھئے مناظرہ بنگال صفحہ ۲۹]

لیجئے آپ تو کہہ رہے تھے کہ ابوکلیم نے اس لیے دفاع کیا کہ خلاف شرع بات نہ ہونے پر دفاع کیا جا سکتا ہے۔مگر آپ ہی کے اصول سے ان کتابوں سے گستاخیوں کی بو آنے لگی۔نیز مناظر اہل سنت کے یہاں رضاخانیوں کا دست وگریبان یوں بھی بنایا تھا کہ یہی مطیع الرحمن مناظرہ بنگال میں کہتا ہے کہ اس کے (نغمۃ الروح کے مصنف ہمارے معتبر نہیں ہمارے مقتدا نہیں۔نغمۃ الروح ہماری کتاب نہیں وغیرہ)۔

[ملخصا مناظرہ بنگال ص ۲۹]

یہی حوالہ دست و گریبان میں موجود ہے جس میں مولوی ایوب صاحب کو معتبر ماننے سے انکار ملے گا جب کہ شرف قادری نے اسی ایوب صاحب کو اپنے اکابرین میں شمار کیا ہے۔ [دیکھئے تذکرہ اکابر اہل سنت صفحہ ۱۰۸]

[ملخصا صفحہ ۱۰۲ دست و گریبان جلد ۱]

اس دست و گریبان کا جناب نے کوئی جواب نہ دیا۔ ہمارا اعتراض یہاں بھی جوں کا توں قائم ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶

ترجمہ فاضل بریلوی اور فقہ حنفی، رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے پیش کیا تھا کہ

فاضل بریلوی نے سورۃ قصص کی ۲۷ آیت کا ترجمہ کیا کہ ''کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو پھر اگر پورے دس برس کرلو تو تمہاری طرف سے ہے الخ کنزالایمان۔ جبکہ مفتی اقتدار خان بریلوی نے کہا کہ یہ ترجمہ ہر اعتبار سے نامناسب ہے، قرآن میں اس کی گنجائش نہیں، نہ کسی لفظ کا ترجمہ ہوسکتا ہے۔ مہر زوجہ کے اصولوں کے بھی خلاف ہے۔ فقہ حنفی کے بھی خلاف ہے۔ وغیرہ۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ

اقتدار غیر معتبر ہے۔ دیوبندی اصول سے بریلوی نہیں ہے۔ آگے حوالہ دیا دیوبندی حسین احمد ٹانڈوی نے مودودی اور اشرفعلی تھانوی کے اقوال کا تقابل کرتے ہوئے یہ اصول لکھا ہے کہ

''اس بارے میں مودودی صاحب کا قول ان (اشرفعلی تھانوی) کے سامنے ایسے ہی شمار کیا جائے گا، جیسے ایک کامیاب بیرسٹر کے سامنے

چوتھی یا پانچویں کلاس کے طالب علموں کا قول ہوگا۔" (اسلام میں اختلاف کے اصول آداب اور حدود صفحہ ۱۳۶)

تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر بالفرض دیوبندی حضرات اقتدار صاحب کو بریلوی بھی بتائیں تو اس کے قول کی حیثیت سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایسی ہی ہے جیسے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے سامنے ایک کم علم غیر مقلد ریڑی لگانے والے کے قول کی ہوتی ہے۔ اعلی حضرت کا ترجمہ فقہ حنفی کے موافق ہے اس کی گواہی دیوبندیوں کے گھر سے ہے۔ پھر لکھا کہ

اسی آیت کی تفسیر میں شبیر احمد عثمانی دیوبندی لکھتے ہیں

"شاید یہی خدمت لڑکی کا مہر تھا۔ ہمارے حنفیہ کے ہاں اب بھی اگر بالغہ راضی ہو تو اس طرح خدمت اقارب مہر ٹھہر سکتا ہے"

(تفسیر عثمانی صفحہ ۵۱۷)

[ملخصاً صفحہ ۳۲۸]

الجواب: اقتدار معتبر ہے ہم نے ثابت کر دیا ہے۔ دوم مولانا حسین احمد مدنی علیہ الرحمہ کا حوالہ تم کو مفید نہیں ہے کہ اس میں مودودی صاحب کا قول بمقابلہ حضرت تھانوی علیہ الرحمہ کا قول مذکور ہے جبکہ یہ دنیا جانتی ہے کہ مودودی صاحب نے نہ تو خود کو بھی دیوبندی کہا نہ دنیا ہی نے ان کو دیوبندیت کی طرف منسوب کیا۔ جبکہ اس کے برعکس اقتدار صاحب خود کو بریلویت سے منسوب کرتے رہے۔ بریلویت کا دفاع بھی کرتے رہے اور دنیا بھی انہیں بریلوی سمجھتے رہی۔ لہذا یہ حوالہ ادھر فٹ کر کے اعلی حضرت کو بچانے کی کوشش بے کار ہے۔ سوم: جناب نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا کہ اقتدار صاحب کے مطابق اعلی حضرت کے ترجمہ کی قرآن میں کوئی گنجائش نہیں نہ یہ کسی لفظ کا ترجمہ ہے۔ یہ ایسی تنقید تھی کہ جناب کو جان چھرانی پڑگئی اور بنا جواب دئے مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب کا سہارا لینے کی کوشش

کی،

اس سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے کہ جناب کو یہ سمجھ نہ آئی کہ ہم نے دست و گریبان تمہارے گھر کا دکھایا ہے تو اس کو توڑنے کے لیے جناب کا مولانا عثمانی علیہ الرحمہ سے استدلال کرنا کون سی عقل مندی ہے؟ آپ نے اس دست و گریبان کو رفع کرنا تھا جو بدستور قائم و دائم ہے۔ نیز آپ اس قدر جاہل رہے کہ ترجمہ اور تفسیر کا فرق بھول گئے۔ فاضل بریلوی ترجمہ کر رہے ہیں جس کی بقول اقتدار صاحب قرآن میں اس کی گنجائش نہیں اور نہ یہ کسی لفظ کا ترجمہ ہے۔ جبکہ مولانا عثمانی تفسیر فرما رہے ہیں۔

چہارم : مفتی احمد یار صاحب لکھتے ہیں :

آٹھ سال کی ملازمت مہر نہ تھی نکاح کی شرط تھی۔ مہر عورت کا ہوتا ہے نہ کہ عورت کے والد کی ملک۔ مہر صرف مال ہوسکتا ہے۔

[نورالعرفان صفحہ ۶۲۰]

لیجئے یہ اس کو نکاح کی شرط کہہ رہے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۷

کعبہ میں ولادت علیؓ اور تضاد کے جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے یہاں مختلف بریلوی علماء کے حوالے دئے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مولود کعبہ مانا ہے۔ پھر اقتدار کے تنقید نقل کی تھی۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

اقتدار غیر معتبر ہے۔ مذموم اختلاف نہیں۔ پھر دیوبندی کتب کے حوالے سے تضاد دکھانے کی کوشش کی۔ [ملخصا صفحہ ۳۲۷ تا ۳۳۲]

الجواب : اقتدار معتبر ہے آپ کے گھر سے ہم ثابت کر آئے ہیں۔ رضاخانی کو اس کو

اختلاف مذموم نہ ماننے کے قول کرنے پڑ رہے ہیں جبکہ خود بریلوی مولویوں نے اعتراضات کرتے وقت یہ اصول کس اونٹ کی پشت پر لاد دئے تھے؟ پھر جب تم نے فروعی مسائل اچھال کر اعتراض کئے تھے تو اب ادھر بھی برداشت کرنا چاہیے۔

سوم: ہمارے لوگوں نے اگر مولود کعبہ کا قول بھی کیا ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہمارے ہاں تفضیلیت کا نام ونشان نہیں بخلاف تمہارے کہ تمہارے ہاں تفضیلیت پائی جائی ہے اور حضرت علیؓ کو شیخین سے افضل مانا جاتا ہے اور پورا ایک گروہ اس جانب مائل ہے شیعت کے زیر سایہ ہے۔لہٰذا تم لوگوں پر اعتراض بہر حال ہے جبکہ ہمارے حضرات پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔

مسئلہ نمبر ۲۸

امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف اشعار کی نسبت میں اختلاف کے جواب پر ایک نظر

بریلوی علماء نے لکھا کہ امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ”اگر آل محمد مصطفی ﷺ کی محبت رفض ہے تو جن و انس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں“ پھر ان اشعار کے رد پر اقتدار بریلوی صاحب کی تنقید نقل کی کہ ”یہ اشعار ضلالت امام شافعی کے نہیں ہو سکے...... یہ اشعار ابلیسی چال ہے، ان میں بے علمیاں، بے عقلیاں اور جہالتیں ہیں۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

اس کا آپ نے اپنی طرف سے کوئی جواب عرض نہیں کیا بلکہ لکھا گفتگو تو کسی اور مقام کے لئے اٹھا رکھتے ہیں فی الحال اتنا عرض ہے کہ امام شافعی سے منسوب ان اشعار کی کچھ اصل ضرور ہے پھر آپ نے ایک دو حوالے دیے۔(ظاہری بات ہے کہ اگر آپ ان اشعار کی اصل

مانتے ہیں تو اعتراض جوں کا توں قائم ہے ہم نے یہ دکھایا تھا کہ اقتدار احمد خان نے اس بات پر تنقید کی ہے کہ امام شافعی کے ہو نہیں سکتے یہ اشعار ابلیسی چال ہے ان میں بے علم یا بے عقلی اور جہالتیں ہیں ہماری یہ تنقید جوں کی توں قائم ہے ہے)

دیوبندی تضاد پر ایک نظر

دیوبندی علماء کا تضاد دکھانے کی آپ نے کوشش کی اس حوالے سے پہلا حوالہ خطبات قاسمی کا دیا یا دوسرا اولا مولانا عبدالجبار سلفی صاحب کا دیا اور تیسرا حوالہ آپ کے مسائل اور انکا حل سے مولانا یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ کا دیا کہ یہ تو کسی شیعہ کی لکھی ہوئی لگتی ہے۔

[ملخصا ص ۴۳۴ تا ۴۳۶]

الجواب :اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ جن حضرات نے ان اشعار کو پیش کیا انہوں نے درست معنی میں پیش کیا کیونکہ اہلسنت درست معنوں میں اس شعر کو قبول کرتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں ۔ روافض غلط معنی میں استعمال کرتے ہیں ۔ چنانچہ مولوی عبدالرحیم سکندری لکھتے ہیں:

> اہل علم بخوبی جانتے ہیں ایک لفظ مختلف ذوات یعنی ہستیوں کے لئے استعمال ہو تو ضروری نہیں کہ ہر جگہ اس کے معنی ایک ہو بلکہ بعض دفعہ مفعول بدلنے سے معنی میں فرق آجاتا ہے اور آیت میں لفظ کے معنی نسبت بدل جانے سے بدل جاتے ہیں

[الفتح المبین ملخصا]

کتاب آنا جانا نور کا صفحہ 52 پر ہے:

> یوں ہی اردو زبان میں کسی بڑے کو تم اور تو کہہ کر مخاطب کرنا بے ادبی ہے عربی زبان میں کسی بڑے آدمی کو انت کہہ کر مخاطب کرنا بے ادبی نہیں پنجاب میں مہتر کہا جائے تو کفر ہے اور چترال میں یہی لفظ کسی نبی

اور رسول کے لئے استعمال کرنا عین ایمان ہے۔

تو رضاخانیوں کے ان اصولوں سے یہ بات پتا لگی کہ محل بدل جانے سے معنی بدل جاتے ہیں ایک ہی لفظ کوئی دوسرا استعمال کرے تو اس کا معنیٰ کچھ اور ہوگا اور اگر اہل سنت حضرات استعمال کریں تو اس کا معنی کچھ اور ہوگا.

باقی آپ نے پہلا حوالہ خطبات قاسمی کا دیا پہلے ذکر ہوا خطبات وعظ کی کتابیں ہیں اور یہ معتبر نہیں آپ کے اصول سے۔ چنانچہ مولوی اقتدار لکھتے ہیں:

وعظ کی کتابیں مستند اور معتبر قابل فتوی نہیں ہوتیں۔

[العطایا الاحمدیہ جلد 5 صفحہ ۱۷۷]

اسی طرح دیوبندیوں سے لاجواب سوالات کتاب میں موجود ہے:

فقہ اکبر شرح فقہ الاکبر عقائد نسفیہ شرح عقائد نسفیہ مواقف شرح مواقف وغیرہ اہل سنت کے عقائد کی مستند کتابیں ہیں لیکن کسی مستند کتاب کا قول غیر مستند سے خالی ہونا ضروری نہیں۔

[ص ۳۱۳]

آپ نے مولانا عبد الجبار سلفی صاحب کا حوالہ نقل کیا اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ مولانا عبد الجبار سلفی صاحب مماتیوں کی عبارت نقل فرمارہے ہیں اور جیسا کہ پہلے عرض کر کیا جا چکا مماتی ہمارے نہیں ہیں۔ نہیں ہیں۔ نہیں ہیں. لہذا مماتی حضرات کا موقف ہمارے لئے حجت نہیں ہے.

مسئلہ نمبر 29

خدا ہی ملا نہ وصال صنم والے دست وگریباں پر ایک نظر

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب صفحہ 59 پر ہمیں عبارت نہیں ملی ۔ اگر وجود ہے بھی تو اس میں موجود ہے کہ پرہیز کریں اس سے کوئی تغلیظ لازم نہیں آتی آتی ۔ مذموم اختلاف نہیں ہے ۔ پھر مولانا حق نواز جھنگوی سے یہ پیش کرنے کوشش کی کہ انہوں نے شیخ الہند رحمہ اللہ کی نادانی کا اقرار کیا ہے اور حوالہ اپنی ہی کتاب مناظرہ جھنگ صفحہ 211 کا دیا پھر کہا ممکن ہے کوئی دیوبندی مناظرہ جھنگ کو نہ مانے لیکن مناظرہ جھنگ کی ریکارڈنگ آج بھی مارکیٹ اور نیٹ پر موجود ہے تو اسے سن سکتے ہیں ۔

[ملخصا ۳۳۶ تا ۳۳۸]

الجواب: کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے صفحہ نمبر غلط لکھا گیا یہ عبارت صفحہ 594 پر موجود ہے ۔ پھر جناب کا یہ کہنا پرہیز کریں کہ الفاظ موجود ہیں اس لئے تغلیظ لازم نہیں آتی ۔ نیز آپ یہ بتانے میں ناکام رہے کہ جاہل کون ہے؟

نصیر الدین بریلوی صاحب کے نزدیک مخالف پر اپنی کتاب سے حوالہ پیش کرنا نہ جدلی انداز ہے نہ برہانی ۔ لہٰذا اپنی کتاب سے ہی حوالہ پیش کرنا نا یہ جدلی انداز ہے نا یہ برہانی بقول مولوی نصیر الدین بریلوی کے

[دیکھیے عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ]

اس کے بعد جہاں تک مولانا حق نواز جھنگوی علیہ الرحمہ کی بات ہے تو اس حوالے سے عرض ہے کہ مناظرہ وغیرہ میں جو استدلال وغیرہ کرتے ہیں ان کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا ۔

[دیکھئے اللہ جھوٹ سے پاک ہے ۔ از احمد رضا]

سوم : اپنی کتابوں کی طرف بھی نظر کر لیجئے ۔ بیانات عطاریہ صفحہ 3 پر حصہ سوم میں لکھا ہے کہ

دو جہاں کی فکروں سے یوں نجات مل جاتی
میں مدینہ کا سچ مچ کتا بن گیا ہوتا

صفحہ 37 پر

سگ ہوں میں عبد رضوی غوث و رضا کا
بھاگتے ہیں میرے آگے پیچھے شیر ببر بھی

صفحہ 7 پر بھی خود کو غوث رضا اور اجمیر کا کتاب مانا گیا ہے۔

بریلوی اکابر نادان ہیں:

حالات وافکار مفتی اعظم اقتدار احمد خان نعیمی بدایونی صفحہ 51 پر لکھا ہے:

ہمارے بہت سے اکابر نے نادانی میں کیا سے کیا کر دیا ہے۔

تو لیجئے آپ کے اکابرین نادانیاں کیا کرتے تھے جبکہ نادان کے لیے آپ نے جو معنیٰ صفحہ 336 پر بریکٹوں میں لکھے ہیں وہ ہیں جہالت اور بے وقوفی پس ثابت ہوا کہ آپ کے اکابر جاہل اور بیوقوف تھے۔

مسئلہ نمبر 30

درود ابراہیمی کا اختلاف اور جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے جلالی صاحب اور شفیع صاحب کے خلاف اقتدار سے تضاد دکھایا تھا اور یہ دکھایا تھا کہ اقتدار صاحب کے سات فتوے ان حضرات پر لگ گئے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

جلالی واوکاڑوی میں کوئی تضاد نہیں اوکاڑوی نے یہ نہیں کہا کہ نماز کے علاوہ ثواب نہیں۔اقتدار نعیمی ہمارا نہیں۔

دیوبندی خانہ جنگی کا جائزہ

مفتی حماد صاحب کا حوالہ اہلسنت کے نزدیک درود ابرھیمی مکمل درود اور افضل

ہے درود کے ساتھ ساتھ سلام یا سلام کے ساتھ درود پڑھنا ضروری نہیں۔ اس کے برعکس دوست محمد قریشی لکھتے ہیں کہ درود کا لفظ ہماری زبان میں صلاۃ وسلام کو جامع ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام دونوں پڑھنے کا حکم دیا ہے اس بنا پر شیعوں کا درود ناقص وغیر تام رہے گا۔ (اہلسنت پاکٹ بک) پھر حوالے دیئے

دیوبندیوں کے نزدیک درود ابراہیمی افضل نہیں۔

ملفوظات حکیم العصر کا حوالہ لکھا اور پھر کہا کے اس پر فتویٰ لگاؤ۔

[ملخصا]

جواب: قتدار نعیمی آپ کا معتبر ہے پیچھے ہم ثابت کر آئے ہیں۔ شفیع صاحب نے اس کو نماز کے ساتھ خاص کیا ہے یہ نہیں کہا کہ نماز کے علاوہ نہیں پڑھ سکتے۔ آپ کا یہ کہنا آپ ہی کی کتابوں سے جہالت کی دلیل ہے۔

خاص کا مطلب ہی یہی ہے کہ ثواب بھی اسی کے ساتھ خاص ہو گیا۔

چنانچہ اشرف جلالی صاحب لکھتے ہیں:

خاصة الشي ما يوجد فيه ولا يوجد في غيره

شے خاصہ اسی شے میں پایا جاتا ہے اور اس کے علاوہ میں نہیں پایا جاتا۔ [غائبانہ جنازہ جائز نہیں صفحہ 217]

آپ نے قارن صاحب کی عبارت سے استدلال کی کوشش کی ہے تو عرض یہ ہے مولانا عبد القدوس قارن صاحب کی عبارت کا مقصد یہ ہے کہ مصنف ایک ہی ہو اور اس کی عبارت پیش کی جائے اور ان میں تضاد ہو۔ جبکہ یہاں تو مصنف الگ الگ ہے لہٰذا یہ آپ کا پیش کرنا جہالت ہے کیونکہ تمہارے یہاں الگ الگ شخصیات ہیں۔

آگے مفتی حماد صاحب نے دیوبندیت کا موقف لکھا ہے کہ اہل سنت دیوبند کا یہ مسلک ہے۔۔۔۔الخ۔ جبکہ حکیم العصر رحمہ اللہ نے جو بات کی ہے وہ تو اول صوفیاء کی بات کی ہے

فرمایاصوفیاءاوراکثرمشائخ اس طرح کرتے ہیں باقی صوفیا کی بات حجت نہیں ہے۔

حکیم العصر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''میرا خیال یہ ہے۔''

یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ میری رائے یہ ہے اور تم لوگوں کے نزدیک بھی موقف اور رائے میں فرق ہوتا ہے۔ چنانچہ فیض احمد بریلوی لکھتا ہے:

اگر پہلے کوئی فتوی یا تصدیق موجود ہوتو اب اسے آپ کی رائے قرار دیا جاسکتا ہے نہ کہ موقف

[رسائل اویسیہ رضویہ جلد ۳ صفحہ ۹۲]

لہٰذا مفتی حماد صاحب نے موقف نقل کیا ہے اور حکیم العصر صاحب نے رائے قائم کی اور دونوں میں فرق ہے۔لہٰذا تضاد نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر 31

اعلیحضرت کی معصومیت کے حوالے سے جواب پر ایک نظر

رضاخانی جواب کا خلاصہ

اعلیحضرت کے محفوظ ہونے کے قائل ہیں معصوم ہونے کے نہیں پھر اس حوالے سے علماءئے دیوبند سے اولیاءاللہ کی محفوظیت کے حوالے نقل کرنے شروع کردیے

اس کے بعد دیوبندی خانہ جنگی دکھانے کی کوشش کی اور تذکرۃ الرشید کا حوالہ پیش کیا کہ سن لوحق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور میں کچھ نہیں مگر اس زمانے میں ہدایت ونجاب موقوف ہے میری اتباع پر پھر سوانح قاسمی سے نقل کیا کہ کوئی شخص اس زمانے میں حضور کو چھوڑ کر اوروں کی اتباع کرے تو بیشک اس کا یہ اصرار اور یہ انکار بغاوت خداوندی ہے اور اس کا حاصل کفر والحاد ہے

[ملخصا ص ۳۴۲ تا ۳۵۷]

الجواب :انوارکنزالایمان صفحہ 212 پرہے

'مسلک رضاوالے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اعلیٰ حضرت کو نبیوں ولیوں بلکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سمجھتے ہیں'۔ یہی بات مغفرت ذنب میں کی گئی ہے۔تو تم لوگ اعلیٰ حضرت کو امام الانبیاء سے بڑھ کر سمجھتے ہو۔لہذا محفوظیت کے نہیں معصومیت کے قائل ہو۔

چنانچہ التصدیقات لدفع التلبیسات ساتھ صفحہ 53 پرہے:

مدنی میاں کہتے ہیں:

> مگر ہندوستان میں اپنی کو مجدد ان اعلیحضرت (قدس سرہ) کہنے والوں میں بعض ایسے لوگ ہیں جن کے نزدیک اعلیحضرت قدس سرہ کی زبان وقلم سے خطا کا صدور ممکن بالذات تو ہے مگر ممتنع بالغیر ہے
>
> [۵۳]

اور یہی نبی کی عصمت ہے اسی بات پر مغفرت ذنب والا اعتراض کر رہا ہے۔اگر صرف انکار عادی کی بات ہوتی تو اعتراض کیسا یہ شان بڑھانا بتا رہا ہے کہ امکان عادی نہیں حقیقت ہی یہ ہے۔

کچھ مزید حوالہ جات

> ماہ نامہ جام نور میں ہے اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوتا تو اعلیحضرت نبی ہوتے[ماہنامہ جام نور اگست 2006 صفحہ ۳۴]

مزید لکھا ہے:

> کنزالایمان اردو میں قرآن ہے۔[ص ۳۴]

دیوبندی دست وگریباں پر ایک نظر

اس حوالے سے آپ نے محفوظیت اولیاء کے حوالے نقل کئے ہے۔وہ سارے

ہمارے خلاف نہیں ۔ جہاں تک حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی بات ہے تو قطب الارشاد کی کونسی ایسی بات ہے جو شریعت کے خلاف ہے؟ ۔حضرت گنگوہی اہل سنت کے امام تھے اور ان کے عقائد ونظریات اہلسنت والجماعت کے ہی ہیں جبکہ اعلیٰ حضرت کا دین ومذہب وہ ہے جس پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے ۔اعلی حضرت کا مذہب کچھ اور ہے اور شریعت کچھ اور۔

حضرت گنگوہی کی بات کا جواب

اس زمانے میں سنت و بدعت کے اختلاف میں حضرت گنگوہی حق پر تھے باقیوں کے مقابلے میں ان کی اتباع کا مطلب بھی یہی ہے کیونکہ ہندوستان میں بدعتی حضرات بھی موجود تھے جو ظاہر ہے گمراہ ہیں تو جو حقیقی معنی میں اہل السنۃ والجماعۃ ہوانہی کے اتباع سے حق مل سکتا ہے حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کی بات کا یہی مطلب ہے

تو یہ کوئی دست و گریبان نہیں اور جہاں تک سوانح قاسمی کے حوالے کی بات ہے تو اس میں یہ ہے کہ کوئی شخص اگر حضور کو چھوڑ کر اوروں کی اتباع کرے جبکہ حضرت گنگوہی کی اتباع دراصل اتباع اسلام ہی ہے لہذا کوئی اعتراض نہیں ۔

مسئلہ نمبر 32

واقعہ ابراہیم علیہ السلام اور جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے یہاں قصوری صاحب کے چچا زاد بہن کا قول نقل کیا اور احمد یار گجراتی سے دینی بہن کا نیز پیر مہر علی شاہ کی تنقید بھی قصوری صاحب کے حوالے سے نقل کی تھی۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

مفتی احمد یار خان صاحب نے دوسری تاویل کا رد نہیں کیا بلکہ آپ کی بات کا مطلب یہ ہے سگی بہن نہ تھی بلکہ دینی بہن تھی۔لہذا اعتراض نہ ہے

الجواب : ہمارا مقصد یہ تھا کہ بتایا جائے کہ قصوری صاحب جاہل ہیں یا نہیں؟ ملفوظات مہریہ میں موجود بات اور گجراتی سے ثابت ہوگیا۔ملفوظات مہریہ کے عبارت سے ہم نے جو اعتراض کیا تھا اس کا جواب آپ نے دیا ہی نہیں۔

گجراتی صاحب نے جو دینی بہن کہا ہے یہ تاویل بھی ان کو لے ڈوبی۔ہم آپ سے سوال کرتے ہیں اگر عورت کو نبی کی بہن کہا جا سکتا ہے تو کیا مرد کو بھائی بھی کہا جا سکتا ہے اگر ہاں تو تقویۃ الایمان پر اعتراض فضول ہے۔نیز مولوی غلام نصیر الدین بریلوی لکھتے ہیں:

اگر بوجہ مومن ہونے کے بھائی کہا جاتا ہے تو یہ بھی بے ادبی اور گستاخی۔ [عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۹۴]

لہذا اگر دینی بہن کہہ کر گجراتی صاحب بھی گستاخ ثابت ہوئے۔لہذا جناب یہاں بھی نا کام رہے۔

مسئلہ نمبر 33

سجدہ تعظیمی کے متعلق دست و گریبان کے جواب پر ایک نظر

رضاخانی جواب کا خلاصہ

فدا حسین صاحب اور پیر غلام نقشبندی صاحب ہمارے معتبر نہیں۔جن سے تشخص قائم ہو۔پروفیسر مسعود صاحب بطور حکایت نقل کر رہے ہیں۔اپنا موقف نقل نہیں کر رہے۔حکایت کو عقیدہ بنا کر پیش کرنا جہالت ہے۔پھر دیوبندی علماء سے دست بوسی کے مسئلہ پر حوالے نقل کئے۔مسائل شرک وبدعت مولانا رفعت قاسمی سے یہ ذکر کیا کہ علماء کے ہاتھوں کو چومنا بلا تفاق حرام اور گناہ کبیرہ ہے اس کے برعکس فتاوی قاسمیہ فتاوی محمودیہ حیرت انگیز واقعات

فتاویٰ حقانیہ فتاویٰ رشیدیہ غیرہ کو پیش کیا۔

[ملخصا صفحہ ۳۵۸ تا ۳۶۲]

الجواب: آپ نے اپنی کسی بات کا جواب نہیں دیا الٹا شخصیات کا انکار کر دیا ہم یہاں پر ایک بات عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگر یہ شخصیات آپ کے نزدیک معتبر نہیں تو ان پر حکم شرعی واضح کریں یہ رٹ ہماری اپنی نہیں بلکہ مفتی حنیف قریشی نے مناظرہ گستاخ کون میں یہ شرط لگائی تھی کہ اگر کسی مولوی کا انکار کریں تو اس صورت میں فتوی لگانا ہوگا ہم اسی بات کا مطالبہ کرتے ہیں

اس کے بعد دیوبندی اختلاف پر ایک نظر جناب اتنے بغل آچکے ہیں کہ دست و گریباں بناتے وقت جناب ایسا مسئلہ بھی پیش نہ کر سکے کے جو کم از کم ہمارے پیش کیے مسئلہ سے مطابقت تو رکھتے

مثلا سجدہ تعظیمی کی نوعیت میں دو طرح کے فتاویٰ آتے ہیں ایک یہ کہ کفر ہے ایک یہ کہ حرام اور گناہ کبیرہ ہے مباح کسی نے نہیں کہا ہم نے جو دست و گریباں بنا کر پیش کیا تھا آپ بھی کوئی ایسی بات پیش کرتے لیکن آپ نے دست بوسی کے حوالے پیش کرنے شروع کر دیے یکھلا ہٹ پر ایک بین دلیل ہے۔آپ نے دست بوسی کا مسئلہ پیش کر دیا حالانکہ دست بوسی کا مسئلہ تو خود مختلف فیہ ہے بعض کے ہاں جائز ہے بعض کے ہاں نہیں۔یعنی یہ مختلف فیہ باتیں تھیں ہم نے تیسرا فتوی پیش کیا۔

باقی مسائل شرک و بدعت میں جو بات کی گئی ہے وہ عزیز الفتاوی کی عبارت کو نقل کیا گیا ہے اور غالبا نقل کرنے میں ان سے غلطی ہوئی کیونکہ عزیز الفتاوی میں زمین بوسی کا ذکر ہے نہ کہ دست بوسی کا۔

باقی آپ نے جو دست و گریبان بنایا تھا اس میں یہ ہے کہ حضرت کا باقی لوگوں سے اختلاف لفظی ہے دست بوسی تو جمہور دیوبند کے نزدیک جائز ہے لیکن دست بوسی کے ساتھ جھکنا

ناجائز ہے جس کو انحناء سے تعبیر کیا جاتا ہے مولانا ابوالحسن صاحب سے مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کا جو حوالہ آپ نے حیرت انگیز واقعات کتاب سے نقل کیا اس کو اسی حالت پر محمول کیا جائے گا لہذا یہ کوئی دست و گریبان نہیں کیونکہ وہاں پر انحنا کو غلط کہا جا رہا ہے اور خلاف سنت ہے تو یہی چیز۔

سجدہ تعظیمی اور مزید دست و گریبان

رضا خانیوں کے ہاں معتبر شخصیت جن کا اعلی حضرت سے قلمی رابطہ تھا وہ محمد یار فریدی ہیں چنانچہ مولوی پیر سید ارتضیٰ علی کرمانی لکھتے ہیں

> آپ کے دیوان محمدی میں فکروفن اور جذبے کا اتنا خوشگوار امتزاج ہے کہ تین زبانوں میں لکھنے والے کسی اور شاعر کے ہاں اس کی مثال ملنا محال ہے۔ آپ وحدت الوجود کے نہ صرف شارح اور مفسر ہیں بلکہ عملی معلم اور پیکر ہیں۔

مزید آگے لکھتے ہیں:

> خواجہ محمد یار فریدی علیہ الرحمہ کا اعلی حضرت بریلوی علیہ الرحمہ سے قلمی رابطہ بھی تھا۔ [سیرت پاک اعلی حضرت]

تذکرہ اکابر اہلسنت صفحہ 513 اپر موجود ہے

> مثنوی مولانا روم کے گویا حافظ تھے آپ کا کلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے مرشد کی عقیدت ومحبت میں ڈوبا ہوا ہے اور دیوان محمدی کے نام سے طبع ہو چکا ہے۔

اسی دیوان محمدی میں یہ بات موجود ہے:

شیطان بود آنکس کہ کند منع سجودت

[دیوان محمدی صفحہ ۱۰۸]

یعنی جو مجھے سجدے سے منع کرتا ہے وہ شیطان ہیں۔ جبکہ فاضل بریلوی نے سجدہ تعظیم کوحرام قرار دیا ہے اور سخت وعید اس کے لیے نقل کی ہیں جو سجدہ تعظیم کو جائز اور مباح قرار دے۔ یعنی حرام کو حلال قرار دینے والا ہو جاتا ہے۔ پس محمد یار فریدی کے فتوے سے تمہارے سرخیل احمد رضا خان شیطان ہیں۔ جبکہ محمد یار فریدی پر درج ذیل فتویٰ ہے فتاوی مصطفویہ صفحہ 456 پر ہے

> قوالی مذامیر ہمارے نزدیک ضرور حرام اور ناجائز وگناہ ہے اور سجدہ تعظیم بھی ایسا ہی ہے۔

مزید لکھتے ہیں

> جو ان مخالفین کے قول پر اعتماد کرے اور جائز سمجھ کر مرتکب ہوتے ہیں اگرچہ ان پر دوہرا الزام ہے ایک ارتکاب حرام کا دوسرا اسے جائز سمجھنے خلاف قول صحیح جمہور چلنے کا۔

[فتاوی مصطفویہ صفحہ 456]]]

باب نمبر ۳

دست وگریبان کے تیسرے باب میں
کیئے گئے کلام پر رضاخانی جواب کا علمی محاسبہ

مسئلہ نمبر: ا

عرش معلی پر نبی ﷺ کے چڑھنے پر معاونت کے مسئلہ پر رضا خانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے دست و گریبان میں مولوی احمد رضا خان اور عبدالاحد قادری صاحب کے حوالے سے یہ نقل کیا کہ نبی ﷺ کو عرش پر چڑھنے میں معاونت پیران پیر علیہ الرحمہ نے کی اس کے متعارض اقتدار صاحب کا فتوی پیش کیا کہ وہ اس کو گستاخی سے تعبیر کرتے ہیں اور دو بار اس پر معاذ اللہ کہتے ہیں۔

رضا خانی جواب کا خلاصہ:

اقتدار نعیمی جمہور کے نزدیک معتبر نہیں لہذا ان کو اعلی حضرت کے مقابلے میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ عبارت مکمل نقل نہیں کی اعلی حضرت کہتے ہیں کہ اگر اس روایت کو درست تسلیم کرلیں تب بھی یہ تعظیم کے واسطے ہے جبکہ اقتدار صاحب کا فتوی عاجز ماننے پر ہے لہذا کوئی تعارض نہیں۔

پھر اس کے بعد جناب نے یہ کہا کہ متین خالد صاحب نے اعلی حضرت کو سچا عاشق رسول کہا ہے۔ بحوالہ تحفظ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت۔ پھر کہا اس کتاب پر خواجہ خان محمد صاحب کی تقریظ ہے۔ اسی طرح جامع المجددین کا حوالہ پیش کیا کہ کہ ممکن ہے اعلی حضرت نے حب رسول میں ہمیں گستاخ کہا گیا ہو۔ پھر یہ باور کرایا کہ جن کو تمہارے لوگ عاشق رسول کہہ

رہے ہیں اور ان کے ایمان کی گواہیاں دے رہے ہیں ان کو دیوبندی گستاخ بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ [ملخصا صفحہ ۳۶۴ تا ۳۶۷]

الجواب: اقتدار معتبر ہے ہم پیچھے ثابت کر آئے ہیں۔ نیز رضا خانیوں کا اصول یہ ہے کہ ہم پر اس کا قول حجت ہوسکتا ہے جو ہمارے مسلک کا ہو.

[مناظرہ مسئلہ رفع الیدین صفحہ 23 عبدالمجید سعیدی]

لیجیے اصول تو یہ ہے کہ حجت ہونے کی ایک ہی شرط کہ وہ تم لوگوں کا ہم مسلک ہو. لہذا اس کا حوالہ تم پر حجت ہوا. نیز ایک رضا خانی لکھتا ہے:

جس کو بارگاہ رسول میں ذرا سا بھی گستاخ دیکھو تو وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔

[البریلویہ کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۱۹۹ از شرف قادری]

پس اعلی حضرت کے مقابلے میں اسے پیش کیا جاسکتا ہے اور اس نے مولوی احمد رضا صاحب کو اگر دودھ سے مکھی کی طرح نکال دیا تو اپنے رضا خانی اصول سے درست کیا۔ نیز غلام مہر علی لکھتے ہیں:

علماء سو اکابر ہوں یا اصاغر کسی بھی رعایت کے مستحق نہیں۔

[تحقیقات غلام مہر علی صفحہ ۸]

پس اعلی حضرت جتنا بھی بڑا اکابر ہوا گر گستاخ ہے تو کسی رعایت کا لائق نہیں۔

دوم: سفر معراج پورا کا پورا ہی خرق عادت ہے جو نبی کے اختیار میں نہیں جیسا کہ جمہور کا موقف ہے۔ جب خرق عادت بس میں ہی نہیں تو حضور نور ﷺ اس کے علاوہ تو جا نہ سکتے تھے۔ اب یہ اکراما تو نہ ہوا۔ اگر ان کے ذریعے سے مدد بھی مان لی جائے تب بھی تو یہ ماننا پڑے گا کہ آپ ﷺ ان کے بغیر جا نہ سکتے تھے۔ پس پھر بھی ثابت ہوا کہ یہ اکراما

نہیں لہذا اقتدارصاحب کا فتوی جوں کا توں قائم ہے ۔گویا دست و گریبان بالکل ویسے کا ویسا قائم رہا۔

سوم : روحانی طور پر کندھا دینے کی بات رہی تو تصریح الخواطر میں ہے کہ ان کے کندھوں پرحضور ﷺ کے قدموں کے نشانات تھے ۔پس یہ جسمانی طور پر ہوا تبھی تو نشانات آئے ۔

علماء دیوبند کے نزدیک احمد رضا خان کی حقیقت :

پیچھے بھی گزر چکا ہے کہ بریلوی مجدد علماء دیوبند کے نزدیک کیا حیثیت رکھتا ہے ۔جناب نے متین خالد کا حوالہ دیا وہ ہمارے معتبر نہیں ہیں ۔ان کی کتاب پر تقریظ کا سوال رہا تو چونکہ انہوں نے ختم نبوت پر کام کیا ہے سو خواجہ خان محمد علیہ الرحمہ نے تقریظ لکھ دی ۔

تقریظ لکھنے کے متعلق اصول آپ کے گھر میں تو یہ ہے کہ

مولوی کوکب بریلوی لکھتے ہیں :

> مصنفین اپنی تحریروں پر جن ہستیوں سے تقریظ و تقدیم لکھواتے ہیں انہیں جس قدر مسودہ دکھاتے ہیں اسی قدر ان حضرات کے علم میں ہوتا ہے ۔تقاریظ لکھوانے کے بعد مصنفین اپنے مسودوں میں جو اضافہ و تبدیلی کرتے ہیں وہ ان بزرگوں کو نہیں دکھاتے ۔مگر ان کی تقریظ اسی طرح شامل رکھتے ہیں یوں مصنف کی طرف سے تبدیلی و اضافہ کی کسی غلطی قارئین و ناقدین اس تقریظ لکھنے والے پر بھی اعتراض کر دیتے ہیں اور یوں وہ ہستیاں خوامخواہ معترضہ بن جاتی ہیں ۔

[والدین رسالت ماب ﷺ صفحہ ۱۵]

لیجئے اس اصول کو پڑھئے اور اپنے اعتراض کو اپنے پاس ہی رکھئے۔
جامع المجددین کے حوالہ کا جواب پیچھے ہو چکا ہے کہ یہ امکانی بات ہے نیز اعلی حضرت نے بغض میں تکفیر کی۔ہم نے تحقیقات سے بھی حوالہ نقل کر دیا تھا۔لہذا ان حوالوں سے احمد رضا صاحب بالکل بھی عاشق اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے ثابت نہیں ہوتے۔

مسئلہ نمبر ۲

حضرت خضر علیہ السلام کی گستاخی پر رضاخانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے خلیل احمد برکاتی کے سبع سنابل کے ترجمہ سے یہ پیش کیا تھا کہ حضرت خضر علیہ السلام جوتوں کی نگہبانی کرتے تھے۔اس پر اقتدار بریلوی کے گستاخی کے فتوے دکھائے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

۱۱بن حجر علیہ الرحمہ کے حوالے سے لکھا کہ اس سے نقیب اولیاء مراد ہیں نہ کہ حضر علیہ السلام۔ ۲علیہ اسلام کا اضافہ کاتب کی غلطی ہے۔اقتدار کی تنقید اس وقت قابل قبول ہے جب وہ خضر مراد ہوں جو نبی تھے۔ ۳نعلین سے مراد جوتیاں نہیں دنیاو آخرت کی نگہبانی مراد ہے۔ ۴ کتاب پر ڈاکٹر ایوب قادری کا مقدمہ ہے لہذا اس کی ذمہ داری دیوبندیوں پر بھی عائد ہوئی ہے۔ [ملخصا صفحہ ۳۶۷تا ۳۷۲]

الجواب: جناب کی یہ تاویلات سرے سے ہی قابل قبول نہیں۔کیونکہ سبع سنابل فارسی میں لکھا ہے۔

ملاقات خضر پیغامبر علیہ السلام۔۔۔الخ

[ص ۶۱ نوریہ رضویہ پبلیکیشن]

لیں جی اب تو اقتدار کا فتوی لگ گیا کیونکہ جناب نے لکھا تھا کہ تنقید اس صورت ہوگی

جب نبی مراد ہو۔پس اب تو فتوی لگ گیا۔نیز جناب نے جتنی بھی تاویلات کی ہیں اس کی گت جناب کے مسلک کی کتاب حالات وافکار مفتی اعظم اقتدار احمد خان نعیمی میں خوب بنادی گئی ہے ہم چند اقتباس یہاں نقل کئے دیتے ہیں ۔اس نے جو یہ کہا کہ یہاں نقیب اولیاء مراد ہیں اور دیوبندی کتب سے حوالے دیئے جس فن کی کتاب ہو گی اسی کی اصطلاحات مانی جائیں گی وغیرہ یہ اس کو مفید نہیں کیونکہ ہم نے ثابت کر دیا کہ یہ پیغمبر خضر کا تذکرہ کیا گیا ہے ۔علیہ اسلام بھی اسی سبب لکھا گیا ہے ۔کوئی کاتب کی غلطی نہیں ۔

ابن حجر علیہ الرحمہ کی عبارت کے متعلق جوانہوں نے الاصابہ فی تمیز الصحابہ سے نقل کی ۔جناب کے ہم مسلک لکھتے ہیں

> تم لوگوں نے تحریفی طور سے امام عسقلانی علیہ الرحمہ سے نقل کیا تم کو مفید نہیں کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے نبوت حضرت خضر علیہ السلام کو دوآیات مبارکہ میں ذکر فرمایا۔

[حالات وافکار صفحہ ۱۷۹]

باقی رہا کہ اس سے مراد دنیا وآخرت کی نگہبانی مراد ہے جوتیوں کی نہیں تو یہ تاویل بھی جناب کے ہم مسلکوں کو منظور نہیں اسی کتاب میں اسی کا بھی بھرپور رد ہے عرف عام میں جوتی کو حقیر سمجھا جاتا ہے ۔

[۱۸۰]

پتا چلا جناب کا مطلب نہیں چلے گا عرف معتبر ہو گی ۔ایک جگہ لکھتے ہیں :

جب لغتا جوتی کو حقیر جانا جاتا ہے تو کیا حقیر چیزوں کی حفاظت کرنا اللہ تعالی کے نبی علیہ السلام کی گستاخی نہ ٹھہرے گا۔؟

[ص ۱۸۶]

یہ جوتی ہی مراد لے رہے ہیں اور مؤلف کی تاویل کا رد کرتے ہوئے گستاخی پر ہی

محمول کر رہے ہیں ۔مزید تفصیل کے لیے حالات وافکار صفحہ ۱۶۷ تا ۱۸۶ ضرور ملاحظہ فرمائیں ۔طوالت کے خوف کے باعث ہم نے اختصار سے جناب کی مذکورہ تاویلات کا رد کر دیا ہے ۔

لہذا ہمارا بنایا گیا دست و گریباں قائم و دائم ہے ۔جناب اس کو رد ہی نہ کر سکے ۔نیز ایوب قادری بریلوی ہے پیچھے ہم ثابت کر آئے ہیں لہذا ہم پر کوئی اعتراض نہیں ۔

مسئلہ نمبر ۳

حضرت خضر علیہ السلام کی گستاخی پر دئے گئے جواب پر ایک نظر:

دست و گریبان میں ہمارا اعتراض:

حضرت خضر علیہ السلام کی توہین:

مترجم مولوی زبیر عثمانی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

ایک مرتبہ بحر محیط کے ساحل پر میں (حضرت خضر علیہ السلام) اس طرح چل رہا تھا کہ مجھ کو کوئی دیکھنے نہ پائے اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک شخص اپنی عباء میں لپٹا ہوا سو رہا ہے مجھے خیال ہوا کہ یہ کوئی ولی اللہ ہے اور میں نے اس کو ٹھوکر مار کر کہا کہ خدمت کے لئے کھڑا ہو جا لیکن اس نے جواب دیا کہ اے خضر! جا اپنا کام کر مجھے تجھ سے کوئی غرض نہیں ۔

(قلائد الجواہر صفحہ ۲۴۴ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

دوسری جگہ یوں حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ:

''جب میں (حضرت خضر علیہ السلام) وہاں سے آگے بڑھا یا تو دیکھا کہ ایک عورت اپنے کپڑوں میں لپٹی سو رہی ہے اور جب میں نے ٹھوکر مارنے کا ارادہ کیا تو خیال آیا کہ یہ تو اس کی معلوم ہوتی ہے فوراً نداء آئی کہ ''ہمارے محبوب کے ساتھ ادب اختیار کر، لہذا میں اس

کے جاگنے کاانتظار کرتا رہا۔ وہ عورت عصر کے وقت بیدار ہوئی تو اس نے کہا ''الحمد للہ جس نے مجھے اپنا انس عطا کر کے مخلوق کو مجھ سے دہشت زدہ کر دیا'' اس کے بعد میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ ''اگر بغیر منع کیے ہوئے میرے ساتھ ادب سے پیش آتا تو تیرے لئے زیادہ مفید ہوتا''۔

(قلائد الجواہر صفحہ ۲۲۵)

قلائد الجواہر کا مصنف پیر ولی ''محمد یحییٰ تادنی'' ہے اور

اس کتاب کی تصحیح کرنے والا مولوی محمد اطہر صاحب نعیمی بریلوی ہے۔

اور اس کتاب کا مقدمہ لکھنے والا شمس بریلوی ہے لہذا اس کتاب پر جو فتوے لگیں گے اس کی زد میں بریلوی اصولوں میں یہ بریلوی اکابرین بھی آئیں گے۔

ناظرین کرام!

جب مذکورہ بالا عبارتیں بریلوی مفتی اعظم پاکستان مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب بریلوی کے سامنے پیش کی گئیں تو تنقید کرتے ہوئے سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ:

''حقیقت حال سے اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے مگر مترجم صاحب نے یہاں دو بدتمیزیاں کی ہیں ایک تو یہ اللہ کے نبی حضرت خضر علیہ السلام کو انتہائی بدتمیزی سے تو تڑا کر کے ترجمہ کیا ہے۔ حالانکہ عربی میں ہر ایک کے لئے واحد کی ضمیر آتی ہے جب دوسری جگہ دوسروں کے لئے مترجم آپ جناب کر کے ترجمہ کرتا ہے تو یہاں اس کو کیا موت پڑتی تھی اور تکلیف ہوتی تھی اگر یہ آپ کر کے ترجمہ کر دیتا۔

دوم یہ کہ نبوت سے زیادہ رب تعالیٰ کو کوئی محبوب نہیں ولی غوث قطب تو نبی کے پیروں کے نیچے ہیں۔ بھلا ایک عورت کی کیا جرأت کہ اپنے آقا و مولیٰ سے اس طرح گفتگو کرے خدا تعالیٰ سب جہلا سے مسلمانوں بچائے یا یہ قلائد الجواہر کے مصنف کی خباثت ہے''۔

(تنقیدات علی مطبوعات صفحہ ۱۵)

تو بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے:

۱) بریلوی مترجم مولوی نے نبی علیہ السلام کی شان میں دو بدتمیزیاں کیں۔

۲) بریلوی مولوی جہلا میں سے ہے۔

۳) بریلوی مولوی نے ولی پیر کو نبی سے بڑھانے کی کوشش کی ہے۔

۴) بریلوی مولوی نے نبی علیہ السلام کی شان میں خباثت بکی ہے۔

۵) بریلوی مولوی نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ولیہ عورت اللہ کے نبی سے زیادہ محبوب ہے۔

۶) بریلوی مولوی اور بریلوی پیر گستاخ ہے۔

آخر میں آپ سے اتنا ہی کہوں گا کہ ڈوب مرو۔

[دست وگریبان صفحہ ۱۱۷، ۱۱۸]

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

یہاں نقیب اولیا مراد ہے لہذا عبارت میں توہین نہیں اقتدار کی تنقید تب معتبر ہو گی جب نبی مراد ہو۔ [ملخصاً صفحہ ۳۷۲، ۳۷۳]

الجواب:

نقیب اولیا نہیں اصل خضر علیہ السلام مراد ہے بحث پیچھے ملاحظہ ہو۔ لہذا جناب دست وگریبان کو رفع نہ کر سکے۔ ہم نے دست وگریباں کا اعتراض پھر سے نقل کر دیا ہے کہ وہ بدستور برقرار ہے۔

مسئلہ نمبر: ۳

صحابہ کرام کی توہین اور رضاخانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے کاظمی صاحب سے یہ نقل کیا کہ ایک صحابی نے حضور ﷺ سے حدیث سنی بعد میں وہ مرتد ہوگیا حضور کے وصال کے بعد ایمان لے آیا اب اس کی بیان کردہ روایت حضور سے تابعی میں شمار ہوگی نہ کہ صحابی اس پر اقتدار کی تنقید نقل کی تھی

بریلوی مفتی اعظم پاکستان، بریلوی جانشین حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی، شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ گجرات صاحب کے سامنے جب یہ عبارت رکھی گئی تو ساتھ ہی سوال بھی کیا گیا کہ:

سوال یہ ہے کہ کیا صحابہ مرتد ہوتے تھے اور کیا شیعہ لوگوں کا اعتراض صحابہ پر درست ہے، کیا یہ جواب درست ہے۔

(تنقیدات علی مطبوعات صفحہ ۳۵)

مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب جواب میں سخت سے سخت الفاظ استعمال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"یہ جواب مضبوط نہیں یہ جواب نہیں دینا چاہیے تھا اس جواب پہ سائل کے خدشات کے علاوہ مزید سوالات بھی وارد ہو سکتے ہیں۔

نمبر ۱: یہ کہ کیا واقعی وہ راوی اسی قسم کے تابعی تھے اس کا بھی ثبوت ضروری ہے ورنہ شیعہ لوگوں والی بات ہوگی کہ لایعنی باتوں سے بے پر کی ہانکتے چلے جاؤ اور صحابہ پر بے جا الزامات لگاتے چلے جاؤ۔"

(تنقیدات علی مطبوعات صفحہ ۳۵)

آگے لکھتے ہیں کہ:

کیا معاذ اللہ بقول علامہ کاظمی صاحب وہ سب اسی قسم کے تابعی تھے

(ایضاً صفحہ ۳۵)

آگے مزید لکھتے ہیں کہ:

''نیز یہ کہنے کے لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اتنی دراز اور خطرناک بات کرنے کی کیا ضرورت تھی۔''

(ایضاً صفحہ ۳۶)

آگے کاظمی صاحب کو رگڑا لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جلدی میں ایسے کمزور جواب ہو ہی جاتے ہیں مگر ان کو شائع کر کے چھاپنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے ورنہ پھر اکابر پر اعتراضات کا سد باب نہ ہو سکے گا۔

(تنقیدات علیٰ مطبوعات صفحہ ۳۶

بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے:

۱) بریلوی غزالی زماں نے جواب درست نہیں دیا۔

۲) بریلوی غزالی زماں کے جواب مزید اشکالات وارد ہوتے ہیں۔

۳) بریلوی غزالی زماں بے پر کی ہانکتے چلے گئے۔

۴) بریلوی غزالی زماں نے شیعوں کی طرف صحابہ کرام پر لایعنی باتوں سے تہمت لگائی۔ ۵) بریلوی غزالی زماں نے جلدی میں کمزور جواب دے دیا۔

ان عبارتوں کو بریلوی حضرات پڑھیں اور سوچیں کہ جو کمزور جواب دے اس کی علمی حیثیت کیا ہوگی؟؟

یاد رہے کہ بریلوی غزالی زماں کاظمی صاحب کی اس پوری عبارت کو بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری بریلوی نے اپنی کتاب ''نور نور چہرے'' میں بھی نقل کیا ہے۔

تو اب جو فتوی کاظمی صاحب پر لگا وہ اعلیٰ حضرت اور ادنی حضرات کے اصول سے بریلوی عبدالحکیم شرف صاحب پر بھی لگے گا لو شرف قادری صاحب بھی پھنس گئے۔

[دست وگریبان]

رضاخانی جواب پر ایک نظر:

اس سلسلے میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ تابعی کی روایت کو مرسل کہتے ہیں، دوسرا اگر ایک صحابی سرکار دو عالم ﷺ کی زندگی میں نعوذ باللہ ارتداد کا راستہ اختیار کرتا ہے تو وہ شرف صحابیت سے محروم ہو جاتا ہے، اگر وہ سرکار دو عالم ﷺ کی وفات کے بعد ایمان لے آئے، تو اس کی ذکر کردہ روایت کی حثیت احناف کے نزدیک مرسل کی سی ہوگی

[ص ۳۷۴]

پھر علماء دیوبند کے حوالے دیے۔ جبکہ علماء دیوبند کے حوالے کا یہاں کیا کام؟

پھر لکھا اب اس پہ جو اقتدار صاحب نے اعتراض کیا کہ کیا صحابہ مرتد ہوتے تھے؟ اور کیا شیعہ کا اعتراض درست ہوگا؟ تو اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ یاد رہے کہ حضور ﷺ کی زندگی کا دور صحابہ کی تربیت کا دور تھا اس دور میں اگر کوئی واقعہ منظر عام پہ آیا تو وہ لائق استدلال نہیں

[ص ۳۷۵]

الجواب : جناب اس قدر جاہل ہیں کہ کیا سے کیا لکھ رہے ہی ا!ان کو خود بھی سمجھ نہیں آرہی۔ دست و گریبان کا مقصد ہی یہ تھا کہ عبارات تمہاری اور فتوے بھی تمہارے۔ لہذا تقاضا یہ تھا کہ دونوں باتوں کو ہی درست ثابت کیا جاتا۔ مگر جناب نے یہاں اقتدار کو ہی سنا دی ہیں۔ لہذا یہ جواب جناب نے ہمیں نہیں اقتدار صاحب کو ہی دیا ہے۔ عرض یہ ہے کہ جناب اس جواب کو اقتدار صاحب کی قبر پر چسپاں کر آئیں کیونکہ یہی کام ہو سکتا ہے جناب سے۔ باقی رہا دست و گریبان کا جواب تو یہ جناب کے بس کا روگ نہیں۔ جیسا کہ واضح ہے۔

مسئلہ نمبر ۵

سکون زمین کا مسئلہ اور رضاخانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے ارض کے حوالے سے لکھا تھا کہ اس نے کہا کہ مسلمان پر فرض

ہے کہ سکون زمین کے مسئلہ پہ ایمان لائے۔ پھر سعیدی صاحب سے حرکت زمین کے حوالے سے کاظمی صاحب کا موقف نقل کیا تھا۔ یوں ثابت کیا کہ کاظمی صاحب فرض کے منکر ہیں وغیرہ

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

یہ مسئلہ اجتہادی ہے۔اختلاف کی گنجائش ہے۔ پھر مثال میں امام شافعی قرات کو فرض کہتے ہیں امام ابوحنیفہ کے ہاں اس کو نہ ماننے کا حکم ہے۔ جب یہ اختلاف جائز ہے تو ہمارا بھی اسی طرح کا اختلاف ہے۔ پھر دیوبندی حوالے دے فتاوی مرغوب الفتاوی کے حوالے سے یہ لکھا کہ اس مسئلہ حرکت زمین میں کوئی نص اثبات ونفی میں نہیں لہذا یہ شرعی نہیں عقلی مسئلہ ہے۔قریب قریب یہی بات امداد الفتاوی سے نقل کی ہے۔

پھر ملفوظات محدث کاشمیری کے حوالے سے لکھا کہ زمین کی تین حرکتیں ہیں ۔یوں ہمارا تضاد بنانے کی کوشش کی۔

[ملخصا ۳۷۶ تا ۳۷۸]

الجواب: ہم جناب کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ دست و گریبان کا جواب آپ کے بس کی بات نہیں ہے لہذا بجائے جواب لکھنے کے کچھ اور کر لیتے۔

جہاں تک آپ نے کہا یہ اجتہادی مسئلہ ہے۔اختلاف جائز ہے تو اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ فہارس فتاوی رضویہ میں یہ تھا کہ سکون زمین پر ایمان لانے کو فرض لکھا گیا اور تمہارے مذہب میں فرض کا منکر کافر ہے۔لہذا کاظمی صاحب کافر ہوئے۔ پھر اعلی حضرت کے دین و مذہب کو ماننا بھی ہر فرض سے اہم فرض تھا جس کو نہ مان کر کاظمی صاحب فتوی کی ذد میں آئے۔

لہذا یہ اجتہادی مسئلہ نہیں تم لوگوں کے نزدیک۔ باقی جو مثال امام شافعی اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی پیش کی ہے یہ بھی تمہارے موافق نہ رہی۔بلکہ یہ تو ہمارے موقف پر صادق آتی ہے۔

دیوبندی کتب سے تم خود لکھ آئے ہو کہ یہ مسئلہ شرعی نہیں عقلی ہے اور کوئی نص نفی و اثبات پہ وارد نہیں لہذا ہمارا اختلاف اجتہادی ہے جبکہ ہم کسی ایک فریق پر فتوی بھی نہیں لگاتے بخلاف اس کے تم لوگ فتاوی جات لگا دیتے ہو۔ نیز احمد رضا صاحب نے قرآن کریم کی آیت تک سے استدلال کیا ہے۔ تم لوگوں کے نزدیک یہ مسئلہ کفر و ایمان کا ہے۔

لطیفہ:

جس کو یہ علم سائنس کا ماہر کہتے ہیں وہ جناب فزکس میں اس قدر ہی علم رکھتے تھے اور بس۔ زمین کی حرکات کے متعلق یہ بات اب ہر بندے کی زبان پر اور ثابت شدہ ہے کہ زمین حرکت کرتی ہے ساکن نہیں۔ زمین کی ایک حرکت دائروی ہے۔ اس حرکت کے سبب دنوں مہینوں اور سالوں کا تصور ہے۔

دوسری حرکت گردشی ہے اس کے سبب دن اور رات کا تصور قائم ہے۔

تیسری حرکت ریلیٹو موشن ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ سولر سسٹم پورا ایلیٹو موشن میں ہے۔ یہ پڑی ہے احمد رضا کی فزکس۔ یہ رہا رضا خانیوں کا سائنس دان۔ بحر حال ہمارا دست و گریبان جوں کا توں قائم ہے۔

مسئلہ نمبر: ٦

خواتین کو سورۃ یوسف پڑھانا اور رضا خانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے سورۃ یوسف لڑکیوں کو نہ پڑھانے کے حوالے سے فتاوی بریلی شریف (جس کے مرتبین، تصحیح، نظر ثانی کرنے والوں کے علاوہ، تحریک دینے والے شرف قادری اور تائید کرنے والے منشا تابش ہیں) پیش کی اور شفیع اوکاڑوی صاحب کو فریق بنایا۔

پھر اس کے معارض اقتدار نعیمی صاحب کو فریق بنایا اور اس سے یہ بات پیش کی کہ ہمارے کسی بزرگ نے منع نہیں کیا۔ بدبخت بزرگ۔ اس میں ایسی کون سی بے ہودگی والی

بات ہے جو اللہ نے فرمائی اور لڑکیوں کا خیال نہ آیا وغیرہ اور یہ کہ یہ گستاخی ہے وغیرہ کی بات پیش کی تھی۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

مطلقاً منع نہیں کیا گیا۔مرد سے پڑھنے کو منع کیا ہے۔پھر روح المعانی اتقان اور الشفا سے کچھ حوالے نقل کئے۔پھر کہا اقتدار کی تنقید حجت نہیں۔ [ملخصاً صفحہ ۳۷۹]

الجواب: اقتدار معتبر ہے پیچھے ہم آپ کے گھر سے ثابت کر آئے ہیں۔نیز یہ گستاخی ہے اور آپ کے بڑے نے ہی کہا ہے لہذا آپ یہ جواب اقتدار کو ہی دے دیتے اس کی قبر یا کتبے پر لگا آتے۔نیز روح المعانی کے محشی لکھتے ہیں

لم اقف علیہ (یعنی اس حوالے پر مجھے واقفیت نہیں)

[الزیادۃ والاحسان فی علوم القران]

نیز یہ نظریہ شیعہ کا ہے جیسا کے ترجمہ مقبول دہلوی میں دیکھا جا سکتا ہے۔جبکہ اعلی حضرت اس روایت کو صحیح کہتے ہیں۔

[دیکھئے فتوای رضویہ جلد ۲۴ صفحہ ۹۵]

لیجئے۔نیز ہم کچھ روایات نقل کر رہے ہیں جس سے یہ بات واضح ہو گی کہ حضرت عمرؓ فجر کی نماز میں سورۃ یوسف بکثرت پڑھتے نیز عورتیں بھی جماعت میں شامل ہوتیں۔لہذا جناب کا یہ کہنا مرد کا عورت کو درس دینا ممنوع ہے۔قابل مسموع نہیں۔

۱:روی البخاری عن عمرو بن میمون أنه قال عن عمر رضی الله عنه :أنه كان إذا مر بين صفين قال :استووا، حتى إذا لم ير فيهم خللاً تقدم فكبر وربما قرأ *سورة يوسف* أو النحل أو نحو ذلك في الركعة الأولى

2وروی عبد الرازق فی مصنفه و کذا ابن أبي شيبة عن ابن

الفرافصة عن أبيه قال :تعلمت *سورة يوسف* خلف عمر فى الصبح.

3رواه البخارى فى صحيحه عن ابن عمر رضى الله عنهما قال :كانت امرأة لعمر رضى الله عنه تشهد صلاة الصبح والعشاء فى الجماعة فى المسجد، فقيل لها :لم تخرجين وقد تعلمين أن عمر رضى الله عنه يكره ذلك ويغار؟ قالت :وما يمنعه أن ينهانى؟ قال :يمنعه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم :لا تمنعوا إماء الله مساجد الله

4وى مالك فى الموطأ عن الفرافصة بن عمير الحنفى قال :ما أخذت سورة يوسف إلا من قراءة عثمان بن عفان إياها فى الصبح من كثرة ما كان يرددها لنا

ان روایات سے جناب کی یہ تاویل کہ مرد وعورت کو نہ پڑھائے وغیرہ یہ ممنوع ہے۔اس کا رد ہوا۔

سوم : تنقید اقتدار بھی حجت ہے۔اقتدار صاحب نے اس کو گستاخی پر محمول کیا ہے۔اور گستاخی کے متعلق اصول یہ ہے۔غلام مہر علی لکھتے ہیں:

علماء سوا کابر ہوں یا اصاغر کسی بھی رعایت کے مستحق نہیں۔

[تحقیقات غلام مہر علی صفحہ ۸]

اقتدار صاحب کے فریق اس اصول سے کسی قسم کے رعایت کے مستحق نہیں۔لہذا دفاع کی یہ کوشش بھی ناکام گئی۔

مسئلہ نمبر ۷

نبی اکرم ﷺ کی گستاخی کا مسئلہ اور رضاخانی جواب پر ایک نظر:

دست و گریبان کا اعتراض:

امام الانبیاء علیہ السلام کا امام بننا:

بریلویوں کے مجدد مانۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے ملفوظات میں لکھا ہے کہ:

''ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت حضور سید عالم ﷺ سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لے جاتے ہیں۔

عرض کی یارسول اللہ حضور کہاں تشریف لئے جاتے ہیں فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے'' الحمدللہ'' یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔''

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۷۳)

ناظرین فاضل بریلوی کے اس ملفوظ پر غور کریں کہ اس پیارے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا آپ کہاں تشریف لئے جاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ:

''برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے''۔

تو فاضل بریلوی آگے سے کہتے ہیں:

''الحمدللہ یہ نماز جنازہ میں نے پڑھایا''

یعنی اس بات میں فخر محسوس کرتے ہیں میں اس نماز جنازہ کا امام بنا جس کے مقتدی (معاذ اللہ) پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

فاضل بریلوی ایک جگہ خود اپنی بات کے خلاف فتویٰ لکھ جاتے ہیں کہ:

کسی کو سرور عالم ﷺ کا امام و شیخ ماننا صراحتاً کفر ہے''

(فہارس فتاوی رضویہ ۶۳۴ فتاوی رضویہ جلد نمبر ۲۱ صفحہ ۳۵۰ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

تو فاضل بریلوی خود اپنے ہی فتوے سے کافر ہو گئے، برادران اہل سنت! بریلویوں نے بھی اس بات کو شدت سے محسوس کیا کہ فاضل بریلوی خود اپنے ہی فتوے سے کافر ہو رہے ہیں تو لہذا کیوں نہ ملفوظات اعلیٰ حضرت کی یہ عبارت نکال دی جائے جس سے احمد رضا خان حضور ﷺ کے امام بن رہے ہیں تا کہ:

نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔

نہ ملفوظات کی عبارت ہو گی اور نہ اعلیٰ حضرت اپنے فتوے سے کافر ہونگے۔

تو یہ مہم دعوت اسلامی کے میٹھے میٹھے اسلامی مفتیان نے سرانجام دی۔

اور انہوں نے ملفوظات چھاپ کر یہ فقرہ نکال دیا کہ:

''الحمدللہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا''

(ملفوظات اعلی حضرت حصہ دوم صفحہ ۲۰۵ مطبوعہ مکتبہ المدینہ دعوت اسلامی کراچی]

بریلوی اصول کے مطابق جو عبارت پہلے کتاب میں تھی اور اگر اس پر کسی فریق مخالف کی سخت تنقید ہو تو اگر اس عبارت کو نکال دیا جائے مخالف کی بات سچ ثابت ہو جاتی ہے۔

لہذا مفتیان دعوت اسلامی نے فاضل بریلوی کی عبارت کو کفریہ مان کر نکال دیا۔

حالانکہ مفتیان دعوت اسلامی والوں کو چاہیے کہ ابو کلیم صدیق فانی کی کتاب ''آئینہ اہل سنت'' اور حسن علی رضوی میلسی کی کتاب ''قہر خداوندی'' سے بھی فقرہ نکالنے کی ہمت کریں۔

فاضل بریلوی کے اس خواب پر مفتی فیض احمد اویسی کا تبصرہ بھی سن لیں

''ان خوابوں کی اشاعت کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ بتایا جائے کہ تھانوی کا اتنا بلند مقام ہے کہ حضور بھی ان کی اقتدا کرتے ہیں''۔

(بلی کے خواب میں چھیچھڑے صفحہ ۳۵ مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور)

تو بریلوی شیخ القرآن و شیخ التفسیر فیض احمد اویسی صاحب کی رو سے بریلوی حضرات یہ

خواب بیان کر کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کا مقام حضور سے بلند کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔

ایک جگہ اویسی صاحب یوں لکھتے ہیں کہ:

''کیا ایک برگزیدہ نبی کو غیر نبی بلکہ معمولی مولوی کا مقتدی بنانے کی کوشش فساد قلب نہیں تو اور کیا ہے۔

(بلی کے خواب میں چھیچھڑے صفحہ ۷۵)

کچھ اسی طرح کی عبارت بریلوی مولوی محمد میاں ہاشمی صاحب بھی لکھتے ہیں۔(لطائف دیوبند صفحہ ۷۲)۔

فاضل بریلوی فیض احمد اویسی اور ہاشمی میاں کی عبارات کو ذہن میں رکھ کر بریلوی چوٹی کے عالم منظور احمد فیضی صاحب کی کتاب کے ان الفاظ پر بھی غور کریں کہ:

''اے علامہ فیضی صاحب! حضرت خضر علیہ السلام پہلے بھی آپ کو شرف بخشنے کے لئے آپ کے پیچھے نماز جمعہ ادا فرما گئے ہیں اور آئندہ جمعہ بھی آپ کے پیچھے اسی نورانی مسجد میں ادا فرمائیں گے۔''

(مقام رسول صفحہ ۲۴)

یہ بریلویوں کی وہ کتاب ہے جس کے متعلق بریلوی یہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب پیارے نبی علیہ السلام کی منظور و مقبول شدہ کتاب ہے۔

کیا مذکورہ بالا عبارت میں یہ نہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام کے امام مولوی منظور احمد فیضی ہے؟

اب بریلوی حضرات کے وہ فتاوی جات منظور احمد فیضی پر لگے یا نہیں؟

یقیناً لگے:

[دست وگریبان]

رضاخانی جواب کاخلاصہ:

ملفوظات معتبر نہیں ہیں۔پھر دیوبندی کتب کے حوالے دینے لگے۔بات خواب کی ہے اور خواب پر مواخذہ نہیں ہوتا۔پھر دیوبندی کتب سے حوالے پیش شروع کر دئے۔پھر امام سیوطی سے،فتوح الشام اور دلائل النبوہ للبیہقی سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی حضور ﷺ وصال کے بعد بھی حضور ظاہری امام کے بھی امام ہوتے ہیں۔فتاوی رضویہ کا حوالہ پیش کیا پھر کہا اعلی حضرت امامت کی بات نہیں کر رہے امام الائمہ وغیرہما الفاظ کو اپنے استغراق حقیقی پر لینے پر سراپا احتجاج ہیں۔بلی کے خواب میں چھیچھڑے کا جواب دیا کہ اویسی نے کوئی فتوی نہیں لگایا پھر کہا حسن علی رضوی الزامی گفتگو کر رہے ہیں۔

پھر دیوبندی کتب پیش کیں اور آخر میں الجنہ لاہل سنۃ اور مولانا ضیاء القاسمی کو تضاد میں پیش کیا۔[ملخصا صفحہ ۳۸۰ تا ۳۹۴]

الجواب: ملفوظات معتبر ہیں ہم پیچھے جناب کے گھر سے ثابت کر آئے ہیں۔نیز اویسی لکھتا ہے:

> بزرگوں کے ملفوظات بھی فتاوی سے کم نہیں ہوتے اس لیے قابل اعتماد ہوتے ہیں۔ [امام حرم اور ہم صفحہ ۲۷]

لیجئے تمہارے اصول سے ہی ملفوظات معتبر اور قابل اعتماد ہوئے۔لہذا ہماری کتب کے حوالے تمہیں بے سود اور مفید نہیں۔نیز ہمارے اصول الگ ہیں چنانچہ اقتدار بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

> یاد رکھو شیعہ حضرات کی طرح وہابی دیوبندی لوگوں نے بھی اپنے تمام اعمال،افعال الفاظ مسلمانوں سے جدا کر لیے ہیں
>
> [تنقیدات علی مطبوعات صفحہ ۱۰۳]

لیجئے ہمارے قول وفعل کے تعلق سے تمہارے گھر کی گواہی آگئی لہذا جب ہمارے

اصول وضوابط ہی الگ ہیں تم لوگوں سے تو یہ تم پر حجت نہیں ہو سکتے ۔لہذا خوابوں کے بارے میں یہ کہنا کہ شرعی مواخذہ ان پر نہیں ہوتا یہ ہمارا اصول ہے ۔جب تم لوگ یہ اعتراضات کرتے تھے تو ہم نے یہ جوابات دئے ۔اس وقت ان جوابات کو قبول نہیں کیا اب اعلی حضرت کو بچانا تھا تو اس اصولوں کی چادر کے نیچے پناہ لینا پڑ رہی ہے ۔یہ دو رنگیاں کیوں؟ پھر جب تمہارے بڑے مان گئے کہ ہمارے اصول الگ ہیں اور ہم دست و گریبان میں تمہارے اصولوں پر ہی کلام کررہے ہیں تو اس کے مقابلے میں ہماری عبارات سے استدلال چہ معنی دارد؟

ہمارا استدلال یہ تھا کہ یہ گستاخی ہے رضاخانی اصولوں سے ۔پس یہ گستاخی ہے ہم یہ بات کر کے جناب کے سارے جواب کا حال دکھائے دیتے ہیں ۔قادری صاحب نے کہا تھا کہ عبارت نکال دینا رضاخانیوں کے ہاں گستاخی کو مستلزم ہے ۔اور ملفوظات سے یہ عبارت نکال دی گئی کہ الحمد اللہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔

لہذا یہ گستاخی تھی تو نکلا۔اس کا جواب جناب نے کہیں نہیں دیا۔ہمارا بنایا دست و گریبان جو کا توں قائم ہے جناب نے فضول میں چودہ صفحات سیاہ کئے مگر اعتراض رفع پھر بھی نہ ہوا۔سوم حسن علی میلسوی نے عنوان قائم کیا گستاخانہ خوابوں کی فہرست جس سے معلوم ہوا کہ خواب کی باتیں بھی قابل گرفت ہیں ۔

[برق آسمانی صفحہ ۶۵]

نیز ارشد القادری صاحب کا اصول یہ ہے

اگر خواب شرعا قابل اعتراض نہ تھا تو اسے کتاب میں درج ہی کیوں کیا ۔کتاب میں اس کا اندراج تو بیداری میں ہوا ہے ۔اس خواب کے مشتہر کرنے والے کیوں شرعی مواخذہ سے بچ سکیں گے ۔[ملخصا]

لہذا ثابت ہوا خواب بھی قابل گرفت نیز خواب کے بعد وہ خواب کتابوں میں حالت

بیداری میں درج کیسے ہیں یہ بات بھی قابل اعتراض ہے۔

اویسی کے حوالے سے یہ کہا کہ انہوں نے فتوی نہیں لگایا۔

حضرت مناظر اہل سنت نے یہ حوالہ دیا تھا کہ

فاضل بریلوی کے اس خواب پر مفتی فیض احمد بریلوی کا تبصرہ بھی سن لیں

''ان خوابوں کی اشاعت کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے کہ یہ بتایا جائے کہ تھانوی کا اتنا بلند مقام ہے کہ حضور بھی ان کی اقتدا کرتے ہیں''۔

(بلی کے خواب میں چھیچھڑے صفحہ ۳۵ مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

تو بریلوی شیخ القرآن وشیخ التفسیر فیض احمد اویسی صاحب کی رو سے بریلوی حضرات یہ خواب بیان کر کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان کا مقام حضور سے بلند کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔لہذا تمہارے اصول سے ہی فاضل بریلوی کے مقام بڑھانے کی کوشش کو بے نقاب کیا تھا۔نیز ہماری عبارات پیش کیں اور تضاد دکھانے کی کوشش کی لیکن ہمارے ہاں ایسا کوئی فتوی موجود نہیں۔

نیز جو حوالے پیش کیے وہاں الزامی بات ہو رہی ہے لہذا وہ فتاوی جات تمہارے کام اور ہمارے مخالف نہیں۔ہمارے اصول ہی تمہارے نزدیک اور ہیں۔باقی بہت سی باتوں کا جواب رضاخانی نے نہیں دیا۔

مسئلہ نمبر ۸

بے وضو درود وسلام پڑھنے کا مسئلہ۔رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے مولوی نقی علی،احمد رضا بریلوی،مفتی محمد قاسم اور مولوی خلیل احمد قادری صاحب کے حوالے سے بے وضو درود کے جواز کا قول دکھایا اس کے مقابل پیر مہر علی شاہ سے بے ادبی اور فیض احمد صاحب سے تنقید دکھائی۔

فیض احمد کی تنقید ہم نقل کر رہے ہیں۔

بریلویوں کے عمدۃ المفسرین مفتی فیض احمد بریلوی ان بریلوی حضرات پر برستے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"بے ادب گستاخ"

یہ تھے باادب رعایا و بادشاہ لیکن آج ایسے بے ادب علماء کہلوانے والے پیدا ہو گئے کے فتوی صادر فرما دیا کہ بحالت جنابت بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ کاش تعزیرات اسلام کا اجراء ہوتا اور فاروق اعظمؓ جیسے غیور۔ اسلام نافذ کرنے والے زندہ ہوتے تب میں ان لوگوں کو دیکھتا کہ ایسے فتاوی صادر کرتے۔ آزادی کا دور ہے جسے جو جی میں آئے کہہ دے۔ ورنہ وہ خداوند قدوس جو اپنے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایسے مقامات پر بھی نام لینے کو گوارا نہیں کرتا جہاں قہر و غضب یا قبرستان یا مقام نجات ہو۔ مثلاً ذبح کے وقت، چھینک اور انگڑائی کے وقت اور حمام و پاخانہ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن یہ ہیں آج کل کے مفتی ازمفت نے فتوی جڑ دیا کہ جنابت کے وقت درود پڑھنا جائز۔

اتنی شرم بھی نہیں کہ درود شریف فی الفور بارگاہ رسالت میں پہنچ کر فورا ایجاب از رسول اور خدا ہوتا ہے لیکن مجبور ہیں ایسے بدبخت مفتی کیوں کہ عشق رسالت سے محروم ہیں۔ کسی نے فرمایا:

بے عشق محمد جو پڑھتے ہیں بخاری
بخار آتا ہے ان کو بخاری نہیں آتی

(شہد سے میٹھا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۹۔۱۳۰ مطبوعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور)

[دست وگریبان]

رضاخانی جواب کاخلاصہ

جمہورامت نے جائز کہا ہے ۔علماء دیوبند کا بھی یہی موقف نقل کیا۔ پھرعلماء دیوبند سے پیرمہرعلی شاہ صاحب کی تعریف دکھائی پھرکہا یہ تمہارے بھی معتبر ہیں لہذاان کا فتوی تم پر بھی لگے گا۔ پیر صاحب نے تقوی کی رو سے کہا جبکہ یہاں بے ادبی کا لفظ شرعی معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔

اویسی کی تنقید کوتفرد کہہ کرٹال دیا۔

[ملخصا صفحہ ۳۹۴ تا ۴۰۱]

الجواب : علماء دیوبند کے حوالے تم کو حجت نہیں کیا تم ان کو بھی جمہور مانتے ہو؟

پھرہمارے علماء نے پیرمہرعلی شاہ صاحب کی تعریف کی اس بارے میں ہمارااصولی موقف یہ ہے ۔ پیر صاحب اپنے زمانے کی بڑے علمی اورعملی لحاظ سے بزرگ تھے ۔نیز یہ وہ زمانہ تھا جب علماءمختلف نسبتوں سے خود کومشہور کئے ہوئے تھے ۔ بریلی کی نسبت سے علماء بریلی مشہور تھے تو دیوبند کی نسبت دیوبندی،گولڑہ کی نسبت سے گولڑوی تو فرنگی محل کی نسبت سے فرنگی محلی ۔ پیرصاحب رد قادیانیت میں کافی فعال تھے تو اس لیے ان کی تعریفیں منقول ہیں ۔نیز وہ ہم عصر عالم تھے مگر بریلوی نہ تھے وہ الگ بات ہے کہ بریلویوں نے ان کو اپنا اکابرتسلیم کیا ہے ۔لہذا ہم عصر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ دیوبندی اکابرین میں شامل ہو گئے ۔

باقی ان کا جولٹریچرعلماء کی نظر میں آیااس بنیاد پر رائے قائم کرلی گئی ۔جبکہ بریلویوں نے ان کو اپنے کھاتے میں ڈال لیااوراکابرین کی لسٹ میں شامل کیا[دیکھئے تذکرہ اکابر اہل سنت ۔]

لہذاوہ دیوبندی نہ تھے توان کا فتوی ہمارے اوپر حجت نہیں ۔فتاوی مہریہ کوجمع بھی

تمہارے لوگوں نے کیا ہے لہذا ان کا فتویٰ تم پر حجت ہے۔

باقی اویسی صاحب کا تفرد کہنا خود یہ بات ثابت کرنا ہے کہ دست و گریبان کے جواب سے عاجز ہیں کیونکہ دست و گریناب میں دو فریقین کی عبارات پیش کی گئی تھیں اور جناب کو دونوں کا دفاع کرنا تھا۔جبکہ جناب نے ایک طرف کا دفاع کر کے دوسرے کا تفرد کہہ کر جان چھڑالی۔جبکہ بریلی اصول ہم پیچھے بیان کرآئے ہیں

غلام مہر علی لکھتے ہیں:

علماء سوا کابر ہوں یا اصاغر کسی بھی رعایت کے مستحق نہیں۔

[تحقیقات غلام مہر علی صفحہ ۸]

لہذا تفرد کہہ کر جان نہیں چھڑائی جا سکتی۔ہمارا بنایا دست و گریبان قائم ہے۔

مسئلہ نمبر ۹

صحابی رسول کو کافر کہنے کا مسئلہ اور رضا خانی جواب پر ایک نظر:

دست و گریبان میں موجود دست و گریبان کو ہم من و عن نقل کر رہے ہیں

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان صاحب کے ملفوظات میں فاضل بریلوی کا ایک ملفوظ نقل کیا گیا ہے جس میں صحابی رسول عاشق رسول حضرت عبدالرحمن قاری رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ، کافر، خنزیر اور شیطان لکھا ہے۔

اصل عبارت ملاحظہ ہو:

''ایک بار عبدالرحمن قاری کہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں پر آپڑا چرانے والے کو قتل کیا اور اونٹ لے گیا اسے قرات سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ قبیلہ بنی قارہ سے سلمہ رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی۔''

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۹۷ مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور)

آگے مولوی احمد رضا خان اپنا مزید خبث باطن ظاہر کرتے ہوئے صحابی کو خنزیر کہتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''اس عبدالرحمن قاری سے پہلے کسی لڑائی میں ان سے وعدہ جنگ ہولیا تھا یہ وقت اس کے وعدہ پورا ہونے کا آیا وہ پہلوان تھا اس نے کشتی مانگی انہوں نے قبول فرمائی اس محمدی شیر نے خوک (خنزیر) شیطان کو خنجر دے مارا۔'' (معاذاللہ)

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۹۸)

یہ عبارت جب مفتیان دعوت اسلامی کے سامنے آئی تو انہوں نے اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ:

فاضل بریلوی نے ایک صحابی کو کافر، خنزیر اور شیطان لکھ دیا ہے حالانکہ وہ تو عبدالرحمن فزاری تھا۔

یہ اعلیٰ حضرت ہی کا خبث باطن تھا کہ جان بوجھ کر فزاری کی جگہ قاری لکھ کر صحابی پر زبان درازی کر کے اپنے شیعہ بھائیوں کو خوش کیا۔ ورنہ فاضل بریلوی یہ الفاظ کیوں لکھتے:

''اسے قرات سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ قبیلہ بنی قارہ سے ہے۔''

(ملفوظات صفحہ ۱۹۷)

مفتیان دعوت اسلامی نے پھر یہ عبارت نکال کر اعلی حضرت کے گستاخ صحابہ ہونے مہر ثبت کر دی۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ ۳۰۔۲۲۹ مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

اس سے آگے بڑھتے ہوئے بریلویوں کے جید اور مستند عالم مولوی ابوکلیم صدیق فانی بریلوی اس ملفوظ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

الملفوظ حصہ دوم میں عبدالرحمن کے نام کے ساتھ جو واقعات مذکور ہیں

وہ قطعی طور پر اس بات کو متعین کر رہے کہ یہ ضرور بالضرور کافر اور یہ
عبدالرحمن......عبدالرحمن القاری ہرگز ہرگز نہیں۔اگرچہ اس کافر
عبدالرحمن کی نسبت (سامع یا جامع کی غلطی سے) بدل گئی ہے فزاری کی
جگہ قاری ہوگیا ہے۔

(آئینہ اہل سنت صفحہ ۱۷۶ مطبوعہ اویسی کا اسٹال گوجرانوالہ)

یہ کتاب بریلویوں کے علامہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی بریلوی کے حکم سے لکھی گئی تو بریلوی اصول کے مطابق یہ ان ہی کی کتاب تسلیم کی جائے گی۔

ابوکلیم صدیق فانی صاحب نے واضح طور پر اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ملفوظات اعلی حضرت میں صحابی کو کافر،خنزیر اور شیطان کہا گیا ہے حالانکہ وہ تو عبدالرحمن فزاری تھا۔

یہ اور بات ہے کہ فانی صاحب نے اس کو اعلیٰ حضرت کے گلے سے اتار کر سامع اور جامع کی غلطی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

فانی صاحب! آپ اعلیٰ حضرت کو اس گستاخی سے نہیں بچا سکتے کیونکہ فاضل بریلوی نے خود جان بوجھ کر قاری کا لفظ بڑھایا ہے اور قرات سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ قبیلہ بنو قارہ سے ہے کہ الفاظ واضح طور پر اس بات کو واضح کر رہے ہیں کہ یہ اعلیٰ حضرت ہی کا خبث باطن تھا۔

ہاں اگر فانی صاحب سامع یا جامع پر اس گستاخی کو ڈالنا چاہ رہے ہیں تو چلئے آپ کے نزدیک سامع یا جامع نے یہ گستاخی کی ہے۔

فانی صاحب! مگر شاید آپ کو یاد نہ رہا کہ اس کے سامع اور جامع تمہارا مفتی اعظم ہند مفتی مصطفی رضا خان بریلوی ہے۔

آپ کی رو سے آپ کے مفتی اعظم ہند مفتی، مصطفی رضا خان صاحب بریلوی گستاخ صحابی بن گئے۔

اور دعوت اسلامی کے مفتیان کی رو سے فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان گستاخ

صحابی بن گئے۔

ہم تو کہتے ہیں کہ آپ اور مقتیان دعوت اسلامی دونوں اس معاملے میں سچے ہیں۔ دونوں ہی گستاخ صحابی ہیں۔آپ کے نزدیک ایک ہمارے نزدیک دونوں ہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ عبدالرحمن قاری صحابی ہے یا نہیں تو بعضوں نے اس کو صحابی بھی قرار دیا ہے آئینہ اہلسنت ملاحظہ فرمالیجئے۔

[دست وگریبان]

رضاخانی جواب کاخلاصہ:

اعلی حضرت نے عبدالرحمن فزاری کو کافر کہا۔عبارت ملفوظات کی ہے اور سامع وجامع سے غلطی کی وجہ سے فزاری کے بجائے قاری ہوگیا۔ابوایوب کا افترا ہے آئنہ اہل سنت میں انہیں کہیں صحابی شمار نہیں کیا گیا۔

(آئینہ اہل سنت میں موجود ہے کہ واقدی نے ان کو صحابی شمار کیا لہذا یہ جناب کا جھوٹ ہے مناظر اہل سنت کا افترا نہیں) ملفوظات سے نکالی گئی بات کو دوبارہ معذرت کے بعد شامل کرلیا گیا ہے۔ [ملخصاصفحہ ۴۰۱،۴۰۲]

الجواب: خدا گواہ ہے رضا خانی نے بہت ہاتھ پاؤں مارے اور جو جواب دیا اس کا ردخود مناظر اہل سنت کی دست وگریبان پہلے ہی کر رہی ہے اسی سبب ہم نے دست و گریبان میں موجود بات ساری نقل کر دی ہے۔

پہلی بات قاری نہیں فزاری کو کافر کہا۔اس کا جواب حضرت نے پہلے ہی دے دیا تھا کہ اعلی حضرت کے الفاظ یہ ہیں کہ یہ قاری قرات سے نہیں قبیلہ بنو قارہ سے ہے۔لہذا اس تاویل کا رد پہلے ہی دست وگریبان میں موجود ہے۔

دوم: سامع کی غلطی کا کہہ کر اعلی حضرت کے گلے سے نکال کر مصطفی رضا کے گلے میں گستاخی کا ہار ڈال دینے سے گستاخی ختم نہیں ہوتی بلکہ گستاخی پھر بھی بریلوی ثابت ہو جاتے ہیں

۔اس تاویل کا رد بھی اسی دست و گریبان میں پہلے ہی کیا جا چکا تھا مفصل عبارات پڑھ لیں پیچھے نقل کی جا چکی ہیں۔

تیمور رضاخانی کا جھوٹ

جناب لکھتے ہیں

اور جہاں تک ''آئینہ اہلِ سنّت'' کے حوالہ کی بات تو وہاں کہیں بھی یہ بات موجود نہیں کہ عبد الرحمٰن قاری نام کا کوئی صحابی تھا، یہ ابو ایوب قادری کا افتراء ہے،

[ص ۴۰۲]

یہ جناب کا جھوٹ ہے۔کیونکہ آئینہ اہل سنت کے صفحہ ۱۷۰ پر واقدی کے حوالہ سے عبد الرحمن بن قاری کے صحابی ہونے کی بات موجود ہے۔

یہاں یہ کہنا عبد الرحمن قاری اور عبد الرحمن بن عبد القاری دو الگ الگ شخصیات ہیں بالکل قابل مسموع نہیں ہوسکتا۔اول بات تو یہ کہ اسما میں اس معمولی اختلاف کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا الا یہ کہ نام میں کوئی ایسا لفظ، کنیت یا لقب ہو جو دوسرے ہم ناموں سے ممتاز و الگ کر دے۔اگر رضا خانی اس فرق کو سمجھنے سے قاصر ہیں تو ہم ان کو ان کے گھر کی سیر کرائے دیتے ہیں۔ہمارے قول کی تائید میں شریف الحق امجدی کا فتوی ملاحظہ ہو۔دو شخصیات ہیں

:۱ ثعلبہ بن حاطب ؓ یہ جلیل القدر بدری صحابی ہیں

:۲ ثعلبہ بن ابی حاطب یہ منافق بد بخت ہے

دونوں ناموں میں سرف ابی کا فرق ہے اب دیکھیں رضا خانی صدر الشریعیہ اور ساحب تفسیر نسفی نے بقول شریف الحق امجدی اس منافق یعنی ثعلبہ بن ابی حاطب کی جگہ صحابی رسول ﷺ کا ذکر کر دیا۔اگر ملفوظات میں ''بن عبد'' نہ ہونے کی وجہ سے حضرت عبد الرحمن

القاری صحابی رسول ﷺ کی لسٹ سے نکل جاتے ہیں تو ان کتب میں بھی ابی نہ ہونے کی وجہ سے ایک جلیل القدر صحابی کو معاذ اللہ رضاخانی اصول سے منافق سمجھا جائے۔العیاذ باللہ۔

امجدی کی اصل عبارت ملاحظہ ہو:

> خزائن العرفان اور تفسیر نسفی میں ثعلبہ بن حاطب ہے مگر صحیح یہ ہے کہ ثعلبہ بن ابی حاطب ہے جیسا کہ خازن اور اصابہ میں ہے۔ثعلبہ بن حاطب بن عمر و صحابہ شخص تھے۔جو بدر اور احد میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے اور ثعلبہ بن ابی حالب خلافت عثمانی میں مرا۔

[فتاوی شارح بخاری جلد ۲ ص ۴۳]

اسے کہتے ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے۔

چہارم بات کہ دعوت اسلامی والوں نے معذرت کے ساتھ واپس عبارت شامل کر لی ہے۔اس بات کا جواب یہ ہے کہ عبارت دوبارہ شامل کرنے سے کیا گستاخی ختم ہوگئی۔تمہارے لحاظ سے عبارت نکال دینا گستاخی کو شامل تھا۔سومناظر اہل سنت نے پہلے ہی یہ کہہ دیا کہ دعوت اسلامی نے عبارت نکال کر مہر گستاخی ثبت کر دی۔لہذا جناب کے ہر جواب کا رد دست و گریبان ہی کر رہی ہے۔نہ جانے یہ کیسا جواب ہے۔

مسئلہ نمبر: ۱۰

مسئلہ توحید پر رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے یہ کہا تھا کہ

بریلویوں کے مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت محمد احمد رضا خان بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''توحید مدار ایمان ہے''

(فہارس فتاوی رضویہ صفحہ ۳۸۴ فتاوی رضویہ جلد ۱ صفحہ ۶۵۲ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بریلویوں کے ناتجربہ کار حکیم الامت مفتی احمد یار خان گجراتی بریلوی لکھتے ہیں کہ:
''خیال رہے کہ مدار نجات توحید نہیں'' (اسلام کی چار اصولی اصطلاحیں صفحہ ۳۳ بحوالہ رسائل نعیمیہ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

مفتی احمد یار خان گجراتی بریلوی کی رو سے فاضل بریلوی جو توحید کو مدار ایمان قرار دے رہے ہیں وہ غلط ہے۔ اور فاضل بریلوی کی رو سے مفتی احمد یار خان غلط ہے دونوں ایک دوسرے کو ایمان سے خارج کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اب فیصلہ بریلوی حضرات کے ہاتھ میں کہ کون سچا ہے آپ کے اعلیٰ حضرت یا حکیم الامت؟

تم تو کہو گے کہ اس معاملے میں دونوں سچے ہیں پھر دونوں ایمان سے خارج ہیں۔

[دست وگریبان]

پھر شفیع اوکاڑوی کو، طاہر القادری اور احمد رضا کو پیش کیا پھر اقتدار کا حوالہ دیا کہ توحید کا لفظ وہابیوں کی ایجاد ہے اور اسکو توہین نبوت کے لیے ایجاد کیا گیا۔ وغیرہ۔ یوں ثابت ہوا کہ احمد رضا، شفیع اوکاڑوی اور طاہر القادری وہابی اور توہین نبوت کے مرتکب ہوئے۔

پھر یہ کہا کہ احمد رضا کا ہم عقیدہ نہ ہو کر اقتدار نعیمی بھی کافر ہوا رضا خانی اصول سے

[ملخصا دست وگریبان]

رضا خانی جواب کا خلاصہ

اعلی حضرت کا مقصد یہ تھا کہ توحید نہ ہو تو ایمان بھی قبول نہیں جبکہ احمد یار کا مقصد توحید نجات کے لیے کافی نہیں دیگر اشیا بھی ضروری ہیں۔ پھر دیوبندی حوالے دئے۔ اقتدار نے وہابی خود ساختہ توحید کا رد کیا ہے۔ پھر دیوبندی حوالے دئے مولانا مہر محمد صاحب کی کتاب یادگار خطبات اور دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے۔ پھر کہا دیوبندی حضرات توحید کے نام پہ

گستاخیاں کرتے ہیں اسکار د اقتدار صاحب کر رہے ہیں۔

[ملخصا صفحہ ۴۰۳ تا ۴۰۵]

الجواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ جناب کے ہم مسلک مولوی عبد الرحمن لکھنوی لکھتے ہیں:

توحید کی ضد شرک ہے۔ [ص ۴۵ تیفتح التوحید]

پس جب توحید ہو گی شرک نہ ہو گا اور شرک ہوا تو توحید نہ ہو گی۔ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ مومن گناہ گار بھی ہو جنت میں ضرور داخل ہو گا۔یعنی احمد رضا نے کہا تھا توحید مدار ایمان ہے ۔یعنی ایمان کا دارومدار توحید پر ہے۔توحید پر چلنے والا موحد ہو اس کی یقینی نجات ہے۔ لہذا توحید ہی مدار نجات ثابت ہوئی۔جبکہ توحید مدار نجات نہیں گویا موحد جنت میں داخل نہ ہو گا اور موحد نجات نہ پائے گا گویا جس کی نجات نہیں وہ مشرک ہوا۔لہذا یہ دونوں متضاد ہی ہیں اور دست وگریبان ابھی تک ہیں۔

دوم کیا جو مومن ہو وہ موحد نہ ہو گا؟ یہ کیسی بات ہے مومن تو ہو موحد نہ ہو یا موحد تو ہو مومن نہ ہو۔لہذا رضا خانی کا یہ مطلب نکالنا غلط ہے۔ باقی دیوبندی کتب کے حوالے بالکل درست ہے۔رہی بات یادگار خطبات کی تو خطبات کے غیر معتبر ہونے کا اصول ہم ان کے گھر سے پیچھے دکھا آئے ہیں۔مفتی سعید صاحب کی یہ عبارت جو اس نے یہاں پیش کی ہے کہ

مفتی سعید خان لکھتے ہیں:۔

''ہمارے ملک میں دیوبندیت کو نواصب کے علاوہ جس مسلک یا عقیدے نے بہت نقصان پہنچایا وہ وہابیت ہے۔۔۔۔اور توحید کے نام پہ طلباء حضرات اولیاء کرام رحمہ اللہ کو گستاخ آمیز جملوں کا نشانہ بننے لگے ہیں۔''(دیوبندیت کی تطہیر ضروری ہے ص ۱۷۷)

تو اس کا جواب پیچھے ہو چکا تھا کہ طلبا چونکہ دنیا دار قسم کے ماحول سے نکل کر آتے ہیں اور وہ خاص کوئی دیوبندی بھی نہیں ہوتے ظاہر ہے مختلف مکتب فکر کے لوگ جمع ہو سکتے ہیں

لہذا ان کو اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے۔وہ پرانے ماحول جو دنیا داری کا ہے اس میں مشغول ہونے کے وجہ سے اصل دین سمجھنے سے قاصر ہیں۔ان کی اصلاح البتہ وقتاً فوقتاً اساتذہ کرتے رہتے ہیں۔یوں آخر تک ان کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

اس حوالے میں بھی ایسی تو کوئی بات نہ تھی۔لہذا اقتدار توحید کا ہی رد کر رہا ہے۔یوں اقتدار کے فتوے سے تین شخصیات نہ بچیں اور اعلیٰ حضرت کے ہم عقیدہ نہ ہو کر اقتدار بھی کفر کے گھاٹ اترا۔

یہ تھی جناب کے نام نہاد جواب کی حقیقت۔ہمارا اعتراض رفع ہی نہ ہوا تو اسے جواب کہنا کہاں کی عقل مندی!

مسئلہ نمبر ۱۱
حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کا مسئلہ

دست وگریبان کا اصل اعتراض

بریلویوں کے استاذ العلماء مفتی فیض احمد گولڑوی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''حضرت غوث اعظمؒ غنیۃ الطالبین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام میں روح پھونکی ،تو انہیں عرش معلی کی داہنی جانب پانچ انوار رکوع وسجود میں مصروف نظر آئے۔آپ علیہ السلام کے استفتاء پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تیری اولاد کے پانچ افراد ہیں۔اگر یہ نہ ہوتے تو میں جنت ،دوزخ ،عرش، کرسی، آسمان، زمین ،فرشتے ،انسان، جن وغیرہ کو پیدا نہ کرتا، جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے تو ان کے وسیلے سے سوال کرنا''۔

(مہر منیر صفحہ ۲۳ مطبوعہ گولڑہ شریف)

جب یہ عبارت بریلوی مفتی اعظم پاکستان، بریلوی جانشین حکیم الامت مفتی اقتدار احمد

خان نعیمی گجراتی صاحب کے سامنے پیش کی گئی تو وہ سخت الفاظ استعمال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یہ مندرجہ بالا پانچ انوار کے رکوع وسجود والی بات کذبیات شیعہ میں سے ایک کذب ہے کسی بھی معتبر کتب احادیث میں اس کا نام ونشان بھی نہیں، نیز اس روایت موضوعہ میں نبی متکلم حضرت آدم علیہ السلام کی شان اقدس وارفع میں سخت گستاخی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک رسول، صاحب شریعت بنی مکرم علیہ السلام کو حکم دیا جارہا ہے کہ:

اپنی حاجت کے وقت ان پانچوں کے وسیلے سے سوال کرنا (معاذ اللہ معاذ اللہ)

(تنقیدات علی مطبوعات صفحہ ۱۴۷) مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

''جن خبیث وظالم جاہل شیعوں رافضیوں نے جھوٹی روایت بنائی ہے۔''

(ایضاً صفحہ ۱۴۸۔۱۴۷)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

''اور یہاں یہ روایت موضوعہ مجہولہ لکھ کر شیعہ نوازی کردی''۔

(ایضاً صفحہ ۱۴۹)

ایک جگہ مفتی فیضی احمد گولڑوی پر یوں برستے ہوئے لکھتے ہیں:

''اس بناوٹی روایت کا مقصد صرف یہ ہے کہ اہل بیت اور آئمہ اہل بیت کا درجہ انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ ثابت کیا جاسکے حالانکہ یہ عقیدہ کفریہ ہے۔''

(ایضاً ۱۴۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

ایسے فرقے تو جہالت کی پیداوار ہیں مگر حیرت تو ان سنی علماء (بریلوی علماء) پر ہے جو اندھادھند ایسی کفریہ روایتیں لکھ ڈالتے ہیں۔

(تنقیدات علی مطبوعات صفحہ ۱۴۸)

یعنی بریلوی علماء کفریہ عبارتیں لکھ ڈالتے ہیں۔ بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے مفتی فیض احمد گولڑوی نے حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کی ہے۔

یاد رہے کہ بریلوی رئیس المناظرین مولوی حسن علی میلسی صاحب مفتی فیض احمد گولڑوی کو ''استاذ العلماء'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

(رسالہ ماہنامہ رضائے مصطفی ۲۰۱۰)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی نظر میں مفتی فیض احمد ملتانی گولڑوی:

۱) شیعہ نوازی کرنے والے ہیں

۲) اہل بیت کا مرتبہ انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

۳) اندھادھند کفریہ روایتیں لکھنے والے ہیں۔

۴) حضرت آدم علیہ السلام کی گستاخی کے مرتکب ہوئے ہیں۔

[دست و گریبان]

رضاخانی جواب کا خلاصہ

مہر منیر کے تمام مندرجات معتبر نہیں وضاحت ماہ نامہ رضائے مصطفی میں موجود ہے۔ مہر منیر کے مندرجات کی ذمہ داری پیر مہر علی شاہ صاحب پہ نہیں ڈالی جاسکتی۔ مہر منیر کے بہت سے مندرجات جمہور اہل سنت کے خلاف ہیں۔

[ملخصا صفحہ ۴۰۶،۴۰۵]

الجواب: جناب نے جو کہا مہر منیر کے مندرجات معتبر نہیں حوالہ ماہ نامہ رضائے مصطفی

کادیا۔اس رسالے کی کیا حیثیت ہے ملاحظہ ہو۔

مولوی عابد علی لکھتا ہے:

ایک طرف سنیت کے پرچار کے بعض نام نہاد مجلے ہیں ۔۔۔۔جن میں رضائے مصطفی نام کا ماہ نامہ، نامی گرامی ہے۔

[مظلوم مبلغ صفحہ ۸]

اسی رسالہ کی قسط دوم میں ہے

ماہ نامہ بنام رضائے مصطفی کی سنی علماء کی کردار کشانہ بری ریت کی کہانی بہت پرانی ہے۔جسے یہ حق بیانی زعم فرماتے اور اس پر فخر جتاتے ہیں ۔غزالی زماں، مظہر امام احمد رضا، علامہ سعید احمد کاظمی رحمہ اللہ تعالی سے لے کر امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس صاحب عطار قادری مدظلہ العالی تک ان کے مجروحین کی فہرست۔۔۔الخ۔

[مظلوم مبلغ صفحہ ۷]

اس کو نام نہاد ماہ نامہ مفتی غلام فرید ہزاروی صاحب نے بھی کہا ہے۔

[دیکھئے معروضات الحاذق ص ۴]

لیجئے یہ جس ماہ نامہ کے حوالے کا ذکر کر رہے ہیں ان کو ان کے اپنے نام نہاد مجلہ بلکہ علماء بریلویہ کی عزتیں اچھالنے والا مجلہ کہتے ہیں لہذا اس مجلہ کو یہ پیش نہیں کر سکتے۔

دوم بات اس کتاب کے مندرجات کی رہی۔جس کی ذمہ داری پیر صاحب پر عائد نہیں ہو سکتی تو سوال یہ ہے کہ کیوں نہیں۔مناظر اہل سنت نے اس کے مرتب کی توثیق بھی اسی دست وگریبان میں ثابت کر دی تھی اس کو جناب نے ہاتھ ہی نہ لگایا۔یوں یہ اعتراض بھی جوں کا توں ہی رہا۔

مسئلہ نمبر ۱۲

نبی ﷺ پر جھوٹ بولنا اور رضا خانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے قلائد الجواہر اور ملفوظات مظہری سے یہ پیش کیا کہ انہوں نے یہ روایت نقل کی کہ میری امت کے اولیا نبی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں اس پر اقتدار کی عبارت نقل کی یہ نبی پر جھوٹ ہے اور جو نبی پر جھوٹ بولے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ پھر احکام شریعت سے احمد رضا کا قرآن و حدیث پر جھوٹ دکھایا کہ احکام شریعت میں ہے داڑھی منڈے پر قرآن میں لعنت ہے اور حدیث میں اس کو قتل کرنے کی بات ہے۔ وغیرہ پھر یہ کہا تھا کہ عسقلانی نے اس روایت کو جو زیر بحث ہے لا اصل لہ کہا۔ اگر سنی دیوار کے پیچھے علم نہ ہونے والی روایت پیش کریں جس کو لا اصل لہ کہا گیا تو تم لوگ منہ کو آجاتے ہو تو یہاں خاموشی کیا یہ منافقت نہیں۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ

قلائد الجواہر میں صرعنوان موجود ہے استدلال نہیں یا غالب گمان ہے کہ کاتب کی غلطی ہے۔ آگے امداد الفتاوی کی عبارت نقل کی کہ شاہ ولی اللہ کے رسائل میں موضوع روایات ہیں ان کو جو پہنچا روایت کر دیا۔ روایت کرنا اور بات ہے اور اس کا ثبوت اور حکم اور بات ہے۔ پھر موضوع احادیث سے نپٹئے کتاب کے حوالے سے دکھایا کہ لاعلمی میں موضوع حدیث بیان کی تو غلطی معاف ہے۔

پھر احکام شریعت کے حوالے سے یہ کہا کہ یہ اعلی حضرت کی کتاب نہیں کسی شوکت علی کی ہے۔ پھر کہا یہی عبارت داڑھی کے متعلق جو ہے دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب اسلام میں داڑھی کا مقام میں نقل کی۔ اختلاف نہ کر کے اسے تسلیم کر لیا۔ لہذا مفتی رشید صاحب بھی جہنم کا ایندھن قرار پائے۔ پھر علماء دیوبند کے حوالے دئے کہ انہوں نے روایت ''علماء امتی کا نبیا بنی اسرائیل''، مختلف جگہوں پر لکھی ہے۔ جبکہ سعید احمد اسے موضوع کہتے ہیں نیز فتاوی رشیدیہ سے

دکھا کہ مولانا گنگوہی لکھتے ہیں حضور ﷺ نے کہا مجھے بھائی کہو۔ حالانکہ اس قسم کی کوئی حدیث نہیں پھر علامہ خالد محمود کے حوالے سے لکھا نبی پر جھوٹ بولنے والا جہنمی ہے۔ یوں دست و گریبان بنایا۔

[ملخصا صفحہ ۴۰۶ تا ۴۱۰]

الجواب: یہ کاتب کی غلطی نہیں ہے۔ نیز یہ روایت ملفوظات مظہری کے حوالے سے بھی پیش کی ہے ہم نے سو اس کو جناب نے ہاتھ نہیں لگایا۔

دوم امداد الفتاوی میں یہی بات ہے کہ شاہ صاحب نے لاعلمی میں روایت کر دیا جیسے ان تک پہنچی یہ بات معیوب نہیں جیسے کہ جناب نے ہماری کتاب کے حوالے سے لکھا ہے۔ (موضوع احادیث سے بچئیے)

ہمارے اصول البتہ تمہارے کسی کام کے نہیں کیونکہ ہمارے اصول تمہارے بقول شیعوں کی طرح جدا ہیں۔ نیز دست و گریبان کا مقصد ہی یہ تھا کہ جوتا تمہارا اور سر بھی تمہارا جبکہ جناب علماء دیوبند کو انسپیکٹر کی طرح بیچ میں لے آتے ہیں اور ان کی باتوں سے خود کی لڑائی روکنے کی کوشش رتے ہیں بھئی اگر انسپکٹر آ کر لڑائی رکوا بھی دے تب بھی تو یہی کہا جائیگا دیکھو آپس میں ہی لڑ رہے تھے۔ تو گویا تمہارا ہماری عبارات سے سہارا لینا ایسا ہی ہے۔

پھر احکام شریعت کا انکار کیا ہے کہ اعلی حضرت کی نہیں شوکت علی کی کتاب ہے۔ جبکہ ہم احکام شریعت کو پیچھے احمد رضا کی کتاب ثابت کر آئے ہیں نیز ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو مصطفی رضا نے احکام شریعت کو احمد رضا کی کتاب مانا ہے۔

[دیکھئے فتاوی مصطفویہ ص ۳۲]

پھر جناب کا یہ کہنا کہ دیوبندی مفتی نے اسی احکام شریعت کی عبارات کو نقل کیا اور اختلاف نہ کر کے تسلیم کیا اور خود جہنم کا ایندھن بنے۔

جبکہ وہ صرف احمد رضا کی عبارات کو جمع اقوال کے تحت لائے ہیں اور یہ قابل

اعتراض نہیں ۔جیسا کہ مفتی عبدالمجید سعیدی نے تنبیہات میں لکھا ہے۔

لہذا جناب کا یہ اعتراض بھی رفع ہوا۔

نیز اگر یہی بات ہے کہ محض جمع اقوال کی بنیاد پر فتوی لگتا ہے تو دیکھئے نصیر الدین بریلوی لکھتے ہیں

''نبی کریم علیہ السلام کے علم غیب کے قائلین اکابر ملت'' یہ عنوان دے کر صفحہ ۲۹۴ پر نواب صدیق حسن کو اکابرین کی لسٹ میں شمار کرلیا جو غیر مقلد تھا۔

[دیکھئے عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ص ۲۹۳، ۲۹۴]

مفتی صاحب تو ہر مکتب فکر کے اکابرین کے حوالے جمع اقوال کے تحت لائے تھے جیسا کے جناب کے پیش کردہ صفحہ کے آغاز میں ہی موجود ہے جبکہ ادھر غیر مقلد علما کو ہی اکابر کہا جارہا ہے۔

پھر علماء دیوبند نے جن کتب میں علماء امتی کانبیا بنی اسرائیل روایت کو نقل کیا ہے تو عرض یہ ہے کہ یہاں علماء کا ذکر ہے ولی کا نہیں۔

پھر جناب نے فتاوی رشیدیہ کا حوالہ دیا ہمیں یہ حوالہ نہیں مل سکا لہذا عبدالمجید سعیدی کے اصول سے ہم اس پر تنقید کا حق محفوظ رکھتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

مسئلہ ۱۳

دیوبندیوں کو مولانا کہنے کا مسئلہ اور رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے یہاں مختلف بریلوی علماء پیش کیے جنہوں نے دیوبندیوں کو مولانا لکھا ہے پھر احمد رضا خان کی فتاوی رضویہ اور الطاری الداری سے ان حضرات پر فتوی کفر دکھایا جو دیوبندیوں کو مولانا کہتے رہے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ

اعلی حضرت کے نزدیک مولانا کہنا کفر نہیں بلکہ وضعی معنی میں تعظیم کے ساتھ کہنا کفر ہے. فتاوی رضویہ کا حوالہ دیا.

[ملخصاص ۴۱۰-۴۱۱]

الجواب: یہ بھی جناب کی جہالت ہے. اول تو الطاری الداری میں مطلق مولانا کہنے پر فتوی موجود ہے جس پر جناب نے کلام تک نہ کیا اور تیجے کی دیگ سمجھ کے ہڑپ کر گئے۔

دوم آپ نے فتاوی رضویہ کا جو جواب دیا کہ اعلی حضرت کے نزدیک مولانا کہنا کفر نہیں بلکہ وضعی معنی میں تعظیم کے ساتھ کہنا کفر ہے. اور عبارت سے استدلال کیا کہ

حضور کی توہین کرنے والے شخص کو مولانا و فخر مسلمانان اور ہادی و رہبر قوم....الخ

تو عرض یہ ہے کہ یہ بھی آپ کی جہالت ہے۔"و" حرف عطف ہے اور یہ مغایرت کے لیے آتا ہے۔جیسا کہ نور العرفان میں موجود ہے۔لہٰذا مغایرت کے بعد مکمل بات پر نہیں ہر ہر جز پر فتوی ہوگا مولانا کہنے پر بھی فخر مسلمانان وغیرہ کہنے پر بھی.

باقی یہ کہنا کہ وضعی معنوں میں مولانا کہا ہے نہ کہ حقیقی معنوں میں۔تو اس کا رد ہم یا محمد کہنے والی بحث میں جناب کے گھر کے رئیس القلم کے قلم سے لکھی تحریر سے ہی دے چکے ہیں ملاحظہ ادھر ہی فرمالیں۔

قاضی مظہر حسین کا حوالہ دیا کہ اب مولانا کہنا کوئی خاص وزن نہیں رکھتا. تو اس حوالے سے عرض ہے یہ ان کی بات عام اخباری ایڈیٹروں کی بات ہو رہی ہے کیا تم بریلوی علماء کو اتنی ہی عزت دیتے ہو جتنی اخباری ایڈیٹرز کو؟

لہٰذا اس دست وگریبان کو بھی رفع نہ کیا جاسکا.

مسئلہ نمبر ۱۴

نوٹ :اس اعتراض کا کوئی جواب رضاخانی نے نہیں دیا۔

مسئلہ نمبر ۱۵

حضور ﷺ کو شکاری کہنا اور رضاخانی جواب پر ایک نظر

حضرت مولانا ابوایوب قادری صاحب کی یہ عبارت کہ نبی علیہ السلام کو احمد یار نعیمی نے شکاری کہا۔ اور مفتی مجاہد مدظلہ کہ یہ عبارت کہ احمد یار نے جاء الحق میں نبی علیہ السلام کو شکاری اور دھوکہ باز سے تشبیہ دی۔

تیمور نے یہ عبارتیں لکھ کر تبصرہ یہ کیا کہ

(۱) مثال توضیح کیلئے ہوتی ہے (۲) مشبہ اور مشبہ بہ برابر نہیں ہوتے

الجواب جناب جب مشبہ اور مشبہ بہ برابر نہیں ہوتے تو علماء بریلویہ نے حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پر کیوں کفر کے فتوے لگا رہے ہیں؟ اور اپنی عاقبت برباد کر رہے

باقی جناب نے مانا ہے کہ یہاں تشبیہ دی ہے مفتی احمد یار نے اور یہ بھی تسلیم کیا مثال توضیح کیلئے ہوتی ہے مطلب کہ احمد یار نے شکاری کی مثال دیکر لوگوں کو سمجھایا ہے۔ تو اس بارے میں مفتی احمد یار نعیمی کا فتویٰ بھی پڑھ لیں۔

کہ نبی علیہ السلام کی شان میں ہلکی مثالیں دینا کفر ہے

(نورالعرفان)

اور غلام رسول سعیدی لکھتا ہے

جس کے دل میں کسی کی محبت اور احترام ہوتا ہے وہ ہمیشہ اعلی ارفع سے تشبیہ دیتا ہے جو کسی کو ذلیل حقیر سمجھتا ہے وہ ارزل اور گھٹیا چیزوں سے تشبیہ دیتا ہے۔ (توضیح البیان ص ۸۶)

اور آپ کا ایک بریلوی لکھتا ہے کہ مثال ممثل لہ کے موافق ہو۔ (حسام

الحرمین اور مخالفین ص ۱۲۵)

جناب دیانت داری سے کہیں کہ نبی علیہ السلام کو شکاری سے تشبیہ دینا یا نبی علیہ السلام کی نبوت کو شکاری کی مثال دیکر توضیح کرنا ہلکا پن نہیں اگر ہلکا پن ہے تو احمد یار بھی کافر اور جناب مؤلف دست و گریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ بھی کافر ہوئے ۔اور غلام رسول نے توضیح کر دی کہ جس کا احترام دل میں ہوتا یا محبت ہوتی ہے تو اسکو تشبیہ بھی اعلی ارفع سے دیتا ہے کیا شکاری نبی علیہ السلام سے اعلی وارفع ہے اگر جواب نفی میں ہے تو تشبیہ کیوں دی؟

آپ کے دوسرے بریلوی نے لکھا کہ وہ مثال ممثل لہ کے موافق ہو۔کیا یہ شکاری کی مثال دینا نبی علیہ السلام کیلئے موافق ہے؟ اگر موافق نہیں ہے تو احمد یار نعیمی بھی کافر اور اسکا مؤید تیمور بھی کافر۔

اگر علماء بریلویہ پر علماء دیوبند نے فتوی کفر لگایا ہے تو ان کے اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے لگایا ہے۔جناب تیمور صاحب اشرف سیالوی مفتی احمد یار نعیمی کی عبارت کو صاف کرنے میں بالکل ناکام رہے یہی وجہ تھی کہ نصیر الدین نصیر گولڑوی کو لکھنا پڑا کہ

> سیالوی صاحب ایک عدد مناظرہ کر کے شہرت و دولت کی تحصیل میں مصروف بھی ہیں جبکہ مقابل مناظر نے ان کے ایک ممدوح کی جس عبارت کو گستاخانہ قرار دیا تھا سات گھنٹے جاری رہنے والے اس مناظرے میں سیالوی نہ اس کی صفائی پیش کر سکے نہ اسے ثابت فرما سکے (لطمۃ الغیب ص ۹۴)

جب اشرف سیالوی آئیں بائیں شائیں کرتا رہا اور تیمور بھی کوشش کرنے میں ناکام رہا تو ثابت ہو گیا کہ مفتی احمد یار نے نبی علیہ السلام کو شکاری اور دھوکہ باز لکھا ہے۔

دست و گریباں کے نام نہاد جواب کے صفحہ ۴۱۵ پر جناب نے نشر الطیب کی عبارت نقل کی

کہ معراج کے موقع پر اللہ تعالی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شکل میں ایک فرشتہ پیدا فرمایا وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لہجہ میں بات کرتا الخ

الجواب پہلی بات کہ اس میں اللہ تعالی نے نبی علیہ السلام کو مزید مستحکم کرنے کے لئے اپنی قدرت دکھائی۔ دوسری بات یہ عالم دنیا کا معاملہ نہیں تھا۔ تیسری بات تیمور واضح کر دے کہ نبی علیہ السلام کی ذات پاک فرشتہ تھی کفار کیلئے اللہ تعالی نے بشر بنا کر بھیجا،

حالانکہ آپ کے غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں

اگر نبی علیہ السلام چاند سورج یا فرشتوں کی طرح نوری مخلوق ہوتے تو ہم میں سے نہ ہوتے (شرح مسلم ج ۲ ص ۱۴۲)

اگر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت میں آپ کو دھوکہ نظر آتا ہے تو آپ احمد رضا کے بارے میں بھی پڑھ لیں۔ الیاس عطار قادری کہتا ہے

پیلی بھیت میں عبد الماجد بن عبد المالک کی والدہ پاگل ہوگئی عقل بالکل جواب دے گیا احمد رضا کے پاس بریلی میں لائے زنجیروں سے جکڑی ہوئی تو احمد رضا کو کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت کروا دیں تو احمد رضا نے چہرہ پر کپڑا ڈالا جب کپڑا ہٹایا تو احمد رضا نہیں تھا بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن گیا پھر کپڑا ڈالا تو احمد رضا بن گیا۔

(بارہ رضوی حکایات بریلی سے مدینہ ص ۸ رسالہ نمبر ۱۳۷)

کیا احمد رضا میں اتنی طاقت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن جائے یا احمد رضا نے دھوکہ کیا۔

جناب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کے بعد لکھتے ہیں

جب کفار کہتے تھے کہ ہمیں آپکی بات سمجھ نہیں آتی تمہارے اور ہمارے دمیان حجاب ہے ہمارے دلوں میں ڈاٹ ہے اسی پر ارشاد ہوکہ آپ فرماؤ کہ میں تمہاری مثل بشر ظاہرا

الجواب تیمور صاحب یہ تفسیر کس نے کی ہے ۔ جو کفار کہتے تھے کہ ہمارے تمہارے درمیان حجاب ہے ۔

سعیدی صاحب لکھتے ہیں

جب کفار اپنے باپ داد کی اندھی تقلید میں راسخ ہوئے کفر معصیت سے والہانہ محبت کرنے لگے اور اسلام کے دلائل میں غور وفکر کرنے سے اعراض اور امتناع پر ڈٹے رہے اور اپنی بے جا ضد اور ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے تو اللہ نے انکی سرکشی اور ہٹ دھرمی کی سزا میں ان کے دلوں اور دماغوں کو ایسا بنا دیا کہ وہ قبول حق کے قابل نہ رہے ۔ آنکھیں جس صلاحیت سے دلائل توحید دیکھتی ہیں ان کی آنکھوں سے وہ صلاحیت سلب کر لی اور اس کو ان کی آنکھوں پر حجاب کے ساتھ تعبیر کیا (تبیان القرآن ج ا ص ۸۸۳)

جناب نوری نہیں بلکہ کفار کی مسلسل ہٹ دھرمی اور عناد کی وجہ سے قبول حق کی استعداد سلب کر لی ۔ یہ حجاب مراد ہے نہ کہ نوری جو آپ نے تفسیر لکھی ہے یہ کسی ایک مفسر سے دکھا ئیں کہ کفار حجاب نوری کی وجہ سے دور چلے جاتے اس وجہ سے اللہ نے فرمایا کہ اعلان فرماؤ انما انا بسر مثلکم؟

حضرت ابوایوب قادری صاحب نے لکھا ہے کہ اشرف سیالوی نے تسلیم کیا کہ نبی علیہ السلام کو شکاری کہا ہے مفتی احمد یار نعیمی نے اسکا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے ۔

کہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ۔

الجواب : جناب یہ پھٹکار تو آپ کے احمد رضا خان پر پڑی جس نے جا کر مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ میں جھوٹ بولا تھا ۔ جہاں ساری دنیا توبہ کرنے کے لئے جاتی ہے وہاں احمد رضا خان جھوٹ بولنے کیلئے گیا ۔ عظیم لعنت کا مستحق احمد رضا خان اور دوسرے نمبر پر ان کی

ذریت ہے وہ احمد رضا خان کے جھوٹ کو دہرا رہی ہے۔احمد رضا خان نے تحذیر الناس کی عبارت میں جو جھوٹ بولا تھا اور تین مختلف جگہوں سے عبارت اٹھائی اور تین عبارتوں کو ایک کر کے پیش کیا۔عبارت کے مفہوم سے ثابت ہوتا ہے کہ احمد یار نعیمی نے شکاری کہا۔اگر آپ ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ بعینہ یہی عبارت ہم دکھائیں تو ہم بھی آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ عبارت مولانا شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی کسی کتاب سے دکھائیں۔جو احمد رضا خان نے شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے لکھی ہے۔

احمد رضا خان لکھتا ہے

اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لاالہ الا اللہ کہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جاتا ہے۔آدمی کا بیٹا اگر اسے گالیاں دے جوتیاں مارے کچھ کرے اسکے بیٹے ہونے سے نہیں سکتا۔خدا کو جھوٹا کہے چاہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مڑی مڑی گالیاں دے اسکا اسلام نہیں بدل سکتا۔

(تمہید ایمان ص ۱۱۳۔)

ہم مطالبہ کرتے ہیں علماء بریلویہ سے کہ یہ عبارت بعینہ شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کسی کتاب سے دیکھا دیں۔جو جواب آپ کا ہوگا وہی ہمارا ہوگا۔

نیز بعینہہ وہی عبارت کا مطالبہ کرنے پر رضاخانی اصول یہ ہے۔

''انہی الفاظ'' سے اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ جو الفاظ نیازی صاحب کی زبان سے نکلے ہیں بعینہ وہی افاظ کتابوں میں دکھائے جائیں تو یہ آپ کے زبردست جہل کی دلیل ہے کیونکہ لفظ بہ لفظ عبارت نہیں بلکہ معنی و مفہوم دیکھا جاتا ہے۔

[دیوبندیوں سے لاجواب سوالات ص ۳۸۹]

لیجئے بالکل وہی الفاظ کا مطالبہ کرنا جہالت ہے۔آگے بڑھیے۔

ان ربك لبالمرصاد

آپ کارب گھات میں ہے

جناب نے ترجمہ اور تفسیر غیر مقلدین کے تراجم اور تفاسیر سے نقل کی۔

الجواب؛ جناب اور احمد رضا کی ذریت جب جال میں پھنس جاتے ہیں پھر عقل بھی ان کی جواب دے جاتی ہے۔ بات نبی علیہ السلام کی چلی آرہی تھی کہ نبی علیہ السلام کی ذات کو علماء بریلویہ نے شکاری کہا یا شکاری سے تشبیہ دی ہے۔

لیکن جناب نے اللہ تعالی کا معاملہ چھیڑ دیا اور مثالیں اللہ تعالی کی پیش کرنی شروع کر دی۔قرآن تو کہتا ہے۔

فلا تضر و اللہ الامثال۔

اللہ کے لئے مثالیں مت بیان کرو

اور بات یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت احناف علمائے دیوبند تقلید کو مانتے ہیں غیر مقلدین کے حوالہ جات ہمارے نزدیک قطعا معتبر نہیں البتہ اگر علماء بریلویہ پر غیر مقلدین کے حوالہ جات فٹ کئے تو کوئی حرج نہیں۔کیونکہ علمائے بریلویہ نے فقہ حنفی کو یہودیوں کی فقہ لکھا۔(نجم الرحمن)اور رضا خان کو معین الدین اجمیری نے وہابی لکھا۔(تجلیات انوار المعین)

ان ربک لبالمرصاد کا ترجمہ غلام رسول سعیدی نے بھی گھات کیا ہے

آپ کارب گھات میں ہے۔

جناب لکھتے ہیں گھات معنی دھوکہ اور فریب بھی ہے۔تو اس سے واضح ہوگیا کہ غلام رسول سعیدی نے اللہ کو دھوکہ باز اور فریب والا کہا تیمور کے نزدیک۔

باقی تیمور نے ایک حدیث پاک لکھی کہ بے شک مجھ سے پہلے رسول تھے سب یا خود شکار کرتے تھے یا شکار کی طلب کرتے تھے۔

الجواب : پہلی بات یہ ہے جناب کہ شکار جانوروں کا کرتے تھے یا انسان کا احمد یار نعیمی نے تو نبی علیہ السلام کو انسانوں کا شکار کرنے والا لکھا آپ مثال جانوروں والی لا رہے ہیں
دوسری بات یہ ہے کہ آپ کا مولوی احسن رضا فقیہ اسلام ص ۳۶۵ میں لکھتا ہے کہ کسی عالم کو شکاری کہنا کفر ہے۔
جب عالم کو شکاری کہنا کفر ہے تو نبی علیہ السلام یا انبیاء علیہم السلام کو شکاری کہنا کتنا بڑا کفر ہوگا مولوی احسن رضا کا فتوی عین نبی علیہ السلام پر عائد ہوتا ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد۔
جناب نے اپنی کتاب کے ص ۴۱۸ پر ایک اپنی طرف سے قاعدہ کلیہ وضع کیا کہ جب مقصد منفی ہو تو خفیہ منصوبہ کو دھوکہ کہا جاتا ہے اور مقصد مثبت ہو تو خفیہ تدبیر کہا جاتا ہے جس کے خلاف ہو دھوکہ جس کے حق میں ہو خفیہ تدبیر۔

الجواب

چلیں اس وضع کردہ قاعدہ کو اس مثال میں بھی لیں۔ اجنبی زید، بکر کے گھر کی دیوار پھلانگ گھر میں چلا جاتا ہے بکر کی بیوی کے پاس زید کی نیت فقط یہ ہے کہ بکر کی بیوی کو دینی مسائل پڑھاونگا اور اسکی خدمت وغیرہ کرونگا۔ اجنبی زید کا بکر کے گھر خفیہ منصوبہ بنا کر گھس جانا مقصد مثبت اور نیک ہے بکر کی بیوی کے لئے خفیہ تدبیر ہوگی اور بکر کے لئے دھوکہ ہوگا کیونکہ رضا خانی کی عزت کے خلاف ہے۔ بات واضح ہے!
مزید آگے تیمور نے لکھا کہ متکلم کی خفیہ تدبیر سے کفار کو اسلام کے دامن میں لانا نیک مقصد ہے۔

الجواب

جناب آپ نے قرآن کی تفسیر بالرائے کی اگر دنیا کے کسی مفسر نے یہ تفسیر کی ہے۔
ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین
نعیم الدین مراد آبادی متکلم کی تفسیر یہ کرتا ہے۔

بہرحال آپ کی ذات وکمالات میں آپ کا کوئی مثل نہیں ۔

جناب نے تشبیہات کی کچھ مثالیں دیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں ۔

(۱) بے شک اللہ تعالی نے حضرت داوٴد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اے داوٴد مجھ سے اس طرح ڈرو جس طرح چیر نے پھاڑنے والے درندوں سے ڈرتے ہو۔

(احیاء العلوم ص ۴ صفحہ ۲۱۲)

اب یہاں پر درندوں سے خدا کی ذات کو تشبیہ ہے۔

(۲) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اللہ کی مثال پانی کی سی ہے جسے ایک لوٹے میں ریت ڈالو اس میں پانی ڈالو یہی مثال اللہ کی ہے کہ وہ کائنات میں موجود ہے۔

(انفاس العارفین)

(۳) نبی علیہ السلام کا فرمان قرآن نکل کر بھاگنے میں ان انٹوں سے زیادہ تیز ہے جس کے پاوٴں کی رسی کھل چکی ہو۔(رواہ البخاری)

الجواب: بات وہی ہے کہ یہاں پر تشبیہ دی گئی ہے۔تو بالکل اسی طرف مفتی احمد یار خان کی عبارت میں بھی محض تشبیہ ہے۔

(۱) عبارت میں مشبہ بہ درندے ہیں اور مشبہ اللہ تعالی ہے

(۲) عبارت میں بھی پانی مشبہ بہ ہے اور اللہ کی ذات مشبہ ہے

(۳) عبارت میں بھی اونٹ مشبہ بہ اور قرآن پاک مشبہ ہے

عبارت لکھ کر احمد یار کی عبارت میں تشبیہ مان لی اور احمد یار نعیمی کی عبارت میں بھی مشبہ بہ شکاری ہے اور نبی علیہ السلام کی ذات مشبہ ہے۔

جناب یہ تینوں تشبیہات علمائے بریلویہ کے نزدیک کفر ہیں کیونکہ آپ کا مولوی ابو احمد محمد انس رضا قادری لکھتا ہے

کہ تھانوی کی عبارت میں مشبہ بہ جانور تھے تو یہ زیادہ صریح کفر ہوا۔

(حسام الحرمین اور مخالفین ص ۴۲۵)

(۱) امام غزالی کی عبارت میں مشبہ بہ درندے اور مشبہ اللہ کی ذات تو یہ آپ کے علمائے بریلویہ کے نزدیک کفر ہے تو امام غزالی پر بھی کفر کا فتوی لگا دیا علمائے بریلویہ نے۔

(۲) مثال شاہ ولی اللہ سے نقل کی شاہ ولی اللہ کو جناب نے رحمۃ اللہ علیہ لکھا جب کہ علمائے بریلویہ نے ان کو وہابی لکھا (مقیاس حنفیت ص ۵۶۳)

اور کافر لکھا

جناب آپ کے علماء نے جو کسی کافر کو رحمۃ اللہ لکھے وہ خود کافر ہو جاتا ہے

(بہار شریعت ص ۹۸۔)

تو جناب علمائے بریلویہ کے نزدیک کافر ہو گئے۔

باقی شاہ والی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت بھی علمائے بریلویہ کے نزدیک کفریہ ہے کیونکہ مذکورہ عبارت میں مشبہ بہ پانی اور مشبہ اللہ تعالی کی ذات ہے تو علمائے بریلویہ کے نزدیک صریح کفر ہوا حوالہ اوپر آچکا ہے۔

اس طرح احمد یار نعیمی کافر ہوگا کیونکہ مفتی کی عبارت میں بھی مشبہ بہ شکاری اور مشبہ نبی علیہ السلام کی ذات پاک ہے۔

تیمور اپنی کتاب کے ص ۴۲۲ پر لکھتا ہے مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت شاہ اسماعیل شہید کی گستاخانہ عبارت کے متعلق سوال ہوا کہ مخلوق خواہ بڑی ہو چھوٹی الخ

الجواب: جناب اگر عبارت گستاخانہ ہے تو پھر شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ پر احمد رضا نے کفر کا فتوی کیوں نہیں لگا یا گستاخ کافر ہوتا ہے جو کافر کو کافر نہ کہیے وہ خود کافر ہے۔

وہ احمد رضا ہے جو لکھتا ہے۔

علماء محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے اسی پر فتوی ہے وھو الضواب وبہ یفتی وعلیہ الفتاوی وھو المذھب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامت وفیہ السلام

(تمہید ایمان ص ۱۳۶)

احمد رضا کافر کہنے سے روکا ہے تمہیں رک جانا چاہئے۔

ہر مخلوق چھوٹا ہو بڑا وہ خدا کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے یہ بات یاد رکھنا ذلیل بمعنی بے سروسمانی ہے اس عبارت کی تائید میں آپ کے گھر سے چند عبارات لکھ دیتا ہوں

(۱) احمد یار نعیمی کہتا ہے خالق کی عظمت پہچانو تو تمہاری آنکھ میں ساری مخلوق حقیر ہو گی (تفسیر ج ۲ ص ۵۶)

(۲) دوسری جگہ لکھتا ہے حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنی دانست میں ذلیل کر کے سولی دی (ج ۲)

(۳) مولوی عبد الرزاق بھترالوی لکھتا ہے کل شئی بالاضافۃ الیہ حقیع

(۴) شیخ جیلانی لکھتے ہیں ذل شئی لعظمتہ (غنیۃ الطالبین ص ۲۵۱)

اور بھی بہت سے عبارات ہیں شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کی تائید میں بہت سی اور عبارات کو لایا جاسکتا ہے لیکن طوالت کے خوف سے انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے

ان عبارات کو بھی گستاخانہ لکھیں پتہ چل جائے گا

مولانا ابوایوب قادری صاحب نے لکھا کہ علمائے بریلویہ نے نبی مکرم ﷺ کے ظاہر باطن کو مخلف کہا۔

تیمور نے اس کے جواب دینے کی ناکام کوشش کی

تیمور لکھتا ہے کہ حضور علیہ السلام کی دو جہتیں ہیں

ایک بشری دوسری ملکی اسی پر بیضاوی شریف کی عبارت بھی چسپا کی۔

اور حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر کا ٹکڑا

ارہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت

(دست وگریباں کا جائزہ ص ۴۲۷)

الجواب

تیمورا گر دو جہتوں سے مراد یہ لیا جائے کہ نبی علیہ السلام اللہ تعالی سے احکام بذریعہ وحی لیتے ہیں اور مخلوق تک پہونچاتے ہیں تو اس کا انکار کس نے کیا؟

باقی جو آپ نے بیضاوی شریف کی عبارت لکھی اسکا یہی مطلب ہے

(۲) آپ بیضاوی شریف کی عبارت کس منہ سے لکھ رہے ہیں

پھر آپ کے احمد رضا خان تو امام بیضاوی کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ قاضی بیضاوی یا خازن وغیرہ ائمہ تفسیر نہیں (ملفوظات ص ۲۸۶ حصہ سوم)

جب احمد رضا خان امام بیضاوی کو مفسر ہی نہیں مانتا تو آپ کو حق نہیں کہ آپ بیضاوی کی عبارت پیش کریں

(۳) حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کا مطلب یہ ہے کہ نبی علیہ السلام میں حسن جمال بہت زیادہ تھا جس کو دیکھنا محال تھا اس وجہ سے بشریت کا حجاب آیا تا کہ ہم دیکھ سکیں۔اسکا مطلب یہ ہے کہ نبی علیہ السلام ذات کے اعتبار سے بشر ہیں بلکہ افضل البشر ہیں اور نبی علیہ السلام کی صفات ملکوتی ہیں

جناب آپ کو چاہئے تو یہ تھا کہ آپ اپنے عقیدہ کے اثبات کے لئے دلیل قطعی پیش کرتے لیکن آپ نے ایک سیرت کی کتاب کا سہارا لیا معلوم ہوگیا کہ حدیث متواتر یا کوئی آیت مبارکہ آپ کے پاس نہیں ہے جس سے آپ کا عقیدہ ثابت ہو سکے

(۲) آپ کا نقی علی خان لکھتا ہے

حکیم مطلق نے نزول وحی سے پہلے آپ علیہ السلام پر انوار اور اسرار ظاہر فرمائے فرشتوں کو آپ علیہ السلام کی خدمت میں رکھا اور انکی آواز آپ ﷺ کو سنوائی تا کہ حضرت عالم ملکوت اور ملائکہ کی باتوں سے مناسبت

ہوجائے (انوار جمال مصطفی ص ۱۱۲)

جناب اگر نبی علیہ السلام کا باطن ملکوتی تھا تو فرشتوں کو کیوں مامور کیا گیا اور یہ کیوں لکھا گیا کہ عالم ملکوت اور ملائکہ کی باتوں سے مناسبت ہوجائے جب پیدا ہی نور سے ہوئے تو پھر مناسبت کی کیا ضرورت؟ دوسری جگہ نقی علی خان لکھتے ہیں

تیسری مرتبہ پھر زور سے دبوچا اور اس مرتبہ کے دبوچنے سے ایک عجیب حالت جیسے شان ملکی کہنا لائق ہے

(انوار جمال مصطفی ص ۱۱۲)

جبرائیل علیہ السلام کے دبوچنے سے شان ملکی کی صفت پیدا ہوگئی مطلب پہلے فقط بشر تھے دبوچنے سے یہ صفت پیدا ہوگئی آپ کا اب وہ عقیدہ کہاں گیا کہ حضرت آمنہ نور اللہ سے حاملہ ہوئیں (مقیاس النور ص ۳۲)

جناب آپ کے علماء نے اپنے بزرگوں کے بارے میں بھی لکھا کہ ان کا وجود ملکی ہوگیا

چنانچہ مولوی محمد ابراھیم شوق چشتی لکھتے ہیں خلیفہ محمد باران کے چودہ سالہ مجاہدات کے حالات سے کچھ وہ ہیں جب خلیفہ باران خواجہ صاحب اللہ بخش تونسی کے عتاب میں ہوئے تو بامری مجبوری دوری اختیار فرمائی مسافری میں زندگی گزاردی چودہ سالوں میں رات کو یہ سوئے تو بہ استغفار کرتے رہے نہ کوئی چیز کھاتے نہ پکاتے چنانچہ ایک دفعہ قبلہ عالم کے مکان کی زیارت میں کچھ نہیں کھایا عبادت میں مصروف رہے حق یہ ہے جناب خلیفہ صاحب کا وجود ملکی تھا کھانے پینے کی حاجت نہیں رکھتے تھے

(کتاب چراغ چشتیاں ص ۱۰۵)

جناب آپ نے تو نبی علیہ السلام کے باطن کو ملکی کہا مولوی عام بزرگ کے وجود کو

ملکیوتی کہ رہا ہے یہ کہیں نبی علیہ السلام سے بھی آگے نکال گیا بزرگ کو

باقی اس کتاب پر بریلویوں کے دو بہت بڑے مولویوں نے تقریظ لکھی ہے مفتی سرفراز اور مفتی فضل الرحمن اور مالوی مفتی فضل شاگرد ہے عطامحمد بندیالوی کا اور یہ وہ شخص ہے جب اشرف سیالوی اور نذیر احمد سیالوی کا نبوت کے مسئلہ پر اختلاف ہوا تو اس مولوی نے صلح کرنے کی کوشش کی لیکن بریلویوں نے ان کو بھی نبوت کا منکر ٹھرا دیا۔

تیمور اپنی کتاب کے ص ۴۲۹ فضائل اعمال کی عبارت نقل کر کے تبصرہ کرتا ہے کہ

اس عبارت میں معاذ اللہ کلام پاک کو ہذیان اور بکواس سے تشبیہ دی ہے

الجواب : جناب گزشتہ صفحات پر آپ نے کئی بار لکھا کہ تشبیہ دینا گستاخی نہیں پھر معاذ اللہ آپ کی زبان سے کیوں نکل گیا؟ فتوی لگانا ہے تو پھر سب پر لگائیں۔

آپکے اس اعتراض کا جواب حضرت علامہ ساجد خان نقشبندی نے پہلے ہی سے دیا ہوا ہے چند عبارات دفاع اہل سنت والجماعت سے نقل کر رہا ہوں۔ بریلوی شمس العلماء شمس الدین سیالوی کے پیرو مرشد پیر علی شاہ گولڑوی کا ایک ملفوظ ملاحظہ ہو

''طالب صادق کو نماز میں مختصر قرأت کرنی چاہئے تا کہ وہ حضور دل کی کیفیت سے غافل نہ ہو کیونکہ حضور دل بغیر نماز فائدہ مند نہیں اور محض بے ہودہ حرکت کا مجموعہ ہے''

(میرات العاشقین ص ۵۷)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم ﷺ کی ایک طویل حدیث نقل کرتے ہیں جس کے آخر میں ہے۔

وہ نمازی جس کے لئے کوئی نماز نہیں وہ ہے جو مرغ کی ٹھونگوں کی طرح (جلدی جلدی) نماز پڑھتا ہے

(غنیۃ الطالبین عربی اردو حصہ دوم ص ۲۶۱)

یہاں بھی نماز کو مرغ کی ٹھونگوں سے تشبیہ دی گئی ہے اب بریلوی اپنی الٹی عقل کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہاں بھی فتوی لگائیں کہ شیخ نے نماز کو مرغ اور اس کی چونچ کی ٹھونگیں بنادیں۔

شیخ شہاب الدین مہروردی اپنی کتاب عوارف المعارف میں لکھتے ہیں

جسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے کہ وہ کس طرح ذکر الہی کرسکتا ہے یعنی متوالا اور مدہوش کہتا ہے اور عقل موجود نہیں ہے اور ایک غافل نماز پڑھ رہا ہے کہ اس میں بھی اس کی عقل نہیں ہے تو دونوں ایک ہوئے۔

(عوارف المعارف مترجم شمس بریلوی ص ۴۸۰)

شیخ الحدیث کی عبارت اور اس عبارت میں کوئی فرق ہے؟ بلکہ شیخ الحدیث نے و تشبیہ دی تھی حضرت سہروردی نے تو دونوں ایک جیسا کہہ دیا۔

جی جناب عقل واپس آئی؟

ایک اور عبارت ملاحظہ ہو شیخ یحی منیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

'کہا گیا ہے کہ زبان کا ذکر بکواس اور قلب کا ذکر ہذیان ہے

(مکتوبات دوصدی ۲۷۵ رمکتوب نمبر ۱۶۵)

جناب ان تمام عبارات پر معاذ اللہ پڑھ لیں

مسئلہ نمبر: ۱۶

انبیا اور اولیا کو من دون اللہ کہنے کا مسئلہ

مناظر اہل سنت نے یہاں مفتی احمد یار گجراتی کی کتاب جاء الحق سے، اشرف سیالوی اور پیر نصیر الدین سے نیز مراد آبادی وغیرہ سے من دون اللہ یعنی اللہ کے غیر (غیر خدا) ہونے

کے اقوال نقل کیے۔

اس کے معارض کرنل انور مدنی محمود ساقی کو پیش کیا کہ انہوں نے مطلقا انبیا و اولیا کومن دون اللہ میں شامل کرنے والوں پر فتاوی لگائے۔ نیز اویسی صاحب کے جہالت کا فتوی دکھایا اور مقیاس حنفیت از عمر اچھروی سے کفر کا فتوی دکھایا۔

رضاخانی جواب پر ایک نظر:

جہاں بریلوی کتابوں میں من دون اللہ کا اطلاق ان ہستیوں پر کیا گیا ہے وہاں ذات کے اعتبار سے غیر اللہ کہا گیا ہے۔ جہاں منع کیا گیا ہے وہاں اس معنی میں وہ اللہ کے دشمن نہیں بلکہ اپنے ہیں۔

انور مدنی اور محمود ساقی غیر معتبر ہیں۔ پیر نصیر الدین صاحب مضطرب شخصیت ہیں اکابر نہیں۔ جہاں قرآن میں اختیارات کی نفی ہے وہاں بت مراد ہیں۔ پھر دیوبندی حوالے دے کر یہ کہا کہ لہذا ہر جگہ من دون اللہ سے اولیا و انبیا مراد نہیں۔ جن آیات میں بےبسیٔ کا تذکرہ ہے وہاں بت مراد ہیں۔ مقالات شیر اہل سنت ہم پر حجت نہیں کیوں کے مرتب محمود ساقی نے اپنے نظریات بھی داخل کر دئے ہیں۔

مثال دی کے اس نے ایمان ابوین مصطفی ﷺ کے مسئلے کو قطعی عقیدہ شمار کیا ہے اور انور مدنی کو اکابر۔ حالانکہ ایمان ابوین کا مسئلہ قطعی نہیں انور مدنی بھی اکابر نہیں۔

[ملخصا صفحہ ۴۲۹ تا ۴۳۲]

الجواب: جناب کو یہ پتا تھا کہ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا سو جناب نے یہ پالیسی بنا رکھی ہے کہ جہاں جواب نہ بنے وہاں اس بندے کو ہی غیر معتبر کہہ کر جان چھڑالو۔

کیا یہ دست و گریبان کا جواب ہے؟

نیز اکثر تاویلات جو جناب پھنسنے اور بچانے کے لیے کرتے ہیں اس کا رد اسی دست و گریبان سے ہو جاتا ہے جسکا جناب نے نام نہاد جواب تحریر کیا ہے۔

اول: جناب نے کہا جہاں نفی کی وہاں ذات کے اعتبار سے جہاں اثبات وہاں اس معنی میں کہ وہ اللہ کے دشمن نہیں اپنے ہیں۔ یہ تاویل پہلے ہی ردشدہ ہے۔ دست و گریبان میں کرنل انور مدنی، محمود ساقی کے اور اویسی وغیرہ کے فتاوی سب مطلق ہیں۔ یہ کہ من دون اللہ میں شامل کرنا ہی حماقت جہالت، کفر ہے۔ لہذا جناب کی یہ تاویل بے سود ہے۔

ملاحظہ ہوں دست و گریبان میں نقل بریلوی فتاوی جات:

کرنل انور مدنی اور مفتی محمود ساقی اشرف سیالوی اور پیر نصیر الدین گولڑہ اور مفتی احمد یار خان نعیمی کو رگڑتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

جاہل اور ان پڑھ لوگ من دون اللہ یعنی اللہ کے سوا کے معنوں میں انبیاء، اولیاء کو لے آتے ہیں یہ جہالت کم علمی اور بصیرت کی کمی ہے۔"

(کلی علم غیب صفحہ ۴۱)

آگے خوب بریلوی علماء پر برستے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اگر اب بھی کوئی جاہل ضد کرے تو سمجھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کا باغی ہے کیونکہ وہ اللہ کے قرآن کی آیتوں میں ٹیڑھا چلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے باغی کی سزا قتل ہے۔

(کلی علم غیب صفحہ ۴۱)

بریلویوں کے عمدۃ المفسرین شیخ القران، مفتی فیض احمد اویسی بریلوی لکھتے ہیں کہ:

لہذا من دون اللّٰہ میں ہر متبرک و محترم ہستی کو شامل کرنا پرلے درجے کی جہالت ہے۔" (میرے لئے اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی کافی ہے صفحہ ۵۰ مطبوعہ قطب مدینہ پبلشرز کراچی) آگے مزید رگڑا لگاتے ہوئے نام نہاد بریلوی شیخ القرآن کو کہتے ہیں کہ:

"مگر خود کو شیخ القرآن، شیخ الحدیث، استاذ العلماء اور یادگار اسلاف جیسے بڑے بڑے القابات سے مزین کئے ہیں من دون اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا معنوں میں انبیاء کرام اور اولیاء کرام کو لے آتے ہیں۔ یہ جہالت کم

علمی اور بصیرت کی کمی ہے۔(ایضاً صفحہ ۷۲)
آگے کرنل انور مدنی کی تائید کرتے ہوئے وہ ہی الفاظ نقل کرتے ہیں کہ
پھر بھی کوئی جاہل ضد کرے تو سمجھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کا باغی ہے کیونکہ وہ اللہ
کے قرآن کی آیتوں میں ٹیڑھا چلتا ہے۔اور اللہ کے باغی کی سزا قتل
ہے۔(ایضا صفحہ ۵۳)

بریلویوں کے مناظر اعظم مولوی عمر اچھروی صاحب ان سب سے بازی لے گئے وہ لکھتے ہیں کہ:

''رسولوں کو غیر اللہ کہنے والوں کے واسطے فتوی کفر ارشاد فرمایا ہے''۔
(مقیاس حنفیت صفحہ ۴۳ مطبوعہ انشاء پریس لاہور)

دیکھئے یہاں مطلق کہنے پر ہی فتاوی جات لگائے گئے ہیں نہ کہ یہ کہ اس طرح مانو گے تو تب ان کے لیے یہ فتوے نہیں اور اس طرح مانوں گے تو یہ فتوے لگ جائیں گے۔

دوم : جناب کو معلوم تھا کہ ان سب فتاوی کا جواب ممکن نہیں سو ان مولویوں کا انکار کر دیا۔عرض یہ ہے کہ اویسی اور عمر اچھروی تو غیر معتبر نہیں ہیں ان کے فتاوی جات تو بہر صورت لگ جاتے ہیں ۔پھر رہا سوال انور مدنی اور محمود ساقی کا اس کے بارے میں ہم پیچھے کلام کر آئے ہیں ادھر ہی دیکھ لیجئے۔

ہمارے حوالے پیش کر کے یہ کہنا کہ بعض جگہ بت مراد ہوتے ہیں۔

تو پیر نصیر الدین صاحب نے تو اس تاویل کا بھی رد کیا ہے۔آپ نے شاید اسی سبب اس کو بھی مضطرب کہہ دیا۔حالانکہ اسی دست و گریباں میں اس کی توثیق نقل کی گئی تھی۔ملاحظہ ہو۔

یاد رہے کہ پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی کو بریلوی شیخ الحدیث عبد الحکیم شرف قادری نے اپنی کتاب ''نور نور چہرے'' میں عظیم محقق اور قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والا ثابت کیا ہے۔

[دست وگریبان]

لہذا اس کو ہضم کرنے کا کیا فائدہ؟

رہا آپ کا یہ کہنا کہ ایمان ابوین کا نظریہ محمود ساقی نے گھسیڑا ہے کہ والدین مصطفی ﷺ کے ایمان کا عقیدہ قطعی ہے۔ کیا یہ نظریہ صرف اسی کا ہے؟ ملاحظہ ہو۔

مفتی امین لکھتا ہے

> جو لوگ حبیب خدا ﷺ کی والدہ ماجدہ کو معاذ اللہ کافرہ عورت کہتے ہیں وہ اللہ تعالی کے حبیب رحمت کائنات ﷺ کو یقینا دکھ اور ایذا دے رہے ہیں۔ وہ اس سے توبہ کریں۔ وہ مندرجہ ذیل مضمون پڑھ کر راہ راست پر آجائیں یا پھر لعنت کا طوق گلے میں ڈال کر جہنم کی تیاری کریں۔

[حبیب خدا سید انبیا کے والدین کریمین جنتی ہیں۔ ص ۴]

ایک جگہ لکھتے ہیں:

> سید المرسلین ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ عنہا کو کافر و دوزخی کہنے والا ملعون ہے لعنتی ہے۔ ایسا کہنے سے یقینا حبیب خدا ﷺ کو ایذا پہنچتی ہے اور ایسے شخص کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔

[ص ۳۴،۳۵]

رضا خانی مناظر ابن مناظر مولوی شفقات احمد زیر بحث مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> ایسی روایات سے کسی کا کفر ثابت نہیں کیا جا سکتا اور وہ بھی والدین مصطفی کا۔ ایسے موقع پر بخاری مسلم کی قریب الالفاظ وہ روایت ضرور ذہن میں رکھا کریں کہ کسی مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

[جواہر میلاد النبی ﷺ صفحہ ۱۶۶]

لیجئے جو مومن کو کافر کہے وہ خود کافر ہے بخاری و مسلم کی روایت کو استدلال میں لا کر منکرین ایمان کو کفر کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔اب کہو اب بھی یہ تمہارے نزدیک عقیدہ قطعیہ نہیں۔ثابت ہوا کہ محمود احمد ساقی نے کوئی اپنا نظریہ مقالات شیر اہل سنت میں داخل نہیں کیا سو اب یہ حوالہ بھی تم پر ضرور حجت ہوا۔

یہ تھا جناب کا حال باقی تمہارے نزدیک حجت ہونے کے لیے اس کا صرف بریلوی ہونا کافی ہے جیسا کہ اصول پیچھے نقل کیا جا چکا ہے۔سو ہمارے پیش کردہ ہر فرد کو تم پر حجت ہونا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۱۷

فاروق اعظمؓ کی توہین اور اس پر رضاخانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے دست وگریبان میں جو بات کی تھی ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔

بریلویوں کے مجدد مائۃ حاضرہ مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ:

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جانوران صدقہ کی رانوں حبس فی سبیل اللہ داغ فرمایا تھا۔

(فتاوی رضویہ ج ۲۱ صفحہ ۱۴۴ فہارس فتاوی رضویہ صفحہ ۶۴۰ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان، شیخ الحدیث مفتی اقتدار احمد خان نعیمی ثم گجراتی صاحب کے سامنے جب یہ عبارت رکھی گئی تو وہ اعلیٰ حضرت کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گستاخ بناتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

حالانکہ رانیں بہت محل بے احتیاطی ہیں۔میں کہتا ہوں کہ یہ بے احتیاطی فاروق اعظم کو کیوں نظر نہ آئی اور جانور کے اتنے بڑے جسم میں

کسی اور جگہ گردن ماتھا وغیرہ داغ کیوں نہ فرمایا اور صرف بے احتیاطی نہیں بلکہ بے یقینی۔ بے احتیاطی اور یقینی غلاظت میں اللہ جل جلالہ کا نام کیونکہ داغا ہوا لفظ تو کبھی ساری زندگی کھال اترے گی بھی۔ نہ معلوم وہ کھال اتر کر کس کافر کے ہتھے لگے اور اس نام پاک و اسم اقدس والی جگہ کو کہاں ڈالا یا پھینکا جائے؟

کیا فاروق اعظم ان تمام تصورات لرزہ خیز سے آنکھیں بند کیے تھے۔

(نقشہ نعل پاک پر اسماء مبارکہ لکھنا صفحہ ۵۳ العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ)

آگے لکھتے ہیں کہ:

کیا فاروق اعظم پر اسماء الٰہیہ کی عزت و ادب لازم نہ تھا۔ کیا یہ جھوٹی تہمت بنا کر فاروق اعظم کے دشمن رافضیوں کی نگاہ میں فاروق اعظم کو بدنام کرنے کی حماقت نہیں؟ کیا فاروق اعظم کی عزت پر ایسے مضطرب ومشکوک ومجہول اقوال کو رد نہیں کیا جا سکتا؟

اور ایسے بے فکرے صاحبان فتاوی کو قدم فاروقی پر قربان نہیں جا سکتا۔

اب بتائیے ایسی مضطرب روایات پر مدعی علیہ کا اتنی بڑی گستاخی بے ادبی کی بنیاد رکھنا کہاں تک روا ہے۔

(ایضاً صفحہ ۵۴۔۵۳)

بریلوی مفتی اعظم پاکستان کی رو سے:

۱) فاضل بریلوی نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر جھوٹی تہمت لگائی۔

۲) فاضل بریلوی نے رافضیوں کی خوشنودی میں فاروق اعظم کی توہین کی ہے۔

۳) فاضل بریلوی جیسے بے فکرے صاحبان فتاوی کو قدم فاروقی پر قربان کیا جائے۔

۴) فاضل بریلوی نے فاروق اعظم کی سخت گستاخی کی ہے۔

۵)فاضل بریلوی کے فتاوی جات مضطرب مشکوک اورمجہول اقوال پر مشتمل ہیں۔

[دست وگریبان]

رضاخانی جواب پرایک نظر:

اقتدارغیر معتبر ہے ۔اکابرین کے مقابلے میں اصاغر کی بات حجت نہیں ۔پھر یہی اصول ہماری کتاب سے پیش کرنے کی کوشش کی۔

پھر دیوبندی کتب کے حوالے دئے:

فتاوی رشیدیہ اور فتاوی مفتی محمود کے حوالوں سے یہ بات باور کرائی کہ کسی صحابی کو کافر کہنے والا فاسق اور سخت گناہ گار ہے ۔پھر مناظر اہل سنت کی بات کو پیش کیا کہ انہوں نے کہا تھا کہ اس باب میں کافر مرتد،شیعہ و رافضی فتنہ باز وغیرہ کے فتوے پیش کریں گے ۔فتاوی رشیدیہ اور مفتی محمود سے ثابت ہوا کہ صحابی کی توہین کرنے والا کافر نہیں لہذا مناظر اہل سنت کے دلائل دعوی کے مطابق نہیں ۔

پھر دیوبندی کتب سے کچھ حوالے دئے اور ثابت کرنے کی کوشش کی کہ دیوبندی خود صحابہ کے گستاخ ہیں ۔

[ملخصاصفحہ ۴۳۲تا۴۳۵]

الجواب: پہلی بات اقتدارصاحب معتبر ہے بریلوی کتب کے حوالہ جات پیچھے گذر چکے ہیں ۔دوم:اصول پیچھے نقل ہو چکا کہ حجت ہونے کے لیے تم لوگوں کے نزدیک اتنا کافی ہے کہ وہ بریلوی ہو۔سوم : آپ نے علامہ خالدمحمود کے حوالے سے یہ کہا کہ اکابرین کے مقابلے میں اصاغر پیش نہیں ہو سکتے ۔یہ اصول بھی آپ کو مفید نہیں کیونکہ اگر اقتدارصاحب اور آپ انجینئر صاحب کا تقابل کیا جائے تو وہ مفتی اعظم اور آپ عامی!،وہ بڑے ہیں اور جناب کا ان کے مقابلے میں کوئی قد نہیں ۔نیز وہ اکابر شمار ہوں گے اور آپ اصاغر کی فہرست میں بھی نہیں آتے ۔سوان کے مقابلے میں آپ کی رائے(کہ وہ غیر معتبر ہیں)کوئی حیثیت نہیں

رکھتی۔

فتاوی رشیدیہ اور فتاوی مفتی محمود والے حوالے بے سود ہیں۔

شیخین پر تبرا اور ان پر بھونکنے کے متعلق الگ فتاوی جات ہیں اور عام صحابی کے متعلق الگ۔شیخین پر تبرا کرنے والا کافر ہے جبکہ آپ نے جو حوالے پیش کیے ان میں عام صحابی کی بات ہے۔

یہ یاد رہے فاضل بریلوی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی توہین کی ہے اور وہ شیخین میں سے ہیں سو ان کی گستاخی کفر ہی ہوگی۔لہذا مناظر اہل سنت کی دلیل دعوی کے عین مطابق ہے۔مگر جناب کی کم علمی ہے کہ ان کو سمجھ ہی نہیں آ رہی کیا جواب دیا جائے۔

چہارم: ہماری کتب کے حوالے دے کر یہ ثابت کرنا چاہا کہ دیوبندی گستاخ صحابہ ہیں تو یہ بعید از عقل بات ہے۔

نیز آپ کے اپنے اصولوں سے اعتراضات وارد ہی نہیں ہوتے۔مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں

> عقائد ان کے وہی ہیں جو متون اور ان کے کلام میں جا بجا مصرح ہیں اگرچہ بحث ومباحثہ میں کچھ کہیں۔

[سبحان السبوح، فتاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ ۲۶۵]

نیز لکھتے ہیں

> یہ حضرات خود بھی تصریح کر گئے کہ عقائد معلوم متعین ہو چکے ابحاث و مشاجرات وغیرہا میں جو کچھ لکھیں اس پر اعتقاد نہ کرو۔عقیدہ سے مطابقت دیکھ لو۔۔۔۔الخ

[کلیات مکاتیب رضا صفحہ ۱۳۷]

لیجئے آپ کی پیش کردہ عبارات آپسی مشاجرات کی قبیل سے ہیں اور مولوی احمد رضا کا

اصول ہے کہ اس کو عقیدہ نہیں بتایا جا سکتا۔لہذا آپ کا اعتراض ہی فضول ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۸

اسما الہیہ کی توہین اور رضاخانی جواب پر ایک نظر:

فاضل بریلوی اور مفتیان بریلویہ کو پیش کیا گیا کہ وہ نقش نعلین پر بسم اللہ یا عہد نامہ لکھنے کو جائز کہتے ہیں ۔اسی طرح فیضان سنت کے پہلے ایڈیشن میں ٹائٹل پر نقش نعلین پر اسما الہیہ لکھے۔جبکہ اس کو اقتدار نعیمی گمراہی ،بے ادبی،گستاخی ،ناجائز ،حرام کہتے ہیں اور فتوی لگاتے ہیں کہ عامل کو امام نہیں بنایا جا سکتا اور اس کے پیچھے نماز باطل ہے۔وہ صریح توہین کے مرتکب ہیں۔وغیرہ۔پھر فتاوی بریلی شریف سے دکھایا کہ نقش نعلین پر اسما لکھنے کو حرام و گستاخی بتانا باطل اور غلط ہے۔

رضاخانی جواب پر ایک نظر:

اقتدار معتبر نہیں ہمارے خلاف پیش نہیں کیا جا سکتا. پھر قاضی طاہر ہاشمی کے حوالے دینے شروع کر دیے. ملخصا صفحہ ۴۳۶۔۴۳۷]

الجواب :اقتدار معتبر بھی ہے اور تم پر پیش بھی کیا جا سکتا ہے. باقی تم لوگوں کا یہ اصول ہے کہ

ہم پر اس کا قول حجت ہو سکتا ہے جو ہمارے مسلک کا ہو.

[مناظرہ مسئلہ رفع الیدین صفحہ 23 عبدالمجید سعیدی]

لیجیے اصول تو یہ ہے کہ حجت ہونے کی ایک ہی شرط کہ وہ تم لوگوں کا ہم مسلک ہو. لہذا اس کا حوالہ تم پر حجت ہوا.

ہمارا دکھایا گیا دست و گریباں بدستور قائم ہے.

باقی طاہر ہاشمی کے حوالے ہمارے خلاف نہیں وہ ناصبی ٹولہ ہے اس کا اہل سنت سے

کوئی تعلق نہیں. نہ ہی ان کا حوالہ ہم پر پیش کیا جا سکتا ہے. دست و گریبان قائم ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹

مسئلہ امکان نظیر اور رضاخانی جواب کا خلاصہ

مناظر اہل سنت نے احمد رضا خان سے یہ دکھایا کہ امکان نظیر خالص کلمہ کفر ہے۔ اقتدار صاحب کی تنقید نقل کی یہ ابلیسی جہالتیں ہیں۔ تبسم شاہ کا موقف نقل کیا کہ وہ اسے انکار ختم نبوت کہتا ہے پھر پیر مہر علی شاہ صاحب کی کتاب فتاوی مہریہ، مجالہ بر دو سالہ وغیرہ سے امکان نظیر کے مسئلہ پر اسماعیلیہ اور خیر آبادیہ سلسلیہ کو ماجور ومثاب لکھا دکھایا۔ یوں پیر صاحب پر فتاوی ثابت ہوئے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

فتاوی مہریہ کے مرتب فیض احمد چشتی ہیں لہذا پیر صاحب پر ان کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ کتاب میں تحریف ہے۔ مکتوبات طیبات جو حضرت غلام محی الدین شاہ کی تائید وایما پر شائع ہوئی اس میں تصویب یا تغلیظ نہ کرنے کا موقف ہے۔ لہذا الفاظ یہاں اور ہیں وہاں اور سو یہ تحریف کی دلیل ہے۔ پھر دیوبندی کتاب تحفہ نقشبندیہ صفحہ ۲۸۱ سے یہ الفاظ دکھائے کہ یہ دونوں معذور ہیں۔ پھر اپنی کتابوں سے حوالے دئے کہ فتاوی مہریہ میں لوگوں نے اپنے الفاظ داخل کیے وغیرہ۔

پھر یہ کہا کہ ابو ایوب کے نزدیک پیر صاحب بریلوی نہ تھے سو طاہر حسین گیاوی صاحب کی عبارت کے مطابق غیر بریلوی کی بات کا جواب دینے کی قطعا ضرورت نہیں۔ پھر پیر صاحب کی تعریف علماء دیوبند سے دکھائی۔

آخر میں اعلاکلمۃ اللہ سے دکھایا کہ پیر صاحب نے تقویۃ الایمان کی تغلیط کی ہے اور پھر فقیر محمد جہلمی صاحب کی تعریف تحفظ ختم نبوت کی صد سالہ تاریخ سے دکھا کر کہا کہ وہ اپنی کتاب

آفتاب محمدی اور ضرب کتابوں میں شاہ صاحب پر تنقید نقل کرتے ہیں۔

لہٰذا یہ تضاد ہوا۔ [ملخصا صفحہ ۴۳۸ تا ۴۴۳]

الجواب: فتاوی مہریہ پیر صاحب کی تصانیف میں ہے ہم نے پیچھے ثابت کیا ہے۔

عبدالمجید سعیدی نے بھی فتاوی مہریہ کو پیر صاحب ہی کی طرف منسوب کیا ہے۔

[دیکھئے علم النبی]

نیز یہ کہنا کہ اس کے مرتب فیض احمد صاحب ہیں لیکن عجالہ بر دو سالہ کا مرتب تو یہ نہیں اس کتاب کا کیا جواب دیا آپ نے؟

نیز جناب نے یہ کہا تھا کہ مکتوبات طیبات جو غلام محی الدین شاہ کے تائید وایما پر شائع کیے گئے۔ تو جناب یہ فتاوی مہریہ بھی انہیں صاحب کی ایما پر شایع ہوئی ہے۔ لہٰذا یہ بھی معتبر مان لیجئے۔ نیز تحریف کا قول بے دلیل ہے جبکہ جو تاویل کی اس کا رد ہم نے کر دیا ہے لہٰذا دفع الوقتی کے بجائے جواب دیا جائے۔

رہی بات تحفہ نقشبندیہ کی بات تو وہاں مفہوما عبارت کو نقل کیا گیا ہے۔

پھر جناب کا یہ کہنا کہ پیر صاحب غیر بریلوی تھے بقول مولانا قادری صاحب کے تو اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ یہ دست و گریباں کتاب ہے جس میں دونوں جانب آپ کی عبارات ہی سے استدلال کیا گیا ہے اور پیر صاحب آپ کے اکابر شمار کئے گئے ہیں دیکھئے تذکرہ اکابر اہل سنت۔ لہٰذا آپ پر ہر صورت حجت اور جواب بھی دینا پڑے گا آپ کو۔

رہی بات ہمارے علماء کی پیر صاحب کی تعریف تو اسکے بارے میں پیچھے بات کر دی گئی ہے ادھر ہی ملاحظہ فرمالیں۔

اب بات رہی فقیر محمد جہلمی صاحب کی تعریف سے اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کہ وہ دیوبندی تھے تو یہ جناب کی خام خیالی ہے۔ تحفظ ختم نبوت کی صدسالہ تاریخ میں ان کی تعریف صرف ختم نبوت کے عنوان پر کی گئی ہے نہ کہ ہر معاملے میں سو ان سے استدلال

درست نہیں ۔لیکن تم لوگوں کے نزدیک تو یہ اکابرین کی فہرست میں شمار ہوتے ہیں دیکھئے تذکرہ اکابر اہل سنت ۔لہذا ان کو آپ کو کلیتا مانتے ہیں سو ان کی کتاب حدائق الحنفیہ میں جو قاسم العلوم مولانا نانوتوی علیہ الرحمہ کی تعریف کی ہے وہ آپ کو ضرور ماننی چاہیے ۔

نیز یہ بات کہ فقیر صاحب اور پیر صاحب کا شاہ صاحب پر تنقید کرنا ۔تو یہ بھی تمہارے اصولوں پر معیوب نہیں ۔رضا خانی کتاب سیرت مجدد الف ثانی میں ہے

> حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے پیغام اور اصلاحی کارناموں کو مخالفوں نے اور چمکا دیا اگر مخالفت نہ ہوتی تو شاید حضرت مجدد کی صحیح عظمت کا اندازہ لگانا مشکل ہوجاتا۔
>
> [سیرت مجدد الف ثانی]

لیجئے کسی مسئلے میں مخالف تو عظمت کی دلیل ہوتی ہے تمہارے اصول سے سو یہ دلیل شاہ شہید علیہ الرحمہ کی بزرگی و عظمت کی دلیل ہے ۔

اب عرض یہ ہے کہ آپ اس دست و گریبان کا جواب دینے سے بھی عاجز رہے ۔

مسئلہ نمبر ۲۰

اللہ صاحب کہنا گستاخی ۔۔رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے احمد رضا سے اللہ صاحب کہنے کے جواز کو نقل کر کے اس پر تنقید اقتدار کی نقل کی کہ ایسا کہنا گناہ اور وہابیوں کی ایجاد ہے ۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

اقتدار معتبر نہیں ۔ملفوظات حجت نہیں ۔دیوبندی اصول سے تعارض نہیں کیونکہ شخصیات جدا ہیں ۔تعارض نہیں کیونکہ زمانہ الگ ہے ۔

آپ کے مسائل اور ان کا حل پیش کر کے کہا کہ زمانے کے بدلنے سے احکام بدل

جاتے ہیں ۔لہذا اختلاف نہیں ۔دیوبندی دعوی کے مطابق کوئی سنگین فتوی نہیں لگا یا لہذا دیوبندی دعوی ثابت نہیں ۔ [ملخصا صفحہ ۴۴۴،۴۴۵]

الجواب: اقتدار بھی معتبر ہے ملفوظات بھی معتبر ہیں تم لوگوں کے اصولوں کو پیچھے پیش کر دیا گیا۔ہمارے اصول جدا ہیں بریلوی اصول کے مطابق ہم نے پیچھے پیش کر دیا ہے۔لہذا ہمارے اصول پیش نہیں کر سکتے ۔نیز وہابی تمہارے نزدیک گستاخ رسول کو کہتے ہیں اور گستاخ رسول کافر ہے۔لہذا مناظر اہل سنت کا دعوی ثابت ہے ۔جبکہ تم دفاع میں یہاں بھی ناکام رہے ہو۔

مسئلہ نمبر 21

ایمان ابی طالب پر رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے یہاں جو پیش کیا تھا اس کو ہم نقل کر رہے ہیں ۔

بریلویوں کے شیر وجانشین شیر اہل بریلویت مولانا ذوالفقار علی بریلوی ایمان ابوطالب کے قائل تھے ۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں صفحہ ۱۱)

۲)جید بریلوی کرنل نور مدنی ایمان ابوطالب کا قائل ہے ۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں صفحہ ۱۲)

یاد رہے کہ کرنل انور مدنی کو فیض احمد اویسی نے عاشق رسول لکھا ہے۔اور مفتی محمد امین فیصل آبادی نے کرنل انور مدنی کی تائید وتوثیق کی ہے ۔

۳)پیر کرم شاہ بھیروی بریلوی ایمان ابوطالب کا قائل تھا۔

۴)بریلویوں کے مستند عالم صائم چشتی نے ایمان ابوطالب دو جلدوں میں لکھی ۔

جس میں بڑے بڑے بریلوی ملاؤں کی تقاریظ ہیں :

۱)مولوی احمد سعید بریلوی

۲)خواجہ قمر الدین سیالوی

۳)مولوی عطامحمد بندیالوی

۴)صاحبزادہ فیض الحسن

۵)پیر محمد امین شاہ رضوی فیصل آباد جامعہ رضویہ۔

۶)قاری علی احمد امام مسجد سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد۔

۷)سید بشیر احمد غازی کاظمی آزاد کشمیر۔

۸)محمد اقبال احمد فاروقی مکتبہ نبویہ لاہور۔

صائم چشتی کو بریلوی پاسبان مسلک رضا امیر جماعت رضائے مصطفی مولوی ابو داؤد صادق رضوی نے''شاعر اہل سنت''لکھا ہے۔

(رضائے مصطفی ذی قعد ۱۴۰۰)

صائم چشتی اہل سنت کے شاعر تھے۔ (ایضاً)

بریلویوں کے چوٹی کے عالم مولوی عبدالحکیم اختر شاجہاں پوری صائم چشتی کو مستند اور ثقہ مانتے ہوئے۔اس کے متعلق اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

> اہل سنت والجماعت کے نامور عالم دین،صاحب تصانیف کثیرہ،شہرت یافتہ ثناخوان رسول ونعت خواں ونعت گو شاعر جناب صائم چشتی فیصل آبادی زید مجدد نے احقر کے مقالہ''کلمہ حق کا مطالعہ کیا تو ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ بمطابق ۱۳ نومبر ۱۹۸۹ءکو صاحب جماعتی زید مجدہ کے ہاتھوں بھجوائے۔

(کلمہ حق صفحہ ۲۲۲ مطبوعہ بزم رضویہ لاہور)

اب آئیے دوسری طرف:

۱)بریلویوں کے جید عالم مفتی محمد خان قادری صاحب ان بریلویوں سے اختلاف

کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ابوطالب کافر تھے''

(محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی جائزہ صفحہ ۷۶ مطبوعہ کاروان اسلام پبلی کیشنز لاہور)

۲) مرتب مولوی محمد وسیم عطاری قادری صاحب نقل کرتے ہیں کہ:

''ابوطالب سے جو کچھ ممکن تھا کیا لیکن چونکہ اس کی قسمت میں اسلام نہ تھا اس لئے اس نعمت سے محروم رہا۔

۳) بریلویوں کے نائب محدث اعظم پاکستان مولوی ابو داؤد صادق بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

پروفیسر کی مجلس عزا میں شمولیت وخصوصی خطاب کے علاوہ ان کا موضوع بھی ایمان ابوطالب لکھا ہے جو مخالفین صحابہ کرام کا خاص موضوع وعقیدہ ومسلک اور پروفیسر صاحب نے شیعہ پروگرام کے شعار خصوصی ''مجلس اعزا'' میں شمولیت اور ان کے عقیدہ ایمان ابوطالب پر خصوصی خطاب کرکے حدیث نبوی ﷺ اور مذہب اہل سنت وقادری مسلک سے انحراف وبے وفائی کرکے شیعت کو فروغ دینے مخالفین صحابہ کو خوش کرنے اور اپنے نیم شیعہ ہونے کا خوب مظاہرہ کیا۔

(خطرہ کی گھنٹی صفحہ ۳۹۵ مطبوعہ رضائے مصطفی گوجرانوالہ)

مجدد بریلویہ مولوی احمد رضا خان بریلوی ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

بعض مقامات وواقعات میں ان لوگوں کے عذاب میں تخفیف جو دوزخ میں ہمیشہ رہنے کے مستحق ہیں جیسے ابوطالب۔

(المعتمد المستند صفحہ ۱۹۹ مکتبہ برکات المدینہ)

یعنی ابوطالب ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ایک جگہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ:

''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان کہ میرا باپ اور تیرا باپ دوزخ میں ہے یعنی سرکار یہ فرما رہے ہیں کہ میرے چچا ابو طالب۔

(ایضاً صفحہ ۶۱)

فاضل بریلوی نے ایک پورا رسالہ عدم ایمان ابی طالب پر لکھا ہے:

''رسالہ شرح المطالب فی مبحث ایمان ابی طالب''

اس کی فصلیں فاضل بریلوی نے یوں لکھی ہے:

فصل اول: آیات قرآنیہ جن سے ابو طالب کا مسلمان نہ ہونا ثابت۔

فصل دوم: احادیث صریحہ جن سے ابو طالب کا عدم اسلام ثابت۔

فصل سوم: اقوال آئمہ کرام وعلمائے کرام جن سے کفر ابی طالب ثابت۔

فصل چہارم: علماء کی تصریحیں کہ درباراابو طالب قول تکفیر ہی حق وصحیح ہے۔

فصل پنجم: علماء کی تصریحیں کہ اسلام ابو طالب کا ماننا روافض کا مذہب ہے۔

فصل نہم: ان اسّی (۸۰) صحابہ کرام وتابعین کرام وآئمہ وعلماء کرام کے نام جن سے کفر ابی طالب کی تصریح اس رسالے میں منقول ہوئی۔

(فتاوی رضویہ جلد نمبر ۲۹ صفحہ ۶۵۱۔۷۴۱۔فہارس فتاوی رضویہ صفحہ ۸۶۳)

اب ذرا یہ بھی دیکھیں خود بریلوی مولوی عدم ایمان ابی طالب کے قائل ہیں وہ قائلین کے متعلق کہتے ہیں:

''ایمان ابی طالب پر اب کرنل رافضی ٹھہرا''

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں صفحہ ۱۲)

آگے کرنل انور مدنی بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

اگر میں ایمان ابو طالب کی وجہ سے رافضی ہوں۔

(احمد رضا کے نئے مخالفین صفحہ ۳۱)

مندرجہ بالا حوالہ جات کی رو سے:

۱) پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری	۔	بریلوی شیخ السلام
۲) صائم چشتی	۔	بریلوی جید عالم
۳) کرنل انور مدنی	۔	جید بریلوی
۴) پیر کرم شاہ بھیروی	۔	بریلوی مفسر قرآن
۵) احمد سعید کاظمی	۔	بریلوی غزالی زماں
۶) مولوی عطا محمد بندیالوی	۔	بریلوی استاذ العلماء
۷) صاحبزادہ فیض الحسن	۔	بریلوی عالم
۸) محمد امین شاہ	۔	بریلوی ملا جامعہ رضویہ فیصل آباد
۹) قاری علی احمد	۔	بریلوی
۱۰) سید بشیر احمد غازی	۔	بریلوی
۱۱) صاحبزادہ محمد افتخار الحسن	۔	فیصل آباد
۱۲) محمد اقبال احمد فاروقی	۔	مرکزی مجلس رضا اکیڈمی کے نگران اعلیٰ

اوران بریلویوں کو صحیح اور اچھا ماننے والے سب بریلوی علماء مندرجہ ذیل فتوؤں کی ذد میں آتے ہیں:

۱) فاضل بریلوی احمد رضا کا مسلک چھوڑنے والے ہیں، جس کے بارے میں احمد سعید بریلوی کہتے ہیں:

> ''جس نے ایک قدم بھی اعلیٰ حضرت کے مسلک سے باہر رکھا وہ میرا مرید نہیں''۔ (حیات غزالی زماں صفحہ ۱۹۵)

۲) مخالفین صحابہ کرام یعنی روافض شیعوں کا مذہب رکھتے ہیں۔

۳) مخالفین صحابہ کرام یعنی روافض کو خوش کرنے والے ہیں۔

۴)نیم شیعہ ہیں ۔
۵)مسلک اہل سنت کے خلاف مذہب رکھتے ہیں ۔
۶)مسلک قادری سے انحراف وبے وفائی کرنے والے ہیں ۔
۷)ان آیات قرآنیہ کاانکار کرتے ہیں جن سے ابوطالب کاایمان نہ ہونا ثابت ہے ۔
۸)احادیث صریحہ کاانکار کرنے والے ہیں جن سے کفرابی طالب ثابت ہیں ۔
(۹) اقوال آئمہ کرام وعلماءئے کرام کاانکار کرنے والے ہیں جن سے کفرابی طالب ثابت ہیں ۔
(۱۰)اسی صحابہ کرام وتابعین وآئمہ وعلماءئے کرام کی مخالفت کرنے والے ہیں جن سے کفرابی طالب ثابت ہیں ۔
(۱۱) رافضی ہیں ۔

گیارھویں شریف کے حوالے سے گیارہ خوبصورت تحفے ایک قادری کی طرف سے بریلوی حضرات قبول فرمائیں ۔

فاضل بریلوی کی ان تحریرات کو جب جید بریلوی کرنل انور مدنی اور مفتی محمود ساقی صاحب نے دیکھا تو فاضل بریلوی پر چڑھ دوڑے کہ :

اس معاملے کو (یعنی عدم ایمان ابوطالب) اچھالنے سے رسول کریم ﷺ کو ایذا پہنچتی ہے جوکہ اللہ تعالیٰ کو ایذا دیتا ہے ۔(معاذ اللہ)

(احمد رضا خان کے نئے مخالفین صفحہ ۱۳ مطبوعہ مرکزی مجلس احناف لاہور)

اس کتاب کی سرپرستی کرنے والے سانگلہ ہل کے بریلوی شیر اہل بدعت عنایت اللہ صاحب کے فرزند ہیں تو کرنل انور مدنی اور مفتی محمود ساقی کی رو سے مولوی احمد رضا خان بریلوی نے عدم ایمان ابوطالب کو اچھال کر رسول اکرم ﷺ کو تکلیف وایذا دی ہے ۔
اور نبی اکرم ﷺ کو ایذا دینا اللہ جل شانہ کو ایذا دینا ہے اور جو ایذا دے وہ کافر اور

واجب القتل ہے۔ [دست وگریبان]

رضاخانی جواب کاخلاصہ

یہ مسئلہ اختلافی نہیں پھر متقدمین اور بریلوی علماء سے حوالے دیے. اگر کوئی سنی عالم ایمان ابوطالب کا نظریہ رکھے تو یہ تفرد ہے. اعلی حضرت نے ایمان ابوطالب کے قائلین کی تکفیر نہ کرنے کی بات کی. سفید وسیاہ کے حوالے سے یہ بات باور کرانے کی کوشش کی کہ معلومات مختلف ہوں تو نظریہ مختلف ہوجاتا ہے...

[ملخصا صفحہ 446تا 450]

الجواب

اول تو جناب کا یہ کہنا جھوٹ ہے کہ یہ مسئلہ تمہارے نزدیک اختلافی نہیں. دوم صائم چشتی وکرنل انور مدنی کی تائید میں مناظر اہل سنت نے حوالے نقل کیے. نیز اس کی کتاب ایمان ابوطالب دو جلدوں میں ہے اس پر بہت سے بریلوی علماء کی تقاریظ ہیں اور تقاریظ کے متعلق اصول بریلویہ یہ ہے

ضرب حیدری میں ہے

الحاصل یہ کہ کسی بھی کتاب کی تقریظ لکھنے کا مقصد مسئلہ مجوث عنہا کے بارے میں ہلکے پھلکے انداز میں اپنا موقف ونظریہ بیان کرنا اور بالخصوص کتاب مذکور کی محاسن کو ذکر کردینا ہوتا ہے.

[ضرب حیدری صفحہ ۴۲]]

لہذا مقرظین کا موقف بھی وہی ہوا. اب جناب کا تفرد کہنا بھی غلط ہے کہ اب تو ایک گروہ اس نظریہ پر ہوا اور اعلی حضرت کی تحقیقات وعقیدہ کے خلاف گیا.

جناب کا یہ کہنا کہ اعلی حضرت سے عدم تکفیر کا قول موجود ہے کوئی مطلب نہیں رکھتا..

تمہارا اصول یہ ہے کہ

جو اعلی حضرت کا ہم عقیدہ نہیں اس کو وہ کافر سمجھتے ہیں یہ درست ہے.

اس مفہوم کی عبارت انوار شریعت، فتاوی صدر الافاضل وغیرہ میں ہے لہذا وہ تمام جو آپ کے اعلی حضرت بریلویہ کے مخالف عقیدہ ہوئے سب کافر ہوئے . تکفیر نہ کرنے کا قول متقدمین کے لیے رکھ لیجیے کیونکہ موجودہ بریلوی بریلوی اصول سے کافر ہیں. ہمارے اصول کا سہارا لینا بھی درست نہیں کیونکہ بقول تمہارے اقتدار ہمارے اصول ہی جدا ہیں.

آپ کا رد دست وگریبان سے ہی ہو رہا تھا۔

نہ جانے کیسے جواب آپ لکھ رہے ہیں جس کا جواب پہلے ہی اور اسی کتاب میں ہوتا ہے جس کا رد کر رہے ہوتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۲

علمائے دیوبند کو مرحوم کہنے کا مسئلہ

مناظر اہل سنت نے رضا خانی علماء (خلیل احمد بجنوری کو بھی) سے دیوبندی علماء کو مرحوم لکھنا دکھا کر اس کے معارض فتاوی نقل کیے جن میں کسی کافر کو مرحوم کہنے پر کفر کا فتوی تھا۔

رضاخان جواب کا خلاصہ:

خلیل احمد بجنوری تقیہ باز دیوبندی تھا۔ جن لوگوں نے استعمال کیا اور مرحوم کہا انہوں نے عرف کے اعتبار سے کہا کہ عرف میں اس سے مراد فوت شدہ ہے۔ جبکہ فتوی رحمت کئے گئے الفاظ مراد لینے پر ہے۔ پھر علماء دیوبند سے احمد رضا کے نام کے ساتھ مرحوم لکھا دکھایا اور پھر فتاوی جات نقل کیسے کہ احمد رضا خان دیوبندی علماء کے نزدیک کافر ہے پھر کہا اس کو مرحوم کہنے والے دیوبندی کافر ہوئے۔

[ملخصا صفحہ ۴۵۰ تا ۴۵۲]

الجواب:

یہ کہنا بھی دفع الوقتی ہے کہ خلیل احمد تقیہ باز دیوبندی تھا کیونکہ یہ بات بے دلیل ہے اور بے دلیل خود رضاخانیوں کے ہاں مردود ہوتی ہے۔

نیز تم لوگوں کا حال یہ ہے کہ جو علماء دیوبند کی تعریف کرے اور حسام الحرمین کو ٹھکرا دے وہ وہابی اور بریلویت سے خارج اور کافر ہو جاتا ہے۔لہذا آپ کے بعض تکفیری ملا پیر کرم شاہ صاحب کا بھی یہی حال کر چکے ہیں۔سعیدی نے ترجمے کی مخالفت کر دی اس کی گت بنا ڈالی۔لہذا اس کو بھی دیوبندی کہہ ڈالو۔یہ مسئلے کا حل نہیں مردود باتیں کہنے کے بجائے جواب دیا جائے۔

باقی ہماری کتابوں میں جو فاضل بریلوی کو مرحوم لکھا گیا ہے وہ اس کی کفریات سے ناواقفیت کی بنا پر کہا گیا ہے لہذا تمہارے اصولوں سے وہ معذور ہیں۔دیکھئے کوکب اوکاڑوی صاحب کے اصول

لہذا ہماری عبارات میں کوئی تضاد نہیں جنہوں نے اسے کافر کہا انہوں نے اس کے کفریات پر مطلع ہو کر کہا ہے۔

یہ کہنا کہ انہوں نے فوت شدہ کے معنی میں کہا تو آپ کا اصول ہے کہ

عرف میں جو چیزیں صراحت کا درجہ رکھتی ہے۔ان میں نیت کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

[دعوت وفکر صفحہ ۵]

مرحوم کا صریح معنی ہی رحمت کیا گیا ہے تو آپ کی بات تسلیم نہ ہوگی۔نیز غلام مرتضی ساقی صاحب نے ثناءاللہ امرتسری کے احمد رضا کو مرحوم لکھنے پر یہ معنی لیا کہ گویا امرتسری نے رحمت کیا گیا مراد لیا ہے۔جب دوسروں کے کلام سے خواہ مخواہ آپ یہی معنی کشید کرتے ہو تو آپ کی عبارت سے بھی اسی اصول سے یہی معنی مراد لیا جائے گا۔

لہذا یہ دست وگریبان بھی جوں کا توں قائم ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳

علماء دیوبند کی کتب پیشاب سے زیادہ پلید

مناظر اہل سنت نے احمد رضا کی عبارات نقل کی تھیں کہ اس نے علماء دیوبند کی کتب کو پیشاب سے زیادہ پلید کہا اور ان پر پیشاب کرنا اس پیشاب کو مزید ناپاک کرنے کی بات کی اس کے معارض مفتی مظہر اللہ کو پیش کیا کہ تو بہ لازم ہے اور نہایت درجہ کی توہین ہے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

اعلی حضرت نے تحذیر الناس، تقویۃ الایمان اور براہین قاطعہ کے متعلق لکھا ہے جبکہ مظہر اللہ کا فتوی بہشتی زیور کے حوالے سے ہے۔لہذا عبارات کا آپسی تعلق کچھ نہیں۔

اعلی حضرت نے پیشاب سے پلید کہا یہ نہیں کہا کہ ان پر پیشاب کیا جائے جبکہ مفتی مظہر اللہ کی عبارت میں پیشاب سے منع کی بات ہے۔

پھر عبد الجبار صاحب کے حولے سے لکھا کہ عنایت اللہ گجراتی نے آب حیات کو جوتوں میں ڈال دیا تھا۔نیز مفتی رشید صاحب گنگوہی نے فیصلہ ہفت مسئلہ کو جلانے کی بات کی لہذا یہ تمہارا بھی جرم ہے۔[ملخصا صفحہ ۴۵۳،۴۵۴]

الجواب : اول بات مظہر اللہ صاحب نے یہ بات کی تھی کہ اس میں اکثر مسائل موافق اہل سنت ہیں لہذا اس سے پتا لگا اس بات پر فتوی ہے کہ چونکہ موافق اہل سنت مسائل ہیں سو یہ گستاخی ہوگی۔اب آپ کا کہنا کہ اعلی حضرت نے تحذیر الناس، براہین قاطعہ اور تقویۃ الایمان کے متعلق ہے۔نہایت احمقانہ بات ہے۔

اہل سنت (بقول رضاخانی۔۔۔بریلوی) کے موافق کو قرآن و احادیث بھی ہیں ناں جو اعلی حضرت کی بتائی گئی کتب مین ہے لہذا یہ تو مظہر اللہ صاحب کے نزدیک دوہری گستاخی

ہے۔

دوم: قادری صاحب نے سبحان السبوح کے حاشیہ سے یہ بات بھی پیش کی تھی کہ ان کتب پر پیشاب کرنا پیشاب کو مزید پلید کرنا ہے۔لہٰذا اعلیٰ حضرت تو ترغیب دے رہے ہیں سو ہر صورت مفتی مظہر اللہ کے فتویٰ کی زد میں آتے ہیں۔

باقی مولانا عبد الجبار صاحب کی بات تو انہوں نے ایک مماتی کا فعل ذکر کیا ہے اور مماتی حضرات ہم پر حجت نہیں۔

رہی بات فیصلہ ہفت مسئلہ کو جلانے کی بات تو اس کا جواب ہم پیچھے بھی دے آئے ہیں صحیح بخاری'' میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

'وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ القُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ، أَنْ يُحْرَقَ۔'

صحیح البخاری،بَابُ جَمْعِ القُرْآنِ،رقم :۴۹۸۷

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ کے صحف سے منقول قرآن کے علاوہ ہر صحیفے یا مصحف میں جو قرآن ہے اسے جلانے کا حکم صادر فرمایا۔''

شارح بخاری امام ابو الحسن ابن بطال فرماتے ہیں:

'فِي هَذَا الْحَدِيثِ جَوَازُ تَحْرِيقِ الْكُتُبِ الَّتِي فِيهَا اسْمُ اللَّهِ بِالنَّارِ وَأَنَّ ذَلِكَ إِكْرَامٌ لَهَا وَصَوْنٌ عَنْ وَطْئِهَا بِالْأَقْدَامِ وَقَدْ أَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ طَرِيقِ طَاوُسٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَرِّقُ الرَّسَائِلَ الَّتِي فِيهَا الْبَسْمَلَةُ إِذَا اجْتَمَعَتْ وَكَذَا فَعَلَ عُرْوَةُ۔' فتح الباری ۹/۲۱

''اس حدیث میں یہ مسئلہ ہے کہ ان کتابوں کو جلانا جائز ہے، جن میں اللہ عزوجل کا اسم گرامی ہو۔اس میں ان کی عزت و اکرام ہے، بجائے اس کے کہ قدموں کے نیچے روندے جائیں اور ان کی بے ادبی ہو۔طاوس

کے پاس جب اللہ کے نام والے کتب و رسائل جمع ہو جاتے تو انھیں
جلاڈالتے۔عروہ کا فعل بھی اسی طرح مروی ہے۔''

لہذا جناب اس کو دیکھیں اور بتائیں فیصلہ ہفت مسئلہ کو جلانے پر کیا اعتراض ہوتا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۴

حضور ﷺ کو بہرو پیا کہنا۔رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے اسرار المشتاق کتاب سے نبی ﷺ کے متعلق اشعار نقل کیے تھے کہ اس میں آپ ﷺ کو بہرو پیا کہا گیا تھا پھر دعوت اسلامی اور احمد رضا کا کفر کا فتوی نقل کیا تھا۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ

اسرار امشتاق ہمارے نزدیک معتبر نہیں اس کے حوالے کے ہم ذمہ دار نہیں.
شاعرانہ مضمون کو عقیدہ نہیں بنایا جا سکتا
اشعار نقل کر کے کہا کہ اس شعر میں حضور ﷺ نہیں مطلقا بشر کا تذکرہ ہے.

[ملخصا صفحہ [[454,455

الجواب : دفاع کرنا بتار ہا ہے کہ یہ تمہارا ہی ہے. پیچھے ہم اصول نقل کر آئے ہیں مناظرہ گستاخ کون کے حوالے سے کہ کسی بندے یا کتاب کا دفاع کرنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تمہاری اپنی کتاب اور اپنا بندہ ہے ۔۔پھر حضرت مناظر اہل سنت نے غلام معین الدین کی توثیق بھی دست و گریبان میں نقل کیا تھا جیسے جناب قل خوانی کے چنے سمجھ کر کھا گئے اور ڈکار تک نہ لیا۔

دوم: دیوبندی کتاب سے حوالہ دیا کہ شاعرانہ مضمون کو عقیدہ بنانا مشکل ہے.

تو غرض یہ ہے کہ ہم نے عقیدہ بنایا ہی کب ہے. یہ کلام کفریہ ہے لہذا کلام پر فتوی دکھایا ہے۔خود کفریہ کلمات پر فتاوی الیاس عطار نے اپنی کتاب میں دیے ہیں اور امیر اہل بدعت الیاس عطار کے اصول کے مطابق اشعار پر بھی فتوے لگتے ہیں ملاحظہ ہو

(گانوں کے ۳۵ کفریہ اشعار)

سوم: یہ کہنا یہاں ملطقا بشر کی بات ہو رہی ہے کیونکہ یہ نعت رسول مقبول کے ضمن میں اشعار ہیں اور رضا خانی خائن نے کوئی ایسا قرینہ نہیں بتایا کہ جس سے معلوم ہو کہ یہ اشعار مطلقا بشر کے متعلق ہیں لہذا آپ علیہ السلام کے تعلق سے ہی ہیں...اولیا کی تعریف اس سے آگے آتی ہے.

پس ہمارا دکھایا دست و گریبان جوں کا توں قائم ہے.

مسئلہ نمبر: ۲۵

غیر اللہ کی قسم کھانا اور رضا خانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے احمد رضا ا، احمد یار اور غلام معین الدین کو پیش کیا جنہوں نے غیر اللہ کی قسمیں کھائی ہیں اس کے معارض شرف قادری، ہزاروی صاحب، اقتدار صاحب مولوی نظام الدین کو پیش کیا کہ یہ مکروہ، حرام ہے کھانے والا کافر و مشرک ہو جاتا ہے۔وغیرہ

رضا خانی جواب پر ایک نظر:

دیوبندی اصول سے کہا کہ بسا اوقات تزئین کلام کے لیے قسم کھانا جائز ہے اور حقیقت میں قسم مراد نہیں ہوتی۔[ملخصا صفحہ ۴۵۵،۴۵۶]

الجواب: دست و گریباں تمہارا ہے ہمارے اصول سے یہ کہاں ثابت ہوگا کہ تم لڑ نہیں رہے تھے اس مسئلہ پر؟

نیز احمد رضا کا اصول ہے

اس کا موحد ہونا ہی اس کی مراد ہر گواہی کافی ہے۔

[الامن والعلی اردو صفحہ ۷۰]

یعنی اگر صاحب کلام اگر موحد ہے تب اس کی مراد کا خیال رکھا جائے گا اور تاویل کی جائے گی۔ نیز ہم نے شیخ الاسلام محدث گھوٹوی اور فتاویٰ امجدیہ کے حوالے پیچھے ایک مقام پر نقل کیے تھے کہ اگر واقف شریعت ہو گا تو تاویل اگر بے باک ہوا تو تاویل نہ کی جائے گی ۔لہذا احمد رضا اور موحد؟ نہیں جی نہیں سو آپ کے اصول سے اس کے کلام میں کوئی تاویل نہ کی جائے گی۔ ہر صورت ہمارے پیش کئے فتاوی ان پر لگیں گے ۔احمد یار اور غلام معین الدین پر لگیں گے۔

یہاں بھی دست و گریبان رفع نہ ہو سکا۔

مسئلہ نمبر ۲۶

نبی کریم ﷺ اور شیطان کا علم اور رضاخانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے یہاں جو بات پیش کی تھی ہم من وعن اس کو نقل کر رہے ہیں بریلویوں کے نام نہاد مناظر غزالی دوراں مولوی محمد اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

جو شخص آنحضور پر نور ﷺ کے علم کو عزرائیل اور شیطان کے علم کے برابر بھی نہ مانے وہ جاہل وہبی ہے یا گمراہ وغوی ہے۔

(کوثر الخیرات صفحہ ۹۴ مطبوعہ اہلسنت پبلی کیشنز دینہ جہلم)

یعنی وہ شخص گمراہ اور جاہل نہیں ہو گا جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو شیطان کے علم کے برابر مان لے۔ (معاذ اللہ)

یہ مفہوم مخالف ہے

اور فاضل بریلوی کے نزدیک صحابہ کرام اور ان کے بعد کے لوگوں کے کلام میں مفہوم مخالف کا اعتبار کیا جائیگا۔ (فہارس فتاوی رضویہ صفحہ ۱۰۵)

بریلوی رئیس المناظرین مولوی نظام الدین ملتانی بریلوی صاحب اشرف سیالوی کے اوپر فتوی لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اس شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں جو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ نبی ﷺ اور شیطان کا علم دونوں برابر ہیں۔(مجموعۃ الفتاوی جلد اول صفحہ ۳۸۰ مطبوعہ سنی دارالاشاعت علومیہ رضویہ ڈجکوٹ فیصل آباد)

بریلوی رئیس المناظرین کے فتوے سے بریلوی مناظر اشرف سیالوی صاحب کافر ہو گئے۔ [دست و گریبان]

رضاخانی جواب کا خلاصہ

مفہوم مخالف کا علماء دیوبند کے نزدیک کچھ اعتبار نہیں کچھ حوالے علماء اہل سنت دیوبند کے نقل کئے۔ملخصا پھر لکھا

> ناظرین! اس مکمل عبارت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ سیالوی صاحب کا مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کا علم شیطان اور حضرت عزرائیل سے زیادہ ہے اب اس کے باوجود جو برابر بھی نہ مانے وہ گمراہ ہے۔
>
> [ص ۴۵۷]

الجواب:

اول تو یہاں آپ کے ہی اصولوں پر گفتگو ہو رہی ہے لہذا ہمارے حوالے بے کار ہیں اور آپ کو مفید نہیں ہیں۔دوم مناظر اہل سنت نے مفہوم مخالف آپ کے نزدیک معتبر ہے اس پر حوالے نقل کئے تھے جسے آپ ختم کی کھیر سمجھ کے ہضم کر گئے۔لہذا آپ نے اس دست و گریباں کو رفع نہیں کیا۔

نیز ہمارے اصول آپ کے اپنے اصول پر پیش ہی نہیں کیے جا سکتے چہ جائیکہ ان

سے استدلال کیا جاسکے۔

پھر ہمارا اصل نقطہ اس بات کو پیش کرنا تھا کہ جو برابر بھی نہ مانے وہ گمراہ ہے جو آپ بھی مطلب کے طور پر نقل کر چکے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۷

اللہ کو حاضر و ناظر کہنا۔۔رضاخانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے یہاں پر ان حضرات کو پیش کیا جن حضرات نے اللہ تعالی کے لیے حاضر و ناظر لفظ کو استعمال کیا۔ مثلا

(۱)	حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ جیسے بزرگ	
(۲)	حسن علی رضوی میلسی	بریلوی معتبر عالم
(۳)	ابوکلیم صدیق فانی	جید بریلوی
(۴)	الیاس عطار	امیر دعوت اسلامی
(۵)	مفتی مظہری اللہ دہلوی	بریلوی مفتی اعظم ہند
(۶)	مفتی احمد یار خان گجراتی	بریلوی حکیم الامت
(۷)	اشرف سیالوی	بریلوی مناظر
(۸)	حاجی محمد حسن	بریلوی پیر
(۹)	خواجہ شمس الدین سیالوی	پیر صاحب
(۱۰)	غلام محی الدین قادری	بریلوی پیر
(۱۱)	نظام الدین ملتانی	بریلوی مناظر
(۱۲)	غلام نصیر الدین سیالوی	بریلوی جید عالم
(۱۳)	مولوی عمر اچھروی	بریلوی مناظر اعظم

پھر اس پر رضا خانی گھر سے فتاوی جات نقل کئے کہ خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے۔گمراہی وکفر وغیرہ ہے۔

[ملخصا دست وگریبان]

رضاخانی جواب کاخلاصہ

جہاں لفظ حاضر و ناظر کے اطلاق کی نفی کی ہے وہاں لغوی حقیقی معنی مراد ہونے پر ہے کیونکہ اس سے جسمانیت لازم آتی ہے۔جہاں اطلاق کیا گیا وہاں مجازی معنی میں علم کے اعتبار سے کیا گیا۔پھر اسی پر کچھ اپنی کتب سے عبارات پیش کیں۔

پھر علماء دیوبند کی کتب سے عبارات پیش کیں کہ جہاں رب تعالی کے لیے اس لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے تو علم و قدرت کے طور پر کیا جاتا ہے نہ کہ حقیقی معنی میں جس سے جسمیت لازم آتی ہے۔

پھر وہابی مذہب کتاب کے حوالے سے لکھا وہاں غیر مقلدین کا رد ہے کیوں کہ وہ اللہ کو عرش پر مستوی مانتے ہیں جس سے جسمیت لازم آتی ہے۔لہذا اس لیے وہاں اس کو گستاخی کہا گیا۔

[ملخصا صفحہ ۴۵۸ تا ۴۶۲]

الجواب: جناب جو تاویلات کر رہے ہیں وہ بریلوی علماء کو ہر گز قابل قبول نہیں۔تم لوگوں نے اس لفظ کے اطلاق کی مطلقا نفی کی ہے کہ یہ ہرگز ذات باری تعالی کے لیے استعمال نہیں ہوسکتا۔مناظر اہل سنت نے ان حوالوں سے استدلال کرتے ہوئے تعارض پیش کیا تھا جبکہ جناب نے ان حوالوں کو ہاتھ تک نہ لگایا اور جواب دئے بنا کچھ کا کچھ لکھ ڈالا۔ہم دست وگریبان میں پیش کردہ حوالہ جات دوبارہ نقل کیے دیتے ہیں۔

بریلوی ملک العلماء مولوی ظفر الدین قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

رہا امر وھابیہ کا تقویۃ الایمان مطبوعہ فخر المطابع لکھنو نے ص ۸ سے ۱۵ اور اس کے

اتباع میں سائر وھابیہ کا یوں کہ ''ہر جگہ حاضر و ناظر رہتا یہ اللہ ہی کی شان ہے'' ملحضاً سوچے محض جہالت وگمراہی وگمراہ گری ہے۔ حاضر و ناظر سرے سے صفات الٰہیہ سے نہیں اور نہ ہی ان کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر جائز

(فتاوی ملک العلماء صفحہ ۲۹۷ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

امیر دعوت اسلامی مولوی الیاس عطاری قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

سوال : اللہ عزوجل کو حاضر و ناظر کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب : نہیں کہہ سکتے

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب صفحہ ۵۱۷ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

لہذا جب سرے سے ہی آپ اس لفظ کے صفات الٰہیہ ہونے سے انکاری ہیں تو آپ کی تاویل یہاں بے کار ہے (کہ اس معنی میں استعمال کرو تو تب فتوی لگیں گے اس معنی میں استعمال پر کوئی قباحت نہیں۔ آپ کے اصول سے!)۔

پھر ہماری عبارات پیش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ہم نے سرے سے اس کے اطلاق سے منع نہیں کیا۔ لہذا یہاں یہ بات ہی کہی جائے گی جو آپ نے پیش بھی کی کہ اللہ تعالیٰ علم وقدرت کے اعتبار سے حاضر و ناظر ہے۔

نیز آپ نے جو یہ کہا کہ وہابی مذہب میں غیر مقلدین کے لیے یہ بات کی گئی ہے تو یہ بھی آپ کا ذہنی اختراع ہے وہاں اس کتاب میں اس کی کوئی صراحت موجود نہیں۔

سو ہمارا دکھایا دست وگریباں بدستور قائم ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۸

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین اور رضاخانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے یہاں نظام الدین ملتانی کی عبارت پیش کی کہ انہوں نے

حضرت عیسی علیہ السلام کی شان میں توہین آمیز عبارت لکھی ۔پھر اسی عبارت کو اشرف سیالوی کے سامنے مناظرہ جھنگ میں پیش کیا گیا تو جناب نے یہ کہا کہ

اگر تحقیق سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ مولوی نظام الدین صاحب نے یہ الفاظ کہے تو یہ علامہ کاظمی صاحب جو ہمارے مسلک کی مقتدر شخصیت ہیں ان کی کتاب (الحق المبین) میرے سامنے ہے وہ اس مسئلہ میں اپنے مسلک کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمہ کفر بول کر اپنے فعل سے التزام کرے گا تو ہم اسکی تکفیر میں تامل نہیں کریں گے خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی نیچری ہو یا مودودی اور مسلم لیگی ہو یا کانگریسی اس بارے میں اپنے پرائے کا امتیاز کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں اگر واقعی یہ ان کی عبارت ہے تو ہمیں ان کی اس عبارت کے اندر گستاخی ماننے میں قطعاً کوئی تامل نہیں ہے۔

(مناظرہ جھنگ صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال)

لہذا اشرف سیالوی نے اس پر فتوی لگا دیا جبکہ ابوکلیم صدیوفانی نے اس عبارت کا جناب کی طرح جواب دینے کی کوشش کی اور دفاع کیا۔لہذا جنھوں نے اس کا دفاع کیا ان کے نزدیک ملتانی صاحب مسلمان تھے جس کو سیالوی صاحب نے کافر کہا اور ایک مسلمان کو کافر کہہ کر خود کافر ہوئے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ

ملتانی صاحب مرزائیوں کا رد کر رہے ہیں ۔الزامی جواب دے رہے ہیں اپنا عقیدہ نہیں لکھ رہے ۔پھر مولانا خالد محمود صاحب سے مولانا آل محمد موہانی کے الزامی جواب کا ذکر کیا کہ انہوں نے اناجیل کے مسلمات سے الزام دیا عیسائیوں کو ۔پھر عقیدہ الاعلام کے حوالے سے نقل کیا کہ کسی پیغمبر کا استھزا کفر ہے۔

[ملخصا صفحہ ۴۶۲ تا ۴۶۴]

الجواب : ہم یہاں یہ کہنا چاہتے ہیں یہاں جناب نے جھوٹ بولا ہے۔
جناب نے حضرت عیسی علیہ اسلام تبلیغ رسالت میں ناکام ہوئے اس بارے میں یہ لکھا تھا کہ مولانا نظام الدین کا اپنا عقیدہ نہیں بلکہ قادیانیوں کو الزامی جواب دئے رہے ہیں۔

[رد اعتراضات الخبث صفحہ ۳۳۷]

یہی بات یہاں بھی کی۔ جبکہ مناظرہ جھنگ میں یہ بات ہے کہ
یہ کسی عیسائی کو الزامی جواب دیا جا رہا ہے۔

[دیکھو مناظرہ جھنگ صفحہ ۱۵۵]

یہی تاویل آئینہ اہل سنت کے مصنف نے کی ہے۔ لہذا یہ تیمور رضا خانی کا یہ کا جھوٹ ہے خود اسی کے اصول پر۔

اس حوالے سے اپنے گھر کے بندے کا فتوی بھی پڑھ لیجیے۔
مولوی غلام نصیر الدین بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

ان متضاد باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس عبارت کا کوئی جواب حضرت موصوف کے پاس نہیں۔ کبھی کچھ کہہ دیتے ہیں اور کبھی کچھ۔

[عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ جلد ا صفحہ ۳۱۲]

آگے لکھتے ہیں:

معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ملنگ ہے جو نشہ میں ہانک رہا ہے۔ بے تکی باتیں کر رہا ہے۔ پھر سوچتا بھی نہیں کہ کیا جواب دینا ہے کوئی جواب بن بھی سکتا ہے کہ نہیں بس اپنے اکابر کی حمایت کرنے کا بھوت سوار ہے۔

[ایضا]

لیجئے یہ متضاد باتیں بتا رہی ہیں کہ بریلویوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں گویا دونوں پارٹیوں کا جواب غلط ہے اور جناب خائن صاحب اپنے اکابر کی حمایت میں معلوم ہوتا

ہے نشہ کیے ہوئے ملنگ بنے پھر رہے ہیں۔

دوم جناب کا یہ کہنا کہ یہ عبارت الزامی ہے بریلوی اصولوں سے یہ بات بھی درست نہیں ہے۔ پیر مہر علی شاہ صاحب خبر واحد کے اہل سنت کے واجب العمل اور روافض کے انکار کے متعلق لکھتے ہوئے شیخ ابن تیمیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

> شیخ ابن تیمیہ نے معلوم نہیں اس مقام پر اپنا مذہب چھوڑ کر روافض کا مذہب کون سی مجبوری اور ضرورت کے تحت اختیار کیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ چونکہ منہاج السنۃ میں رافضی کو جواب دے رہے ہیں لہذا ممکن ہے کہ الزامی جواب ہو تو گزارش ہے کہ آپ بطریق تحقیق جواب لکھ رہے ہیں نہ بطرز الزام۔

[تصفیہ مابین سنی وشیعہ صفحہ ۸۰]

نیز احمد یار صاحب لکھتے ہیں:

> جواب الزامی جواب تحقیقی کے بعد ہوتا ہے۔

[تفسیر نعیمی ص ۵۶۸]

جبکہ ایک اور رضا خانی لکھتے ہیں:

> الزامی جواب کے بجائے تحقیقی کام پیش کیا جائے۔ تا کہ اغیار کو بھی یہ معلوم ہو سکے کہ مسلک اہل سنت مضبوط بنیاد پر قایم ہے۔

[ملفوظات اعلی حضرت پر اعتراضا کا علمی و تحقیقی جائزہ صفحہ ۱۲]

لہذا ان تمام اصولوں سے یہ معلوم ہوا کہ نظام الدین صاحب تحقیقی جواب ہی دے رہے ہیں کیونکہ الزامی جواب تحقیقی جواب کے بعد ہوتا ہے آپ کے اصول پر اور نظام الدین صاحب کا پہلے اس مقام پر کوئی تحقیقی جواب دکھا دیں پھر ہی یہ بات معلوم ہو گی کہ یہ الزامی جواب ہے۔ نیز اگر بقول آپ کے یہ الزامی جواب ہے تو بھی اس جواب کو دے کر نظام

الدین صاحب عیسائیوں کو سامنے دین حق اسلام کی حقانیت نہیں ثابت کر رہے بلکہ یہ ثابت کرنا چاہ رہے ہیں کہ اسلام کی بنیاد مضبوط دلائل پر ہے ہی نہیں ۔ یاد رہے یہ آپ کے اصول پر بات کی جا رہی ہے ۔

رہی بات مولانا آل حسن موہانی صاحب کی تو انہوں نے ان ہی کی کتاب سے عبارت نقل کی اپنی طرف سے نہیں جبکہ اس مقام پر نظام الدین صاحب کا عمل اس سے جدا ہے ۔لہذا مولانا آل حسن موہانی صاحب پر جناب کا پیش کردہ فتوی نہیں لگتا کیونکہ وہ اس صورت ہوتا جب وہ اپنی طرف سے کچھ کہہ رہے ہوتے ۔

رہا یہ کہنا کہ سیالوی صاحب کی بات مشروط ہے تو عرض یہ ہے کہ سیالوی صاحب کے نزدیک اگر اس واقعہ کا راوی ثقہ ثابت ہو جائے تو پھر اعتراض ضرور کیا جا سکتا ہے اور اس کے راوی محمد اسلم صاحب ہیں جن کی سیالوی صاحب نے فیصلہ مغفرب ذنب میں تائید کی ہے لہذا راوی ثقہ ہوا اب نظام الدین صاحب شکنجے میں آ ہی گئے ۔

مسئلہ نمبر ۲۹

آنحضرت اور رسالت مآب کہنے کا مسئلہ

مناظر اہل سنت نے یہاں پر رضا خانی علماء سے آپ ﷺ کے لئے آنحضرت ، رسالت مآب اور آنجناب وغیرہ کے الفاظ دکھائے پھر اس پر اقتدار صاحب کی تنقید نقل کی کہ ایسے ایفاظ وہابیانہ اور گستاخانہ ایجاد ہیں ۔

رضاخانی جواب پر ایک نظر

اقتداد کو دیوبندی اصول سے پیش نہیں کیا جا سکتا ۔ اقتدار صاحب وہابیہ کا رد کر رہے ہیں نہ کہ علماء اہل سنت کا ۔ اکابرین کے مقابلے میں ان کی تنقید کا اعتبار نہیں ۔

ص کا نشان استعمال کو وہابیہ کی گستاخانہ ایجاد کہا ہے نہ کہ آنحضرت کے لفظ کو ۔ وغیرہ

[ملخصاص ۴۶۴،۴۶۵]

الجواب :اقتدار معتبر بھی ہے اور پیش بھی کیا جاسکتا ہے حوالے پیچھے گذر چکے ہیں۔پھر تمہارے اصول سے حجت ہونے کے لیے فقط بریلوی ہونا شرط ہے۔پھر اکابرین کے حوالے سے بھی اصول پیچھے نقل کیا جاچکا کہ گستاخی کوئی بھی کرے اس کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال پھینکو۔سواب تمہارے اکابرین کی خیر خود مناؤ۔

نیز تم اقتدار کے مقابلے میں اصاغر بھی نہیں لہذا تمہاری تنقید بھی اقتدار کے حق میں معتبر نہیں۔

نیز یہ کہنا کہ علمائے وہابیہ کارد کررہے ہیں نہ کہ بریلویوں کا تو یہ بات بھی یاد رکھیں آپ کے مزمل حسین کاظمی کے بقول

جن القابات سے ہمیں نوازتے ہیں اپنے بڑوں کو بھی نوازیں لیکن یہ کبھی ایسا نہیں کرتے کیونکہ ان کا مقصد حمایت حق نہیں فقط شرارت اور انتشار کرنا ہوتا ہے۔

[سعودی تفسیر پر ایک نظر صفحہ ۱۱۴]

مؤلف مذکور کی یہ تاویل ان کو شرارتی وحمایت حق سے روگردانی اور انتشار پھیلانے والا ثابت کرگئی۔لہذا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ وہابیہ کارد ہو رہا ہے۔پھر یہ کہنا کہ آنحضرت کہنے کو نہیں ص لکھنے کو گستاخانہ ایجاد کہا ہے تو یہ بات بھی غلط ہے کیونکہ وہاں یہ الفاظ ہیں:

وہ یوں لکھتے ہیں کہ:

اسی طرح نبی کریم ﷺ کو آنحضرت کہنا اور مکمل درود شریف لکھنے کے بجائے ''ص''ڈالنا یہ بھی دیوبندیت اور وہابیت کی گستاخانہ ایجاد ہے

(تنقیدات علی مطبوعات صفحہ ۱۴۹ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور)

لہذا جناب کا یہ کہنا کہ فتوی صرف ایک پر ہے غلط ہے۔بلکہ دونوں باتوں کو ہی گستاخانہ

ایجاد کہا جا رہا ہے۔لہذا شان محمد ﷺ میں گستاخانہ الفاظ کا استعمال اگر معمولی بات ہے تو جناب کی عقل پر ماتم کریں رضا خانی ورنہ مان لیں مناظر اہل سنت کی دلیل دعوے کے مطابق ہے۔

ہمارا دکھایا دست و گریبان جناب رفع نہ کر سکے۔

مسئلہ نمبر 30

ابلیس کی آواز حضور ﷺ کے مشابہ

مناظر اہل سنت نے یہاں احمد یار خان کی عبارت نقل کی جس میں ابلیس کی آواز حضور پرنور ﷺ کی آواز مبارک سے مشابہت کا دعوی کیا گیا تھا۔پھر اس کے معارض فانی صاحب اور سعیدی صاحب کے فتاوی نقل کیے تھے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

پہلے مناظر اہل سنت پر تنقید کی کہ مسئلہ نمبر 30 تھا جبکہ انہوں نے اس مسئلہ پر 29 لکھا ہے. لہذا یہ حواس باختگی ہے پھر مولانا قارن صاحب کا حوالہ دیا۔

اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے اکثر علماء نے اس واقعہ کو درست مانا ہے جب کہ یہ واقعہ غلط ہے جن حضرات نے یہ واقعہ نقل کیا ان سے تسامح ہوا ان کو معذور سمجھا جائے۔

پھر دیوبندی حوالہ جات دینے شروع کیے۔پھر انوار السوانح کتاب اور بریلویوں کی شیطان سے محبت کتاب کے حوالے سے لکھا کہ یہ تو ایمان شکن عقیدہ ہے اور وحی کی حجیت مشکوک ہو جاتی ہے اگر اسے مان لیا جائے.

[ملخصا صفحہ 465.469]]]

الجواب : جہاں تک مناظر اہل سنت پر اعتراض کی بات ہے تو بات یہ ہے کہ یہ کتابت کی غلطی ہے نہ کہ حضرت مولانا ابو ایوب قادری صاحب کی. آگے مذکورہ مسئلہ کی بات کی

جائے تو اول بات تو یہ ہے کہ جن حضرات نے یہ بات لکھی اس سے مراد یہ نہیں کہ شیطان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ اپنی آواز کر لیتا ہے بلکہ اس سے مراد ہم آواز ہو کر اپنی بات ملا دیتا ہے کہ جب حضور پر نور نبی مکرم ﷺ نے وقفہ کیا تو شیطان نے اسی شدت میں گویا ہو کر اپنی آواز ملا دی۔

جبکہ تم لوگوں کا نظریہ ہے کہ وہ اپنی آواز کو حضور علیہ السلام کے مشابہ بنا لیتا ہے.

لہذا تم پر اعتراض ہوتا ہے جبکہ ہماری کتب کے حوالے دیے ہیں تو وہاں بھی یہی بات ہے جو ہم نے ذکر کر دی جبکہ فتوی اس بات پر ہو گا کہ شیطان کی آواز ہرگز پیغمبر علیہ السلام کے مشابہ نہیں ہو سکتی.

مشابہ اور ہم آواز ہونے میں فرق ہے ہم آواز کا معنی یہاں وہ نہیں جو جناب سمجھے ہیں بلکہ ہم آواز کا مطلب اتنی ہی شدت سے پڑھنا ہے اور وقفہ کے وقت اپنی آواز ملانا ہے۔جس شدت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم الفاظ ادا کر رہے تھے.

مسئلہ نمبر 31

تخلیقات اور خالق کے الفاظ کا غیر اللہ کے لیے استعمال

مناظر اہل سنت نے یہاں رضا خانی مولویوں کی عبارات پیش کیں جس میں غیر اللہ کے لیے خالق وتخلیقات کے الفاظ تھے۔ پھر اس پر اقتدار کے فتاوی جات نقل کیے کہ ایسا کرنا گناہ کبیرہ،غیر کو خالق سمجھنا،حرام،شرک اور شریعت سے ناواقفی ہے وغیرہ۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

اقتدار صاحب معتبر نہیں پھر مولانا محمو صفدر صاحب کا حوالہ دے کر لکھا کہ تفردات کو اہل سنت والجماعت کا عقیدہ نہیں قرار دیا جا سکتا کسی کی ذاتی رائے کو مسلک سے تعبیر کرنا جہالت ہے. پھر کہا اقتدار صاحب نے فقط حرام لکھا ہے.

[ملخصا صفحہ 469تا470]]

الجواب :اقتدار معتبر بھی ہے اور حجت بھی. ہم نے آپ کا اصول دکھا دیا ہے کہ حجت ہونے کے لیے فقط رضا خانی ہونا ثابت ہے لہٰذا مولانا محمود عالم صاحب کی عبارت آپ کے کسی کام کی نہیں البتہ آپ اپنے اصول پر اقتدار کو اپنے کھاتے میں رکھیں. نیز ہمارے اصول ہی بقول آپ کے بڑوں کے اور ہیں لہٰذا ان سے استدلال بھی درست نہیں۔

دوم اقتدار نے کڑی تنقیدہ کی ہے صرف حرام نہیں کہا۔ بریلوی مفتی اعظم پاکستان، جانشین بریلوی حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

> شریعت کے احکام سے ناواقفی کی بنا پر یہ غلطیاں سرزد ہوتی ہیں اور اب تو فیشن بن چکا ہے۔قائداعظم محمد علی جناح کو خالق پاکستان کہہ دیا جاتا ہے۔شاعر کو خالق اشعار کہہ دیا جاتا ہے۔لفظ تخلیقات کا استعمال بھی انہی معنی میں لیا گیا ہے حالانکہ اللہ جل مجدہ کے سوا کسی کو خالق کہنا حرام ہے اور کسی کی طرف خلقیت کی نسبت کرنا گناہ کبیرہ ہے۔خالق صرف رب تعالیٰ کو کہا جاسکتا ہے۔

(تنقیدات علی مطبوعات صفحہ ۱۱۔۱۰)

آگے لکھتے ہیں کہ:

> اور شاعر لوگ تو بے چارے شروع سے ہی علم سے کورے چلے آئے ہیں ان سے کیا گلہ۔

(تنقیدات علی مطبوعات صفحہ ۱۱)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ:

> اپنی شاعری اور اپنی تصنیفات کو اپنی تخلیقات کہتے ہی گویا خالق بن کر خالق اللہ تعالیٰ کا شریک بن رہے ہیں۔

(شرعی استفتاء صفحہ ۱۲ العطایہ الاحمدیہ فی فتاوی نعیمیہ مطبوعہ نعیمی کتب خانہ لاہور)

اب بتائیے کہ کیا صرف حرام کہا جا رہا ہے یا اور بھی کچھ۔ کیوں اکابرین کے دفاع میں جھوٹ بولنے پر مصر ہیں۔ لہذا یہ دست و گریبان جوں کا توں قائم ہے۔

مسئلہ نمبر 32

شعائر اسلام کی توہین کا الزام اور رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے الیاس قادری کے اشعار نقل کر کے اقتدار صاحب کی توہین شعار کا فتوی نقل کیا تھا۔ نیز الیاس عطار قادری کا وہ واقعہ بھی نقل کیا تھا کہ جب وہ سعودیہ میں پھنس گئے تو ان کو مجنون کہہ کر ان کی جان بچائی گئی۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ

اقتدار کی ذاتی رائے بھی ہے. علامہ صاحب یعنی الیاس عطار کے اشعار میں ہرگز توہین نہیں پائی جاتی پھر الیاس عطار صاحب کے گرفتاری کے واقعہ پر مولانا حق نواز رحمہ اللہ کے واقعہ کو پیش کیا پولیس کی نظروں سے بچنے کے لیے انہوں نے برقعہ پہنا اور مقررہ مسجد میں جا کر تقریر کی. [ملخصا[

الجواب : اول بات کہ ذاتی رائے کہہ کر جان نہیں چھوٹے گی کل کو کوئی آپ کے جواب کو ذاتی رائے کہہ کر پھر سے اعتراض کر دے تو؟ نیز آپ پر حجت ہونے کے لیے ایک بات کافی ہے کہ اقتدار صاحب بریلوی ہیں سو ان کی بات آپ پر حجت ہو گی.

سوم: برقعہ والے واقعہ پر یہ بات عرض ہے کہ تدبیر کر کے مقررہ جگہ پر جانا اور تقریر کرنا ضروری تھا بصورت دیگر وعدہ خلافی ہوتی سو حضرت نے ایک تدبیر کی اور وعدہ خلافی سے بچ گئے. اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہوتا جبکہ الیاس صاحب کو بچانے کے لیے تم لوگوں کو اسے مجنون و پاگل ظاہر کرنا پڑا جو کہ جھوٹ و خلاف واقع بات تھی. لہذا دونوں باتوں میں زمین

آسمان کا فرق ہے۔ یہ دست و گریبان بھی جوں کا توں قائم ہے

مسئلہ نمبر 33

صرف مدینہ کہنے کا مسئلہ اور رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے بریلوی مولویوں کی عبارات نقل کیں جن میں ان حضرات نے مدینہ منورہ جیسی جگہ کو صرف مدینہ لکھا تھا۔ پھر اس پر اقتدار کی تنقید نقل کی کہ یہ بے ادبی و گستاخی ہے۔ کم عقلی و ضدی پن ہے وغیرہ۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ

اقتدار صاحب کی تنقید بے جا ہے. اس مسئلہ کی تفصیل کے لیے تین اہم فتوے ملاحظہ فرمائیں۔ پھر مولانا اللہ وسایا اور مولانا خبیب صاحب کے حوالے دیے جہاں یہ الفاظ تھے

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر

پھر محمد صابر صفدر صاحب کے حوالے سے کہا کہ مدینہ کو یثرب کہنا منافقین کا کام ہے مسلمان ایسی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے.

[ملخصا صفحہ 471–[472

الجواب: اقتدار صاحب کی تنقید درست ہے یا غلط یہ آپ کا اندرون خانہ کا معاملہ ہے البتہ ہمارا مدعا تو ثابت ہوگیا کہ تمہارے لوگ اقتدار کے فتوے کی ذد میں آگئے۔

باقی آپ کا مولانا خبیب صاحب اور مولانا اللہ وسایا صاحب کے حوالے دے تو وہاں شعر میں یثرب کہا جا رہا ہے اور شعر اور نثر میں فرق ہے شعر میں چونکہ وزن کو ملحوظ رکھا جاتا ہے لہذا وزن کی برابری کے لیے گنجائش موجود ہوتی ہے. جیسا کہ آپ کا اصول درج ذیل ہے. ایک بریلوی لکھتا ہے

جہاں تک بات ہے شاعرانہ کلام کی تو اس کا سمجھنا ہر ایک کے لیے اتنا

آسان نہیں اس کے لئے زبان ومحاورات پرعبور حاصل ہونا ضروری ہے اوراکثراوقات بلاغت اوربیان کے اسرارورموز سے ناواقفی کے معتلق صحیح بات بھی غلط لگنے لگتی ہے

[ملفوظات اعلی حضرت پراعتراضات کاعلمی جائزہ صفحہ ۱۲]

لیجیے شاعری کے اسرارورموز ہی جدا ہیں لہذا فتوی شاعری پرنہیں نثر پر لگے گا.

مسئلہ نمبر 34

ص لکھنے کا مسئلہ اور رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے رضا خانی عبارات نقل کی تھیں جس میں انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ بجائے درود مکمل کے صرف ص لکھا تھا پھر اس پر فتاوی جات نقل کیے کہ رضا خانی حضرات نے اس حرکت کو کفر تک کہا ہے۔

رغاخانی جواب کا غلاصہ

کتابت کی غلطی ہے اس قسم کی بات کو دیوبندی بھی کتابت کی غلطی شمار کرتے ہیں. تکفیر فقہی ہوتی ہے اس مسئلہ پر. [ملخصا[472]

الجواب : کتابت کی غلطی کہنے سے بھی جان نہیں چھوٹے گی۔تم لوگوں کا اصول ملاحظ ہو۔

فتاووی رشیدیہ میں لکھا ہے کہ اس پر پردہ ڈالنے کے لیے دیوبندیوں نے یہ موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا کہ اپنوں کی گستاخی پہ پردہ ڈال دو اس پر یہ بہانہ کیا کہ کاتب کی غلطی ہے نہ اس نے لکھا چلو چھٹی ہوئی سب کاتب کی غلطی ہے اس پرفتوی لگاؤ.

[اقرارعلم غیب صفحہ 48–[49

لہذا غور کریں آپ لوگوں کی جان نہیں چھوٹے گی بلکہ جہانگیر صاحب کے بقول اپنوں کی گستاخیاں ہوتی ہیں جن پر پردہ ڈال کر کاتب کو پھنسا دیا جاتا ہے. لہذا یہاں بھی ہم کہتے ہیں گستاخیاں اپنی اور نام کاتب کا لگا دیا ہے۔ پھر جہانگیر صاحب کے بقول تب بھی جان نہیں چھوٹے گی بلکہ کاتب پر فتوی لگاؤ۔

مسئلہ نمبر 35

نبی اکرم حضور پرنور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنے کا مسئلہ

مناظر اہل سنت نے یہاں پر نبی اکرم سرور دو عالم محمد مصطفی ﷺ کو بشر کہنے والوں کے معلق کفر کے فتوے نقل کیے اور پھر وہ عبارات پیش کیں جن میں خود رضاخانیوں نے آپ ﷺ کے لیے بشر کے لفظ استعمال کیے اور ان کو بشر کہا۔ یوں ان پر فتاوی جات نقل کیے۔ پھر یوں اختلاف نقل کیا کہ کوئی کہتا ہے بشر کہنے نہیں ماننے میں اختلاف ہے۔اس پر احمد یار گجراتی کی عبارت نقل کی کہ ان کو بشر ماننا ایمان نہیں۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ

ہم نبی کو بشر مانتے ہیں اور اظہار عقیدہ میں آپ علیہ السلام کو بشر کہنا منع نہیں پھر علماء دیوبند کے حوالے دیے جن سے یہ بات باور کرانے کی کوشش کی بعض بریلوی حضرات آپ علیہ السلام کی بشریت کے قائل ہیں. پھر حوالے پیش کیے کہ اظہار عقیدہ میں آپ علیہ السلام کو بشر کہہ سکتے ہیں ہاں بشر بشر کہہ کر تنقیصی معنی اور پیرائے میں بشر کہنا غلط ہے.

پھر مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ کے حوالے سے کہا کہ بعض لوگ نور و بشر کے جھگڑے میں پڑے رہتے ہیں یہ نازک مقام ہے اگر بے ادبی سے بشر کہہ دیا جائے تو تنقیص لازم آئے گی اور ایمان مسلوب ہونے کا خدشہ ہے. نیز شہادۃ ہمۃ القران والخبر کے حوالے سے لکھا جو نبی علیہ السلام کو صرف بشر سمجھتا ہے اس نے ابلیس سے میراث لی.

پھر جناب کہتے ہیں کہ تفسیر نعیمی کی عبارت نقل کرنے میں خیانت کی ہے پھر بزعم خویش مکمل عبارت نقل کر کے کہا کہ احمد یار کا مطلب یہ تھا کہ ظاہری صفات کا ماننا ایمان نہیں چھپے ہوئے اوصاف کا ماننا ایمان ہے.

پھر مولانا اخلاق قاسمی صاحب اور مولانا نانوتوی رحمہ اللہ کی عبارات نقل کیں جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلن کی کمال بشریت پر تھی. پھر حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی عبارت سے نورانیت کا وہی عقیدہ اخذ کرنا چاہا جو نزاعی ہے. پھر دست و گریبان جلد تین کا حوالہ دیا کہ حضرت تھانوی کے نزدیک لباس بشریت کا عقیدہ رکھنا کفر ہے.

لہذا یہ باور کرایا کہ اخلاق قاسمی صاحب اور حضرت نانوتوی صاحب رحمہ اللہ کافر ہوئے. [ملخصاص 472تا477]]

الجواب :اول بات تو یہ ہے کہ آپ نے کہا کہ ہم تو حضور علیہ السلام کو بشر مانتے ہیں. عرض یہ ہے کہ احمد یار صاحب نے بھی بشر ماننے والے کے متعلق ہی یہ لکھا کہ ان کو بشر ماننا ایمان نہیں دیکھیے تفسیر نعیمی جلد اول. لہذا جناب بے ایمان ہوئے

دوم فتاوی جات جو نقل کیے گئے تھے وہ بشر کہنے پر ہی نقل کئے گئے تھے مثلا گجراتی صاحب لکھتے ہیں:

> جو نبی ﷺ کو بشر کہے وہ نہ خدا ہے نہ پیغمبر، تیسرے گروہ ہی میں داخل ہوگا یعنی کافر۔
>
> (نورالعرفان صفحہ ۶۳۶)

بریلوی شیخ التفسیر، نائب بریلوی محدث اعظم مولوی محمد عبد الرشید سمندری لکھتے ہیں کہ:

> نبی کو بشر یا تو رب تعالیٰ نے فرمایا یا خود نبی علیہ السلام نے یا کفار نے۔ اب جو نبی علیہ السلام کو بشر کہے وہ نا تو خدا ہے اور نہ ہی نبی، لہذا وہ کفار میں ہی داخل ہوا۔

(رشد الایمان صفحہ ۴۵ مطبوعہ مکتبہ رضویہ سمندری فیصل آباد)

بریلوی مناظر اعظم مولوی محمد عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں کہ:

ابلیس نے آدم علیہ السلام کی ڈبل توہین کی آپ کو بشر کہا پھر خاکی کہا۔

(مقیاس حنفیت صفحہ ۲۳۸)

لہذا فقط کہنے پر فتوی کے باعث بریلوی علماء جنہوں نے بشر کہا کافر ہوئے۔

پھر اظہار عقیدہ کے لیے بشر کہا جا سکتا ہے تو علماء اہل سنت دیوبند بھی اظہار عقیدہ کے لیے بشر کہتے ہیں اور ہمارے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت اس قدر کامل ہے کہ اس میں کسی نقص کا امکان نہیں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات میں سب سے افضل ہیں لہذا اس میں تو کوئی بے ادبی کا شائبہ نہیں باقی آپ کے کچھ معتدل بریلوی حضرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا اقرار کرتے ہیں.

باقی جیسے کفار تنقیص کیا کرتے تھے ایسی تنقیص سے بشر کہنا تو متصور بھی نہیں.

رہی بات یہ کہ احمد یار صاحب کی عبارت کا مطلب تو عرض یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری و باطنی دونوں صفات کا ماننا ایمان ہے نہ کہ صرف باطنی.

نیز نصیر الدین بریلوی کے نزدیک سمجھنے سمجھانے کی ضرورت وہاں پیش آتی ہے جہاں گستاخی ہو۔لہذا ہمیں عبارت سمجھانے سے خود گستاخی لازم ہوا۔

نیز آپ نے مولانا اخلاق قاسمی اور حضرت قاسم العلوم کا حوالہ پیش کیا اس میں یہ کہیں بھی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف لباس بشریت رکھتے تھے. اور حقیقت میں نور تھے. بلکہ وہاں بھی صرف اس قدر بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذات کے اعتبار سے بشر ہیں اور آپ کی بشریت کامل ہے. جہاں تک بات نور کی رہی تو نورانیت آپ ﷺ کی صفت ہے جس کے اظہار سے جہالت کے اندھیرے ختم ہو گئے. اس سے نزاعی عقیدہ نور ثابت نہیں ہوتا.

باقی آپ حضرات لباس بشری مانتے ہیں اور یہ قول کرنا و عقیدہ رکھنا بھی بشریت کا

انکار ہے علامہ غلام رسول صاحب کے حوالے سے پیچھے بیان ہو چکا.

اب جب کہ ثابت ہوا کہ ہم بشر ذات کے اعتبار سے مانتے ہیں اور نورانیت صفت مانتے ہیں تو صرف بشر تو نہیں مانتے ناں بلکہ مخلوقات میں سب سے افضل. کامل بشریت اور صفت نورانیت کے قائل ہیں لہذا پیش کردہ فتاوی جات ہم پر چسپاں نہیں کیے جاسکتے.

آپ کا لباس بشری کا عقیدہ بشریت کا انکار ہے لہذا ہمارا دکھایا دست و گریبان جوں کا توں قائم ہے.

مسئلہ نمبر 36

نبی علیہ السلام مجرموں کے حامی... رضاخانی جواب پر ایک نظر

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

ابو ایوب قادری صاحب نے یہ کتاب سامان بخشش مولانا حسن رضا کی طرف منسوب کر دی ہے جبکہ یہ مصطفی رضا کی ہے. یہاں سے مبلغ علم کا طعنہ دیا.

اسکا یہ ہر گز مطلب نہیں کہ قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم جرم کے حامی ہوں گے بلکہ حمایت کا تعلق گناہ بخشوانے سے ہے جرم سے نہیں ہے.

پھر حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا شعر پیش کیا پھر مطلب اخذ کیا کہ نانوتوی صاحب نے گناہوں کے انبار لگانے شروع کر دیے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں کی شفاعت کریں گے.

پھر کہا غلام مہر علی کی پوری عبارت نقل نہیں کی وہ مولانا اسماعیل دہلوی کی عبارت نقل کر کے رد کر رہے ہیں. پھر تقویۃ الایمان پر صفحہ کالا کیا اور متبادر یہ کرایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گناہ گاروں کی سفارش سے خود گناہ گار ہوں گے.

[ملخصا 477—473]

الجواب : مناظر اہل سنت نے یہ بات تنقیدات علی مطبوعات سے نقل کی ہے وہاں اقتدار سے سوال ہوا تو سوال میں سامان بخشش کو حسن رضا ہی کی بتا کر سوال کیا گیا ہے. مناظر اہل سنت صرف ناقل ہیں لہذا اگر مبلغ علم کا اندازہ ہوگا تو تم لوگوں کے ہی علم کا ہوگا.

پھر جو جواب دیا ہے یہ اقتدار کو ہی دیا ہے ہم نے جو دست وگریبان دیکھایا ہے اس میں تنقید اقتدار کی دکھائی ہے لہذا جو جواب آپ نے دیا ہے وہ بھی ہمیں نہیں اقتدار صاحب کو ہی دیا ہے یہ تو دست وگریبان کی حقانیت ہے کہ جو جواب دیے جارہے ہیں اس سے اپنوں کا ہی رد کر رہے ہیں سو دست وگریبان خود ہوئے جارہے ہیں.

باقی حضرت نانوتوی رحمہ اللہ علیہ شعر کہہ رہے ہیں شعر کے متعلق آپ کی کتاب کا اصول پہلے نقل ہو چکا لہذا اس سے اس وقت تک آپ مفید مطلب برآمد نہیں کر سکتے جب تک آپ خود علم شاعری سے واقف نہ ہوں جیسا کہ ہم آپ ہی کے اصول سے بتا چکے ہیں.

رہی بات مہر علی صاحب کی کہ وہ شاہ صاحب کا رد کر رہے ہیں. ہم یہاں اختصار سے یہ کہنا چاہتے ہیں شاہ صاحب ہرگز شفاعت کے منکر نہیں ہیں بلکہ اللہ کی چاہ سے جس کی چاہیں شفاعت کریں. ایسا کہنا کہ اللہ کی چاہت نہ ہو اور آپ جس بندے کی شفاعت کریں گے تو ایسا ہرگز نہیں ہے.

باقی تفصیل کے لیے ہماری کتب کا مطالعہ کریں تفصیل سے جوابات ادھر موجود ہیں.

مسئلہ نمبر 37

راعی کہنے کا دست وگریبان اور رضاخانی جواب پر ایک نظر

رضاخانی جواب پر ایک نظر

احمد رضا نے نگھبان کے معنوں میں استعمال کیا ہے پھر لفظ راعی کہنے پر روایت نقل کی پھر مولانا عبدالرحیم چاریاری صاحب لفظ راعی کے استعمال کے حوالے سے نقل کیا.

پھر مفتی تقی صاحب دامت برکاتہم اور شاہ معین الدین ندوی صاحب سے دکھایا راعی کا تعلق رعیت سے ہے. پھر علماء اہل سنت دیوبند کا تضاد دکھانے کی کوشش کی

حیا کا جنازہ اور حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ اور دو بھائی خمینی اور مودودی کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ آپ علیہ السلام کو چرواہا کہنا کفر ہے.

پھر مولانا مدنی رحمہ اللہ سے دکھایا کہ ان پڑھ اور چرواہے کا لفظ عام طور پر ممنوع اور موہم تنقیص ہے. پھر باغ جنت اور شاہ اسماعیل اور ان کے ناقد کتاب سے چرواہے اور بکریاں چرانے والا کہنا نقل کیا. پھر حضرت تھانوی سے راعی کہنا دکھایا.

[ملخصا ۴۸۰ تا ۴۸۳]

الجواب : فاضل بریلوی نے راعی بمعنی نگھبان نہیں لیا بلکہ چرواہا کے لیا ہے جیسا کہ ان کی عبارت سے واضح ہے کہ

اور اس کے سچے راعی محمد ﷺ ہ ہیں آ کر ملو کہ امن چین کا رستہ چلو اور مرغ زار جنت میں بے خوف چرو۔ [السبحان السبوح]

لہذا یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ یہاں بمعنی چرواہا مراد لیا گیا ہے۔

جبکہ روایت میں نگھبان کے معنی میں ہے جو جناب نے پیش کی نیز یہاں بھی راعی کا اطلاق غیر انبیا پر کیا گیا ہے اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ یہ لفظ آپ علیہ السلام پر بولا جا سکتا ہے؟ (تمہارے اصولوں کی رو سے)

پھر راعی کے تعلق کو رعیت کے ساتھ بتانے کے لیے جو علماء اہل سنت دیوبند کے حوالے دئے وہ بھی آپ کو مفید نہیں کیونکہ فاضل بریلوی نے رعیت کے معنی میں لیا ہی نہیں ۔ نیز اس مسئلہ میں راعی کے معنی میں تاویل کی گنجائش بھی رضا خانی اصولوں سے نہیں نکلتی۔

پھر علماء دیوبند کی عبارات پیش کیں۔ پہلا حوالہ باغ جنت کا دیا۔ عرض یہ ہے کہ یہ شعر

ہے اور شاعری میں گنجائش ہوتی ہے جیسا کہ پیچھے نقل ہوا۔

مؤلف کی یہودیانہ حرکت:

جناب لکھتے ہیں:

اخلاق حسین قاسمی لکھتے ہیں:۔

''محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ ایک عام حقیقت بیان فرمارہے ہیں کہ یہ تو خدا کا فضل و کرم ہے کہ وہ چرواہے کے سر پر نبوت کا تاج رکھ دیتا ہے۔ ورنہ کہاں نبوت کا منصب عظیم اور کہاں ایک راعی اور چرواہا

(شاہ اسماعیل اور ان کے ناقد صفحہ ۱۷۵)

جبکہ جناب نے نقل کرنے میں اتنی بڑی خیانت کی ہے کہ ہم بتا نہیں سکتے جناب نے نقل کے دوران دھوکہ دے کر کچھ لفظ ہی اڑا دئے۔ اصل عبارت یوں تھی۔

اخلاق حسین قاسمی لکھتے ہیں:۔

''محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ اس شعر میں ایک عام حقیقت بیان فرمارہے ہیں کہ یہ تو خدا کا فضل و کرم ہے کہ وہ چرواہے کے سر پر نبوت کا تاج رکھ دیتا ہے۔ ورنہ کہاں نبوت کا منصب عظیم اور کہاں ایک راعی اور چرواہا

(شاہ اسماعیل اور ان کے ناقد ص ۱۷۵)

جناب نے خط کشیدہ الفاظ ہی اڑا دئے حالانکہ اس سے صاف پتا لگ جاتا کہ یہ شعر کے متعلق کہا جارہا ہے۔ جناب کو معلوم تھا کہ شاعری میں گنجائش نقل آئے گی سو یہ حرکت کی کہ کیوں نہ الفاظ ہی اڑا دیے جائیں کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

جناب کی یہ حرکت علماء یہود کی سی ہے اور تقریبا یہی بات ابوکلیم صدیق فانی صاحب نے کی ہے۔ دیکھئے آئینہ اہل سنت۔

باقی حضرت تھانوی نے نگھبان کے معنی میں استعمال کیا ہے لہذا ان پر کوئی

اعتراض نہیں ہوگا اور اس بات کو آپ بھی تسلیم کر چکے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۸

شیطان کا علم حضور سے زائد اور رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے یہاں احمد رضا کی عبارت خالص الاعتقاد سے پیش کی کہ ابلیس کا علم حضور اقدس ﷺ سے ہرگز وسیع تر نہیں اس کے بعد کہا کہ ابوکلیم صدیق فانی بھی اس عبارت کا دفاع آئینہ اہل سنت میں نہ کر سکا پھر کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب کا حوالہ دیا کہ شیطان کا علم آپ ﷺ سے زائد ماننا کفر ہے۔ پھر یہ بھی دلیل دی احمد رضا کی یہ عبارت کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب کے ایک ایڈیشن سے نکال دی گئی اور آپ نے اپنے ہی اصول سے گستاخی تسلیم کر لی۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ

ابو ایوب صاحب نے سخت خیانت کا مظاہرہ کیا یہ عبارت رماح القہار کی ہے جو عبد الرحمن نامی بندے کی کتاب ہے اعلیٰ حضرت کی نہیں۔ نیز یہاں مفہوم مخالف لیا ہے وہ دیوبندی اصول سے معتبر نہیں۔ اپنا عقیدہ نہیں بتا رہے وہابیہ کا رد کر رہے ہیں۔ باقیاس عبارت کے جواب کے لیے تحقیقات کتاب کا مطالعہ کریں جو جناب امجدی صاحب نے لکھی ہے۔ ملخصا

پھر دکھایا کہ اب ذرا دیوبندی حضرات کس طرح آپس میں دست و گریبان ہیں اس کا بھی حال ملاحظہ ہو۔

خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں:۔

''الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل فاسدہ سے ثابت کرنا

شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان وملک الموت کو یہ
وسعت نص سے ثابت ہے (براہین قاطعہ صفحہ ۵۵)

مفتی عبدالحق لکھتے ہیں:۔

''رہی البراہین القاطعہ کی بات تو وہ اپنی جگہ بجا اور درست ہے کہ شیطان
کاعلم حضور ﷺ سے زیادہ ہے (فتاویٰ حقانیہ ج ا ص ۱۵۹)

اب اس پہ گھمن صاحب کا فتویٰ ملاحظہ ہو، وہ لکھتے ہیں:۔

''اس بات کا قائل ہونا کہ فلاں شخص کا علم حضور ﷺ کے علم سے زیادہ
ہے۔کفر ہے (صراط مستقیم کورس ص ۶۰)

اس فتویٰ سے خلیل احمد انبھیٹوی اور مفتی عبدالحق صاحب کافر ٹھہرے۔

[ص ۴۸۵ تا ۴۸۶]

الجواب: اول بات یہ ہے کہ آپ نے کہا کہ اس عبارت کو اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کر کے خیانت کی گئی ہے تو اس حوالے سے عرض ہے کہ اگر یہ خیانت ہے یہ تو اویسی صاحب نے کی ہے۔اویسی صاحب یہی مذکورہ عبارت نقل کرنے سے پہلے اپنی کتاب کے صفحہ ۴ پر لکھتے ہیں

مندرجہ ذیل عبارت خالص الاعتقاد مصنف امام اہل سنت مجدد دین و
ملت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ سے لی گئیں۔

پھر صفحہ ۵ پر مذکورہ عبارت لکھی۔[دیکھئے کتاب عقائد اصحابہ فی علم غیب]

تو گویا فیض احمد اویسی صاحب بھی اسکو احمد رضا خان کی تصنیف مانتے ہیں لہذا تیمور رضا خانی کے فتوے سے سخت خیانت کے مرتکب ہیں اور خائن ثابت ہوتے ہیں۔

نیز ہمارے پاس پرانی خالص الاعتقاد موجود ہے جس میں یہ عبارت مولوی احمد رضا کی ہے۔تیسری بات یہ کہ یہ رسالہ رماح القہار فتاوی رضویہ میں بھی موجود ہے جو اس بات کی

دلیل ہے کہ جناب کا انکار فضول ہے اور یہ احمد رضا کی ہی عبارت ہے۔

نیز اس عبارت کو نکال دینا بھی اس بات کی ایک دلیل ہے کہ احمد رضا کو بچانے کے لیے کبھی ملفوظات میں سے عبارات نکالی جاتی ہیں کبھی دوسری کتابوں سے۔ مگر یہ تو رضا خانی اصول پر اس کی گستاخی پر مہر ہیں۔ اب جب کہ ہم آپ کے گھر سے شہادتیں دے چکے ہیں لہذا یہ جناب کا ایک مستقل جھوٹ بھی ہے کہ یہ عبارت احمد رضا کی نہیں۔

علماء دیوبند کا بنایا گیا دست و گریبان اور مؤلف کی خیانت:

یہاں اس نے براہین قاطعہ کو پیش کیا ہے پھر مفتی عبد الحق کا حوالہ نقل کیا اور خیانت کا ریکارڈ توڑ دیا۔ اول بات یہ ذہن میں رکھیں کہ کسی ایک جزئی میں حضور ﷺ کے التفات نہ کرنے سے اگر کسی ایک جزئی میں کوئی اس بات کو زیادہ جان لے تو یہ اور بات ہے اور مطلق علم میں اضافہ اور بات۔

مفتی عبد الحق بھی ایک جزئی (علم غیر نافع جس سے خود آپ علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے کے متعلق بات کر رہے تھے)

مگر جناب نے وہ الفاظ ہی اڑا دئے جو اس بات کو واضح کر رہے تھے۔

مفتی عبد الحق صاحب کی مکمل عبارت جناب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۴ پر نقل کیے ہیں مگر وہاں مکمل عبارت نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ اضافی ہیں۔

''سے مراد علم غیر نافع ہے''

یعنی مکمل عبارت یوں تھی کہ

''رہی البراہین القاطعہ کی بات تو وہ اپنی جگہ بجا اور درست ہے کہ شیطان کا علم حضور ﷺ سے زیادہ ہے'' سے مراد علم غیر نافع ہے

(فتاویٰ حقانیہ ج ۱ صفحہ ۱۵۹)

لہذا براہین قاطعہ میں ایک جزئی میں بات ہو رہی ہے اور مطلق خلیل ملت مولانا

سہارن پوری علیہ الرحمہ بھی علم نبی اقدس ﷺ کو مخلوقات میں سب سے زیادہ مانتے ہیں۔
جبکہ فتوی مطلق علم میں اضافہ پر ہے لہذا یہاں کوئی تعارض نہیں۔ یہ تھا جناب کے پیش کردہ دست و گریباں کا حال جبکہ خود کے دست و گریباں کا دفاع ہی نہ کر سکے۔ رضاخانی کا حال یہ ہے کہ کبھی کتاب کا انکار کبھی مصنف کا انکار اور باور یہ کرانا کہ جواب ہو گیا۔ سبحان اللہ۔

مسئلہ نمبر ۳۹

مسئلہ مغفرت ذنب اور رضاخانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے یہاں نقی علی سمیت رضاخانی علماء پیش کیے جن لوگوں نے ذنب کی نسبت حضور ﷺ کی طرف کی۔ پھر اس پر گستاخی و کفر کے فتوی رضاخانی گھر سے دکھائے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ

فتوی لگاتے وقت عقیدہ کو دیکھا جاتا ہے پھر دیوبندی کتب کے حوالے دیے۔ پھر مولانا قاسم نانوتوی علیہ الرحمہ کی تصفیۃ العقائد کو پیش کیا اور کہا کہ یہاں نانوتوی صاحب انبیا سے دروغ صریح یعنی جھوٹ کا صدور مان رہے ہیں جو گناہ کبیرہ ہے، لہذا نبی کو گناہ گار ماننے کا عقیدہ ہے دیوبندی کا۔ اس لیے ان پر فتوی لگے گا ہاں بریلویوں پر نہیں لگے گا کیونکہ وہاں انہوں نے لفظی معنی کیا ہے عقیدتاً نہیں کہا۔
پھر النجوم الشہابیہ سے مختلف حوالے نقل کیے کہ انہوں نے عقیدہ کی بنیاد پر فتوی لگایا ہے نہ کہ ترجمہ پر۔
کرنل انور مدنی کے حوالے حجت نہیں وہ غیر معتبر ہے پیش نہیں ہوسکتا۔
[ملخصاً صفحہ ۴۸۶ تا ۴۹۲]

الجواب: ہماری عبارات سے یہ کہنا کہ فتوی عقیدہ پر ہے اور النجوم الشہابیہ پیش کر کے یہ کہنا ترجمہ پر نہیں عقیدہ کی بنیاد پر فتوی دیا گیا ہے اور حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ کے بے محل

وموقع حوالے پیش کرنا درست نہیں ہے بلکہ جھوٹ ہے۔اول بات تو ہمارے اکابرین کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے جیسا کہ اویسی لکھتا ہے

مانا کہ مترجمن کا یہی عقیدہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم گناہ وخطاوقصور سے معصوم ہیں قبل از نبوت بھی صغائر سے بھی کبائر سے بھی لیکن ترجمہ کو عام آدمی پڑھے گا اور صرف ترجمہ سے تو لازم یہی سمجھے گا کہ معاذ اللہ نبی علیہ السلام ہماری طرح عام بشر ہیں جیسے ہم سے گناہ وخطاوقصور سرزد ہوتا ہے تو توبہ وغیرہ سے معاف ہو جاتا ہے یونہی نبی علیہ السلام کا حال ہے صرف فرق یہی ہے کہ نبی ہیں انہیں بلا توبہ ہی معاف کیا جارہا ہے اور ہم امتی ہیں ہمارے گناہ وخطاوقصور توبہ سے معاف ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہان تراجم میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت پر حملہ ہوا۔

[کنزالایمان پر اعتراضات کے جوابات صفحہ 75]]

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

لہذا ثابت ہوا تم لوگوں نے فتوے تراجم پر لگائے۔دوم آیت مغفرت ذنب کا تعلق نبی ﷺ سے ہے اور حضرت نانوتوی علیہ الرحمہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق خود لکھتے ہیں

اگرچہ ہمارے پیغمبر ﷺ سبھی سے محفوظ رہے۔

[تصفیہ العقائد صفحہ ۲۵]

لیجئے حضرت نانوتوی بھی آپ ﷺ اور دیگر انبیا کی معصومیت کے قائل ہیں اور جناب نے خوامخواہ دھوکہ دیا اور یہ عبارت نقل ہی نہ کی۔

سوم احمد یار گجراتی صاحب لکھتے ہیں:

وہ قرآنی آیات اور متواتر روایات جن سے ان حضرات کا جھوٹ یا کوئی اور گناہ ثابت ہوتا ہو سب واجب التاویل ہیں کہ ان کے ظاہری معنی

مراد نہ ہوں گے یا یہ کہا جائے گا کہ یہ واقعات عطائے نبوت سے پہلے
کے ہیں۔ [جاالحق صفحہ ۳۴۴]

اب ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو نبوت کا عطا تو مؤلف سمیت احمد یار گجراتی بھی مانتے ہیں تو نبوت کی عطا سے پہلے کا کیا مطلب؟ مطلب یہ ہوا کہ آپ ﷺ کو آپ لوگ گناہ گار مانتے ہیں یہی عقیدہ ہے رضا خانیوں کا لہذا عقیدہ پر فتوی ہونے کی وجہ سے رضا خانی پھر بھی اس میں پھنسے کے پھنسے ہی رہے۔ (یہ بات رضا خانی اصول کے تحت کی جا رہی ہے۔)

ایک بات یہ ہے کہ جناب نے کنزالایمان اور مخالفین میں یہ کہا کہ ترجمہ کے حاشئے کو بھی دیکھا جائے گا کہ حاشیہ میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ [ملخصا]

اس حوالے سے عرض یہ ہے کہ شیخ الہند کے ترجمہ پر مولانا عثمانی علیہ الرحمہ نے خلاف اولی و ترک اولی مراد لیے ہیں جبکہ تم لوگ اس پر بھی فتاوی لگا دیتے ہو یہ دوغلی پالیسی کیوں؟

نیز منشا تابش صاحب لکھتے ہیں

یہی وہ ستم ظرفی ہے جس کا ہم رونا رو رہے ہیں اور یہی ہمارے موقف کی بنیاد ہے کہ علمائے دیوبند عام حالات میں ان گستاخانہ عبارات کو کفریہ قرار دیتے ہیں۔ علمائے حرمین کے سامنے نام بنام انہی عبارتوں پر فتوی کفر دے چکے ہیں۔ مگر بات جب اپنے بزرگوں کی آتی ہے تو پرنالہ وہیں کا وہیں۔ [دعوت وفکر صفحہ ۴۴]

یہ حال بیان تو رضا خانیوں کا ہو رہا ہے کہ جب اپنے پھنستے ہیں تو ان پر کوئی فتوی نہیں ہاں دوسروں پر فتوی ہو گا جیسا کہ موصوف مذکور کا ہی موقف ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۰

مسلم لیگ اور قائداعظم

مناظر اہلسنت نے رضاخانیوں کا بھرپور تضاد دکھایا کہ کچھ لوگ قائداعظم کے موئد تھے تو کچھ ان کو کافر، رافضی اور مختلف فتاوی لگارہے تھے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

تفصیل کا موقع نہیں عرض یہ ہے کہ محمد علی جناح کے متعلق معلومات کا اختلاف ہے۔ پھر مولانا نعمانی علیہ الرحمہ کا حوالہ دے کر کہا کہ یہ معلومات کا اختلاف کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ پھر علماء دیوبند کے مختلف حوالے دے کہ کچھ محمد علی جناح صاحب کی تعریف کررہے ہیں اور مولانا مدنی علیہ الرحمہ، مفتی کفایت اللہ علیہ الرحمہ وغیرہ ان کو شیعہ لکھتے ہیں پھر مناظر اہل سنت کا حوالہ دیا کہ اب یہاں صرف اثنا عشریہ ہیں جو کلھم کافر ومرتد ہیں۔

یوں باور کرایا کہ محمد علی جناح دیوبندی حضرات کے نزدیک کافر تھے پھر مطالعہ بریلویت کا حوالہ دیا کہ علامہ عثمانی علیہ الرحمہ نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ یوں دست وگریباں بنانا چاہا کہ کافر کو مسلمان کہہ کر خود اسی زمرہ میں آئے۔

[ملخصا ۴۹۲ تا ۴۹۵]

الجواب : جب جناب نے یہ کہہ ہی دیا ہے کہ تفصیل کا موقع نہیں تو ہم بھی اصولی اور مختصر بحث کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔

معلومات کا اختلاف ہمارے نزدیک تو جائز ہے اور ہوسکتا ہے لیکن تم حضرات کے نزدیک تو ہمارے اصول جدا ہیں نام نہاد بریلوی سنیوں سے۔ اور رافضیو ل جیسے اصول ہیں۔ جیسا کہ اقتدار صاحب نے لکھا تو عرض یہ ہے کہ خود کو بچانے کے لیے اب یہ اصول سامنے لانے کا کیا فائدہ؟

نیز آپ نے ہمارا جتنا بھی اختلاف دکھایا وہ واقعی معلومات کی حد تک تھا۔ اور حضرت

تھانوی علیہ الرحمہ کی قربت سے محمد علی جناح بہت حد تک سدھرتے گئے۔

چند باتیں تو واضح ہیں۔

حضرت قائد اعظم محمد علی جناح خاندانی اعتبار سے آغا خانی اسماعیلی تھے۔لیکن جب ان کی بیوی کا انتقال ہوا تو بمبئی کے جماعت خانے کی طرف سے ان سے ان کی حیثیت کے مطابق ایک خطیر رقم کا مطالبہ ہوا تا کہ جنت میں ان کی بیوی کی بکنگ کی جاسکے،آغا خانی عقیدہ کے مطابق اس پر قائد اعظم نے پہلی مرتبہ اپنے مذہب کے بارے میں لب کشائی کی کہ وہ صرف مسلمان ہیں اور وہ والے مسلمان جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت یعنی قرآن وحدیث میں ایسی کوئی رسم ہے تب ہی وہ یہ رقم دیں گے،ورنہ نہیں۔ اس انکار کے بعد بمبئی جماعت خانہ نے ان کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا،اس خوف سے کہ کہیں دیگر لوگ بھی اس طرح رقم دینے سے انکار کرنا شروع نہ کر دیں۔اس مقدمہ میں قائد اعظم نے اسماعیلی فرقہ سے اظہار برأت اور خود کو ایسا مسلمان ڈیکلیئر کیا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو مانتا ہو۔کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد ہی انہوں نے قرآن وحدیث کا تفصیلی مطالعہ کیا۔ یہ مطالعہ ایک بیرسٹری پاس کامیاب وکیل نے کیا تھا، جو عام لوگوں سے زیادہ ذہین اور ہائی آئی کیو کا حامل تھا۔اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے اصل اسلام کو پہچان کر اس پر" ایمان" لے آئے تھے۔

لیکن وہ جلد ہی سیاسی طور پر بہت مصروف ہو گئے۔ کانگریس سے وابستگی کے دوران وہ ہندو ذہنیت سے بخوبی آگاہ تھے،لہٰذا مسلمانوں کے لئے ایک الگ مملکت حاصل کرنے کی خاطر مسلم لیگ جوائن کیا اور سر دھڑ سے ایک نکاتی ایجنڈہ،مسلمانوں کے لئے ایک الگ مملکت کے قیام میں لگ گئے جہاں قرآن وسنت کے مطابق مسلمان زندگی بسر کرسکیں۔ پاکستان کے بارے میں ان کے مسلسل بیانات اس بات کے گواہ ہیں کہ ان کا ایمان قرآن اور اسلام پر کتنا مستحکم تھا۔تحریک پاکستان کے دوران انہوں نے کبھی بھی شیعہ

ازم یا اسماعیلی مذہب کی بات نہیں کی اور نہ ہی شیعہ یا اسماعیلی مذہبی رہنماؤں کی کوئی بات مانی کہ پاکستان کو شیعہ یا اسماعیلی اسٹیٹ بنایا جائے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ وہ سیاست میں اترنے کے بعد بہت زیادہ" پریکٹسنگ مسلم" نظر نہیں آئے۔لیکن کوئی یہ دعویٰ بھی نہیں کرسکتا یا ایسا کوئی ثبوت پیش نہیں کرسکتا کہ قائد اعظم کی زندگی میں شیعہ ازم یا اسماعیلی فرقے کی کوئی جھلک کبھی نظر آئی ہو۔انہوں نے کبھی ماتم نہیں کیا،محرم کے کسی جلوس میں کسی طرح بھی شرکت نہیں کیا۔

باقی ہر ایک نے اپنی معلومات کے مطابق بات کر دی اور خود جناب کا اپنا ایک اصول ہے

> اگر کسی نے اس کو غیر معتبر کہا تو ان کی اپنی معلومات ہیں اور اگر کسی نے معتبر کہا ہے تو انہوں نے اپنی معلومات کے مطابق کہا ہے اس لیے یہ اختلاف ہرگز مذموم نہیں۔
>
> [دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۵۰۶]

لیجئے یہاں تو مذموم اختلاف نہیں چہ جائیکہ کفر و اسلام کا اختلاف ہو۔

نیز رضاخانیوں کی کتاب جس پر بڑے بڑے علماء کی تصدیقات ہیں میں لکھا ہے

> ہمارے نزدیک اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کافر کہے تو محض اس عمل سے اسلام سے دونوں میں سے کوئی بھی خارج نہیں ہوگا۔
>
> [کافر کون صفحہ ۷ ۴۴]

لہٰذا جناب کی محنت بے کار ہے۔لیکن یہ تاویل تمہارے ہاں نہیں چل سکتی۔

تمہارے لوگوں کے نزدیک کسی طور محمد علی جناح کا مسلمان ہونا ثابت نہیں۔

لہٰذا کسی طرح اس کا مسلمان ہونا ثابت نہیں تو ولی اللہ کیونکر ہوسکتا ہے۔

[مدنی اعظم کی استقامت اور کرامت صفحہ ۲۴۵]

مسئلہ نمبر ۴۱

تصور خدا اور احمد رضا۔ رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے یہاں احمد رضا خان کی عبارات دکھائیں جن میں جناب نے وہابیوں کے جھوٹے خدا، فلاسفہ، یہود، قادیانیوں اور دیگر کئی فرقوں اور مذاہب کے جھوٹے خدا کہہ کر تذکرہ کیا۔ اس پر حسن علی رضوی کی تنقید نقل کی تھی کہ ایسا کہہ کر گویا احمد رضا نے متعدد خداوں کا دعویٰ کیا ہے لہذا مشرک ہے۔ جاہل ہے وغیرہ۔

رضاخانی جواب پر ایک نظر:

یہ یوسف رحمانی کا رد کر رہا ہے حسن علی رضوی۔ مکمل عبارت جناب نے نقل کی۔ کہ

> دو خداؤں کا تصور پیش کر کے مصنف سیف شیطانی خود مشرک ہوا۔ کیونکہ بریلوی تو کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ ان کا خدا جدا ہے اور اہل دیوبند کا جدا ہے۔ اور پھر العیاذ باللہ کا کیا مطلب؟ جب (معاذ اللہ) مصنف سیف شیطانی کے نزدیک بریلویوں کا خدا ہی جدا تو پھر اس کے مشرک ہونے پہ اسے کیا غم بریلویوں کے خدا کو مشرک لکھتے وقت العیاذ باللہ لکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ خود بھی بقول اس مشرک خدا خدا کو ماننے والا ہے۔ مشرک خدا کو مان کر ملاں جی خود بھی رجسٹرڈ مشرک ثابت ہوئے
>
> (برق آسمانی ص ۱۵۶۔۱۵۷)
>
> [ص ۴۹۶، ۴۹۵]

پھر کہا کہ میلسی کی تنقید اس پر ہے کہ بریلویوں کے خدا کو مشرک کہہ کر اسے ماننے پر ہے۔

[ملخصا صفحہ ۴۹۶]

الجواب : جناب عبارت سمجھنے تک کی اہلیت نہیں رکھتے ۔خود حسن علی رضوی کی جو عبارت پیش کی ہے اس میں دو باتیں الگ الگ مذکور ہیں مثلا پہلی بات یہ ہے

یہ یوسف رحمانی کا رد کر رہا ہے حسن علی رضوی ۔مکمل عبارت جناب نے نقل کی کہ دو خداؤں کا تصور پیش کر کے مصنف سیف شیطانی خود مشرک ہوا ۔کیونکہ بریلوی تو کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ ان کا خدا جدا ہے اور اہل دیوبند کا جدا ہے ۔

اب اس عبارت کا صاف مفہوم وہی تھا کہ اگر مولانا رحمانی علیہ الرحمہ پر تنقید ہے تو اسی بات کو احمد رضا پر بھی لاگو ہونا ہے کہ وہ تو وہابیوں ،دیوبندیوں ،رافضیوں ،قادیانیوں او بہت سے لوگوں کے جھوٹے خدا لکھ کر گویا متعدد خداوں کا تصور پیش کیا اور مشرک ہو گئے ۔

پھر میسلی صاحب نے اور کہہ کر اگلی بات کی جو جناب نے بھی نقل کی ۔دوسری بات یہ کی کہ

اور پھر العیاذ باللہ کا کیا مطلب؟ جب (معاذ اللہ) مصنف سیف شیطانی کے نزدیک بریلویوں کا خدا ہی جدا تو پھر اس کے مشرک ہونے پہ اسے کیا غم بریلویوں کے خدا کو مشرک لکھتے وقت العیاذ باللہ لکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے یہ خود بھی بقول اس مشرک خدا خدا کو ماننے والا ہے ۔مشرک خدا کو مان کر ملاں جی خود بھی رجسٹرڈ مشرک ثابت ہوئے

(برق آسمانی ص ۱۵۶۔۱۵۷)

اس دوسری شق کو بھی ہم رضا خانیوں اصولوں پر دیکھتے ہوئے کچھ عرض کیے دیتے ہیں ۔جناب کا یہ کہنا کہ بریلویوں کے خدا کو مشرک کہہ کر اسے ماننے پر ہے تو اسی اصول پر ہم

گلشن بریلویت (طنزا) کو جلتا ہوا دکھا دیتے ہیں۔

فاضل بریلوی صاحب نے یہ ہیڈنگ قائم کی تھی دیوبندیوں کے جھوٹے خدا۔

فتاوی رضویہ جلد 15 میں احمد رضا بریلوی نے لکھا

وھابیوں کے جھوٹے خدا

اور پھر وھابی کا خدا کہہ کر اللہ تعالیٰ کو نہایت گندی گالیاں دیپھر فتوی دیتے وقت بتا دیا کہ وھابی اسی خدا کو مانتا ھے جس کا کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنے والے کی تکفیر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ھے۔اور احمد رضا نے مختار فتوی یہ دیا کہ میں اسے کافر نہیں کہتا اسی پر فتوی ہو کہ کر اپنے متبعین کو بھی حکم دیا کہ اسے کافر مت کہو۔ملاحظہ فرمائیں تمہید ایمان

ثابت ھوا

1: احمد رضا بریلوی جسے وھابی کہہ رہا ہے وہ اللہ کے سوا کسی کو خدا نہیں مانتے تھے...

:2 احمد رضا بریلوی نے وھابی کے بہانے سے اسی خدا کو جھوٹا کہہ کر شدید گندی اور ناپاک گالیاں بکی ہیں جس خدا کا کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنے والے کی تکفیر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ لہذا احمد رضا بریلوی نے اللہ تعالیٰ کو جھوٹا بھی قرار دیا اور اشد گستاخیاں بھی کی اور اللہ تعالیٰ کا گستاخ ثابت ہوا.

3: احمد رضا بریلوی کے فتوے سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو بھی ایسے عقیدے رکھے جو احمد رضا بریلوی نے وہابی وہابی کر کے شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ پر خود گستاخیاں کر کے تھوپے ہیں اسے کافر نہ کہنا بریلویت کا مختار فتوی ہے۔

:4 بریلویت کے مذہب میں جو خود اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید ترین گستاخیاں کرنے کے بعد دوسرے پر تھوپ دے وہ کافر نہیں بلکہ اعلی حضرت مجدد دین وملت اور رضی اللہ عنہ بن جاتا ہے۔

:5 تمام مسلمانوں کا اجماع احمد رضا بریلوی نے خود نقل کیا ہے کہ جو ایسے شخص کو کافر

نہ کہے یا کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور احمد رضا بریلوی کہتا ہے کافر نہیں لہذا تمام مسلمانوں کا اجماع ثابت ہوا کہ احمد رضا کافر ہے۔

:6 احمد رضا بریلوی نے کہا ہے اسی پر فتوی ہو لہذا جو احمد رضا بریلوی کے فتوے سے متفق ہو وہ بریلوی بھی تمام مسلمانوں کے اجماعی فتوے سے کافر ہوا

:7 جس سے گستاخی برآمد ہو کافر بھی وہی ہوتا ہے۔گستاخیاں برآمد احمد رضا بریلوی سے ہوتی ہیں۔اور بریلوی لوگ گستاخ دوسرے کو کہتے ہیں۔ثابت ہوا کہ بریلوی خود گستاخ ہیں کہ وہ گستاخیاں کرنے والے کو کافر نہیں کہتے بلکہ اپنا امام مانتے ہیں۔

:8 قاسم العلوم مولانا نوتوی علیہ الرحمہ کو ختم نبوت کا منکر کہہ کر کافر کہا۔

جبکہ ایسے شخص کو جو پیر کو صاحب شریعت نبی مانتا ہے اس کو کافر نہ کہہ کر خود کافر ہوا۔

:9 مولانا گنگوہی علیہ الرحمہ پر کذب باری تعالی کا الزام لگایا جبکہ خود اپنے اصولوں سے ہی اپنے خدا کو جھوٹا کہا۔

:10 شیطان کیلئے دلائل پیش کئے رامپوری نے اور شیطان پر قیاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا رامپوری نے اس کی تقریظ لکھ کر احمد رضا بریلوی نے تائید کی اور حضرت سہارنپوری رحمہ اللہ پر رکھ کر کفریہ عقیدہ بھی قرار دے کر تکفیر کر دی۔

اسی طرح خوامخواہ حضرت تھانوی علیہ الرحمہ پر الزام لگایا جبکہ زبردستی کے رضا والے معنی میں عبد الباری صاحب کو بھی کفر نظر نہیں آیا۔

بہرحال یہاں بھی جناب دست و گریباں کا جواب دینے میں ناکام ہی نظر آئے اور پہلی شق و شق دوم کو ملانے کی کوشش کی جبکہ شق نمبر ا سے کئے استدلال کو توڑ نہ سکے۔

مسئلہ نمبر ۴۲

توہین خدا اور اشرف سیالوی۔۔رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے یہاں پیر نصیر الدین کو پیش کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ اشرف سیالوی نے اپنے غیر مطبوعہ مقالے میں یہ کہا کہ اولیا اللہ کو مشکل کام سونپ دیتا ہے خود نسبتا آسان کام اپنے ذمہ لیتا ہے وغیرہ یوں سیالوی صاحب مشرک ہوئے۔ نیز سیالوی کا نظریہ نبوت مصطفی ﷺ سے بھی نقل کیا جس پر جناب نے کچھ عرض نہ کیا بلکہ ہاتھ ہی نہ لگایا۔

رضاخانی جواب پر ایک نظر:

پیر نصیر الدین کا تفرد ہے۔ سیالوی صاحب الزامابات کر رہے ہیں۔ نقل میں خیانت سے کام لیا گیا ہے۔ [ملخصا ص ۴۹۶،۴۹۷]

الجواب : تفرد کہہ کر جان نہیں چھوٹے گی بلکہ جناب آپ کے نزدیک حجت کے لیے صرف بریلوی ہونا کافی ہے۔ نیز تفرد بھی کسی بڑی شخصیت کا ہوتا ہے جبکہ جناب تو پیر صاحب کے متعلق یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ ان کا مطالعہ ہی سرسری تھا۔

[ص ۵۵۳]

لہذا کیسا تفرد۔ سیالوی پر تنقید ہم نے نہیں کی نصیر صاحب نے کی ہے آپ کا جواب ادھر ہی ہو رہا ہے۔ جبکہ عملا یہ ثابت ہو رہا ہے کہ دست و گریبان ابھی بھی قائم ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۳

ظالم حکومت سے تشبیہ اور رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے یہاں الیاس عطار کی عبارت پیش کی کہ اس نے رمضان کو ظالم حکومت سے تشبیہ دی جس پر ابلیس کے رقص کتاب کو پیش کر کے الیاس عطار پر فتاوی جات نقل کیے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ :

ابلیس کا رقص کتاب جعلی ہے۔ تاج الشریعہ کی آڈیو تردید موجود ہے

[ملخصاص ۴۹۸،۴۹۷]

الجواب : ماہ نامہ رضائے مصطفی گجرانوالہ کے اکتوبر 2009 کے شمارے کے صفحہ 24 پر حسن علی میلسی کا مضمون ہے۔وہ لکھتے ہیں:

اہل سنت بریلی شریف سے بکثرت علماء اہل سنت کی تائید وتوثیق سے ابلیس کا رقص نامی طویل وضخیم کتاب بھی چھپ چکی ہے۔آپ خلوص دل سے حالات کی نزاکت کا احساس فرمائیں۔یہی جمہور اہل سنت اور خود دعوت اسلامی کے مفاد میں ہے۔

کیا یہ رسالے بھی تمہارے نہیں؟

ہمارے پاس شمشاد صاحب کے کئی رسالے موجود ہیں جن میں انہوں نے دعوت اسلامی کی خود دھلائی کی ہے۔یہ رسائل انجمن تحفظ ایمان والوں نے شائع کیے ہیں ۔کیا یہ رسائل بھی تمہارے نہیں؟

نیز ہمارے پاس رسالہ موجود ہے جس کا نام ہے فتنہ عطاریہ خارجیہ جس کے سرورق پر لکھا ہے کہ بفیضان نظر

سجادہ نشین مفتی اعظم ہند شیخ الاسلام مفتی محمد اختر رضا خان ازہری۔

یہ سارا رسالہ دوعت اسلامی کا رد ہے ۔ص ۵ پر الیاس عطار کے متعلق بریلویت سے خروج اور خارجی ہونے کا دعوی موجود ہے ۔پھر اختر رضا خان کی آڈیوز بھی نیٹ پر موجود ہیں جس میں انہوں نے ٹی وی اور ویڈیو پر بہت کچھ عرض کیا ہے کیا وہ الیاس عطار کے قصیدے ہیں؟ جواب دیا جائے۔

پھر دعوت اسلامی کے دفاع میں لکھی گئی کتاب میں اس کتاب ابلیس کا رقص کو تمہاری کتاب مانا گیا ہے اور کفیل صاحب ہاشمی کی تقریظ کو بھی قبول کرتے ہوئے یوں لکھا گیا ہے۔

بلکہ میرا شکوہ تو حضرت مفتی کفیل ہاشمی صاحب سے ہے جنہوں نے

انجینئر موصوف کی کتاب ابلیس کا رقص پر ایک طویل تقریظ لکھا کر
ہمارے دلوں کو مجروح کیا۔

[دعوت اسلامی کے خلاف پروپگنڈے کا جائزہ صفحہ ۳۴]

لیجئے دیکھ لیجئے کیا آپ کا یہ کہنا درست ہے کہ یہ کتاب جعلی ہے؟ ہر گز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۴

اوراق غم کی عبارت اور بریلوی۔۔رضاخانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے یہاں اوراق غم کی عبارت کو پیش کیا تھا جس میں حضرت آدم علیہ السلام کو تیر مزلت کا شکار بتایا گیا ہے۔ پھر آئینہ اہل سنت اور عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزی سے عبارات نقل کی کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔ جبکہ سیالوی صاحب سے اس کا دفاع کرنا نقل کیا تھا۔ پھر یوں استدلال کیا کہ ابوکلیم اور نصیر الدین صاحب کے نزدیک واقعی یہ عبارت گستاخانہ تھی۔ کاتب کی غلطی نے عبارت گستاخانہ بنادی۔ جب کہ سیالوی صاحب کے نزدیک اس میں کوئی گستاخی نہیں لہذا یوں اشرف سیالوی گستاخی کو درست مان کر گستاخ ہوئے اور ابوکلیم اور نصیر الدین صاحب اشرف سیالوی صاحب کے نزدیک۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

آئینہ اہل سنت کی کوئی عبارت گستاخانہ ماننے پر دال نہیں۔نصیر الدین صاحب نے بھی کاتب کی غلطی کہا ہے۔ سیالوی صاحب نے لغزش کا دفاع کیا ہے۔مفتی عمیر قاسمی کے اصول سے سیالوی صاحب کی بات مناظرہ کی ہے لہذا اس کو عقیدہ ہر گز نہیں کہہ سکتے۔

پھر بلغۃ الحیر ان پیش کرکے اس کے معارض تحفہ بریلویت کو پیش کرکے ہمارا دست وگریبان دکھانے کی کوشش کی۔

[ملخصا صفحہ ۴۹۸ تا ۵۰۰]

الجواب : جناب کی ساری کی ساری محنت بے کار ہے کیوں کہ ہمارے پاس یہ اوراق غم کا دوسرا نسخہ ہے جس کے صفحہ ۱۱ پر یوں عبارت کر دی گئی ہے

وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے۔اور آدم جو متوج بتاج عزت تھے آج مصائب میں مبتلا ہیں۔

[اوراق غم صفحہ ۱۱]

لیجئے اس نسخے میں عبارت ہی بدل دی گئی ہے اور عبارت بدلنا گستاخی کو مسلتزم ہے ہم نے پیچھے حوالے نقل کیے تھے۔لہذا اب بھی اس میں وہی گستاخی کی گستاخی رہی۔یوں دست و گریبان جوں کا توں قائم و دائم ہے۔

دیوبندی دست و گریبان بھی جناب ہی کے اصول سے نہیں بن سکتا کیونکہ جناب لکھے ہیں:

خود دیوبندی حضرات کو اقرار ہے کہ ان کا انکار کیا گیا ہے

(ہدیہ بریلویت صفحہ ۲۵۳)

لہذا یہ حوالہ بھی ہر گز سودمند نہیں۔

[صفحہ ۴۹۲، دست و گریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ]

لیجئے جناب کہتے ہیں کہ دیوبندیوں نے خود مانا ہے کہ کرنل انور مدنی کا رضاخانیوں نے انکار کیا ہے لہذا اس کو ہمارے خلاف پیش نہیں کیا جاسکتا۔

اختر رضا خانی کا اقرار بھی یونہی قہر خداوندی میں موجود ہے کہ علماء دیوبند نے بلغتہ الحیر ان کو جلانے کا حکم دیا۔لہذا اختر صاحب کے اقرار کے بعد تیموری اصول سے ہی بلغتہ الحران کو ہمارے خلاف پیش نہیں کیا جاسکتا۔

جناب نے مفتی عمیر صاحب کا حوالہ دیا کہ مناظرہ کی بات کو عقیدہ نہیں کہہ سکتے تو وہ ان کا اپنا موقف نہیں بلکہ انہوں نے کلیات مکاتب رضا کتاب سے جناب کے اعلی حضرت کی بات

نقل کر کے الزامی استدلال کیا جس کو جناب نے مفتی صاحب کا موقف بنا دیا یوں ان پر اپنا ہی فتوی لگ جاتا ہے جو کچھ ایسا ہے۔

''کچھ یہی حال مخالفین اہل سنت کا ہے کہ وہ باتیں جو ہمارے علماء اہل سنت کی نہیں ہوتیں یا جن ہستیوں کے بارے میں مخالفین ان عبارات کو پیش کر رہے ہوتے ہیں ان کے بارے میں سرے سے ہوتی ہی نہیں بلکہ کسی دوسری ذات کے متعلق ہوتی ہیں یا عبارات عوام الناس کی سمجھ سے بالاتر ہوتی ہیں جن کو مخالفین اہل سنت جہال جادوگروں اور شیطان (دیو) کی طرح ان کو خلاف موقع بتا کر علماء حق اہل سنت و جماعت کو بدنام کرتے ہیں۔''

[رد اعتراضات الخبث صفحہ ۸]

تو دیکھیے خود یہ جہال جادوگروں اور دیو کی صف میں اپنے ہی فتوے سے جا پہنچا۔

مسئلہ نمبر ۴۵

اللہ کی طرح حاضر و ناظر کہنے کا مسئلہ ڈر ضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے مفتی احمد یار نعیمی کی کتاب معلم التقریر کی عبارات پیش کی تھی جس میں احمد یار صاحب نے حضور ﷺ کو حاضر و ناظر مانا اور پھر تفسیر نعیمی سے حوالہ دیا وہ نبی ﷺ کو اسی طرح حاضر و ناظر مانتے ہیں جس طرح اللہ کو۔ پھر امین صاحب والد سعید اسعد کا حوالہ دیا۔ پھر اس طرح حاضر و ناظر ماننے پر نظام الدین اور ابو کلیم صدیق فانی کا فتوی کفر نقل کیا۔ یوں ثابت ہوا کہ نعیمی صاحب اپنے ہم مسلک علماء کے فتاوی کی روشنی میں کافر ہوئے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

مفتی احمد یار حضور علمی مانتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے لیے۔ پھر جاالحق کا حوالہ دیا کہ وہ تو

حضور ﷺ کو عطائی طور پر مانتے ہیں۔ پھر اتمام البرہان مولانا سرفراز خاں صاحب رحمہ اللہ کی کتاب کے حوالے سے لکھا کہ مفتی صاحب کی واضح تصریح کے ہوتے ہوئے مبہم عبارت سے استدلال کرنا انتہائی ظلم ہے۔ پھر احمد یار خان نعیمی کی مکمل عبارت نقل کر کے یہ کہنے کی کوشش کی کہ حاضر و ناظر کے مسئلہ پر بحث نہیں ہو رہی تھی۔ پھر کہا سعید اسعد کے ابا جی بھی عطائی طور پر مانتے ہیں۔ پھر کہا کہ جو مناظر اہل سنت نے عبارت نقل کی وہ شیخ شہاب الدین سہروردی کی ہے۔ جس کو آپ کے بڑوں نے بھی مانا ہے۔ پھر داستان فرار کتاب کے حوالے سے لکھا کہ اہل بدعت بریلوی حضرات کے پانچ عقائد کفریہ ہیں۔ (اسی میں حاضر و ناظر کا مسئلہ تھا) پھر تفہیم ختم نبوت کے حوالے سے کافر کو کافر نہ کہنے پر کفر کا فتوی دکھایا۔ یوں استدلال بنایا کہ عبارت شیخ سہروردی علیہ الرحمہ کی ہے لہذا دیوبندی فتوے سے وہ کافر ہوئے۔ ان کو کافر نہ مان کر دیوبندی کافر ہوئے۔

[ملخصا صفحہ ۵۰۰ تا ۵۰۴]

الجواب :اول بات تو جناب کی ساری تاویلات بے کار ہیں جو ہم نے عبارات پیش کیں تھیں وہ سب کی سب واضح ہیں۔ پھر ان سے اللہ کی طرح حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ لہذا جناب کا دوسری جگہوں سے دیکھانا کہ نہیں جی یہ ایسے نہیں ان کا مقصد یہ ہے وہ ہے یہ آپ کے اصولوں پر غلط ہے۔

جناب نصیر الدین سیالوی لکھتے ہیں؛

> اگر بالفرض اسماعیل کے کچھ مدحیہ کلمات ہوں بھی سہی تب بھی جب تک ان کفریہ الفاظ سے توبہ ثابت نہ ہو وہ مدحیہ کلمات ان گستاخانہ کلمات کی فرد جرم کو نہیں مٹا سکتے۔

[عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۱۳۰]

لہذا جب تک اس کفریہ عقیدہ سے توبہ نہیں دکھا سکتے تب تک انہوں نے دیگر جگہوں

پر جو بھی لکھا ان کے لیے مفید نہیں ہوسکتا۔آپ کو مفتی احمد یار اور امین صاحب کی توبہ دکھانی ہے ۔تجدید ایمان و نکاح دکھائیں پھر ان کی دیگر عبارات سے استدلال کریں اپنے ہی اصول سے۔

نیز اتمام البرہان کا حوالہ دے کر یہ کہنا کہ مجمل و مبہم عبارت سے استدلال ظلم ہے یہ بھی آپ کے اپنے ہی اصول سے غلط ہے۔

اول تو ہماری پیش کردہ عبارات بالکل واضح ہیں لہذا اتمام البرہان پیش کرنا بے سود ۔لیکن آپ تو اپنے اصول پر یہ بات بھی نہیں پیش کرسکتے ۔ چنانچہ آپ ہی کے معتبر عالم لکھتے ہیں

صدر الافاضل کا حوالہ مجمل ہے۔پھر کیا ہوا۔بات تو تب تھی کہ آپ کہتے کہ یہ حوالہ غلط ہے اور اسے ثابت کرتے۔

[ص ۶۳،توضیح البیان]

لیجئے ہم اسی اصول سے کہتے ہیں کہ اگر بالفرض ہمارے پیش کردہ حوالے مجمل تھے تب بھی آپ کو صرف اتنا حق تھا کہ آپ اس کو غلط کہتے اور ثابت کرتے۔مگر آپ نے مکمل عبارت نہ پیش کرنے کے نام پر ہمارے پیش کردہ حوالہ کی تائید کردی کہ ہم نے درست حوالہ پیش کیا ہے۔

سوم : شیخ سہروردی علیہ الرحمہ بزرگ ہیں۔ان کے خلاف شریعت قول کی تاویل کی جائے گی یا ان کو شطحیات میں داخل کیا جائے گا۔تفصیل کے لیے مناظرہ گستاخ کون ملاحظہ فرمائیں۔لہذا جب تکفیر اس بزرگ کی ہوئی ہی نہیں تو علماء دیوبند بھی کافر ثابت نہ ہوئے جناب کی محنت رائیگاں گئی۔البتہ دست وگریبان جوں کا توں قائم ہے اور جناب بلاوجہ ہاتھ پاؤں مارتے رہے مگر دفاع نہ کرسکے اپنے بزرگوں کا۔

مسئلہ نمبر ۴۶

نوٹ :۔ چونکہ جناب وکیل صفائی یہاں پر بالکل کلام نہ کر پائے ۔جناب اس مسئلہ کو ہاتھ لگائے بنا ہی اگلے مسئلہ کی جانب بڑھ گئے لہذا ہم آگے بڑھتے ہیں ۔

مسئلہ نمبر :۴۷

خلیفہ بلافصل کون؟ رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے طاہر القادری صاحب کی کتاب سے پیش کیا کہ وہ ولایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور سلطنت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلافصل مانتا ہے ۔پھر اس پر رضاخانی فتاوی دکھائے ۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ :

طاہر القادری بریلوی حضرات کے معتمد علیہ عالم نہیں ۔وہ تفضیلی ہیں اور اہل سنت سے خارج ۔پھر مولانا عبدالجبار سلفی صاحب کا حوالہ دیا کہ وہ تفضیلی ہیں وغیرہ ۔

[ملخصا صفحہ ۵۴۰ تا ۵۰۵]

الجواب : یہ جواب دے کر جناب طاہر القادری کی توہین کے مرتکب ہو کر کافر ہو گئے ہیں ۔کیوں کہ یہ طاہر القادری وہی ہیں جن کی توہین کرنے تو تم لوگوں نے کفر لکھا ہے ۔

(دیکھیے دعوت اسلامی کے خلاف پروپگنڈے کا جائزہ)

لہذا یہ عجیب دفاع کرنے آئے بروں کا انکار کر کے فتوی وصول کرلیا۔

مسئلہ نمبر :۴۸

نوٹ . :جناب نے یہاں یہ بات کی کہ ابلیس کا رقص کتاب کے حوالے سے پہلے بات ہوگئی ہے لہذا اس اعتراض کا جواب بھی ہوگیا مگر جب ابلیس کے رقص کتاب سے جان

ہی نہ چھوٹی تو اس اعتراض سے بھی نہ چھوٹی۔

مسئلہ نمبر ۴۹

نغمۃ الروح کتاب کی حقیقت اور رضاخانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے یہاں نغمۃ الروح کے اشعار نقل کئے پھر مفتی مطیع الرحمن کی بات نقل کی اس نے امام المناظرین مولانا طاہر حسین گیاوی صاحب دامت برکاتہم کے سامنے اس کا انکار کر دیا تھا اور اس قدر ڈٹ کر قطعیت سے انکار کیا تھا کہ مناظرہ بنگال کی روئیداد میں دیکھا جا سکتا ہے نیز وہی حوالے مناظر اہل سنت نے پیش کئے تھے۔ پھر یہ پیش کیا کہ اس کا دفاع بھی تم لوگوں نے ہی کیا ہے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

جس نے انکار کیا اس نے اپنی معلومات کے مطابق کیا جس نے اقرار کیا اس نے اپنی معلومات کے مطابق کیا لہذا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔

[ملخصا ص ۵۰۵۔۵۰۶]

الجواب: پیچھے مناظرہ گستاخ کون کے حوالے سے اصول پیش ہو چکا کہ دفاع کیا ہی تب جاتا ہے اگر وہ بندہ اور کتاب اپنی ہو۔

(ملخصا)

لہذا اپنی کتاب تھی جس کا مناظرہ میں انکار کر دیا گیا اور اس کے مصنف پر جتنی دفعہ چاہو لاحول پڑھو جیسا کہ مطیع الرحمن نے کہا۔ نیز یہ کتاب جلا دو۔ وغیرہ یہ سب باتیں پیچھے بھی کی جا چکی ہیں۔ لہذا یہ کہہ کر نظریں چرانے کے بجائے صاف صاف بات کی جائے۔

باقی سلفی صاحب کا حوالہ ہماری تائید میں ہے نہ کہ ہمارے خلاف۔

مسئلہ نمبر ۵۰

غیر انبیا کے ساتھ علیہ السلام لکھنے کا مسئلہ

مناظر اہل سنت نے یہاں رضا خانی علماء کے حوالے دئے تھے کہ انہوں نے غیر انبیاء کے لیے علیہ السلام کا لفظ استعمال کیا تھا جس پر اقتدار صاحب کی تنقید نقل کی تھی کہ شاہ عبدالعزیز صاحب یا کوئی اور شخص جو بھی یہ الفاظ کہے قرآن مجید اور احادیث نبویہ ﷺ کے خلاف جاتا ہے۔ نیز بارہ امام اور پنجتن پاک کے ساتھ یہ الفاظ لگانے والا رافضی ہے اور یہ الفاظ اہل بیت حضرات کے لیے استعمال کرنا تبرائی رافضیوں کی مذہبی علامت بن چکا ہے۔ نیز فیض احمد اویسی کا حوالہ دیا کہ علیہ السلام غیر انبیا کے لیے استعمال نہ کرنا چاہیے یہ شیعوں کا شعار ہے وغیرہ۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

اقتدار کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اویسی کے حوالے سے کہا کہ انہوں نے مطلقا منع نہیں کیا۔ نفی بطور شعار استعمال پر ہے۔۔ پھر علماء دیوبند کی کتب کے حوالے دئے کہ جو چیز اہل بدعت کا شعار ہو اس سے پرہیز لازم ہے۔ اور پھر عبقات کتاب کے حوالے سے یہ بات کہی کہ علیہ السلام وغیرہ کاتب لکھ دیتے ہیں۔

پھر علماء دیوبند کا اس مسئلہ میں تضاد دکھانے کی کوشش کی کہ کچھ حضرات نے اس لفظ کو غیر نبی کے لیے استعمال کیا اور کچھ نے منع کیا۔

[ملخصا ص ۵۰۶ تا ۵۰۸]

الجواب: اول بات تو یہ کہ اقتدار نعیمی کے فتاوی کا جواب دیا جائے۔ باقی اقتدار نعیمی کا فتوی بھی ہم نے دست وگریباں میں نقل کیا تھا کہ کوئی بھی کہے چاہے وہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کیوں نہ ہوں قرآن و حدیث کے خلاف کرتے ہیں۔ اس کا قرآن و حدیث

میں غیر انبیاء کے استعمال کے لیے کوئی ثبوت نہیں ۔جو لوگ اہل بیت، پنج تن پاک اور آئمہ کے لیے استعمال کرتے ہیں رافضی ہیں اور اس لفظ کا استعمال تبرائی رافضیوں کا مذہبی شعار ہے وغیرہ ۔اس کا جواب دیا جائے کیوں کہ اقتدار صاحب آپ کے اصولوں سے ہم ثابت کر آئے کہ آپ پر حجت ہے ۔اویسی صاحب نے بھی یہی کہا کہ یہ شیعہ کا شعار ہے ۔پس جب ایک بات ان رافضیوں کی مذہبی علامت وشعار ہے تو پھر فی زمانہ اس کا استعمال کر کے ہمارے پیش کیئے گئے فتاوی کی ذد میں رضاخانی علماء ضرور آگئے ۔

باقی اگر آپ اسے کاتب کی غلطی کہتے ہیں تو اپنے ہی اصول سے بڑوں کی گستاخیاں کاتب کے گلے میں ڈال رہے ہیں ۔نیز ہم آپ کے ہی اصول سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پھر اس کاتب پر فتوی لگائیں ۔

باقی رہا علماء دیوبند کا دست وگریباں دکھانا تو ہمارے کچھ حضرات نے جو استعمال کیا وہ کاتب کی غلطی ہے ۔اویسی صاحب لکھتے ہیں

> یہی بات اہل بیت کرام پر علیہ السلام لکھنے کی ہے تو ان میں سے اکثریت تو کاتبین کی عادت کو دخل ہے ۔کچھ کاتبین شیعہ بھی ہوتے ہیں ۔

[غیر انبیا وملائکہ کے لیے علیہ السلام کہنا کیسا صفحہ ۳۳]

> نیز اویسی صاحب اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھتے ہیں ۔جب علیہ السلام ایک مخصوص کلمہ انبیا وملائکہ کے لیے اور وہ شیعوں نے اثنا عشرہ کے لیے ایک غلط عقیدہ کی بنا کر روا رکھا ہے تو اب ہماری نیت ہو نا ہو تب بھی تشبہ ثابت ہوگا۔

[غیر انبیا وملائکہ کے لیے علیہ السلام کہنا کیسا]

لیجیئے جس نے بھی استعمال کیا وہ رافضیوں کے مشبہ کام کر گیا۔نیت اچھی یا بری کی تاویل بھی نہیں چلے گی کہ اویسی صاحب نے ایک بیخ کنی خود ہی کر دی ہے ۔

مسئلہ نمبر: ۵۱
علامہ اقبال کی شخصیت پر اختلاف

مناظر اہل سنت نے یہاں پر بریلویوں کے فتاوی جات دکھائے کہ وہ علامہ اقبال پر سنگین فتاوی جات لگاتے ہیں جب کہ دوسری جانب اس کو عاشق رسول ﷺ اور رحمۃ اللہ علیہ تک لکھتے ہیں۔

رضاخانی جواب کاخلاصہ:

دیوبندی مناظر کی تجانب اہل سنت اور تبیان القران سے نقل کی گئی تنقید میں کہیں ڈاکٹر صاحب کو کافر نہیں کہا گیا۔ نیز یہ دونوں کتابیں مصنفین کی ذاتی آرا ہیں۔ تجانب اہل سنت کے حوالے سے اپنی کتابوں کے حوالے دے کر لکھا کہ یہ مولوی محمد طیب کی ذاتی رائے ہے اور پھر محمود عالم ساحب کی کتاب سے یہ نقل کیا کہ کسی ذاتی رائے کو جماعت کا عقیدہ قرار دینا کسی دجال ہی کا کام ہے۔

نیز علماء دیوبند کے حوالے دئے۔

مکتوبات جلد ۳، آپ کے مسائل اور ان کا حل کتاب سے ڈاکٹر اقبال صاحب کے کچھ اشعار پر تنقید تھی جو جناب نے نقل کی۔ پھر یاد رفتگاں اور عشق رسول اور علماء حق کے حوالے سے نقل کیا کہ وہ عاشق رسول اور عارف فلسفی ہیں۔

پھر شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کتاب کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب کی مولانا حسین احمد مدنی علیہ الرحمہ پر تنقید نقل کی۔ نیز اسی کتاب کے حوالے سے یہ لکھا کہ اس تنقید سے ڈاکٹر علامہ صاحب نے رجوع نہیں کیا تھا۔

[ملخصا صفحہ ۵۰۸ تا ۵۱۲]

الجواب :اول ڈاکٹر صاحب پر جو سعیدی صاحب نے تنقید کی وہ معمولی نہ تھی۔ سعیدی

ساحب نے لکھا ہے

بطریق عقیدہ ہر طرح اللہ تعالی کی ناراضگی کا موجب ہے اور کفر ہے۔

[تبیان القران جلد ۲ صفحہ ۴۹۵]

لیجیے فتوی کفر تو بہر حال ہے آپ کے انکار کرنے سے کیا ہو گا۔ پھر اسی صفحہ پر لکھا کہ شکوہ اور جواب شکوہ کے اس گستاخانہ اشعار سے توبہ اور رجوع نہیں کیا گیا۔

[ملخصا]

رہی بات تجانب السنہ کی تو یہ کتاب حشمت علی رضوی کی املائی کتاب ہے۔

[دیکھئے فتاوی حشمتیہ]

اور حشمت علی کی سوانح مین حشمت علی کو احمد رضا کا روحانی بیٹا کہا ہے۔

[سوانح شیر بیشہ سنت صفحہ ۴۳]

نیز یہ احمد رضا کا خلیفہ بھی تھا۔لہذا تجانب اہل سنت کو عبد الحکیم صاحب نے جو البریلویہ کے جواب میں مولوی طیب کی کہہ کر جان چھڑائی ہے وہ جان نہیں چھوٹتی۔ نیز

تبیان الفرقان جلد ا میں ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اللہ کو بخیل کہا جو فقیر سے بھی زیادہ توہین آمیز لفظ ہے

[ملخصا صفحہ ۸۱۱]

لہذا یہ بھی کفر ہے۔ باقی رہی بات ذاتی رائے ہے یہ بھی طفل تسلی ہے آپ کے اصول پر تو آپ کے بریلویوں کے حوالے آپ پر حجت ہیں اور پیش ہو سکتے ہیں۔لہذا ہم نے پیش کیے۔

باقی ہمارے علماء سے مکتوبات اور آپ کے مسائل اور ان کا حل سے ڈاکٹر صاحب کے اشعار کے حوالے سے جو تنقید نقل کی تو عرض یہ ہے کہ

روز نامہ الجمیعہ دھلی میں مولانا حکیم فضل الرحمن صاحب کا ایک مضمون ہے جس کا خلاصہ ہی یہ ہے ڈاکٹر صاحب کے چند اشعار پر تنقید کی گئی تو انہوں نے اسرار خودی سے وہ حذف کر دیے۔اسی طرح بہت سے اشعار کی طرف اشارہ کیا ہے جو انہوں نے بعد تنقید نکال دئے تھے۔یہ مکمل مضمون پڑھنے کے قابل ہے ہم نے اشارہ کر دیا ہے مزید تفصیل ادھر ملاحظہ فرمائیں۔

باقی رہا یہ کہنا کہ انہوں نے حضرت مدنی علیہ الرحمہ پر تنقید کی تھی تو اس سلسلے میں ڈاکٹر صاحب کی مسئلہ قومیت پر مولانا مدنی علیہ الرحمہ کے بیان پر ایک غلط فہمی کا نتیجہ یہ اشعار ہیں جو جناب نے پیش کیے ہیں اور یہ غلط فہمی دور ہوگئی تھی خود ڈاکٹر اقبال صاحب کا قول موجود ہے

> خط کے مندرجہ بالا اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ مولانا اس بات سے صاف انکار کرتے تھے کہ انہوں نے مسلمانان ہند کو جدید نظریہ قومیت اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔لہٰذا میں اس بات کا اعلان ضروری سمجھتا ہوں کہ مجھ کو مولانا کے اس اعتراف کے بعد کسی قسم کا کوئی حق ان پر اعتراض کرنے کا نہیں رہتا۔میں نے مولانا کے ان عقیدت مندوں کے جوش جذبات کی قدر کرتا ہوں۔جنھوں نے ایک دینی امر کی توضیح کے سائے میں پرائیویٹ خطوط اور پبلک تحریروں میں گالیاں دیں۔خدا تعالی ان کو مولانا کی صحبت سے زیادہ سے زیادہ مستفید کے۔نیز ان کو یقین دلاتا ہوں کہ مولانا کی حمیت دینی کے احترام میں میں ان کے کسی عقیدت مند سے پیچھے نہیں ہوں۔
>
> محمد اقبال
>
> [انوار اقبال]

اس خط کا تذکرہ مکتوبات شیخ الاسلام میں بھی ہے۔اسی کا تذکرہ اقبال کا آخری معرکہ

مرتبہ سید نور محمد میں ہے ۔اسی خط کو آپ ذکر اقبال میں بھی ملاحظہ رماسکتے ہیں ۔

اقبال کے ممدوح علماء میں بھی اس بات کا ذکر ملتا ہے ۔بلکہ وہاں یہ بات بھی مذکور ہے کہ اگر ارمغان حجاز ڈاکٹر صاحب کی زندگی میں شائع ہوتی تو وہ یہ اشعار حذف کرا دیتے ۔

[دیکھئے صفحہ ۷۶]

ان تمام حوالوں سے اقبال کا نظریہ واضح ہوا ۔حیرت ہے وہ تو خود کو مولانا مدنی علیہ الرحمہ کا عقیدت مند لکھیں اور جناب ان کو ناقد بنا کر پیش کر رہے ہیں ۔

رہی رجوع کے ثابت نہ ہونے کی بات تو جناب کے پیش کردہ حوالے کے بارے میں یہ عرض ہے کہ یہ لکھنے والے نے اپنی معلومات کے مطابق لکھ دیا ہے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا ۔(جناب کا یہ اصول بھی کئی جگہ پر پیش ہو چکا ہے)۔

نوٹ: مسئلہ نمبر ۵۲ اور ۵۳ کا جناب نے کوئی جواب نہیں دیا جو جناب کی عاجزی کی بین دلیل ہے۔

مسئلہ نمبر: ۵۴

نبی ﷺ کو ابو جہل سے تشبیہ کا الزام:

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

سیالوی صاحب کی ہدیۃ المتذ بذب الحیر ان کا حوالہ دیا گیا ہے جبکہ اس بات کو دیوبندی ہرگز ثابت نہیں کرسکتے ۔

قلمی مسودے کی عبارت ہے ۔جو مولوی شعیب کا مضمون ہے ۔اور پروفیسر صاحب قلمی نسخے پر نقد وارد کر رہے ہیں ۔[ملخصاً صفحہ ۵۱۳ ۔ ۵۱۴]

الجواب :اس حوالے سے دست و گریباں جلد چہارم میں مناظر اہل سنت نے خود وضاحت کر دی ہے ادھر ہی دیکھ لی جائے ۔

مسئلہ نمبر ۵۵

شیخ عبدالحق محدث دہلوی صاحب پر احمد رضا خان کا فتوی اور رضا خانی جواب پر ایک نظر:

مناظر اہل سنت نے شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ سے یہ بات کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں فضیلیت کی کوئی روایت ثابت نہیں پھر احمد رضا خان کا جاہل۔ نادان اور ناسمجھ ہونے کا فتوی نقل کیا تھا۔

رضا خانی جواب کا خلاصہ:

یہ عبارت شیخ صاحب کی اپنی نہیں سفر السعادۃ کی ہے۔جس پر شیخ نے نقد وارد نہیں کیا۔محدثین کے نزدیک اس عدم صحت سے عدم مصطلحہ مراد ہے۔اعلی حضرت نے شیخ پر کوئی نقد وارد نہیں کیا۔پھر علامہ پڑھاروی علیہ الرحمہ کا حوالہ نقل کیا۔(جوکہ خود اس بات پر شیخ دہلوی علیہ الرحمہ سے نالاں نظر آتے ہیں۔لہذا جناب کو مفید نہیں۔از راقم)۔پھر کہا کہ دیوبندی فتاوی جات جو شیخ دہلوی پر لگتے ہیں اس کی تفصیل ہم جلد ۳ میں کریں گے۔سر دست ایک بات کی کہ دیوبندی حضرات شیخ علیہ الرحمہ کو بدعت میں ملوث مانتے ہیں۔پھر بدعتیوں پر علماء دیوبند کے فتاوی جات دکھادئے(اور ہمارا دست وگریباں بنانے کی کوشش کی۔)

[ملخصا صفحہ ۵۱۴ تا ۵۱۶]

الجواب :اول بات حضرت علامہ پرھاڑوی علیہ الرحمہ کی نقل کردہ عبارت میں تو خود شیخ دہلوی علیہ الرحمہ پر تنقید ہے کہ شیخ نے یہ انصاف نہیں کیا۔پھر یہی بات تو شیخ نے مدارج میں بھی نقل کی ہے۔لہذا احمد رضا کو یہ سارا ماجرہ معلوم تھا سو اس نے تنقید کی۔باقی ہمارے حوالے سے کہ شیخ کو ہم بدعت میں ملوث مانتے ہیں تو یہ بات بے دلیل ہے آپ نے بنا

حوالہ بات کی جوکہ آپ کے اصولوں سے ہی مردود ہے ۔نیز جلد سوم میں اگر آپ شیخ علیہ الرحمہ کی شخصیت علماء دیوبند کے نزدیک کیسی ہے اس پر کلام کریں گے تو ہم بھی ادھر ہی اس پر کچھ عرض کر دیں گے ۔

مسئلہ نمبر ۵۶

بریلوی ملاؤں کا اتحاد اور رضوی فتوے ۔۔رضاخانی جواب پر ایک نظر

مناظر اہل سنت نے اس مقام پر ان حضرات سے میل جول اور اتحاد کے حوالے نقل کیے پھر اس اتحاد پر رضاخانی فتاوی جات نقل کیے کہ اہانت رسول کرنے والوں سے اتحاد حرام ہے ۔ان سے دوستانہ زہر قاتل ہے، ناجائز فعل ، دیوبندیوں سے یارانوں کی آفت شدید ہوگی ۔۔وغیرہ

رضاخانی جواب کا خلاصہ

دلیل دعوی کے مطابق نہیں ۔مذموم اختلاف نہیں اگر یہ مذموم اختلاف ہے تو دیوبندیوں نے بھی ایسی اتحاد کی دوڑیاں ڈالی ہیں پھر آئینہ قادیانیت اور علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی کتابوں کی عبارات پیش کی ۔(دوسری ذکر کردہ کتاب سے یہ بات خود نقل کی کہ مختلف اتحادوں میں سیاسی اعتبار سے شرکت کو ضروری سمجھا۔از راقم)

پھر بزعم خویش دست و گریباں بنایا کہ تم لوگوں نے تحریک ختم نبوت ،تحریک مدح صحابہ اور دیگر تحریکوں سے سیاسی اتحاد کیا ہے جبکہ فتاوی رشیدیہ کے حوالے سے لکھا کہ جو شخص غیر اللہ کے لیے خدا کے برابر علم غیب کو ثابت کرے کافر ہے اور اس سے میل جول حرام ہے ۔پھر حرام کے ارتکاب پر حیات شیخ الاسلام سے دکھایا کہ قہر الہی نازل ہوتا ہے ۔پھر

مولانا ن قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے حوالے سے لکھا کہ وہ بریلویوں سے کے سلام کا جواب دیتے ہیں گلے ملتے کھانا کھلاتے ہیں۔

[ملخصا صفحہ ۵۱۶ تا ۵۱۷]

الجواب : اول بات تو یہ ہے کہ تمہارے ہاں ایسے کو صلح کلی کہہ کر بریلویت سے خارج کر دیا جاتا ہے جو اتحاد کا داعی ہو۔لہذا تم لوگوں کے ہاں کوئی گنجائش ہی نہیں نکلتی چاہے بہ عمل مجبوری ہی ہو۔

جبکہ ہمارے ہاں گنجائش ہے اور خود آپ نے علمائے دیوبند کا عقیدہ حیات النبی اور مولانا عطااللہ بندیالوی کے حوالے کو نقل کیا جس میں یہ بات موجود ہے کہ

بعض مصالح کی بنیاد پر سیاسی اتحاد مختلف تحریکوں سے کیا ہے۔(ملخصا) لہذا ہمارے ہاں گنجائش ہے کہ مجبوری کے تحت مختلف مکاتب فکر کو ملا کر چلا جائے۔لہذا مجبوری کے احکام میں رعایت کے تحت عام حالات پر دیئے گئے فتاوی جات عائد نہیں ہوتے۔

یوں بات صاف ہوئی کہ فتاوی رشیدیہ سے نقل کردہ فتوی بھی ادھر بے سود ہے اور ہر گز مفید نہیں۔

نیز یہ دلیل دعوی کے مطابق ہی ہے کیوں کہ باب کے آغاز میں یہ نہیں کہا گیا تھا کہ کفر ۔ارتداد کے ہی فتاوی جات دکھائے جائیں گے بلکہ باب کے آغاز میں کافر مرتد،شیعہ،رافضی و فتنہ باز وغیرہ کے فتاوی جات دکھائے جائیں گے۔وغیرہ کا لفظ استعمال کر کے تحدید کو خارج کیا گیا تھا۔

مسئلہ نمبر ۵۷

غیر اللہ کو قیوم زماں ماننے کا مسئلہ

مناظر اہل سنت نے یہاں مختلف بریلوی علماء کو پیش کیا کہ انہوں نے غیر خدا کو قیوم

زماں کہا پھر ایسے حوالے نقل کیے جن میں ایسا کہنا کفر ہے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

یہ اعلیٰ حضرت نے جو تکفیر کی ہے وہ تکفیر فقہی ہے اور تکفیر فقہی کفر نہیں ہوتی پھر علماء دیوبند کے حوالے نقل کیے۔

[ملخصا صفحہ ۵۱۹۔۵۲۰]

الجواب : ہمارا کام تھا تکفیر کا فتوی دکھانا سو وہ ہم نے دکھا دیا کہ آپ حضرات اس معاملے میں ایک دوسرے پر کفر کے فتاوی جات لگاتے ہیں۔اب یہ کفر کون سا ہے کلامی یا تکفیری یہ آپ جانیں اور آپ کے علماء جانیں ہم نے اپنے دعوی پر دلیل دے دی۔اب آگے کا معاملہ آپ کا اندرون خانہ کا معاملہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۸

اللہ کے سوا کسی کو خدا کہنا

مناظر اہل سنت نے یہاں دیوان محمدی کے اشعار سے غیر اللہ کے لیے خدا کے استعمال کے حوالے دئے پھر اس بات پر کفر کے فتاوی جات دکھائے تھے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

دیوان محمدی والے صوفی اور صاحب حال شخص تھے۔ایسی شخصیت پر فتوی نہیں لگتا پھر نور سنت کے شمارہ کا حوالہ دیا اور اسی طرح مجالس نفیس کا حوالہ دیا۔

پھر کہا نہ ان اشعار پر عقیدہ کی بنیاد اور نہ ہی کوئی فتوی لگے گا۔

[ملخصا صفحہ ۵۲۰۔۵۲۱]

الجواب : جناب نے جو جواب دیا ہے وہ بھی مردود ہے اور ہماری کتب سے استدلال بھی باطل ہے کیوں کہ استدلال اس وقت درست ہوتا جب تم لوگ بزرگوں کی شطحیات

کے قائل ہوتے۔لیکن تمہارے گھر والے تو بزرگوں کی شطح پر بھی فتاوی جات کے مطالبے کرتے ہیں چنانچہ حسن علی رضوی لکھتا ہے:

> مصنف دھماکہ صفحہ ۲۹ کے حاشیہ پر اپنے مخصوص مسخرے انداز میں لکھتا ہے"خان صاحب بریلوی بڑے شاعر ہوتے تو اسے مبالغہ قرار دے کر ہم آگے نکل جاتے۔نرے صوفی ہوتے تو اسے شطحیات صوفیہ میں جگہ ملتی"کیوں کیا شریعت پر مصنف دھماکہ یا اس کے آباو اجداد کی اجارہ داری ہے وہ شاعروں اور صوفیوں کو کونسی دلیل شرعی پر نظر انداز کرتے ہیں اور ان کے شرک کو ایمان و اسلام قرار دے کر آگے نکل جانے کا عزم کا اظہار کرتے ہیں؟ مصنف دھماکہ کے نزدیک اگر کوئی صوفی اور شاعر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اول و آخر کہتا تو اس کو کوئی اعتراض نہیں۔صوفی و شاعر کا شرک قبول ہے معلوم نہیں صوفیوں اور شاعروں کو اس نے کونسی دلیل شرعی سے کھلی چھٹی دے دی ہے اور اس کا اختیار اس کو کہاں سے مل گیا ہے۔؟
>
> [قہر خداوندی بر دھماکہ دیوبندی صفحہ ۱۰۱]

لیجئے میلسی نے رضاخانی تاویلات کا بھانڈا پھوڑ دیا ہم سوال کرتے ہیں کہ شاعروں اور صوفیوں پر فتوی نہ لگانے اور ان کے کئے گئے کفر کو کفر نہ کہنے پر آپ کے پاس بقول میلسی کون سی دلیل شعری ہے؟ کیا شریعت تیمور صاحب کے اباجی اور خاندان کی کہانی ہے؟ کون سی دلیل سے دیوان محمدی والے کو کھلی چھٹی دی گئی اور تمہارے پاس یہ اختیار کدھر سے آیا؟

ان سوالات کے جواب دیجئے جناب۔

یاد رہے یہ شطحیات والی بات کو میلسی رد کر کے یہ ثابت کر چکا تمہارے نزدیک شطح پر بھی فتوی لگیں گے۔اب بھگتیے اور بجائے تاویلیں کرنے کے فتوی جڑ دیجئے۔

مسئلہ نمبر ۵۹

شیخ جیلانی علیہ الرحمہ سے بریلوی پیر کے افضل ہونے کا الزام

ہم یہاں دست وگریباں میں کی گئی بحث کو اولا نقل کر رہے ہیں۔

مفتی غلام فرید ہزاروی سعیدی رضوی سیفی صاحب اپنے بریلوی پیر سیف الرحمن سیفی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

> یہ کہنا غوث پاک سے چھ درجے فوق مقام عبدیت میں ہونے کا دعوی کیا ہے تو یہ بھی جھوٹ ہے۔آپ نے ہرگز یہ دعوی نہیں فرمایا یہ بھی کسی خلیفہ کا خواب اور اس کی تعبیر کے ضمن میں بہر حال یہ جزوی فضیلت پر بھی محمول ہوسکتا ہے۔
>
> (انوار رضا مبارک نمبر ۲۴۵)

یعنی

۱) یہ جھوٹ ہے کہ پیر سیف الرحمن سیفی نے غوث پاک سے چھ درجے فوق مقام عبدیت میں ہونے کا دعوی کیا ہے۔

۲) بلکہ یہ کسی کے خلیفہ کے خواب کی بات ہے۔

۳) پیر سیف الرحمن کو غوث پاک سے چھ درجے فوق مقام عبدیت میں جزوی فضیلت ہے۔

آگے یوں لکھتے ہیں کہ:

> یونہی حضور غوث پاک سے بھی کوئی ولی اگر جزوی طور پر افضل ہو جائے تو کیا قیامت ہے جب غوث پاک کا قیامت تک آنے والا اولیاء کرام سے افضل ہونا نہ قرآن میں منصوص ہے نہ حدیث میں نہ اجماع میں نہ

آئمہ مجتہدین کے نزدیک جواس کا مدعی ہے وہ ضرور پیش کرے مگر کوئی قیامت تک اپنی مرضی پیش نہیں کرسکتا بلکہ غوث پاک کے قیامت تک آنے والے تمام اولیاء پر افضل طور پر کلی ہونے کی نص بھی موجود نہیں ہے بلکہ اپنے زمانے کے اولیاء سے افضل ہونے پر بھی نص موجود نہیں۔

(ایضا صفحہ ۲۴۶)

(ا) بریلوی استاذ الاساتذہ مولوی عطا محمد بندیالوی صاحب اس مندرجہ بالاموقف کو گستاخ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

دوسری گزارش یہ ہے کہ غوث اعظم کا جوگستاخ ہے اس کو شدید خطرہ ہے کہ مرتے وقت اس کا ایمان ضائع ہوجائے، چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ''شرح مشکوۃ'' میں لکھا ہے کہ محدث ابن جوزی حضرت غوث الاعظم پر طعن کرتا تھا تو جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس کو سخت تکلیف محسوس ہوئی اس کے احباب نے اس کو کہا کہ یہ تکلیف تم کو اس لئے ہورہی ہے تم غوث اعظم کے گستاخ ہو۔لہذا اس کے احباب ابن جوزی کو غوث الاعظم کی مجلس میں لے گئے اور عرض کیا کہ یہ آپ کا گستاخ ہے۔اس کو مرنے کی سخت تکلیف ہورہی ہے۔آپ اس کو معاف کردیں۔آپ نے معاف کردیا تو اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگیا۔اگر آپ معاف نہ کرتے تو خطرہ تھا کہ اس کا ایمان سلب ہوجائے۔اس سارے قصے کو علامہ بحرالعلوم نے ''شرح مسلم الثبوت'' کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ ''شیخ ابن جوزی حضرت غوث الاعظم پر طعن کرتا تھا، جس کی وجہ سے وہ عظیم ہلاکت میں پڑ گیا اور کہا گیا کہ قریب تھا کہ اس کا ایمان سلب ہوجائے لیکن حضرت غوث اعظم کی دعا سے اس کی موت ایمان پر ہوئی۔

لہذا تم کو چاہیے کہ اولیاء کا ادب کرو۔یہ اولیاء اکرام اللہ کے رجال ہیں اور حضرت غوث الاعظم کی کرامات متواتر ہیں۔ان کا انکار خدا کا دشمن

اور پاگل ہی کرتا ہے۔

پس اللہ کے رجال کا ادب ملحوظ رکھو۔اس عبارت کے بعد بندہ عرض کرتا ہے کہ:

پیر سیف الرحمن سرحدی کو بھی سلب ایمان کا خطرہ محسوس ہونا چاہیے۔

(خطرہ کے سائرن صفحہ ۲۶ مطبوعہ ادارہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

آگے یوں لکھتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ ایسے غلط نظریات سے مسلمانوں کو پناہ دے آمین۔''

(ایضاص ۲۶)

(۲) بریلوی شارح بخاری مولوی غلام رسول رضوی فیصل آباد صاحب یوں فتوی دیتے ہیں کہ: ''اور مذکورہ تحریر میں ان سے عبدیت کے مقام سے فوق چھ مقامات عبدیت تحریر کئے ہیں۔اہل سنت والجماعت ایسے عقیدے سے نالاں ہیں اگر واقعی مذکور تحریر واقع کے مطابق اور مولوی ضیاء اللہ کی تحریر کے حوالہ کے مطابق ہے اور معلوم بھی یوں ہی ہوتا ہے تو ایسا شخص عقیدہ کے اعتبار سے اہل سنت کے عقیدہ کے خلاف ہے۔

(ایضا صفحہ ۲۷)

مولوی غلام نبی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد صاحب اس عقیدے کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''ان کے تحریر کنندہ حضرات کے عقائد اہل سنت والجماعت کے مطابق نہیں ہیں۔''

(ایضا صفحہ ۲۷)

بریلوی مناظر مولوی ضیاء اللہ قادری سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''پیر صاحب کے حضرت غوث اعظمؒ سے چھ درجے فوق قرار دینا بھی زعم باطل ہے فقیر کے نزدیک پیر صاحب ''ضالین'' کے راستہ پر گامزان ہیں۔''(ایضا صفحہ ۲۷)

مفتی غلام سرور قادری نے ان باتوں کو بے ہودہ خرافات اور بیہودہ باتوں میں شمار کیا ہے۔(ایضا صفحہ ۲۷)

بریلوی استاذ مفتی عبداللہ قصوری صاحب لکھتے ہیں کہ:

افغانی پیر کا قول خبیث کہ وہ پیران پیر سے چھ مقامات میں فوقیت رکھتے ہیں غلط ہے کسی مجنوں کی بڑ اور کسی جاہل کی جہالت کا نمونہ ہے۔

(ایضا صفحہ ۲۹)

[دست وگریبان]

رضاخانی جواب کا خلاصہ

ہزاروی صاحب کی جو عبارت نقل کی گئی ہے اس میں ہرگز یہ بات موجود نہیں کہ کوئی ولی غوث اعظم سے چھ درجے فوق ہے بلکہ انہوں نے خود اس کی تردید کی ہے۔ پھر جناب رضا خانی نے عبارت نقل کی جس میں یہ عبارت ہے کہ ''یہ جزوی فضیلت پر بھی محمول کیا جاسکتا ہے''

پھر ہزاروی کی ایک اور عبارت نقل کی کہ وہ اس بات کی تردید کرتے تھے کہ پیر صاحب نے ایسا دعوی کیا۔

پھر کہا تنقید کا تعلق ہزاروی صاحب سے نہیں ہے۔

[ملخصا صفحہ ۵۲۱ تا ۵۲۲]

الجواب :اول بات یہ کہ ہزاروی صاحب نے تردید کی ہو یا نہیں انہوں نے یہ کہا کہ ایسا کہنا جزوی فضیلت پر بھی محمول کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ یہ حوالہ دست وگریباں کی پیش کردہ

عبارت میں دیکھا جا سکتا ہے اور یہی بات قابل اعتراض ہے اسی کو پیران پیر کی گستاخی پر محمول کیا گیا ہے۔لہذا یہ محل تنقید بات ہے اور اس پر فتاوی جات لگے ہیں۔پس جناب کا یہ کہنا تنقید کا تعلق ہزاروی صاحب سے نہیں محض دفع الوقتی ہے اور کچھ نہیں۔لہذا جواب دیا جائے کیا ماجرہ ہے اور یہ کیا بات ہے؟

باقی دست و گریباں کے پیش کردہ حوالوں سے یہ بات بھی ثابت ہوتی تھی کہ یہ دعوی پیر افغانی نے کیا ہے۔

نوٹ: یہاں تک باب سوم کے دفاع کی کوشش کا اختتام کیا گیا تھا۔ہم نے ہر ہر جواب پر ایک نظر ڈال کر جناب کے نام نہاد کا کچا چھٹا کھول دیا ہے۔

باب چہارم

رضا خانی کی طرف سے باب چہارم کے دیئے گئے جوابات کا تحقیقی و علمی محاسبہ

اس باب میں مناظر اہل سنت نے بریلوی مجدد احمد رضا خان سمیت دیگر کئی علماء پر لگائے گئے فتاوی جات اور ان کی پگڑیاں جو رضا خانی علماء ہی نے اچھالی ہیں کو سب کے سامنے عیاں کیا تھا۔ ان علماء بریلویہ میں سر فہرست مولوی احمد رضا خان کا نمبر آتا تھا جس پر مناظر اہل سنت نے مولانا معین الدین اجمیری صاحب کی شدید ترین تنقید دکھائی تھی۔

اس سلسلے میں رضا خانی نے کچھ تمہیدی باتیں کر کے جواب کے نام پر دفع الوقتی کی ہے۔

رضاخانی باتوں کا خلاصہ:

پہلی بات یہ کی ہے کہ اعلی حضرت اور دیگر علماء پر اگر تنقید کی گئی ہے تو وہ معاصرانہ چپقلش ہے۔ اس قسم کے شدید الفاظ کا تبادلہ اکثر ہو جاتا ہے۔ پھر حضرت عمار اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا حوالہ دیا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے امیر شام حضرت امیر معاویہ کو فاسق تک کہا۔ پھر اس پر دیوبندی کتب سے حوالے دیے۔ اول حوالے میں یہ بات تھی کہ صحابہ کے باہمی منازعات اور باہمی تبصروں سے استدلال پکڑنا درست نہیں۔ (یہ حوالہ تو ہمارے ہی حق میں ہے کیونکہ جناب نے احضرت میر معایہرضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو اپنے اعلی حضرت کو بچانے کے لیے دلیل کے طور پر پیش کیا۔)

دوسرا حوالہ بریلویت کے باغی علماء و مشائخ کے حوالہ سے یہ نتیجہ نکالا کہ سیدنا امام اعظم پر خطیب بغدادی نے جرح کی۔ امام غزالی علیہ الرحمہ پر امام بقائی علیہ الرحمہ نے جرح کی۔ شیخ ابن عربی وغیرہ پر ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے جرح کی۔ امام غزالی کو قاضی عیاض نے معتزلی کہہ دیا۔ وغیرہ۔ گویا اگر یہ اکابرین دوسرے اکابرین پر جرح کر سکتے ہیں تو ایک

بریلوی مولوی کی دوسرے کے حق میں جرح بھی اسی نوعیت کی ہوگی۔

تیسرا حوالہ طاہر ہاشمی ناصبی کا حوالہ دیا جو ہم پر حجت نہیں

چوتھا حوالہ مفتی عمیر قاسمی کی کتاب فضل خداوندی سے حوالہ دیا اور نتیجہ متفرح کیا کہ جس کو کوئی مسلک اپنی جماعت سے خارج مانتا ہے ان کی تنقید کو پیش کرنا عقل بیچ کر دانے چبانا ہے۔اسی طرح فضل خداوندی سے دیگر اقتباسات نقل کیے۔

[ملخصا صفحہ ۵۲۳ تا۵۲۵]

الجواب:

اول بات تو یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فاسق کہا۔ پہلے تو اس کا صحیح سند کے ساتھ ثبوت دیا جائے۔

دوم : صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس طرح کے الفاظ دوسرے کے لیے ملیں تو امت کے اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ اس بارے میں معذور ہیں اس تنقید کرنے کی وجہ سے۔

سوم : جب قران کریم نے جب فرمایا دیا کہ اللہ ان سے راضی تو ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہم ان کے متعلق یہ بات کہیں۔نہ ہی ان پر قیاس کر کے ہم ایک دوسرے کے متعلق ایسے فتوے دے سکتے ہیں۔

چہارم: رضاخانی تسلیم شدہ بات یہ ہے کہ

صحابہ کرام علیھم الرضوان میں بھی آپس میں اختلاف تھا مگر ان کا اختلاف ہماری طرح کا نہ تھا کہ ایک ہی مسلک کے ہو کر ایک دوسرے کے خلاف کفر و مرتد کے فتوے لگاتے ایک ہی مسلک کے ہو کر دوسرے سنی کے خلاف کتابچے اور پمفلٹ شائع کرتے۔

[درود وسلام پڑھنے والے ایک سائے تلے ص ۱۸]

لہذا معاصرانہ چپقلش کا بہانہ یہاں نہیں چلے گا۔ نہ ہی صحابہ کے آپسی معاملات سے استدلال ہوگا۔

پھر آپ کا پہلا پیش کردہ حوالہ آپ کے ہی خلاف ہے اور ہمارے موئید!

دوسرا حوالہ جو جناب نے دیا اس حوالہ سے یہ عرض ہے کہ جو فتوے بطور نمونہ کے دوسرے حوالے میں موجود ہیں۔ ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ ان حضرات سے غلطی ہوگئی۔ نیز جن حضرات نے فتاوی جات لگائے ہیں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ یہ ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ کافر ہیں جیسا کہ تم لوگ کہتے ہو۔

نیز جن حضرات نے فتاوی جات لگائے بھی ہیں تو وہ غلط فہمی کی بنیاد پر تھے۔ لہذا وہ اس حوالے سے معذور سمجھے جائیں گے۔

باقی رہا مفتی عمیر صاحب کا حوالہ تو انہوں نے یہ بات درست کی ہے۔ جناب نے یہ بھی لکھا ہے کہ جن کو ہم اجماعی طور پر بریلویت سے خارج سمجھتے ہیں ان کو ہمارے خلاف پیش نہ کیا جائے۔ تو عرض یہ ہے کہ آپ لوگوں کا اجماع کن لوگوں پر موقوف ہے ان کی نشاندہی کریں۔ نیز یہ بتائیں کہ جو ان کے اجماع کو نہ مانے اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ کیونکہ آپ کے ہاں اجماع کا منکر کافر ہوتا ہے۔

مفتی عمیر صاحب کی بات درست ہے۔ جبکہ تم ان حوالوں سے استدلال نہیں کر سکتے کیوں کہ جو حضرات ہم نے پیش کیے ہیں ان کو تم لوگ اپنا مانتے ہو اور وہ خود بھی بریلویت سے خود کو منسوب کرتے ہیں سو وہ اختر رضا خانی کے اصول سے بریلوی ہوئے۔ لہذا اب وہ تم پر کیوں نہ پیش کئے جائیں۔

معاصرانہ چپقلش کہہ کر جان چھڑانا

اس حوالے یہ کہنا معاصرانہ چپقلش کے سبب ان حضرات کی جرح قابل قبول نہ ہوگی۔ اگر آپ کے نزدیک یہ قابل قبول ہے تو پھر حسام الحرمین پر چار حرف بھیج کر جلا دیجئے کیونکہ

پھر تو حسام الحرمین کا ہی بطلان ثابت ہو جائے گا۔مولانا نانوتوی علیہ الرحمہ کی مخالفت کے رضا خانی جوحوالے پیش کرتے ہیں وہ معاصرانہ چپقلش ہونے کے سبب حجت نہ رہیں گی۔شاہ شہید علیہ الرحمہ اور فضل حق کے اختلاف اور فضل حق کا فتوی بھی معاصرانہ چپقلش کا نتیجہ ہے وہ اس لیے حجت نہ رہا۔مولانان تھانوی علیہ الرحمہ اور مولانا سہارن پوری علیہ الرحمہ نیز مولانا گنگوہی علیہ الرحمہ پر احمد رضا کے فتاوی جات بھی رضاخانی اصول سے معاصرانہ چپقلش کے سبب حجت نہ ہوئے گویا حسام الحرمین کا بطلان خود بہ خود ثابت ہوا!

دوم معاصرانہ چپقلش وہ حجت نہیں ہوتی جو غلط فہمی کی بنیاد پر ہو اور دلیل کی بنیاد پر ہو ۔جبکہ جو بات حقیقت کے عین مطابق ہو اور دلیل کے مطابق ہو اس کو معاصرانہ چپقلش کے کھاتے میں ڈال کر غلو خلاصی کا یہ اچھا بہانہ ہے جو رضا خانی نے اختیار کرلیا ہے ۔تمہارے علما نے ایک دوسرے کے خلاف دلائل قائم کر کر کے ایک دوسرے پر گستاخی وکفر اور ارتداد تک کے فتوے لگائے ہیں جو اس قبیل سے نہیں جس کی نظیر رضا خانی نے دی ہے ۔

(۱)مولوی احمد رضا خان

مناظر اہل سنت نے احمد رضا کا جاہلوں کا پیشوا ہونا بریلوی کتب سے دکھایا پھر مولانا اجمیری کی کتاب کے مختلف اقتباس وعبارات نقل کی تھی ۔اسی طرح خلیل احمد برکاتی کی کتاب انکشاف حق کے بھی حوالے نقل کیے تھے ۔نیز سوانح صدر الشریعہ کے حوالے نقل کیے تھے ۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ :

یہ فروعی اختلاف ہیں اس لیے مذموم نہیں ہیں ۔

پھر مختصر حالات زندگی مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائے پوری کتاب کے حوالے سے یہ بات نقل کی کہ ایک شخص نے حضرت تھانوی علیہ الرحمہ کی سخت گیری کی بات کی اور ان کے بارے میں بے ادبی کرنے لگا تو حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا حضرت تھانوی میرے بھی

شیخ ہیں۔ پھر کہا کہ یہ بھی پھر مذموم اختلاف ہوگا۔

پھر سوانح صدر الشریعہ کے حوالے سے یہ کہا کہ انہوں نے یہ بات نہیں کی کہ سبحان السبوح میں ہذیان ہے بلکہ انہوں نے مرتضی حسن کے جواب کو ہذیان کہا ہے۔

پھر مولانا اجمیری کی تنقید کے حوالے سے کہا کہ اس وقت تنقید کی اس وقت ومخالف تھے پھر کہا کہ خالد محمود صاحب نے مطالعہ بریلویت میں ان کو اعلی حضرت کا مخالف کہا ہے تقریبا یہی بات بریلویت کے باغی علماء ومشائخ کتاب سے نقل کی کہ اجمیری صاحب احمد رضا کے باغیوں میں سے تھے اور اشد مخالف تھے۔

پھر اظہار الغرور اور الجنۃ لاھل السنۃ کا حوالہ دیا کہ ہم عصر مخالفین کی جرح قبول نہیں۔

نیز سماع الموتی اور حقیقی دستاویز کے حوالے سے یہ نتیجہ نکالا کے دوسرے فریق کی پہلے کے حق میں بات حجت نہیں۔

[ملخصا صفحہ ۵۲۵ تا۵۲۹]

الجواب : پہلی بات تو یہ فروعی اختلاف نہیں۔ دوم یہ کہ مولانا اجمیری علیہ الرحمہ احمد رضا کے خلاف جا کر کیا بریلوی رہے یا پیچھے نقل کردہ فتاوی جات سے بریلویت سے خارج ہو گئے؟ نیز مولانا اجمیری صاحب کی ہر ہر بات حقیقت کے عین مطابق ہے کہ اعلی حضرت کی مجددیت کے منکر کو وہ وہابی کہتے ہیں۔ وہ مغالطہ دیتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

آپ کا یہ کہنا کہ ہم عصر علماء کی جرح قابل قبول نہیں ہوتی تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ اگر وہ غلط فہمی کی بنیاد پر ہو جبکہ بریلوی مولانا اجمیری کو بریلوت کے بڑے علماء سے مانتے ہیں حوالہ پیش خدمت ہے۔

دیکھیے کلیات مکاتیب رضا جلد اول ص 31 پر واضح یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ حضرت مولانا معین الدین اجمیری اہل سنت کے مشہور عالم دین تھے۔

جب تمہارے نزدیک وہ مشہور بریلوی عالم تھے تو احمد رضا خان کے مخالف تو نہ ہوئے ان تو ان کی تنقید ضرور ہی قبول کی جائے گی۔

باقی یہ کہنا کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ مخالف تھے احمد رضا خان کے تو عرض یہ ہے کہ جب وہ مخالف تھے تو احمد رضا کی مخالفت کے سبب بریلویت اور اسلام سے خارج ہوئے یا نہیں۔ بریلوی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تو ہو گئے۔ لہذا ان کا توبہ نامہ اور تجدید ایمان و نکاح دکھایا جائے تا کہ بات واضح ہو جائے۔

باقی ہماری کتابوں کے حوالے سے یہ لکھنا کہ وہ احمد رضا کے مخالف تھے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ بریلوی نہ تھے۔ بلکہ بریلویوں کے مشہور عالم ہوتے ہوئے (جیسا کہ کلیات مکاتیب رضا میں ہے) مخالفت کی ہے لہذا اب وہ تم پر ضرور حجت ہوگی۔

اظہار الغرور، سماع الموتی وغیرہ کتب کی عبارات کا بھی مقصد یہی ہے کہ جرح اس صورت میں حجت نہ ہوگی اگر وہ مذہب مختلف رکھتا ہو جبکہ اجمیری صاحب کا بریلوی ہونا بلکہ مشہور بریلوی عالم ہونا ہم ثابت کر چکے لہذا اب مان لیجئے۔!

یہ کہنا کہ یہ فروعی اختلاف ہے مذموم نہیں۔ یہ بھی پرلے درجے کی جہالت ہے ہم بارہا ثابت کر چکے ہیں کہ تمہارے فروعی اختلاف نہیں ہیں۔ لہذا مذموم ہیں باقی آپ کا حضرت تھانوی علیہ الرحمہ کے حوالہ سے کہنا کہ ان کو ایک بندے نے سخت گیر کہا تو عرض یہ ہے کہ اول تو وہ بندہ مجہول ہے۔ دوم وہاں یوں نہیں کہا گیا کہ جیسے آپ کے اعلی حضرت کی طرح مکفر المسلمین مشہور تھے۔ بلکہ وہاں ایک بار کی بات مذکور ہے وہ بھی مجہول شخص سے لہذا یہ حوالہ ہمارے خلاف نہیں۔

سوانح صدرالشریعہ کے حوالہ:

اس حوالے سے آپ کا یہ کہنا کہ ادھوری بات نقل کی ہے تو اس حوالے سے اصول

بریلویہ یہ ہے کہ

ہزار کلمات پر مشتمل کتاب میں سے اصل مقاصد و نتائض لئے جائیں گے تو چند ہی جملے ہوں گے اور آگے پیچھے سے منقطع ہوں گے یہ قطع برید قابل الزام و اتہام نہیں اسی لیے اصل مقصد کے الفاظ میں قطع و برید نہیں ہے۔

[ملخصا دیوبندیوں سے لاجواب سوالات صفحہ ۲۹۷]

اسی طرح عطامحمد چشتی لکھتا ہے

عموما قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی کا رد کرنا مقصود ہو تو صرف اتنی عبارت پر اکتفا کیا جاتا ہے جو رد کے لیے کافی ہو۔

]توضیح البیان صفحہ ۲۸]

لیجیئے خیانت کا الزام لگانے سے پہلے یہ سوچ لیجیئے کہیں آپ اپنے اصولوں سے ہی جاہل تو نہیں۔ باقی وہاں ہزیان سبحان السبوح کے اوراق کو ہی کہا گیا ہے نہ کہ مولانا چاند پوری کے جواب کو۔

آخری بات یہ ہے کہ تمہارے نزدیک ولی تو تمام عالم کو دیکھتا ہے تو اس کے لیے کسی پر جرح کرنا عین حقیقت ہے نہ کہ غلط فہمی و معاصرانہ چپقلش۔

نیز دست و گریباں میں احمد رضا خان کے متعلق بہت کچھ پیش ہوا تھا جبکہ آپ نے اپنے مطلب کے چند حوالوں پر کلام کیا باقی کو ہڑپ کر گئے۔ جس سے ثابت ہوا کہ باقی وہ ساری باتیں جس کو مناظر اسلام حضرت مولانا ابوایوب قادری حفظہ اللہ نے پیش کی تھی آپ کے نزدیک صحیح ہے۔ حوالہ پیچھے پہلے دیا جا چکا ہے۔

(۲)احمد سعید کاظمی صاحب

مناظر اہل سنت نے احمد سعید کاظمی پر پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں کتاب سے مختلف فتوے نقل کیے تھے کہ کاظمی صاحب نبی کو گناہ گار مانتے ہیں۔ بدمذہب ہیں۔ نبی کی عصمت

پرنکتہ چینی کرنے والے ہیں۔گستاخ رسول ہیں اور بھی بہت کچھ تنقید نقل کی تھی۔ پھر خلاف اولی کے رد میں کتاب کے حوالے سے کاظمی صاحب کے متعلق دکھایا کہ انکے حوالے سے کہا گیا کہ شیطان بھی رازی دوراں نہیں ہوسکتا۔کاظمی اصول فقہ سے جاہل ہے اور مزید بھی بہت کچھ نقل کیا۔ پھر مواخذہ التبیان کے حوالے سے کاظمی صاحب کا دین فروش ہونا،عربی گرائمر سے جاہل ہونا ثابت کیا۔ پھر العطایاالاحمدیہ کے حوالے سے بھی کاظمی پر تنقید نقل کی۔

رضاخانی جواب کاخلاصہ:

کاظمی صاحب کے خلاف پیش کی گئی کتب غیر معتبر ہیں ۔اکابر کے مقابلے میں ایسی شخصیات کا کچھ اعتبار نہیں ۔(اکابر کے مقابلے میں ان شخصیات کا تذکرہ کر کے جناب نے ان مولویوں کا اصاغر بریلوی ہونا تسلیم کر ہی لیا)

ابوداؤدصادق اور کاظمی میں تصفیہ ہوگیا تھا۔

اقتدار کی تنقید کا اعتبار نہیں اور معاصرانہ چپقلش کی وجہ سے حجت نہیں ۔

[ملخصا ص۵۲۹]

الجواب : یہ بات ہمیں پہلے سے معلوم تھی کہ ان باتوں کا جواب دینا جناب کے بس کی بات نہیں ۔لہذا جناب نے جواب کے نام پر جو ان باتوں کا منہ چڑایا ہے اس پر ہنسی کے علاوہ اور کیا کیا جاسکتا ہے ۔ اول تو کرنل انور مدنی کا معتبر ہونا ثابت کرآئے ہیں ہم ۔لہذا یہ اور اس کی تحریریں ضرور حجت ہوں گی ۔

دوم : تم لوگوں پر حجت ہونے کے لیے بریلوی ہونا کافی ہے لہذا یہ سب تم پر حجت ہیں اور ان کی تنقید سے بھی جان نہیں چھوٹنے والی ۔

سوم : ابوداؤد کی تنقید بھی ہم نے اپنی طرف سے نہیں آپ ہی کی کتاب کے حوالے سے نقل کی تھی آپ کا جواب ان کو ہی گیا ہم پر کچھ اثر نہیں ہوا ہے ۔

چہارم : اقتدار معتبر ہے سو اس کی تنقید و فتاوی جات بھی معتبر ہوئے ۔

لہذا کاظمی صاحب ابھی بھی اسی کفر کی دلدل یں ہیں اور ان کو باہر نکالنے میں جناب ناکام رہے۔

(۳)ارشد القادری

(۴)عبدالحکیم شرف قادری

مناظر اہل سنت نے ارشد القادری اور عبدالحکیم شرف قادری پر تنقید رضا خانی گھر سے نقل کی تھی۔

رضا خانی جواب کا خلاصہ:

ہم عصر علماء نے ان دونوں شخصیات پر تنقید کی ہے لہذا ہم عصر علماء کی تنقید دیوبندی اصول سے پیش نہیں کی جا سکتی۔ آگے مولانا حبیب اللہ ڈیروی علیہ الرحمہ کی امام بیہقی پر زبردست خیانت کی تنقید نقل کی ہے۔

امام بخاری پر زبردست بھول کی تنقید نقل کی ہے اور محمد بن اسحاق پر یہ تنقید کی کہ وہ مشہور دلا ہے۔[ملخصا صفحہ ۵۳۰]

الجواب:

ہم عصر علماء کی تنقید اگر حقیقت پر مبنی ہو تو ضرور مسلم ہو گی۔ یہاں ان حضرات پر نقل کی گئی تنقید کا تعلق بھی غلط فہمی کی بنیاد پر نہیں بلکہ حقیقت کے مطابق ہے لہذا ضرور ان دونوں حضرات کی شخصیات مجروح ہیں اور ان کی توثیق وکیل صفائی نہیں دے سکے۔

باقی مولانا ڈیروی علیہ الرحمہ کی تو انہوں نے اس بات کی خود وضاحت کی ہے جسکو مجلہ صفدر میں بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ ویسے بھی محمد بن اسحاق کے متعلق دجالوں میں سے دجال کی جرح بھی منقول ہے۔

(۵)علامہ اشرف سیالوی

حضرت مناظر اہل سنت نے اشرف سیالوی پر مسئلہ نبوت کے حوالے سے مختلف فتاوی جات نقل کیئے تھے۔اس کے علاوہ پیر نصیر الدین سے لطمۃ الغیب کتاب میں موجود جرح نقل کی تھی اسکے جواب میں رضاخانی نے جوگلو خلاصی کی ہے وہ درج ذیل ہے۔

رضاخانی جواب کاخلاصہ:

اشرف سیالوی کو اپنا معتبر مانا ہے۔

محمد احمد بصیر پوری کی کتاب کی تصدیق پر یہ کہا کہ اشرف سیالوی نے تاثرات لکھے تھے اس کی کتاب پر جو اس نے پورے نہیں چھاپے۔پھر ہدیۃ المتذبذب الحیر ان کا حوالے دے کرلکھا کہ سیالوی خود کہتا ہے کہ اس سے الفاظ میں شدت آگئی تھی وغیرہ۔

پھر دیوبندی کتابوں سماع الموتی اور اظہار الغرور وغیرہ کے حوالے سے لکھا کہ بڑوں کی آپس میں معاصرانہ و ناقدانہ باتیں حجت نہیں سبھی قابل احترام ہیں اور کسی کی تنقیص ہمارا مقصد نہیں۔

[ملخصا صفحہ ۵۳۱۔۵۳۲]

الجواب :اول تو جواب کے نام پر تیمور صاحب نے اس قدر عملا عاجزی کا مظاہرہ کیا ہے کہ ہر صاحب علم بندہ جس نے دست وگریباں میں موجود باتیں پڑھ کے اس کا جواب پڑھا ہوگا بخوبی اس بات کا اندازہ لگالے گا۔

پہلی بات تو جناب نے اشرف سیالوی کو معتبر مان لیا ہے لہذا ان کی تائید کر کے ان کے اوپر لگائے گئے فتاوی جات کے یہ بھی مستحق ہیں۔ملاحظہ ہوں چند فتاوی جات!

ایک بریلوی لکھتا ہے

''علامہ محمد اشرف سلوی بھٹک چکا ہے وہ عقلی گھوڑے پر سوار ہوگیا ہے

جو اسے سیدھا جہنم میں گرائے گا۔اب علامہ سلوی سیدھا نہیں ہوگا۔''

(پیدائشی نبی صفحہ ۴۰)

''سیالوی کی بجائے'' ''سلوی'' لکھنے کی وجوہات:

پہلی وجہ کہ علامہ صاحب مدت ہوئی ''سیال شریف'' چھوڑ چکے ہیں جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ''سلانوالی'' علامہ کا آبائی گاؤں اور قصبہ ہے۔اسی ''سلانوالی'' کی نسبت کی وجہ سے آپ کو سلوی لکھنا ہی موزوں اور مناسب ہے۔

دوسری وجہ کہ سیالوی حضرات پاکستان کے ہر صوبہ میں بلکہ پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں جو کہ علامہ صاحب کے نظریہ سے متفق نہیں ہے۔ علامہ صاحب کو بار بار سیالوی لکھنے سے ان کی دل آزاری ہوسکتی ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ بار بار سیالوی لکھنے سے ممکن ہے حضور شمس العارفین اور حضور خواجہ قمر الملۃ والدین خواجہ قمر الدین سیالوی کی ارواح طیبہ کو بھی تکلیف پہنچے کہ علامہ محمد اشرف نے سیالوی کہلاتے ہوئے کیا گل کھلا دیئے ہیں۔''

(تجلیات علمی فی رد تحقیقات سلوی صفحہ ۴۳۔۴۲)

''علامہ سلوی صاحب! آپ قرآن پاک کی صریح آیات کے خلاف ''رام کہانی'' لکھ رہے ہیں۔''

(تجلیات علمی صفحہ ۲۶۴)

''علامہ سلوی صاحب اپنی سمجھ کے مطابق جبرئیل امین کو رسول کریم ﷺ کا نہ صرف ''استاذ'' بلکہ ''مرشد کامل'' ثابت کر رہے ہیں''۔

(تجلیات علمی صفحہ ۲۶۵)

علماء ئے دیوبند پر اعتراض کرنے سے پہلے بریلویوں کو چاہیے کہ گھر پر نظر دوڑالیا کریں۔

''علامہ سلوی نے اپنے فتوی میں بیہودہ جملہ کہا ہے''۔

(ایضا صفحہ ۲۹۴)

''علامہ سلوی توہین آمیز جملہ سے توبہ کرے''۔

(ایضا صفحہ ۲۹۵)

اسی طرح ایک اور کتاب میں یوں لکھا ہے

''اشرف سیالوی تو صبح قیامت تک اشرف تھانوی کی طرح متنازعہ ہی رہیں گے''۔

(تجلیات علمی صفحہ ۲۳۲ از مفتی محمود حسین شائق)

نیز بہت سے حوالے ایسے ہیں جن میں خود رضاخانیوں سے یہ بات ہم دکھا سکتے ہیں کہ اشرف سیالوی کے عقیدہ سے سلب نبوت لازم آتی ہے جو کفر ہے۔

لہذا تیمور صاحب ان سب فتاوی جات کی زد میں آگئے۔

باقی رہا یہ کہنا کہ حکایت قدم غوث کا تحقیقی جائزہ پر انہوں نے تاثرات لکھے اور پھر جناب نے تاویل کر کے ان کو بچانے کی کوشش کی کہ ان کے تاثرات مکمل نہیں چھاپے ہیں۔

اول بات تو یہ ہے کہ پیر نصیر الدین صاحب کا اصول ہے:

تقریظ لکھنے کے بعد اس کی صحت وسقم اور قوت وضعف کی ذمہ داری مصنف پر کم اور تقریظ نگار پر زیادہ ہوتی ہے۔

[لطمۃ الغیب صفحہ ۱۴۸]

اسی طرح عبد المجید سعیدی بھی مقرظ پر پوری کتاب کی ذمہ داری ڈالتے ہیں۔

[دیکھئے تنبیہات صفحہ ۲۱۷، ۲۱۸]

اب بصیر پوری صاحب کی کتاب کے مقرظ ہونے کی حیثیت سے سیالوی صاحب کی ذمہ داری مصنف سے بھی زیادہ ہے لہذا ان پر ہر صورت میں اعتراض ہوگا۔ باقی رہا دیوبندی کتب کے حوالے دینا تو اس کا جواب پیچھے ہو چکا ہے۔

(۷) عبدالستار نیازی

اس پر مناظر اہل سنت نے جو تنقید نقل کی تھی اس کا جناب نے کوئی جواب نہیں دیا گویا توضیح البیان کے اصول سے عاجز ہیں۔ اس کے بعد نمبر ۸ اور ۹ پر حسن علی رضوی اور ابو داؤد صادق پر تنقید نقل کی تھی اسکا جواب یہ دیا کہ پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیوں سے نقل کی گئی تنقید حجت نہیں کیونکہ کرنل انور مدنی کے عقائد نہایت خطرناک ہیں۔

پھر اس کے چند اقوال نقل کئے کہ جی وہ تو ایمان ابوطالب اور ایمان ابوین کے مسئلے کو قطعی مانتا ہے۔

[ملخصا ص ۵۳۳۔۵۳۴]

الجواب: کرنل انور مدنی معتبر ہے۔ اویسی نے اس کے توثیق کی ہے۔ نیز اس کی تائید عنایت اللہ سانگلوی اور اس کے بیٹے نے بھی کر رکھی ہے۔ لہذا یہ معتبر ہے پیچھے اس کے معتبر ہونے کی بات ہم کر چکے ہیں۔ سو یہ اور اس کی کتاب کی تنقید جوں کی توں قائم ہے۔

بریلوی اکابرین کفر کی دلدل میں

جناب نے جتنے بھی حوالے پیش کئے تھے جن سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ ایمان ابوطالب و اایمان ابوین کا مسئلہ قطعی ہے تو ا کا منکر کرنل انور مدنی کے نزدیک کافر ہے لہذا بریلوی اکابرین کفر کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔ یہ کیا جواب ہے کہ ہمارے دعوے کو مزید تقویت فراہم کر رہا ہے۔

یہ تھا باب چہارم کی ابحاث کا نام نہاد ردو جواب۔ ہم نے اس پر مختصر کلام کر دیا ہے۔

باب نمبر ۵

دست وگریباں میں دکھائے گئے رضاخانی تضادات پر رضاخانی جواب کا علمی وتحقیقی والزامی محاسبہ

باب نمبر پنجم میں مناظر اہل سنت نے اس باب میں سب سے پہلے پیر مہر علی شاہ صاحب کی بات نقل کی کہ اہل بدعت کی برائی یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی تعریف کرتے ہیں۔

پھر رضا خانی علماء کے ایک دوسرے پر فتاوی جات دکھائے ہیں ۔اس حوالے سے چند شخصیات کو پیش کیا ہے۔

(ا) ڈاکٹر طاہر القادری صاحب

مناظر اہل سنت نے متعدد کتب کے نام لکھیں ہیں جو طاہر القادری کے رد میں لکھیں ہیں۔پھر چند فتاوی نقل کیے جو درج ذیل ہیں۔

یلوی جامع المنقول والمعقول شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد فضل رسول سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

> مسٹر طاہر نہ صرف وہ بلکہ اس کے شرکاء قرآن مجید کی ان تمام آیات کے منکر ہیں جن میں یہودیوں اور عیسائیوں کو کافر قرار دیا گیا ہے اور کافروں سے ایوارڈ وصول کیے اور خوشی سے کیک کاٹے اور ان سے دعا کروائی یہ تمام کاروائی کفر و ارتداد ہے اور مسٹر طاہر اسلام کے بعد کافر ہو چکا ہے۔
>
> (قرآن کی فریاد،صفحہ ۱۱)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

مسٹر طاہر صاحب کافر و مرتد قرار پائے۔

(قرآن کی فریاد، صفحہ ۱۲)

آگے لکھتے ہیں:

مسٹر طاہر نے ان کفار کو مسلمانوں کے مقابل کر دیا اور ان کے کفری مذہب کو اسلام دے دیا تو وہ کافر کیوں نہ ہوا بلکہ یقینا قطعاً کافر و مرتد قرار پایا۔ (قرآن کی فریاد، صفحہ ۱۶)

[دست وگریباں]

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

طاہر القادری کا شمار اکابرین اہل سنت میں نہیں ہوا۔ شروع میں اہل سنت تھے لیکن جلد اپنے اصل نظریات کا اظہار کیا اور سنیت کا لبادہ اتار دیا۔ علماء بریلویہ نے واضح فتاوی دئے کہ ان کا اہل سنت سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر اس کے بعد طاہر القادری صاحب کے باطل نظریات گنوائے اور خود ہی ڈاکٹر طاہر القادری کو تفضیلی، رافضی نظریات کا حامل ثابت کرنے کی کوشش میں ان کے رد میں صفحہ ۵۳۵ تا ۵۴۱ تک کالے کر ڈالے۔ یہ بھی کہا کہ اس نے خمینی کی تعریف کی۔

[ملخصاص ۵۳۴ تا ۵۴۱]

الجواب : ہم یہاں یہ عرض کرتے ہیں کہ جناب بے چارے وکیل صفائی بن کر آئے تھے مگر بجائے دفاع کے یہ تو خود ہی رد کرنے لگے یوں ہمارے دعوی کو مزید تقویت مل گئی کہ رضاخانی دست وگریباں ہیں اور آپسی تکفیر سے بھی باز نہیں آتے۔ اس کو دست وگریباں کی کرامت کہیں کہ دست وگریباں جوں کا توں قائم ہے۔

باقی طاہر القادری پر تنقید کر کے اس کی توہین کر کے کافر ہوئے۔ کیوں کہ طاہر القادری

کی توہین کفر ہے بقول تم لوگوں کے ۔ دیکھئے دوعت اسلامی کے خلاف پروپگنڈے کا جائزہ۔

(۲) پیر کرم شاہ صاحب

مناظر اہل سنت نے پہلے پیر کرم شاہ کے خلاف لکھی کتب کا نام لیا اور پھر ان پر فتوی کفر دکھایا جوکہ درج ذیل ہے۔

پیر کرم شاہ صاحب کے متعلق استفتاء لکھ کر سوداگران بریلی شریف بھیجا گیا تو جو جواب آیا اس کا خلاصہ ہے۔شخص مذکورہ خارج از اسلام ہے۔

(تنقیدی جائزہ، صفحہ ۱۸۲)

اس پر ۶ عدد بریلوی اکابرین کے دستخط ہیں۔

منظر الاسلام والوں نے لکھا:

اس ملعون کے کفر و عذاب میں ادنیٰ شک کرے گا وہ بھی مسلمان نہیں رہے گا۔اس پر ۱۰ بریلوی اکابرین کے دستخط ہیں۔

(تنقیدی جائزہ، صفحہ ۱۸۴)

مزید ۱۴ کے قریب پاک وہند کے علماء کے بھی فتاویٰ جات اسی کتاب میں ہیں۔

[دست وگریباں]

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

پیر صاحب نے ایک خط کے جواب میں قاسم العلوم مولانا نانوتوی علیہ الرحمہ کی تعریف کی ۔ان کی کتاب تحذیر الناس کی تعریف کرتے ہوئے کافی کچھ لکھا۔پیر صاحب کے خط کا جواب دیوبندی کتب میں بھی ہے۔

پیر صاحب نے یہ بات تسلیم کی کہ قاسم العلوم مولانا نانوتوی علیہ الرحمہ ختم نبوت کے منکر نہیں بلکہ اس کے قائل ہیں اور منکر کو کافر کہتے ہیں۔

پیر صاحب کے اس خط سے بریلویوں میں تسویش پیدا ہوئی اس خط کے اکیس سال بعد پیر صاحب نے تحذیر الناس میری نظر میں کتاب لکھ ڈالی۔اس میں یہ کہا کہ مولانا کی بعض عبارات پر خطرناک نتائج مرتب ہوتے ہیں (پیش کردہ حوالہ کی روشنی میں۔از راقم)

دشمنان ختم نبوت تحذیر الناس کی عبارات سے استدلال کرتے ہیں ۔(پیش کردہ حوالے کامفہوم۔)

اس کے بعد جناب وکیل صفائی نے لکھا کہ

> ناظرین! ان خطرناک نتائج کی طرف توجہ مبذول کروانے کے باوجود اور یہ تسلیم کرنے کے باوجود کہ ''تحذیرالناس'' میں اس ختم نبوت کے اس مفہوم کا انکار ہے جس پہ امت کا اجماع ہے، جناب پیر صاحب یہ لکھ بیٹھے کہ:۔
>
> ''لیکن مندرجہ ذیل اقتباسات پڑھنے کے بعد یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت کے منکر تھے۔''
>
> (تحذیرالناس میری نظر میں صفحہ ۵۸)
>
> پیر صاحب کی یہ عبارت انتہائی درجہ کی خطرناک تھی، اور اس کی بنیاد پہ ان کی تکفیر تک کی گئی، پیر صاحب نے جس اقتباس کی بناء پہ یہ فیصلہ صادر فرمایا، شاید ان پہ اس کی حقیقت واضح نہ ہوسکی یا نانوتوی کی محبت سے سرشار ہونے کے سبب تجاہل عارفانہ کا مظاہرہ کیا۔
>
> [ص ۵۴۴]

پھر اس کے بعد تحذیر الناس کی ایک عبارت پیش کر کے یہ کہا کہ نانوتوی صاحب کی صفائی میں ایک عبارت پیش کی جاتی ہے کہ جیسے فرض اور وتر کی رکعت کا منکر کافر ہے ایسے ہی ختم نبوت کا منکر کافر ہے جبکہ وتر کی رکعات میں اختلاف ہے اور اس کے منکر کو کافر نہیں کہا جا

سکتا۔گویانانوتوی صاحب کےنزدیک بھی ختم نبوت کے منکر کا یہی حکم ہوگا۔

اس کے بعد مزید یہ کہا کہ اس واقعہ کے بعد رضا خانیوں میں ایک تحریر کا چرچہ ہوا جس میں سنی کی تعریف یہ تھی کہ جو احمد رضا کے عقائد مانتا ہو۔اس پر پیر صاحب نے دستخط کیے ۔چونکہ احمد رضا مولانا نانوتوی کو کافر کہتے ہیں پس اسی کو پیر صاحب کا رجوع تسلیم کیا گیا۔پھر جن حضرات کےنزدیک یہ رجوع نہ تھا انہوں نے تکفیر کردی۔

آگے چند علماء دیوبند کی عبارات پیش کیں اور کہا کہ اگر کسی نے تکفیر کی تو اپنی معلومات پر کی۔

[ملخصاص ۲ ۵۴ تا ۷ ۵۴]

الجواب: جادووہ جوسر چڑھ بولے اس جواب میں رضا خانی نے جو قابل غور باتیں کیں وہ یہ ہیں ۔پیر صاحب قاسم العلوم مولانا قاسم نانوتوی علیہ الرحمہ کو ختم نبوت کا منکر نہیں قائل مانتے ہیں۔

پیر کرم شاہ کی تکفیر کی گئی۔جن لوگوں نے کی اپنی معلومات کے مطابق کی۔پیر صاحب نانوتوی علیہ الرحمہ کی محبت میں سرشار تھے۔

نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ پیر صاحب کی تکفیر کی گئی۔یہی ہمارا مدعی تھا جس کو جناب نے درست تسلیم کرلیا۔پھر یہ البتہ کہا کہ ایک تحریر پر دستخط کیے جس میں سنی کی تعریف تھی کہ جو احمد رضا کے عقائد پر ہو وہ سنی ہے ۔لیکن ہم کہتے ہیں تکفیر اکابر علماء دیوبند اور خصوصا مولانا نانوتوی علیہ الرحمہ کی تکفیر کو عقیدہ کہا ہی نہیں جاسکتا بلکہ موقف کہا جاسکتا ہے ۔(جناب نے اسی جواب میں کہا ہے کہ جن لوگوں کے تکفیر کی اپنی معلومات کے مطابق کی کیا عقیدہ بھی آپ کے یہاں معلومات کا نام ہے کیونکہ تکفیر کا اصول تو ایک ہی ہوگا ایسا تو نہیں ہے کہ احمد رضا کے لئے اصول الگ ہو اور اس کے ماننے والوں کے لئے الگ ہاں معلومات کی بنیاد پر ہی موقف اختیار کیا جاتا ہے اس لئے یہ احمد رضا کا موقف ہوا اگر چہ یہ موقف بھی اس کا غلط تھا) پیر صاحب

نے احمد رضا کے ہم عقیدہ ہونے والی بات پر دستخط کیے اس کو آپ حضرات نے رجوع کیسے شمار کیا؟

سوم یہ بات کہی کہ تعداد رکعات وتر میں اختلاف ہے اور اس کے منکر کی تکفیر نہیں کی جا سکتی سو نانوتوی علیہ الرحمہ کے نزدیک بھی منکر ختم نبوت کی تکفیر درست نہیں ۔ یہ بات بھی جناب کی کم سمجھی پر دال ہے ۔ وتر طاق رکعات پر مشتمل ہوتے ہیں اگرچہ اس میں رکعات کا یوں اختلاف ہے کہ تین ہوں، پانچ وغیرہ مگر اس کا طاق ہونا بالکل واضح ہے لہذا جو اس وتر نماز کی رکعتوں کے طاق ہونے کا منکر ہے وہ کافر ہے ۔ لہذا مولانا قاسم نانوتوی علیہ الرحمہ کی بھی یہی مراد ہے ۔ باقی ہمارے اصول آپ کے کسی کام کے نہیں پہلے ہی ہم آپ کے علماء سے دکھا چکے ہیں ۔

یوں ہمارا دکھایا دست و گریباں قائم ہی رہا ہے ۔ وکیل صفائی دفاع کرنے آئے مگر خود مان گئے کہ پیر صاحب کی تکفیر کی گئی ہے باقی رہی پیر صاحب کے رجوع کی بات اس پر ہم نے پیچھے کلام کرلیا ہے ۔ سر دست یہ عرض ہے کہ ان کے رجوع کا افسانہ بھی رضا خانی کتب کی روشنی میں ثابت نہیں ۔

(۳) مولوی احمد سعید کاظمی صاحب

مناظر اہل سنت نے مولوی احمد سعید کے خلاف لکھی گئی کتب کے نام گنوانے کے بعد ان پر چند فتاوی نقل کیے تھے جو درج ذیل ہیں

مولوی احمد سعید کاظمی کے متعلق جب جامعہ رضویہ فیصل آباد سے فتویٰ پوچھا گیا تو انہوں نے لکھا کہ مسئول عنہا کافر بدمذہب فاسق ظالم ہیں ۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں احمد سعید کاظمی کی سعادتیں، ص ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۶۰)

کاظمی صاحب کا بیٹا مظہر سعید کاظمی کہتا ہے کہ

بعض حاسدین نے ایک طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا اور یہ موقف اختیار کیا
کہ اعلیٰ حضرت کا کنزالایمان والاترجمہ ہی صحیح ہے اور البیان کا ترجمہ
صراحۃً توہین رسالت پر مبنی ہے اس لیے علامہ کاظمی (معاذ اللہ) گستاخ
رسول قرار پا کر کافر و مرتد ہو گئے۔

(مقدمہ التصدیقات لدفع التلبیسات)

آگے لکھتے ہیں:

مکفرین نے حضرت غزالی دوراں پر توہین رسالت کا الزام لگا کر تکفیر کی۔ (مقدمہ)

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

کاظمی صاحب کے خلاف حضرات غیر معتبر ہیں۔ مصنفین کی ذاتی آرائیں۔ ان مصنفین کا اہل سنت سے کچھ تعلق نہیں۔

اصل میں کاظمی نے ذنب کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کرتے ہوئے اس سے مراد خلاف اولی لیا۔ اس پر چند اعتراض ہوئے مزید تفصیل کے لیے عبدالمجید سعیدی احمد البیان کی طرف رجوع کریں۔ [ملخصا ۵۴۷۔۵۴۸]

الجواب: جناب نے یہ مان لیا کہ احمد سعید پر فتاوی لگے ہیں۔ لیکن جناب نے ان فتاوی جات والوں کو بریلویت سے خارج کر دیا۔ (یہ بھی ایک لحاظ سے دست و گریبان ہی بن گیا۔ گویا پہلے دست و گریباں کو صاف کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر دست و گریبان ہو گئے)

جناب کا یہ کہنا کہ ناقدین کی ذاتی رائے ہے تو یہ جواب بھی اپنے ہی اصولوں کا خون کرنے کے مترادف ہے۔ ہم تمہارا اصول پیچھے پیش کر آئے ہیں کہ حجت ہونے کے لیے بریلوی ہونا کافی ہے۔ نیز یہ کہ اگر کوئی گستاخی کرے تمہارا کتنا ہی بڑا ہوئے اسکو آٹے سے بال کی طرح نکال پھنکو۔ لیکن ان تمام اصولوں کو بلائے طاق رکھ کر جناب کا دفع الوقتی کرنا اپنے ان اصولوں کا خون کرنا ہے۔

مولوی ابوعبداللہ نقشبندی لکھتا ہے

یہ ایسا مکار، دجال اور دھوکہ باز ہے کہ مسلمہ اصولوں کا خون کرتے ہوئے بھی اسے ذرہ بھر حیا نہیں آتی۔ اگلے نوالے چبانا اور اپنا تھوکا چاٹنا بھی اس کا عام معمول ہے۔ حقائق کا منہ چڑانا اور واقعات کا انکار کرنا اس کی فطرت ثانیہ ہے۔

[ہدیہ بریلویت پر ایک نظر صفحہ ۱۵۳]

اپنے مسلمہ اصولوں سے انحراف کے سبب جناب ان فتاوی جات کے مستحق ہوئے۔ نیز کاظمی صاحب کا کنزالایمان کے ترجمہ کے بجائے ذنب کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کرتے ہوئے اس سے خلاف اولی مراد لینا بھی انتہائی قبیح ہے آپ حضرات کے نزدیک۔ غلام مہر علی نے تو اس پر بھی تکفیر کی ہے۔

(۴) ریاض احمد گوہر شاہی

مناظر اہل سنت نے اس کے خلاف لکھی جانے والی کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے اس پر فتاوی نقل کیئے جو درج ذیل تھے۔

گوہر شاہی کے متعلق بریلوی علماء نے لکھا کہ:

اس کے خارج عن الاسلام ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

(خطرہ کا آلارم، صفحہ ۲۷)

مفتی اعظم ہند مصطفی رضا خان نے ایسے آدمی کے بارے میں فتوٰی دیا کہ:

جو ایسے کو کافر نہ جانے یا اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے

(خطرہ کا آلارم صفحہ ۲۱)

مولوی ابو داؤد محمد صادق لکھتے ہیں:

ریاض گوہر شاہی، ان کے والد، اور پیروکار وادارہ صدائے سرفروش

اگر سچے ہیں تو شہزادہ اعلیٰ حضرت کے فتوی مبارکہ کی روشنی میں صدائے سرفروش کے شائع کردہ عقیدہ باطلہ اور خدا تعالیٰ پر افترا کہ معاذ اللہ خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں مجبور بے قابو ہوں سے توبہ نامہ شائع کریں اور گوہر شاہی کے جن دیگر عقائد باطلہ کی نشاندہی کی گئی ہے ان سب سے بھی توبہ کا اعلان کیا جائے ورنہ ان کے جھوٹ اور کفر و گمراہی میں کیا شک ہے۔

(خطرہ کا آلارم، صفحہ ۲۱)

[دست و گریباں]

رضاخانی جواب کا ایک نظر:

گوہر شاہی اسلام سے خارج ہیں اس کو مسلک اہل سنت کا ذمہ لگا دیا۔
پھر کچھ دیوبندی حوالے سے فتاوی جات دکھائے پھر مفتی عمیر قاسمی صاحب کا حوالہ دیا

''یہاں معتبر تو دور کی بات ہم انکو اہلِ سنّت و جماعت سے خارج سمجھتے ہیں لیکن جاننے کے بعد اس کو ہم پر تھوپنا یہ ایسے لوگوں کا کام ہے جو عقل بیچ کر دانہ چبانے والے ہیں۔ ہمارے ذمے اس کا جواب بھی ضروری نہیں۔''

(فضل خداوندی ص ۱۰۹)

اب جناب بھی مفتی صاحب کے فتوی کے مطابق عقل سے محروم ہیں۔

[ملخصا صفحہ ۵۴۸، ۵۴۹]

الجواب : ریاض صاحب کو بریلوی ہم پیچھے انہیں کی کتب سے ثابت کر آئے ہیں لہذا ان کا انکار کچھ مفید نہیں البتہ جناب نے خود ان کو اسلام سے خارج قرار دے کر ہمارے دعوی کو مزید تقویت بخش دی اور ثابت کر دیا کہ جناب دفاع میں ناکام ہیں۔

باقی مفتی عمیر صاحب کی بات درست ہے مماتی ہمارے خلاف نہیں پیش کیے جاسکتے کیوں کہ ہم نے من حیث الجماعت ان کو اہل سنت سے خارج قراد دیا ہے اور احمد سعید ملتانی کا ایک قول بھی ہے جس سے صاف پتا لگتا ہے کہ وہ دیوبندی نہیں۔

لیکن اس کو تو پیچھے ہم بریلوی ثابت کر آئے اور تمہارا اصول ہے کہ تم پر حجت ہونے کے لیے بریلوی ہونا کافی ہے سو اب قبول کرو۔

یہاں بنایا دست وگریباں بھی جوں کا توں قائم ہے۔

(۵) پیر محمد چشتی

مناظر اہل سنت نے ان پر یہ بات پیش کی تھی۔

اس کے خلاف بریلویوں کے فرقہ سیفیہ نے کئی کتابیں ہدایہ السالکین وغیرہ لکھی ہیں اور ان کی تکفیر بھی کی ہے۔ملاحظہ فرمائیے:

بریلوی علامہ بشیر القادری لکھتے ہیں:

> سیفیوں کے اس وجد کا انکار پیر محمد چشتی نے کیا تو سیفیہ فتنہ کی پوری مشینری حرکت میں آئی اور اوپر سے لے کر نیچے تک سب کی ایک ہی زبان کہ پیر محمد چشتی بے علم جاہل مرکب اور قاصر العقل مسلیمہ کذاب زندیق اغلظ ترین کافر ہے۔
>
> (الفتنۃ الشدیدہ، صفحہ ۱۲۳، ۱۲۴)

اس کی تکفیر کو کتاب ''خطرہ کا سائرن'' صفحہ ۱۰۱ پر بھی ملاحظہ فرمائیں۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

جمہور نے تکفیر نہیں کی۔ان کے تفردات اپنی جگہ مگر تکفیر ہرگز نہیں کی گئی اگر کسی نے کی تو اس کی ذاتی رائے ہے اس سے مجموعی مسلک پر کوئی اعتراض نہیں۔

[ملخصا صفحہ ۵۴۹]

الجواب : تکفیر کا قول مناظر اہل سنت نے پہلے ہی نقل کر دیا تھا لہذا ان کا یہ کہنا کہ تکفیر نہیں کی یہ بات حقائق کو منہ چڑانا ہے بقول ابوعبداللہ کے۔ سید احمد علی شاہ سیفی نے پیر محمد کو تین وجوہ سے کافر کہا اس میں سے ایک وجہ یہ لکھی کہ

اولیا کو دھوکہ باز اور حرام کا مرتکب فاسق قرار دینا اور ان کی ولایت سے انکار کرنا۔

[سیف کرانتشی علی الزندیق الپشاوری حصہ اول صفحہ ۱۹]

نیز یہ مان لیا کہ اگر کسی نے تکفیر کی تو اس کی ذاتی رائے ہے۔ تو عرض یہ ہے کہ تکفیر تو ہوئی ہمارا دعوی تو ثابت ہو گیا۔ لہذا تم نے کون سا دفاع کیا۔ یہ اچھا ہے کہ ساتھ ساتھ منتے جا رہے ہیں جناب ورنہ خواہ مخواہ ان کو منوانے کے لیے بھی محنت کرنی پڑتی۔ باقی تم پر حجت ہونے کے لیے تکفیر کرنے والے کا بریلوی ہونا کافی ہے جیسا کہ اصول پیچھے نقل ہو گیا لہذا ہمارے اصول سے کچھ حاصل نہیں۔ اب اس کو قبول کیجئے۔ نیز جو کسی کافر کے کفر میں شک کرے وہ آپ کے اصول سے کافر ہوتا ہے لہذا تم بھی کافر ہوئے۔

(۶) پیر سیف الرحمن

مناظر اہل سنت نے اس کے خلاف لکھی کتابوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس پر فتوی نقل کیا تھا کہ علامہ بشیر القادری پیر سیف الرحمن کے متعلق لکھتا ہے:

(یہ) مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندیوں کو مومن سمجھتا ہے لہذا یہ بھی ان کے ساتھ ہے (مرتد) یہ خط کشیدہ لفظ مرتد علامہ کا ہے۔

(الفتنۃ الشدیدہ، صفحہ ۱۶۶)

[دست وگریباں]

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

ان سے مسائل میں اختلاف کیا جا سکتا ہے مگر ان کی تکفیر نہیں کی گئی

۔انہوں نے حسام الحرمین کی تائید کی ہے لہٰذا نقل کردہ تنقید ان پر فٹ نہیں آتی، نیز گھمن صاحب کے حوالے سے لکھا کہ جس بنا پر تو ید کی گئی وہ الفاظ نکال دیئے گئے ہیں۔ پھر کہا اگر بالفرض تکفیر کی تو بھی انفرادی رائے ہے۔[ملخصا صفحہ ۵۵۰]

الجواب: ان کی تکفیر کی گئی جیسا کہ ہم نے رضاخانی حضرات سے نقل کیا تھا۔ باقی یہ کہنا کہ ان پر فٹ نہیں ہوتا فتوی تو یہ بات اپنوں کو ہی سمجھائیں ہم تو ناقل ہیں۔

نیز مولانا الیاس گھمن صاحب کی بات سے اگر اس عبارت کا نکال دینا ثابت ہوتا ہے جس پر ان کی تکفیر کی گئی تو عرض یہ ہے کہ آپ کے نزدیک عبارت کو بدلنا ہی گستاخی کی دلیل ہے لہٰذا یہ تاویل آپ کو مفید نہیں۔

سوم جب ان کی تکفیر ثابت ہے تو دست و گریباں جوں کا توں قائم رہا۔

نیز جو کسی کافر کے کفر میں شک کرے وہ آپ کے اصول سے کافر ہوتا ہے لہٰذا تم بھی کافر ہوئے۔

(۷) مفتی محمد خان قادری

مناظر اہل سنت کے ان کے خلاف لکھی گئی کتب کا تذکرہ کرنے کے بعد اس پر چند فتاوی جات دکھائے۔ مثلا بریلوی علامہ فریاد علی قادری لکھتے ہیں:

مفتی محمد خان قادری پر تنقید کرتے ہوئے کہ اس وقت (طاہر القادری کی) یہ بات سن کر خان صاحب نے طاہر پر کفر کا فتویٰ کیوں نہ دیا اور ان سے برأت اور علیحدگی کیوں نہ اختیار کی کفر پر راضی رہنا بھی تو کفر ہے۔

(حاشیہ انکشافاتی انٹرویو، صفحہ ۷)

یعنی طاہر القادری نے کہا کہ تھا کہ میری ذات پر اندھا اعتماد کرو اور غیر مشروط

وفاداری کرو۔اس پر مفتی خان قادری نے طاہر القادری کو کافی عرصہ بعد چھوڑ کر یہ تنقید کی یہ شان صرف رسول اللہ ﷺ کی ہے تو اس پر علامہ فریاد نے فریاد کی کہ یہ کفر تو اس وقت بھی تھا جب ڈاکٹر صاحب نے کہا مگر آپ کئی سال تک اس کفر پر خاموش رہے ہیں اس وقت صرف اس وجہ سے آپ اس کے تنخواہ دار تھے اس کے اس کفر پر راضی رہے اور یہ آپ کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ کفر پر رضا کفر ہے اس لیے آپ کافر ہو گئے ہیں۔

آگے علامہ فریاد لکھتے ہیں:

عقیدت میں اندھا ہونے کا بہانہ اگر محمد خان قادر کر رہا ہے تو پھر عوام کا خدا ہی حافظ ہے آپ اس وقت اگر اندھے تھے تو اللہ کی قسم کانے اب بھی ہیں فرمائیے کیا عقیدت میں کفر جائز ہو جاتا ہے۔

(حاشیہ انکشافاتی انٹرویو، صفحہ ۹)

آگے لکھتے ہیں:

خائن صاحب (مفتی خان محمد) ادارہ منہاج میں طلبا کو دی جانے والی کافرانہ تعلیم پر راضی تھے

(حاشیہ انٹرویو، صفحہ ۱۴)

[دست وگریباں]

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

ان کی تکفیر نہیں کی گئی۔ان کی تفضیلیت پر بحث کی جاسکتی ہے جناب کے پیش کردہ اقتباسات میں کہیں ان کی تکفیر مذکور نہیں۔وغیرہ

[ملخصا صفحہ ۵۵۰]

الجواب : جناب کا یہ کہنا کہ ان کی تکفیر نہیں ہوئی حقائق سے آنکھیں چرانا ہے دست و گریباں میں ہی حوالے پیش کیے گئے تھے۔جناب کے پاس ان کا کوئی جواب نہیں ہے

۔البتہ یہ کہہ دیا کہ ان کی تفضیلیت پر بحث کی جاسکتی ہے۔محمد خان قادری کا کفر تو جناب ہٹا نہ سکے البتہ ان کو تفضیلی بتا کر خود ان کو بریلویت سے خارج کر دیا کیونکہ تفضیلی اہل سنت سے خارج ہیں بقول آنجناب کے

[صفحہ ۵۰۵ دست وگریبان کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ]

یہاں بھی جناب بے بس ہی نظر آئے۔

(۸) اشرف سیالوی

مناظر اہل سنت نے یہاں پھر ان کے خلاف لکھی بریلوی کتب کا تذکرہ کرتے ہوئے اس پر فتاوی جات دکھائے بلکہ خود اسی کی کتاب سے اس بات کا ثبوت دیا کہ اس کی تکفیر کی گئی ہے۔جیسا کہ درج ذیل ہے۔

ان میں سے کئی میں ان کی تکفیر ہے اور تکفیر کا اقرار سیالوی صاحب کو خود ہی ہے کہ بریلویوں نے میری تکفیر کی ہے۔وہ لکھتے ہیں:

> کچھ عرصہ سے چند نوجوان نوخیز واعظین کرام اور مقررین عظام اس طرح کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں اور شور شرابا برپا کیے ہوئے ہیں کہ محمد اشرف سیالوی نبی کریم ﷺ کو بچپن سے نبی تسلیم نہیں کرتا اور ۴۰ سال کے بعد آپ ﷺ کے لیے نبوت ورسالت کا تحقق تسلیم کرتا ہے اور یہ سراسر بے ادبی گستاخی اور نبی الانبیاء کی توہین وتحقیر ہے جو کہ سراسر کفر وقبیح اور ضلال صریح ہے۔
>
> محمد اشرف سیالوی اہل سنت سے خارج ہو چکا ہے اور وہ اس عظیم گستاخی کا مرتکب ہو کر دائرۂ اسلام
>
> اور حلقہ ایمان سے باہر چلا گیا ہے
>
> (تحقیقات صفحہ ۵۴،۵۵)

اس کے علاوہ نذیر احمد سیالوی کی تنقید نقل کی تھی ۔آخر میں یہ بھی بات کی گئی کہ اسی کی کتاب میں سیالوی کو ضروریات دین کا منکر قرار دیا گیاہ۔

[دست وگریباں سے نقل]

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

سیالوی ہمارا معتبر ہے۔مسئلہ نبوت ظنی ہے تکفیر وتذلیل نہ کی جائے گی۔

نذیر سیالوی نے اشرف سیالوی کے عقیدہ پر اعتراض نہیں کیا بلکہ ااس نے شیخ محق کی عبارت سے جومفہوم مراد لیا اس کا رد کےس ہے۔لہذا اشرف سیالوی کی تکفیر ثابت نہیں ہے۔ [ملخصاصفحہ ۵۵۰تا۵۵۲]

الجواب :اول تو ہم نے سیالوی ساحب کا اقرار دکھادیا کہ اس کی تکفیر کی گئی لہذا وکیل صفائی کو اپنے معتبر کی بات ماننی چاہیے اور جھوٹ سے توبہ کرنی چاہے۔کیا جھوٹ بول کر ہی دفاع کیا جائے گا۔پھر ایسا دفاع کہ جس کو دفاع کہنا بھی درست نہیں ہے۔

باقی عبدالمجید خان سعیدی نے تنبیہات میں جگہ جگہ سیالوی عقیدہ کو حشویہ کا عقیدہ قرار دیا ہے گویا اہل سنت کا یہ عقیدہ ہی نہیں۔لہذا سیالوی کے عقیدہ پر تنقید موجود ہے۔نیز نذیر سیالوی نے بھی تو اس پر تنقید بلواسطہ سیالوی پر ہی ہے۔

یہاں صرف ایک بات عرض ہے کہ جناب ہی کے ہم مذہب لکھتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ اگر توبہ کے بغیر اشرف العلماء کا انتقال ہوگیا تو صبح قیامت تک شرف علی تھانوی کی طرح متنازعہ ہی رہیں گے۔

[پیدائشی نبی جلد۱ ,صفحہ ۲۳۲]

پس حضرت تھانوی علیہ الرحمہ تمہارے نزدیک کافر ہیں تو اشرف سیالوی بھی بالکل اسی طرح کافر ہے۔

(۹) پیر نصیر الدین نصیر

مناظر اہل سنت نے ان کے خلاف لکھی کتب کا ذکر کرنے کے بعد ان پر فتاوی نقل کیے تھے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

پیر صاحب مضطرب ہے۔نظریات میں ٹھہراؤ سے محروم۔اپنی باتوں کی تردید کے عادی۔مطالعہ سرسری۔وغیرہ۔پھر ان کا امیر شام حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کا نظریہ لکھا کہ بدعات کا سلسلہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہوا۔پھر اس پر تبصرہ کیا کہ صحابی کو بدعتی کہہ کر جسارت کی (فیض احمد اویسی تو پکر دہرا گستاخ ہوا کہ اس نے کتاب ہی بدعات صحابہ لکھی۔از راقم)

پھر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اکابرین متقدمین علماء کے حوالے نقل کیے کہ ان سے خطا اجتہادی ہوئی وغیرہ۔

[ملخصا صفحہ ۵۵۳ تا ۵۶۸]

الجواب: جناب وکیل صفائی بن کر آئے ہیں یا خود بخیے ادھیڑنے۔نصیر الدین نصیر پر تنقید خود اس بات کی دلیل ہے کہ تم دفاع میں ناکام رہے۔

جبکہ پیر نصیر الدین نصیر کو وہابی تم حضرات نے کہا۔وہابی گستاخ رسول کو کہتے ہیں دیکھئے فتاوی شارح بخاری۔سو پیر صاحب تو خود بخود کافر ہوئے تمہارے اصول سے ان کو کافر نہ مان کر تم بھی کافر ہوئے اپنے اصولوں سے۔

نصیر الدین صاحب تمہارے بڑے ہیں دیکھئے ان کی توثیق کے لیے نورنور چہرے۔

(۱۰) ابوالخیر زبیر حیدری آبادی

ابوالخیر کے خلاف لکھی گئی کتب کا ذکر کر کے حضرت مناظر اہل سنت نے فیصلہ مغفرت ذنب پیش کر کے تکفیر کا قول بھی نقل کیا۔

رضاخانی جواب کاخلاصہ:

انہوں نے ذنب کی نسبت نبی ﷺ کی طرف رکھتے ہوئے خلاف اولی مراد لیا ہے اس پر تکفیر نہیں ہوتی پھر سعیدی کا حوالہ پیش کیا۔

[ملخصا صفحہ ۵۶۸]

الجواب : خلاف اولی ذنب کہنے پر تکفیر کی گئی ہے یہ آپ کو بھی تسلیم ہے۔ چنانچہ جناب لکھتے ہیں:

غلام مہر صاحب کے نزدیک حضور ﷺ کی طرف خلاف اولی کی نسبت کرنا کفر وگستاخی ہے۔

[عصمۃ النبی المصطفی ص ۳۲، تاریخی شکست فاش ص ۲۴]

[دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۵۷۰]

پس اس کی تکفیر ہوئی ہے۔ نیز رضوان قادری لکھتا ہے:

جن کے قلوب اور اذہان صاف اور دل میں ایمان راسخ محبت الہی اور عشق رسول ﷺ جن کا سرمایا ہے وہ لوگ کنزالایمان کو ایمان کی ضمانت قرار دیتے ہیں اور وہ لوگ جو نام کے مسلمان جن کے دل ایمان سے خالی اور جن کے سینے محبت الہی اور عشق رسول ﷺ سے عاری وہ ہمیشہ سے کنزالایمان پر اعتراضات کرتے آئے ہیں۔

[ترجمہ کنزالایمان پر دیوبندی اعتراضات کا محاسبہ صفحہ ۳]

لہذا ایمان کی کمزوری اور عشق رسول ﷺ سے عاری ہیں زبیر صاحب اور کیا یہ عین ایمان ہے۔

(۱۱) غلام رسول سعیدی

مناظر اہل سنت نے سعیدی صاحب کے خلاف لکھی گئی کتب کا تذکرہ کرتے ہوئے

الذنب فی لاالقرآن سے کچھ فتوے نقل کیے تکفیر کے اور یہ بات کی تھی کہ الذنب فی القرآن میں ۳۶ علماء کی مزید تصدیق موجود ہے گویا رضا خانی اصول سے وہ بھی اس فتوی تکفیر کی زد میں ہیں۔

دست وگریبان میں پیش کئے گئے فتاوی جات ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔

ان سب کے متعلق تکفیری فتوے ملاحظہ ہوں:

اس مقالہ (الذنب فی القرآن) کے مصنف، ناشر اور موید ین و مصدقین جو اکابرین اہلسنت ہیں کی تذلیل، تحقیر بلکہ تکفیر کر ڈالی۔

(الذنب فی القرآن، صفحہ ۸۰۲)

ایک جگہ ہے۔

علامہ موصوف مدظلہ اعلیٰ کے اس مقالے کے تقریباً ۴ ماہ بعد فریق مخالف نے اپنی بدحواسی میں مندرجہ بالا عبارت پر کفر کا فتویٰ داغ دیا اور اس مقالہ کے مصدقین اور موید ین کی برملا تکفیر کی۔

(الذنب فی القرآن، صفحہ ۸۰۲)

ایک جگہ ہے۔

بعض علماء اور ان کے حامیان نے اپنے موقف کی حمایت میں دلائل دینے کے بجائے حضرت قبلہ شاہ صاحب اور آپ کے موید ین و مصدقین کو تکفیر کی لاٹھی سے دبانے کی مذموم کوشش کی۔

(الذنب فی القرآن، صفحہ ۸۰۸)

تو شاہ حسین گردیزی میں کافرین کی لسٹ میں شامل کر لیں کل ۳۷ عدد ہو گئے۔

اسی کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے:

مغفرت ذنب کے مسئلہ میں حضرت علامہ مفتی سید شاہ حسین گردیزی اور

ان کے موقف کے حامیوں کے خلاف کفر کے فتاویٰ صادر کرا کر اپنی
جہالت اور علم دشمنی کا ثبوت دیا۔

(الذنب فی القرآن، صفحہ ۸۱۸)

ایک جگہ یہ ہے کہ:

مولانا غلام رسول سعیدی ان سے حواس باختہ ہو گئے اور تکفیر جیسے
پست، گھٹیا، اور ذہنی حربے استعمال کرنے لگے۔

(الذنب فی القرآن، صفحہ ۸۲۲)

[دست وگریبان]

گویا یہ سارے لوگ کافر ہوئے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

سعیدی صاحب نے ذنب کی نسبت حضور ﷺ کی طرف قائم رکھی اور اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کی تغلیط کی۔ اس پر ان کے خلاف کتب لکھی گئیں۔

لیکن ان کی تکفیر نہیں کی گی اور نہ ہی سعیدی کی تکفیر کی گئی ہے۔

[ملخصا صفحہ ۵۶۸ تا ۵۷۰]

الجواب: سعیدی صاحب نے جو ان علماء بریلویہ کی تکفیر ہے ہم نے ان کو آپ ہی کی کتاب سے پیش کیا تھا۔ اب اس ثبوت کے بعد یہ کہنا کہ سعیدی نے ہرگز کسی کی تکفیر نہیں کی بالکل جناب کی اپنے ہی گھر کے اصول سے حقائق سے آنکھیں چرانے کے سوا کچھ نہیں۔ جناب ان تمام باتوں کا جواب نہ دے پائے جو دست وگریباں میں کی گئی تھیں۔ جب کہ جناب نے جو جواب دیا ہے اس کا رد اسی دست وگریبان میں موجود ہے جس کا جواب انہوں نے بزعم خویش لکھا ہے۔

رہی بات سعیدی صاحب کی ان پر بھی فتویٰ تمہارے گھر سے لگتا ہے ملاحظہ ہو۔

رضوان قادری لکھتا ہے:

جن کے قلوب اوور اذہان صاف اور دل میں ایمان راسخ محبت الہی اور عشق رسول ﷺ جن کا سرمائی ہے وہ لوگ کنزالایمان کو ایمان کی ضمانت قرار دیتے ہیں اور وہ لوگ جو نام کے مسلمان جن کے دل ایمان سے خالی اور جن کے سینے محبت الہی اور عشق رسول ﷺ سے عاری وہ ہمیشہ سے کنزالایمان پر اعتراضات کرتے آئے ہیں۔

[ترجمہ کنزالایمان پر دیوبندی اعتراضات کا محاسبہ صفحہ ۳]

لیجئے سعیدی پر فتوی بھی ہم نے دکھادیا کہ کنزالایمان کی تغلیط کے سبب جناب ایمان سے خالی اور عشق رسول سے عاری ہیں۔

(۳۸) عبدالمجید سعیدی

مناظر اہل سنت نے عبدالمجید بریلوی کے رد میں لکھی کتب کا تذکرہ کرنے کے بعد ان پر فتاوی جات دکھائے تھے کہ اس کو مرتد تک کہا گیا ہے۔

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

(ہمارے دکھائے فتاوی کو درست مانتے ہوئے۔از راقم) جناب نے یہ تو تسلیم کرلیا کہ خلاف اولی زنب مراد لے کر نسبت نبی ﷺ کی طرف کرنا غلام مہر علی کے نزدیک کفر ہے۔لیکن کہتے ہیں یہ راجع مرجوع کی بحث ہوسکتی ہے کفر واسلام کی نہیں۔نیز یہ غلام مہر علی کا تفرد ہے۔پھر دیوبندی کتب سے حوالے دے کر کہا تفرد حجت نہیں ہوتے۔لزوم کفر کا فتوی ہے التزام کا نہیں اور دیوبندی اصول سے لزوم کفر کفر نہیں۔

[ملخصا صفحہ ۵۷۰۔۵۷۱]

الجواب: جناب جب خود مان رہے ہیں کہ غلام مہر علی کے نزدیک یہ گستاخی ہے چنانچہ خود لکھتے ہیں:

غلام مہر صاحب کے نزدیک حضور ﷺ کی طرف خلاف اولی کی نسبت کرنا کفر وگستاخی ہے۔

[عصمۃ النبی المصطفی ص ۳۲، تاریخی شکست فاش ص ۲۴]

[دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۵۷۰]

پس یہ تو مان گئے کہ کفر تو سعیدی صاحب کا ہوا ہی ہوا پھر چاہے تفرد کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کرو مگر پہلے ہی اصول پیش کیا جا چکا ہے کہ تم پر حجت ہونے کے لیے غلام مہر علی کا بریلوی ہونا ہی کافی ہے خود اسی سعیدی کے اصول سے۔لہذا ہمارے حوالے پیش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں کہ تفردات حجت نہیں کیونکہ تم اپنے اصول کے مکلف ہوا اور تم پر تمہارے اصول سے مہر علی حجت ہوا۔

یہ کہنا کہ صرف لزوم کفر ہے التزام کفر نہیں ہے یہ بھی دفع الوقتی ہے۔کیونکہ ہم نے مرتد ہونے کے فتاوی جات دکھئے تھے۔مرتد کسے کہتے ہیں یہ ہی اگر پتا ہوتو لزوم کفر کا رونا رونا چھوڑ دیتے۔مرتد کی تعریف سے ہی سعیدی کا التزام کفر کرنا ثابت ہوجائے گا۔

کچھ حضرات کا دفاع نہ کیا

اس کے بعد مناظر اہل سنت نے اللہ بخش نیر، ڈاکٹر الطاف سعیدی اور حامد سعید کاظمی پر فتاوی جات دکھائے تھے۔جس کا کوئی جواب نہ دیا گیا۔کیا ہم اس کو آپ کی عاجزی تسلیم کر لیں؟ یہ دست وگریباں کا جواب دیا جا رہا ہے کہ کسی کا دفاع کرو۔کسی کو چھوڑ دو۔کسی کا رد خود کرنے لگو۔کسی کو غیر معتبر اور کسی کو تفردات کے کھاتے میں ڈال دو۔واہ رے واہ ایسا جواب بغل میں لے کر اچھلنا رضاخانی حضرات کو بہت مبارک۔

(۴۲) غلام مہر علی۔

مناظر اہل سنت نے مہر علی کے خلاف لکھی گئی کتب کا تذکرہ کرتے ہوئے غلام مہر علی کی

تکفیر کا قول بریلوی حضرات سے ہی نقل کیا تھا۔

چانچہ وہ قول یہ ہے

خلاصہ کلام : مولوی صاحب خود لکھتے ہیں:

آپ نے میرے اور اعلیٰ حضرت پر لعنت وتکفیر کے علاوہ اپنے والد کاظمی صاحب کے مقالات پر بھی تھوک دیا۔

(جوابات رضویہ، صفحہ ۳۴)

مفتی عبدالمجید خان سعیدی بریلوی لکھتے ہیں:

بروایت حضرت مولانا عبدالغفوری غوثوی صاحب معترض کے بارے میں اس کے پیر ومرشد حضرت جگر گوشہ مہر علی شاہ صاحب حضرت سید غلام محی الدین المعروف بابوجی سائیں کی یہ پیش گوئی ہے کہ غلام مہر علی آخر میں مرتد ہوجائے گا جومن وعن پوری ہورہی ہے مولوناغوثوی صاحب موصوف نے اس کی ذمہ داری لی ہے۔(مواخذہ معرکۃ الذنب، صفحہ ۲۰، بحوالہ جوابات رضویہ، صفحہ ۱۷)

[دست وگریبان]

رضاخانی جواب کا خلاصہ:

غلام مہر علی کی تکفیر نہیں کی گئی۔معاصرانہ چپقلش ہے۔مرتد ہونے کی پیش گوئی کے متعلق سعیدی صاحب نے یہ نہیں کہا پوری ہو چکی بلکہ یہ کہا پوری ہورہی ہے۔

[ملخصا صفحہ ۱۷۵]

الجواب : جناب پہلے یہ فیصلہ کرلیں کہ وہ سچے ہیں یا غلام مہر علی کیونکہ ہم نے غلام مہر علی کا دست وگریباں کے حوالے سے اوپر قول نقل کردیا ہے کہ اس کی تکفیر کی گئی۔پھر عبدالمجید سعیدی نے جو بروایت عبدالغفوری غوثوی سے پیر محی الدین (جگر گوشہ پیر مہر علی شاہ صاحب) کی پیشن گوئی نقل کی تھی کہ غلام مہر علی مرتد ہو جائے گا۔جناب نے اس پر انتہائی

مضحکہ خیز جواب دیا کہ سعیدی صاحب نے تو یہ کہا کہ وہ پیشن گوئی پوری ہو رہی ہے۔ گویا مہر علی مرتد بنتا جارہا ہے۔ واہ رے بیہوانہ دفاع!

باقی یہ پیشن گوئی پیر محی الدین صاحب کی ہے اور پیر تمہارے نزدیک مادہ کی شرم گاہ میں استقرار پکڑتے نطفے کو دیکھتا ہے تو ضرور بالضرور انہوں نے غلام مہر علی کا ارتداد بھی دیکھ لیا۔ اب جناب یا تو محی الدین صاحب کی ولایت کا انکار کریں یا مسلمہ اصول سے غلام مہر علی کو مرتد مان لیں۔

نوٹ: قارئین یہ تھا وہ بزعم خویش جواب جو وکیل صفائی لکھ کر خوش ہوئے ہیں مگر آپ حضرات نے اس جواب کی وقعت کا خوب خوب اندازہ لگایا ہوگا۔ یہاں پر جناب کے جوابات کا سلسلہ ختم ہوا۔ لہذا ہم نے بھی جناب کے بزعم خویش دیئے گئے جواب پر ایک نظر ڈال دی ہے۔ قلیل وقت میں اس قدر ہی ممکن تھا۔

اصل میں بندہ کی مصروفیات کافی زیادہ ہونے کے سبب بندہ کم وقت میں اس قدر ہی لکھ سکا ہے اللہ پاک میری اس کاوش کو قبول فرائے۔ اللہ پاک کے فضل وکرم سے آج مورخہ ۲۳اپریل ۲۰۲۰ کو یہ جواب مکمل ہوا (بحمداللہ)

یہاں یہ بات کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر جناب نے دست وگریباں کی دوسری جلدوں کا جواب لکھنے کی کوشش کو تو ان شاءاللہ ہمارا قلم بھی ضرور حرکت میں آئے گا۔

اہم نوٹ

اگر کوئی رضاخانی ہماری ان معروضات کا جواب دینا چاہے تو اس کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جواب دینے کے اصول ان کے گھر میں کیا ہیں اور کس قسم کی تحریر کو جواب سمجھا جائے گا۔ اس سلسلے میں رضاخانی اصول ذہن نشین کر کے جواب لکھے۔ چنانچہ

مولوی غلام رسول سعیدی کی کتاب میں ہمیں یہ اصول ملتا ہے:

اس کتاب (یعنی توضیح البیان جوکہ امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کی تصنیف ہے اس کا بزعم خویش جواب۔از راقم) کا جواب لکھنے والے کو یہ خیال رکھنا پڑے گا کہ وہ ان تمام باتوں کا جواب دے گا جنہیں توضیح البیان میں پیش کیا گیا۔ورنہ جن کتابوں پر اعتراض کا جواب نہ دیا گیا۔ہم سمجھیں گے کہ مبتدعین دیوبند یا تو ان سے بے زار ہیں یاان کے جواب سے عاجز ہیں۔

[توضیح البیان صفحہ ۳۳]

اسی طرح ارشد مسعود لکھتا ہے:

اس تحریر کے اندر ہمارے مضمون کا جواب نہ دیناان کی شکست فاش کا بین ثبوت ہے۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے جواب نے ان کو ایسا مبہوت اور ششدر کر دیا ہے کہ جواب الجواب میں ایک جملہ بھی نہ لکھ پائے گویا کہ اس دیوبندی گیدڑ نے خاموشی میں ہی اپنی عافیت سمجھی اور اس طرح کا گنگ پنا اختیار کیا کہ گویا حضرت کے منہ میں زبان ہی نہیں۔ویسے تو فضول ولایعنی بکواس کرنے اور الزامات لگانے کے لیے ان کی یہ زبان دو گز لمبی ہو جاتی ہے۔اب نہ جانے دیوبندی موصوف کیوں خاموش ہیں۔یہ ہمارے مسکت اور دندان شکن دلائل کا اثر ہے کہ موصوف نے چپی سادھ لی اسے کہتے ہیں۔جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

[کشف القناع عن مکر ماوقع فی الدفاع صفحہ ۱۳۰]

لہذا جو بھی ہماری کتاب کا جواب دے متن بنا کر تمام باتوں کا جواب دے اور ''دست وگریباں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' کتاب کی طرح بہت سے ابحاث کا جواب اگر نہ دیا گیا تو وہ

جواب تصور نہ کیا جائے گا۔اپنے اصول بغور پڑھتے ہوئے جواب دینا چاہیں تو ضرور جواب دیں۔

۲) جواب لکھتے وقت یہ یاد رہے کہ چونکہ ہمارا یہ جواب الزامی نوعیت کا ہے لہذا اس کے جواب میں دوبارہ ہماری عبارت بطور الزام ہم پر پیش نہیں کی جاسکتیں کیونکہ اختر رضا خان کا یہ اصول ہے کہ

> اس کتاب میں سارے اختلافات وتضادات وہابی دیوبندی اصول واندارز کو سامنے رکھ کر بطور الزامی جواب پیش کئے ہیں۔لہذا اس تحریر کو اہل سنت کے خلاف نہیں پیش کیا جاسکتا۔
>
> [قہر خداوندی جلد ا ص ۵۲]

لہذا ہماری کتاب کے جواب میں ہماری ہی عبارات پیش نہ کی جائیں اور نہ ہی اس کتاب کے مندرجات سے ہمارے خلاف استدلال کیا جائے۔امید واثق ہے فریق مخالف ضرور ان اصولوں پر عمل کرے گا۔

احتشام انجم شامی

۲۳ اپریل ۲۰۲۰

وقت ۳۶ : ۱۰ منٹ

صبح بروز جمعرات